Posted On Kitab Nagri

.....

احد قریشی نے سگریٹ سلگاتے دھواں اس کے چہرے پر چھوڑا۔

وہ کھانستی اس کے ہاتھ سے کافی نکال کر دور ہوئی۔

احد قریشی کے ماتھے پر پڑے بلوں میں اضافہ ہوا۔

واپس آؤ ایانے .....

آپ جانتے ہیں مجھے سموک سے الرجی ہے اس نے نم آنکھیں اٹھا کر کہا۔

احد قریشی نے اس پر ایک نگاہ ڈالتے سگریٹ زمین پر پھینکا اور جوتے سے بجھایا۔

قریب آؤ ....

تمہیں دور جانے کا حق نہیں دیا میں نے ایانے ذوالفقار۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی قریب آئی۔

میری شرٹ اتارو .....

احد قریشی نے اس کے گال پر کیپر کھینچتے کہا۔

اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا وہ قد میں اس سے چھوٹی تھی اس لیے اسے نظر اٹھا کر ہی دیکھنا پڑتا تھا۔

سرخ و سفید رنگ، ہلکی بیرڈ، گالوں پر پڑتے ڈمپلز جو کبھی نظر نہیں آتے تھے سلکی بال جو بمشکل سپرے سے سیٹ کیے جاتے تھے روز، گہری آنکھیں وہ بلاشبہ مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

جی.... کیسے...؟

Posted On Kitab Nagri

جلدی کرو وقت نہیں ہے میرے پاس ....

احد قریشی نے اب کے سنجیدگی سے کہا جو اس کی ذات کا خاصہ تھی۔

وہ کانپتے ہاتھوں سے اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی۔

کسی نے اس کی پلکوں کی جھالر کے اٹھنے اور گرنے کا منظر دلچسپی سے دیکھا تھا۔

شرٹ اتارتے اس کا چوڑا سینہ دیکھتے اس نے نظریں جھکائی اور رخ موڑنا چاہا۔

لیکن مخالف ایک ہی جست میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے قریب کر چکا تھا۔

ہزار بار میں سمجھا چکا ہوں کہ جب تک میں نہ بولوں تم مجھ سے ایک انچ دوری بھی اختیار نہیں کر سکتی۔

اسے اپنی کمر میں انگلیاں دھنستی محسوس ہوئیں۔

می...وہ....کا...کام....

لیکن اس سے پہلے ہی احد قریشی ایا نے زولفقار کو ہوا میں بلند کرتے اس کے ہونٹوں سے اپنے لب جوڑ چکا تھا۔

اس کی سانس اکھڑتے دیکھ اسے واپس زمین پر کھڑا کیا تو وہ گہری سانس لینے لگی۔

جاؤ کافی بنا کر لاؤ....

پانچ منٹ کے اندر نہیں تو سزا کے لیے تیار رہنا وہ بل میں بدل گیا تھا۔

جاؤ یا اب کھڑی رہو گی۔

سنو!!! چھوٹی لڑکی! آواز کا انداز مخاطب۔

دوپٹہ لے کر جاؤ ہزاروں ملازم ہیں نیچے.....یہ تمہارا گھر نہیں ہے جہاں تم ایسے گھوموں گی۔

اس نے خاموشی سے دوپٹہ اٹھایا اور باہر نکل گئی یہی زندگی تھی اب اس کی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے اپنے نم لبوں پر انگلی پھیری جہاں اس کا لمس اب بھی تھا آج اس پر کرم نوازی کی وجہ شاید اس کا اچھا موڈ تھا۔

نہیں تو احد قریشی کہاں اس جیسی کو کچھ سمجھتا تھا۔

اس نے گھڑی پر وقت دیکھا جہاں اب بس تین منٹ تھے اس نے کافی جلدی سے مگ میں انڈیلی اور یہی جلدی اسے بھاری پڑی تھی کچھ چھینٹے اس کے ہاتھ پر چھلکے تھے۔

.....

حال

صاحب ام غریب لوگ ہیں عزت کے سوا کچھ نہیں ہے پاس ....

آپ تو بہت انصاف کا بول بالا کرتے ہیں ہماری بٹیا کو انصاف دلوایئے وہ جھکے سر سے ہاتھ باندھے بھیک مانگ رہے تھے۔

اور اگر یہ بات جھوٹ نکلی تو؟

نہیں افشان بلوچ ہماری بیٹی کی عزت پر کوئی سمجھوتہ نہیں ....

اب کیا چاہتے ہو؟ وہ کھڑا ہوا۔

انصاف..... صرف انصاف ...

میری بیٹی کو بچپن کے ہوئے نکاح پر طلاق مل گئی ..

Posted On Kitab Nagri

اسے.....اسے دیکھتے محلے والے باتیں بنانے لگتے ہیں...اس کا صرف اتنا قصور ہے کہ رب نے اسے صنفِ نازک بنایا.....خوبصورت، جوان اور حسین .....

میں اسے دیکھ کر جیتا تھا.....اب لگتا ہے موت قریب ہے وہ شخص جو شان سے اس کے ساتھ چلا کرتا تھا آج جھکے کندھوں سے اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

کیا نام ہے تمہاری بیٹی کا.....؟

راحیہ.....

عمر کیا ہے؟

سترہ سال .....

فاروق سرور صاحب اگر تم حق پر ہوئے تو یہ افشان بلوچ کا وعدہ ہے تم سے تمہیں انصاف ضرور ملے گا۔

لیکن ہم اپنی بیٹی کو عدالت میں نہیں گھسیٹنا چاہتے وہ شکست خورہ لہجے میں بولا۔

انصاف کیسے لوگے پھر؟

یہ عدالتیں.....یہ تھانے پہلے بھی کہاں انصاف دلواتے ہیں صاحب.....بس جہاں طاقت اس کے حق میں فیصلہ.....

ہمم.....

معاملہ سنگین ہے ہم خود دیکھیں گے.....وہ اپنی قمیض سے گرد جھاڑتا اٹھا۔

فاروق جاؤ.....واپس ..

افشان بلوچ انصاف دلوائے گا تمہیں.....اگر تم حق پر ہوئے تو.....اس نے پُر سوچ انداز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا آپ اپنے باپ سے لڑیں گے؟

سوتیلا باپ.....اس نے تصحیح کی۔

باپ تو باپ ہوتا ہے.....نا.....جی ...

باپ صرف وہی ہوتا ہے جس سے خون کا رشتہ ہو.....فاروق سرور یہ بات پلے باندھ لو۔

اگر بختاور اسلم کا خون میری رگوں میں دوڑ رہا ہوتا تو تم یوں آج انصاف کی امید لیے یہاں نہ آتے ....

جی...صاب.....چلتا ہوں ...

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ماضی:

آج مسلسل ساتواں دن تھا کہ جب وہ سکول سے پڑھا کر واپس آتی اس کا پیچھا ایک لینڈ کروزر کرتی تھی۔

وہ کون تھا ایسا کیوں کر رہا تھا یہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

اب تک اس نے ایانے کو مخاطب نہیں کیا تھا لیکن اس کا ڈر ایانے کے دل میں اپنے پنجے گاڑ چکا تھا۔

اپنے محلے میں داخل ہوتے ہی اس نے سکون کا سانس خارج کیا کیونکہ وہ جو کوئی بھی تھا محلے سے باہر کی حدود تک اس کا پیچھا کرتا تھا۔

ایانے میری جان پانی لاؤ فاطمہ بیگم نے اس کا ماتھا چومتے کہا۔

جی امی اس نے بیگ اتار کر سائیڈ پر رکھا۔

جاؤ منہ ہاتھ دھو کر آؤ تمہارے ابو بھی آتے ہوں گے میں کھانا لگاتی ہوں۔

وہ اوپر اپنے کمرے میں فریش ہونے چلی گئی۔

اسلام علیکم ابو!

وعلیکم السلام میرا بچہ ذوالفقار صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

ایانے نے ایک نظر ان کے کمزور جسم پر ڈالی....ابو میں نے آپ کو ہزار دفعہ بولا ہے کہ کام چھوڑ دیں اب ریٹائرمنٹ لے لیں۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے ہمیں بڈھا سمجھ لیا ہے وہ مصنوئی ناراضگی سے بولے۔

نہیں ابو لیکن بہت کام کر لیا اب آرام کریں آپ ....

کوئی ضرورت نہیں ہے کام کرنے کی سب تو ہے ہمارے پاس...

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے کھانسی کا شدید دورہ پڑا تھا انہیں۔

فاطمہ بیگم نے ان کی پیٹھ سہلائی اور ایا نے انہیں پانی پلایا۔

دیکھ لیا حال باہر کی گرد کی وجہ سے جب آپ کو پتا ہے کہ آپ کو سموک الرجی ہے تو کیوں نہیں گھر بیٹھتے آرام سے اب کہ اس نے غصے سے کہا۔

ہاہا..... یہ سب تو بڑھتی عمر کا تقاضا ہے میرا بچہ.....

ابو اب ہماری بات تب ہی ہو گی جب آپ ریٹائرمنٹ لے لیں گے وہ کھانا چھوڑ کر اٹھ گئی۔

ایا نے رزق کو منع نہیں کرتے کھا لو پہلے پھر ناراض ہونا۔

لیکن وہ تو جا چکی تھی اس کا غصہ واقعی بُرا ہوتا تھا ایک ہی تو اولاد تھی ان کی کیسے اس کو ناراض رہنے دیتے۔

یہ متوسط طبقے کا خوشحال گھر تھا ذوالفقار حسن سرکاری ملازم تھے لیکن بڑھتی عمر انہیں کمزور بنا رہی تھی فاطمہ بیگم گھریلو خاتون تھی ایک ہی اولاد تھی ایا نے زوالفقار جس میں ان کی جان بستی تھی۔

جائیں اب منائیں اپنی لاڈلی کو کھانا بھی نہیں کھایا اس نے۔

چلیں جو حکم...

.....

Posted On Kitab Nagri

ماضی

اے کے یہ اپنا افشان کہاں ہوتا ہے آج کل..... نظر ہی نہیں آتا فرہاد نے اے کے کو متوجہ کرتے کہا۔

افشان ان کی یونیورسٹی میں نیا سٹوڈنٹ آیا تھا... لیکن کسی کی ہمت نہ ہوئی تھی دوستی کا ہاتھ تو دور اس سے بات کرنے کی بھی۔

اس کی آنکھیں کسی کی طرف اٹھتی تو بھسم کر کے رکھ دیتی یہیں وجہ تھی کہ بلا کا خوبرو ہونے کے بعد بھی لڑکیاں اس سے کوسوں دور رہتی تھیں۔

اس نے اپنے گرد دیوار بنا رکھی تھی ....

جیسے دنیا کے لوگوں سے اس کا کوئی واسطہ ہی نہ ہو.... اور شاید تھا بھی نہیں ...

لیکن ساتھ پڑھتے کسی پروجیکٹ میں وہ تینوں ساتھ تھے یہی سے ان کی دوستی کا آغاز ہوا تھا۔

اس میں ہاتھ سارا اے کے کا تھا کیوں کہ اسے کوئی اپنے جیسا شخص ملا تھا۔

اور پھر افشان بلوچ کی ڈیڑھ انچ کی مسجد انہوں نے توڑی تھی۔

دوستی اب کافی آگے بڑھ چکی تھی وہ یار تھے ایک دوسرے کے۔

لیکن افشان بلوچ کم گو تھا ان کی باتیں سُنتا تھا بولتا کم تھا۔

کبھی کبھی فرہاد تنگ آکر اسے بددعائیں دیتا تھا کہ ....

کاش تجھے ایسی بیوی ملے جو بولے تو چپ نہ ہو.... کبھی... تیرے سر کے بال نوچ لے.... تیری دنیا گھما دے...

اور تو اس کے پیچھے بھاگا پھرے۔

افشان بلوچ ہنس دیتا اس کی بچگانہ باتوں پر ...

Posted On Kitab Nagri

بھلا اس دنیا میں کوئی تھا جو افشان بلوچ پر حکومت کرتا.....

ممکن ہی نہیں..... کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو افشان بلوچ کو اتنا پاگل بنا دے ....

چل کوئی نا.....اب ہو جائے گی کیا پتا تجھ سے کافی چھوٹی ہو.....اے کے نے بھی ان کے باتوں میں حصہ لیا۔

اے کے.....اپنی سوچو یہ نا ہو بیوی تمہاری نڈی نکلے.....جتنا تمہارا قد ہے ....

سوچو کیسا لگے گا.....افشان نے مسکرا کر کہا.....اس کی آنکھیں بھی مسکرائی تھی۔

اوئے مسکرا تا بھی ہے سالا..... فرہاد نے کہا تو تینوں کا قہقہ بلند ہوا .....

افشان بلوچ اور اے کے ایک طبیعت کے تھے.....سادہ، سنجیدہ اور پیچیدہ بھی.....سب کی سمجھ سے باہر ...

لیکن افشان کی پرسنیلٹی میں عجیب سی سرد مہری رہتی تھی ....

اور اے کے وہ بندہ تھا جو اپنی مرضی کے خلاف اپنے ارد گرد پتا بھی نہیں ہلنے دیتا تھا۔

فرہاد زمان ان دونوں کا لاڈلا تھا.....چھوٹا تھا ان سے...اور شاید اس کی ایک وجہ اس کی بیماری اور اس کا شوخ مزاج تھا۔

.....

گاڑیاں جھٹکے سے رکی تھی افشان بلوچ نے آنکھوں سے شیڈ اتارے۔

کیا ہوا ہے؟ وقت نہیں ہے میرے پاس ....

یہ تماشا ختم کرواؤ جلدی...اس نے ماتھے پر پڑی سلوٹوں کو سلاتے کہا۔

سر آگے بس رکی ہے.....شاید چیکنگ ہو رہی ہے...ڈرائیور نے مطلع کیا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے کیوں بتا رہے ہو.... راستہ بتاؤ ....

جی سر.... اور پھر پچھلی گاڑیوں سے گارڈز بھی اتر آئے تھے۔

سامنے کا منظر صاف تھا.... جہاں بس کی چیکنگ کی جا رہی تھی اس نے تنگ آ کر فون دیکھا جہاں لاتعداد میسج اور میسز تھی وہ چیک کرنے لگا۔

کتنے بڑے لوگ ہیں ساتھ ہزار گارڈز لے کر گھومتے ہیں اسے گاڑی سے چند قدم دور کھڑی لڑکیوں کی آواز آئی۔

عنابی لبوں پر تمسخر پھیلا تھا۔

موت تو آنی ہے....

نا جانے پھر یہ لوگ کیوں اتنے دم چھلے ساتھ لیے پھرتے ہیں.... دوسری کا جواب بھی اس کی سماعتوں میں پڑا۔

انہیں کون بتاتا یہ گارڈز اس کے لیے اس کی ماں کے کہنے پر تھے.... نہیں تو افشان بلوچ اکیلا بھاری تھا سب پہ ....

اس نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے آبرو اچکا کر انہیں دیکھا۔

دونوں متوجہ ہوئی اور اسے دیکھتے ہی اس کے سحر میں مبتلا بھی۔

افشان بلوچ کو پتا تھا اب آگے کیا ہونے والا ہے....

کین آئی گیٹ یور نمبر...؟ ایک لڑکی جو اپنے سکوٹر پر تھی اسے دیکھ کر بولی۔

شیور..... عادت کے برخلاف اس کی بھاری آواز گونجی۔

تو پاس کھڑے گارڈ پر غشی طاری ہوئی ....

افشان بلوچ نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی اور جوتے کا نمبر دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

دس .....

لڑکی نے خفت کے مارے سر جھکایا تو اس نے بھی شیشہ واپس اوپر چڑھا لیا۔

صنفِ نازک کا جھکنا اسے زہر لگتا تھا.....بلکہ یہ چونچلے جس کی طرف سے بھی ہوں اسے زہر لگتے تھے۔

یہ لڑکے لڑکیوں کا بنا کسی رشتے کہ عہد باندھنا اسے سخت زہر لگتا تھا ...

گارڈ نے تھوک نگل کر اس لڑکی کو دیکھا جو کافی حسین تھی....اور ایک نظر اپنے سخت گیر باس کو۔

بیچاری.....اس نے حسرت بھری نگاہ ڈالی۔

بھیر اب کم ہونے لگی تھی گارڈز بھی واپس آ چکے تھے۔

.....

تجھے پتا ہے آج پھر وہ مجھ سے ڈر گئی جبکہ میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا۔

تو تجھے کون کہتا اس کے پیچھے جاؤ..

دل کو کیسے سمجھاؤ یار جو روز اسے دیکھنے کی ضد کرنے لگتا ہے وہ دل پے ہاتھ رکھ کر بولا۔

تجھے اپنے سرکل میں کوئی نہیں ملی جو روز اس محلے کی ٹوٹی پھوٹی سڑکوں پر نکل جاتا ہے۔

بس وہ جہاں یہ دل وہاں فرہاد زمان نے تکیے کو تھامتے کہا۔

اف تو پاگل ہو گیا ہے فرہاد.....اگر اس کا کوئی منگیتر وغیرہ .....

اے کے سٹاپ.....وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔

او کے کام ڈاؤن.....اے کے نے خود پر پرفیوم چھڑکتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں کی تیاری ہے؟

موڈ بحال کرتے فرہاد نے پوچھا۔

علیزے سے ملنے.....آج نہیں گیا تو سمجھ کام سے گیا وہ کف لنکس بند کرتا بولا۔

اتنا ڈرتا ہے اس سے...؟

ڈرتا تو میں کسی کے باپ سے بھی نہیں بس پاپا کے کہنے پر جا رہا ہوں اب کے اے کے نے سنجیدگی سے کہا جو اس کی ذات کا خاصا تھی۔

اے کے سیاسی پارٹی کے راہنما کا بیٹا سنجیدہ اور اڑیل.....دولت کا گھمنڈ نہیں تھا لیکن مزاج میں ایک سنجیدگی ہمہ وقت پائی جاتی تھی یہی وجہ تھی کہ اس کے دوست احباب کا حلقہ نہایت مختصر تھا۔

فرہاد زمان بھی سیاسی جماعت کے سربراہ کا بیٹا تھا لیکن نہایت حساس دل کا اے کے کے علاوہ کوئی دوست نہیں بنا پایا تھا اس نے کیونکہ اس کی ماں بچپن میں اسے کسی اور کے لیے چھوڑ گئی تھی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس نے جانا کہ دنیا میں کوئی آپ کا سگا نہیں ہے اس کے دوست محظ اس کے ساتھ اس کی دولت کی وجہ سے تھے۔

کئی بار جب اس نے انہیں پیسے دینے سے منع کیا تو وہ پیچھے ہٹتے چلے گئے یہی وجہ تھی اس کے تنہا رہنے کی۔

دونوں کی ملاقات لندن میں ہوئی وہ دونوں ہی پولیٹیکل سائنس کے سٹوڈنٹس تھے۔

بیرون ملک میں بھی وہ اپنی چھاپ چھوڑ چکے تھے وہاں فرہاد زمان کی ملاقات اے کے سے ہوئی جب اس نے اسے بائک ریس میں ہرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

لوگوں کو لگا تھا وہ حریف بن کر سامنے آئیں گے لیکن نہیں اس بار دوستی کا ہاتھ اے کے کی طرف سے بڑھایا گیا تھا۔

فرہاد زمان نے کچھ شش و پنج کے بعد اس کا ہاتھ تھاما یہ سوچ کے کہ چلو اس کو بھی آزما کر دیکھ لیتے ہیں اور پھر اے کے ہر آزمائش میں پاس ہوا تھا۔

اس کے ہر غلط صحی میں اس کے ساتھ کھڑا ہوا..... مل کر کی کو گون کا سامنہ کیا تھا انہوں نے۔

بہت سے لوگ حسد میں انہیں الگ کرنے کی کوشش بھی کر چکے تھے لیکن بری طرح ناکامی ہاتھ آئی تھی ان کے۔

اے کے نے جانا تھا کہ فرہاد بہت حساس دل کا ہے وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل پر لگا لیتا تھا یہی وجہ تھی کہ اے کے نے کبھی اس کو ہرٹ نہیں ہونے دیا تھا۔

بچے کی طرح اس کے لاڈ اٹھائے تھے نہیں تو وہ اپنی طبیعت خراب کر لیتا۔

.....

میسز چیک کرتے ایک بار دھیان پھر باہر سے آتی آواز پر گیا۔

اب کی بار شاید کوئی بچی اپنی ماں سے کسی بات کی ضد کر رہی تھی۔

اس نے جھنجھلا کر فون بند کر کے سیٹ پر پھینکا ....

اس کا آدھا گھنٹہ برباد ہو گیا تھا گارڈز واپس آ کر گاڑی میں بیٹھ رہے تھے بچھلی۔

اپنی گاڑی میں وہ کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتا تھا ....

Posted On Kitab Nagri

اس نے اچٹتی نظر گھما کر باہر دیکھا جہاں وہ بھورے بالوں والی بچی کھڑی تھی۔

اماں ہمیں ہماری سولویں سالگرہ کا تحفہ دلوا دو نا...

وہ مسلسل اپنی ماں کا دوپٹہ منہ میں ڈال رہی تھی۔

افشان بلوچ کو کراہیت آئی...

اس کی نفاست بھری طبیعت کو ایسے منظر کہاں بھاتے تھے۔

بچی کا چہرہ اپنی ماں کی طرف تھا اس لیے وہ ابھی تک اسے نہیں دیکھ پایا تھا۔

تیرا دماغ خراب ہے رحمی.... بہت مہنگا تحفہ نہیں مانگ رہی تو...؟

اماں نو ہزار کی تو تھی بس.... اس نے عام سے انداز میں کہا۔

نو ہزار رحمی ....

باپ تیرا کسی کے آگے پیچھے گھوم کر اتنا نہیں کماتا کہ تجھے وہ موا نو ہزار کی بلی کا بچہ خرید دے....

بابا جانی ضرور دلوا دیں گے... اس نے پُرجوش ہوتے کہا اور اپنا رخ بھی دوسری طرف کیا۔

چونکہ اس کی گاڑی فٹ پاتھ کے ساتھ کھڑی تھی اسی لیے وہ یہ منظر آسانی سے دیکھ پا رہا تھا۔

وہ دونوں ماں بیٹی شاید کسی کے انتظار میں کھڑے تھے۔

بچی کا چہرہ دیکھتے افشان بلوچ نے جھکا سر دوبارہ اٹھایا....

وہ دکھنے میں اپنی عمر سے چھوٹی ہی لگ رہی تھی.... ابھی تو اس نے سولویں سالگرہ کا بتایا تھا۔

دونوں طرف پونیاں باندھے سادہ شلوار قمیض میں پھولے گال لیے جو دھوپ سے تمتما کر سرخ ہوئے تھے۔

اب وہ بار بار اپنے گالوں کو رگڑ رہی تھی شاید دھوپ چبھنے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

افشان کے عنابی لبوں نے ہونٹ بھینچے.... پاگل بچی....

گاڑی سٹارٹ ہوتے وہ ہوش میں آیا۔

رکو دو منٹ ڈرائیور کو کہا تو اس نے خاموشی سے سر ہلایا۔

اِی دلو اد و نا وہ بلی کا بچہ.... وہ اب بھی منتیں کر رہی تھی۔

خبردار.... اب نام لیا تو نے.... سودا سلف آجاتا وہی کافی ہے باقی ہر خواہش تو تمہارا باپ پوری کر رہا اور کیا چاہیے....؟

بلی کا وہ بچہ.... اس نے مسکراتے کہا....

اپنے گھر جاؤ گی تو وہی لینا.... شہری کو بولنا لے دے گا....

بچی نے منہ بسورا...

اور وہاں افشان بلوچ نے آنکھیں.....

سریہ اپنے....

اس سے پہلے ڈرائیور کچھ بولتا اسے سامنے سے فاروق سرور آتا دکھائی دیا۔

جواب ان کے پاس آرہا تھا....

سریہ فاروق کی بیوی اور بیٹی ہے ڈرائیور نے اس کا دھیان ان کی طرف دیکھ کر اسے مطلع کرنا ضروری سمجھا،

چلو.... کافی وقت کا ضیاع کر لیا ہے.... اس نے آنکھوں پر شیڈز چڑھاتے کہا۔

گاڑی زن سے آگے بھر گئی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

سنو چھوٹی لڑکی !

وہ جواب کمرے میں داخل ہوئی تھی وہیں رکی۔

یہاں آؤ احد نے سنجیدگی سے کہا تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی قریب آئی۔

بیٹھو....

Posted On Kitab Nagri

ایانے نے بیٹھنے کی لیے جگہ دیکھی جو تھوڑی سی تھی وہ خود بیڈ کے کنارے پر بیٹھا تھا۔

وہ تھوڑی سی جگہ کو غنیمت سمجھ کر بیٹھی نظریں ہنوز جھکی تھی ....

شاید اس کے اگلے حکم کا انتظار تھا۔

تمہاری منگنی کیوں ٹوٹی تھی؟ یہ وہ سوال تھا جس کی وہ توقع کم از کم اپنے سامنے بیٹھے شخص سے نہیں کر سکتی تھی۔

وہ... می.... اس... ن.. میں ...

بنا رکے بتاؤ !

وقت نہیں ہے میرے پاس اس کی گھمبیر آواز سنتے اس نے تھوک نگلا۔

وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے ایانے نے نم آنکھیں میچ کر کھولی۔

احد قریشی نے فوراً اسے کھینچ کر قریب کیا۔

یہ آنکھیں کیوں نم ہیں ایانے ذوالفقار؟

احد نے اس کی گردن کے پچھلی طرف ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اٹھایا۔

لگتا ہے اس سے شادی نہ ہونے کا غم اب بھی ہے؟

ایانے نے تڑپ کر اسے دیکھا اور یہی تڑپ احد قریشی کو آگ لگا گئی تھی۔

اس کی شریک حیات..... جو اس کے نام سے جانی جاتی تھی اس کی آنکھیں کسی اور کے لیے نم تھی۔

اٹھو فوراً ....

احد نے اسے چھوڑتے اگلا حکم صادر کیا تو وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی۔

آئی سیڈ سٹینڈ اپ مس ایانے ....

Posted On Kitab Nagri

ایک بار کی بات سمجھ میں نہیں آتی وہ گڑبڑایا تو وہ فوراً کھڑی ہوئی۔

وہ اسے ہی دیکھ رہی ہو اس کے سامنے کھڑی ہو جاؤ تب تک جب تک میں نے بولوں وہاں سے ہلنا نہیں۔

ایانے نے حیرانگی سے اسے دیکھا وہ جانتا تھا اسے اے سی سوٹ نہیں کرتا تھا اس لیے رات کو وہ دو بلینکٹ اوڑھ کر سوتی تھی۔

آئم سوری.....بنا اپنی غلطی جانے اس نے معافی مانگی۔

ایانے ذوالفقار آج اس رات اے سی کے سامنے گزاریں گی تو سابقہ منگیتر کے لیے جو آپ کے دل میں جزبات ہیں وہ بھی آپ کے ساتھ ساتھ ٹھنڈے پڑ جائیں گے احد قریشی نے سفاکی سے کہا۔

احد.....ائم سوری.....وہ رندھی آواز میں بولی۔

اپنی سزا پوری کریں ایانے.....

وہ اسے دیکھ کر فریش ہونے چلا گیا۔

چونکہ احد کو سخت گرمی لگتی تھی اور برداشت بھی نہیں ہوتی تھی سو ان کے روم میں چلر لگوایا گیا تھا۔

وہ دس منٹ میں ہی ٹھٹھر گئی تھی اس دیوار گیر ائیر کنڈیشنر کے سامنے۔

.....

اس بات کو کئی مہینے گزر چکے تھے افشان بلوچ کی یادداشت سے وہ بچی نکل چکی تھی۔

آج وہ اپنے لاؤنج میں بیٹھا کام کر رہا تھا انگلیاں مسلسل ٹائپنگ کر رہی تھیں اور آنکھیں باس پڑی فائل پہ تھیں۔

ملازم دھیان سے اپنا کام کر رہے تھے کہ جانتے تھے افشان بلوچ کو شور سے سخت چڑ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شور ہنگامہ آرائی نیز کے تقاریبوں سے بھی وہ دور ہی رہتا تھا۔

لاؤنج سے ملحقہ باورچی خانے میں کوئی برتن گرا تھا جس کا شور پورے گھر میں نہ سہی لیکن لاؤنج میں ضرور گونجا تھا۔

ماتھے پر سلوٹوں کا جال بچھا تھا اور انگلیوں کی حرکت فوراً سے پہلے تھمی تھی۔

ملازم جو سامنے ہی کھڑا تھا اسے رکتا دیکھ باورچی کھانے کی طرف جانے لگا تو اس نے روکا اور خود داخل ہوا۔

خانساماں ہانپتی نیچے سے برتن اٹھا رہی تھی وہ اسے دیکھتا جھکا اور اس کا برتن اٹھایا۔

تیس کی عمر کی اس بھرے وجود والی عورت نے سہم کر اسے دیکھا۔

سر معاف کیجیے گا ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

اس نے بھی سب کی طرح افشان بلوچ کے غصے کے بارے میں سُن رکھا تھا اس لیے ڈرتی بولی۔

آپ کل سے کام پر نہیں آئیں گی ...

افشان نے ایک نظر ان کے بھاری سراپے پر ڈالتے نظریں جھکائی۔

نہیں سر.... ایسا نہیں کریں... معاف کر دیں.. میں اکلوتی کمانے والی ہوں اپنے گھر کی بچوں کو کیسے کھاؤ پلاؤ گی۔

سب آپ کو مل جائے گا لیکن آپ کل سے نہیں آئیں گی ..

کتنے بچے ہیں آپ کے...؟

اس نے آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے کہا جو وہ کام کرتے وقت روشنی سے بچنے کے لیے لگاتا تھا۔

نہیں تو اس کے سر میں درد رہتا تھا۔

تین بیٹیاں ہیں اور اب..... اس نے نظریں جھکائیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لیے بول رہا ہوں میں آپ کل سے نہ آئیں.... چھٹی کریں تنخواہ نہیں کٹے گی پوری پہنچ جایا کرے گی...

افشان نے کہا تو وہ چونکی۔

آپ کے ہسبینڈ...؟

وہ نہیں ہیں.... اپنی دنیا میں گم ہیں.... کسی دوسری عورت کے ساتھ ...

میں اپنی اولاد کو خود پال رہی ہوں

اس عورت کے لہجے میں یک دم چٹانوں جیسی سختی در آئی۔

کیا ہر باپ ہی ایسا ہوتا ہے؟ ایک خیال بجلی کی سی تیزی سے افشان بلوچ کے ذہن میں کوندا۔

آپ کی بیٹیوں کا خرچہ بتائیں.... وہ اچھی جگہ پڑھیں گی... آپ نے فکر نہیں کرنی اب آپ سب میری ذمہ

داری ہیں..... بہن جیسی بڑی۔

وہ بولا اور ان کے سر پر ہاتھ رکھا....

ایسا افسانوں میں نہیں حقیقت میں بھی ہوتا ہے اگر اس دنیا میں گھنیا اور برے لوگ ہیں تو کچھ اچھے اور فرشتہ

صفت لوگ بھی ابھی موجود ہیں۔

اس عورت نے نم آنکھوں سے اس کے کندھے کو تھپتھپایا۔

چلیں گھر.... ڈرائیور چھوڑ آئے گا.... نمبر رکھ لیں میرا کوئی بھی پریشانی ہو تو مجھے فون کر دیجیے گا۔

وہ عورت جس کا نام ممتاز تھا سر خم کرتی اسے دعا دیتی نکل گئی۔

تو وہ بھی واپس وہیں بیٹھ کر کام کرنے لگا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

وہ فریش ہونے کے بعد آ کر بیڈ پر لیٹ کر فون میں مصروف ہو گیا ذہن سامنے کھڑے وجود پر تھا۔

احد.....اچھو.....ایم سوری ...

جیسا آپ سمجھے ہیں ویسا کچھ بھی نہیں .....

اب کی بار چالیس منٹ گزر چکے تھے کمرے میں اس کی آہستہ سی آواز گونجی۔

احد نے ساتھ لگا لیمپ بھی بجھا دیا وہ ظالم نہیں بن رہا تھا ...

لیکن نا جانے کیوں اس کا ایانے کی آنکھ میں کسی غیر مرد کے لیے آیا آنسو برداشت نہیں ہوا تھا۔

یہ چھوٹی سی لڑکی پاگل کر رہی تھی اس کو ....

ایک گھنٹہ بیس منٹ بعد اس کی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھی۔

احد نے تکیے کو زور سے مٹھی میں بھینچا اور پھر دیوار پر دے مارا۔

ڈیم اٹ گرل.....

اب رونا کس بات کا آ رہا ہے؟ اس نے سائیڈ لیمپ اون کیا۔

اٹھ کر اس کے قریب آیا اور اسے کندھے پر اٹھا کر بستر میں لٹا کر کمفرٹر اوڑھا اے سی کی اسپیڈ سلو کر کے خود بھی لیٹا۔

کمرے میں اب بھینی بھینی اس کی پرفیوم کی خوشبو تھی

لیکن اسے اپنے ساتھ لیٹے وجود کے بالوں کی مسحور کن خوشبو زیادہ بھاتی تھی۔

وہ سردی سے ہلکی ہلکی کانپتی پوری کمفرٹر کے اندر چھپ گئی وہ کمفرٹر لینے کے بعد بھی اس کا یہ حال تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایا نے زولفقار اتنی چھوٹی سی سزا پر آپ کا یہ حال ہے سوچیں بڑی سزا پر آپ کیسے ری ایکٹ کریں گی؟

لیکن وہ سن ہی کہاں رہی تھی احد نے جھنجھلا کر اس کی سائڈ پر دیکھا اور پھر جلتا لیمپ بھی بجھا دیا۔

اس کی سسکیاں اب احد قریشی کو قریب سے سنائی دے رہیں تھی کیونکہ وہ اسے کھینچ کر اپنے حصار میں لے چکا تھا۔

اسے اپنے حصار میں لیتے اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ پوری ٹھنڈی پڑی تھی۔

اب رونے سے کیا ہوگا؟ احد نے اس کی پیٹھ تھپتھپائی تو وہ ہوش میں آئی اور اس سے دور ہونے لگی۔

.....

ابھی وہ کام کر رہا تھا کہ فاروق سرور اس کے پاس چلا آیا۔

سر کام ہو گیا ہے اس این جی او کے بارے میں ساری معلومات نکال لیں ہیں اس نے فائل اس کی طرف بڑھائی۔

گڈ.... کوئی معلومات غلط نہیں ہونی چاہیے فاروق صاحب اس نے گہری آنکھیں اٹھا کر انہیں آگاہ کیا۔

فاروق سرور جو کہ پینتالیس سال کے تھے اس کے لیے کام کرتے تھے اسے جہاں کی معلومات چاہیے ہوتی وہی فراہم کرتے تھے۔

اس نے فائل کی ورق گردانی شروع کی تو وہ بھی سامنے صوفے پر اس کے اشارہ کرنے پر براجمان ہوئے۔

ٹھیک ہے آپ مجھے اس کے پرنٹس نکلوا دیں ایک کاپی اپنے پاس بھی رکھیں ایک آرٹیکل لکھوانا ہے اس این جی او پر....

او کے ہو جائے گا....

Posted On Kitab Nagri

میں ایک قابل ایڈیٹر کو جانتا ہوں...

تو ٹھیک ہے فاروق صاحب آپ ابھی یہ کام کروا کے دے سکتے ہیں؟

ہاں کیوں نہیں.... وہ اسی فیز میں رہتا ہے میں لکھوا لاتا ہوں اس وقت وہ گھر پر ہی ہوتا ہے۔

بہترین.....

میں نکلتا ہوں... فاروق سرور باہر نکل گئے وہ بھی فون کان سے لگا کر اگلی میٹنگ کے کی پوائنٹس نوٹ کروانے لگا۔

.....

اگر دو بار وائے سی کے سامنے کھڑا ہونا چاہتی ہیں تو پیشک دور ہو سکتی ہیں احد کی گھمبیر آواز پر اس نے مزاحمت ترک کی۔

احد قریشی کے عنابی ہونٹوں پر ہلکی مسکراہٹ ابھری۔

احد نے اپنی گردن اس کے بالوں میں چھپائی تو وہ سٹپٹائی۔

احد ....

شششش .....

وہ مسلسل اپنا ہاتھ اس کے بازو پر سہلا رہا تھا یہی وجہ تھی کہ اس کا بلڈ پریشر نارمل ہو گیا تھا۔

اس کی گرم سانسیں ایانے اپنی گردن پر محسوس کر سکتی تھی۔

ابھی بھی لگ رہی ہے سردی احد کی آواز سے وہ ہوش میں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی سی.....ایک لفظی جواب دے کر اس نے دور ہونا چاہا۔

احد نے اپنا ناک اس کی گردن پر سہلایا اور اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔

اس کے کان بھی سرد پڑے تھے۔

احد نے جھک کر انہیں لبوں تلے دبایا۔

اس کا لمس اپنے کان کی لو پر محسوس کرتے دور ہونے لگی ...

ایا نے آپ یہ کوشش کیوں کرتی ہیں؟

آپ.....یہ تو مجھے آپ کہیں یا تم.....ایا نے منمنائی۔

یہ میرے موڈ سوئنگز ہیں ایا نے زولفقار جس کو جتنی جلدی سمجھ لیں گی آپ کا فائدہ ہی ہو گا۔

آپ...تم بھی ہیں آپ بھی.....ایا نے بھی ہیں چھوٹی لڑکی بھی .....

سو...جا...جائیں احد ..

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وہ اٹھ کر کمرے سے منسلک ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔

ایا نے کو لگا اسے کسی بات کا برا لگا ہے لیکن وہ پل میں ٹیوب لے کر واپس آیا۔

ساتھ والا لیمپ اون کر کے اس کے سفید مرمریں ہاتھ پر جہاں کافی کے کچھ چھینٹے پڑے تھے مرہم لگایا۔

ایا نے کو جو وہ لگتا تھا وہ بالکل الٹ تھا اس کے وہ اس کی چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی نہایت غور سے دیکھتا تھا۔

ہاتھ دھو کر وہ آیا تو وہ تھوڑا سا کھسک کر اپنی جگہ پر ہو گئی تھی۔

وہ بھی بنا اسے چھیڑے اس کا تکیہ اور بیکنٹ ٹھیک کرتا آنکھیں موند گیا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

راحی چلو بیٹا میرا کام ہو گیا ہے وہ پھولے گال والی بچی جھولا جھول رہی تھی۔

نہیں بابا.... ابھی کچھ دیر اور.....

نہیں بیٹا ایسے اچھا نہیں لگتا....

یہ ہمارا گھر نہیں ہے انہوں نے اپنی بیٹی کو سمجھانا چاہا۔

پر ہو سکتا یہ میرا گھر ہو جائے کبھی وہ کھلکھلائی۔

بابا.... اور وہ کیسے...؟ انہوں نے اپنی لاڈلی بیٹی کو دیکھتے کہا۔

ہم اس گھر کے مالک سے خرید لیں گے... جب میں بڑی ہو جاؤں گی پھر بہت سارا کمایا کروں گی پھر دیکھنا ہم بھی ایسے گھر میں رہینگے....

وہ اپنے ہی خواب بونے لگی تھی۔

فاروق سرور نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کو مسکراتے دیکھا تو خود بھی مسکرا دیے۔

چلو اب.....

نہیں نا پلیز تھوڑی سی دیر وہ آنکھوں کو چھوتا کرتی بولی۔

او کے ٹھیک ہے یہیں بیٹھو میرا آدھے گھنٹے کا کام ہے میں کر کے آتا ہوں واپس ....

لیکن اندر مت جانا اور نہ باہر... بس یہی بیٹھی رہو ...

وہ خود بھی اسے نہیں لے کے جانا چاہتے تھے باہر... کیونکہ دھوپ سے اس کے بھرے گالوں پر الرجی ہو جاتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آج وہ ضد کرنے پر ان کے ساتھ آئی تھی فاروق سرور کا تو روز کا کام تھا وہاں آنا لیکن آج وہ پہلی بار آئی تھی۔

اس لیے انہوں نے اسے باہر ہی بٹھایا تھا اور اندر آنے سے منع کیا تھا۔

نا جانے افشان بلوچ کو یہ بات اچھی لگتی بھی یا نہیں ....

وہ اس کی کمپنی میں جاب کرتے تھے اور ان کا تعلق بس کام سے تھا۔

وہ چلے گئے تو وہ بھی پاؤں جلاتی جھولا جھولنے لگی۔

لیکن سخت بور ہونے پر اٹھی اور دوسری طرف بنے لان میں چلی آئی جس کا راستہ وہیں لان سے نکلتا تھا۔

وہاں دو بل ڈوگز کو پوچھ ہلاتا دیکھ وہ چیخی ...

پپپپپپپپپی.....اور دوڑ کر ان کی طرف آئی۔

وہ کتے چھوٹے تھے ابھی لیکن اتنے بھی نہیں کہ نقصان نہ پہنچاتے ان کو یہاں ٹریننگ کے لیے رکھا گیا تھا۔

وہ اسے دیکھتے اٹھ کھڑے ہوئے اور بھونکنے لگے۔

صد شکر کہ رسیوں سے جکڑے تھے نہیں تو اب تک اسے دھنک کر رکھ دیتے۔

وہ سہمی نظروں سے انہیں دیکھنے لگی ان کے اتنا قریب کھڑی تھی وہ .....

اب وہ رونے لگی تھی کیونکہ وہ مسلسل بھونک رہے تھے۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ماضی:

اور پھر زوالفقار صاحب نے اپنا رخ اپنی لاڈلی کے کمرے کی طرف کیا۔

وہ اوندھے منہ اپنے تکیے میں سر گھسائے پڑی تھی۔

ایا نے میری جان بات تو سنیں انہوں نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

وہ فوراً اٹھ کر بیٹھی کتنی ہی ناراضگی سہی لیکن باپ کا احترام سب سے پہلے تھا۔

بابا آپ میری بات مان کیوں نہیں جاتے؟

بیٹا ان ہڈیوں کو کام کی عادت پڑ گئی ہے اور ویسے بھی گھر بیٹھ کر کیا کروں گا؟

Posted On Kitab Nagri

لیکن آپ میری بات مان لیں گھر رہیں ریٹائرمنٹ لے لیں امی اور میرے ساتھ وقت گزاریں پھر تو میری شادی ہو جائے گی۔

آخری بات اس نے ماحول کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کی تھی۔

ہاہا.... میری جان بس اسی بات کا تو شکوہ ہے ایک ہی جان سے پیاری اولاد ہے وہ بھی دوسروں کو دے دیں گے۔

اچھا اب بتائیں کیا فیصلہ ہے آپ کا.... کیوں کہ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی پینشن سے اچھا گزر بسر ہو جائے گا ....

میں بھی سکول میں پڑھاتی ہوں میری شادی کے لیے پیسے آپ نے بینک میں جمع کروا رکھے ہیں سو فکر کی کوئی بات نہیں .....

اس نے منٹوں میں ہر پریشانی کا حل ڈھونڈ نکالا تھا۔

ٹھیک ہے سوچتے ہیں ایسے معاملات میں جلدی نہیں کرنی چاہیے .....

ہاہا .....

اوکے جیسا آپ چاہیں گی ویسا ہی ہو گا لیکن کچھ دن دیں مجھے ....

وہ خود بھی اب تھکنے لگے تھے بڑھاپے سے زیادہ انہیں اپنی جان سے پیاری بیٹی کی فکر تھی۔

انہوں نے کتنی محبت سے پالا تھا اسے .....

وہ سب دے سکتے تھے اسے لیکن نصیب نہیں.....اسی بات سے انہیں ڈر لگتا تھا۔

اور انہوں نے کبھی ایانے کی بات نہیں ٹالی تھی لیکن ابھی وہ ایک بار فاطمہ بیگم سے بھی مشورہ کرنا چاہتے تھے۔

چلو اب اٹھو کھانا کھاؤ اور پھر ہمیں اچھی سی چائے پلائیں .....

Posted On Kitab Nagri

نہیں تو ہمیں نیند نہیں آتی.... تم جانتی ہو یہ بات ...

ہاہا.... فین ہے آپ میرے مجھے پتا ہے ....

ہاہاہاہا..... یہ تو بجا فرمایا آپ نے ....

ایسے ہی قہقہوں میں وہ خوشگوار لمحے گزرے۔

ذوالفقار صاحب کی وہی تو فیملی تھی نا کوئی بھائی تھا نہ بہن والدین رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے تھے۔

وہیں فاطمہ بیگم کی بھی کوئی بہت بڑی فیملی نہیں تھی ایک بہن اور ایک ہی بھائی تھا۔

بھائی چونکے ان دونوں سے چھوٹا تھا اس لیے اس کے بچے بھی ابھی چھوٹے تھے۔

بہن ان سے بڑی تھی خالدہ مجاہد ان کے شوہر آرمی میں تھے اور اب بیٹا بھی جوایا نے سے بڑا تھا ان کی بھی ایک ہی اولاد تھی۔

.....

اگلے روز ایا نے پھر سے سکول کے لیے روانہ ہوئی چونکہ صبح کے وقت ذوالفقار صاحب چھوڑتے تھے تو اس کو کوئی مسئلہ درپیش نہیں آتا تھا۔

اس نے گریجویشن کرنے کے بعد بھی پری سیکشن میں بچوں کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی تھی۔

بچوں سے خاص لگاؤ تھا اسے یہی وجہ تھی کہ وہ کم سیلری میں بچوں کو پڑھا رہی تھی۔

اسے اس تنخواہ کی کوئی خاص ضرورت بھی نہ تھی

اس تنخواہ سے وہ محض خود کے شوق پورے کیا کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہزاروں کتابیں اور ناولز ہمہ وقت اس کے پاس موجود ہوتے.... باربی سیریز کی کتنی ہی موویز تھی اس کے پاس .....

کپڑے.....اور ناک میں پہننے کی نوز پنز کی کثیر تعداد تھی اس کے پاس....

یہی چھوٹے چھوٹے شوق تھے اس کے..... مختلف ریسیپیز کو فولو کرنا اور پھر سب کو کھلانا بے حد پسند تھا۔

کھلی ہوا میں سانس لینا..... بارش میں پھولوں کے ساتھ رقص کرنا.....رات کو آسمان پر دیکھ کر تاروں سے باتیں کرنا یہی زندگی تھی ایانے زولفقار کی۔

اسے لگتا تھا کہ قسمت بہت اچھی ہے اس کی لیکن.....اصل قسمت کا معلوم تب ہوتا ہے جب آپ کو کسی دوسرے شخص سے منسلک کیا جائے۔

اور نا جانے ایانے زولفقار کی آنے والی زندگی کیسی تھی۔

یہی سب سوچتے تھکی ہو گئی تو وہ باہر نکل گئی گھر سکول سے کچھ فاصلے پر تھا سو وہ پیدل جانے کو ترجیح دیتی تھی۔

ابھی وہ آدھے راستے بھی نہیں پہنچی تھی کہ پھر سے وہی لینڈ کروزر اس کا پیچھا کرنے لگی دل میں خوف مزید بھرا تھا۔

مخالف نے اس کی آنکھیں میچنے کا منظر دیکھا تھا اور گاڑی بھگا لے گیا۔

وہ اسے خوفزدہ بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا۔

لیکن اگر وہ ہو رہی تھی تو اسے کچھ دن کی دوری اچھی تھی مشکل کام تھا لیکن محبت میں سب ہو جاتا ہے۔

.....

Posted On Kitab Nagri

مسلسل کتوں کے بھونکنے پر وہ جھنجھلاتا اٹھا اور پچھلے لان میں نکلا۔

جہاں کوئی لڑکی ان کے پاس کھڑی تھی اور وہ مسلسل بھونک رہے تھے۔

سنو.... لڑکی... کیا کر رہی ہو ہٹو....

وہ اس کی طرف سہمی سے گھومی تھی۔

آنکھیں رو کر ہلکی سی سوجی تھی وہ مسلسل اپنا چہرہ رگڑ رہی تھی یہی وجہ تھی کہ اس کے پھولے گال سرخی مائل ہو چکے تھے۔

کون ہو...؟

یہاں کیا کر رہی ہو اس نے تیوری چڑھاتے پوچھا اور قدم اس کی طرف بڑھائے۔

را... راحیہ... م....

وہ پاس آیا تو کتے بھونکنا بند کر چکے تھے اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

اف ہاتھ نیچے کرو... وہ لڑکی مسلسل چہرہ رگڑتی اسے مزید طیش دلا رہی تھی۔

یہاں کس طرح آئی... میرے گھر میں کیسے گھسی ہو بتاؤ...؟

کیونکہ وہ سولہ سترہ سال کی بچی اسے چور تو کہیں سے نہیں لگی تھی گلابی فراک اور پجامہ پہنے پیچھے اونچی پونی کر رکھی تھی۔

اس نے ڈرتے ہاتھ ہٹایا اور اپنے سامنے کھڑے اس مرد کو دیکھا جو غصے میں اسے ہی گھور رہا تھا۔

وہ... ہم... می.... کچھ کہتی کہ دوبارہ چہرہ رگڑنے لگی کہ گال دھوپ کی تمتماہٹ سے سرخ ہو گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

پانی.....پا.....

اس نے پانی مانگا سامنے کھڑے شخص نے بیزاری سے اس بچی کو دیکھا۔

جو اس کے سر پر سوار ہو گئی تھی ...

نا جانے کہاں سے گھس آئی تھی اور اب اس کے وقت کا ضیاع کر رہی تھی۔

اس نے بنا سوچے سامنے لگے پائپ کا نلکا اون کیا اور پائپ کا رخ اس کی طرف کیا۔

پانی پرتے ہی اس نے اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹائے اور بوکھلائی۔

لیکن سامنے والا پانی بند کرنا بھول گیا تھا شاید۔

ٹھنڈا پانی پرتے اس کے گالوں کو کچھ سکون ملا تھا۔

وہ پانی بند کرتا واپس آیا۔

جلدی بولو اور نکلو...

بابا کے ساتھ آئی تھی... وہ بچی منمنائی۔

.....

ایا نے جلدی سے فریش ہو کر آؤ تمہاری خالہ اور معاذ آیا ہے فاطمہ بیگم سے اسے بتایا تو وہ سر ہلاتی اوپر چلی گئی۔

موڈ یک دم خوشگوار ہو گیا تھا۔

وہ واپس آتی کچن میں برتن نکالنے لگی ٹیبل لگانے کے لیے۔

اہمم.....گلا کھنگارنے کی آواز پر پلٹی جہاں وہ کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

ایا نے آہستہ آواز میں سلام لیا۔

وعلیکم السلام! زہے نصیب آج آپ کا دیدار ہو گیا

نہیں تو اس غلام نے تو ایسے ہی اس دنیا سے رخصت ہو جانا تھا۔

مخالف کچھ زیادہ ہی شوخ مزاج لگتا تھا۔

ایا نے مسکرائی۔

اُف معاز آپ بہت فضول باتیں کرتے ہیں اس نے چائے کپ میں انڈیلی۔

میں کافی لوں گا..... اس نے بتانا ضروری سمجھا۔

تم جانتے ہو مجھے کافی بنانا نہیں آتی.... ایا نے جتایا۔

ابھی لاسٹ ٹائم جب آیا تھا تب ہی تو سکھائی تھی تمہیں پوہڑ لڑکی۔

خبردار مجھے ایسا مت کہا کریں شروع میں تیز لہجہ اپنائے آخر میں اس نے دھیرے سے کہا۔

چلیں ایک بار آجائیں پھر اچھے سے سکھائیں گے معاز نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

ایا نے سٹپٹا کر رخ موڑ لیا تو وہ بھی باہر نکل گیا۔

بیشک ان کے رشتے کی بات بڑوں میں چل رہی تھی لیکن ابھی کچھ فائنل نہیں ہوا تھا۔

معاز کی ٹریننگ ختم ہوتے ہی اسے اس کا پہلا مشن دیا جانا تھا۔

اس سے پہلے سب چاہتے تھے کہ ان کی شادی کر دی جائے۔

اس نے کھانا لگنے کا سب کو بتایا اور خود باہر آگئی۔

Posted On Kitab Nagri

خالہ سے وہ مل چکی تھی پہلے ہی .....

زولفقار صاحب کی آج ریٹائرمنٹ کی خوشی میں آفس میں پارٹی رکھی گئی تھی شام میں۔

ایانے خوش تھی کہ اس کی بات مان لی تھی اس کے بابا نے۔

کھانا کھانے کے بعد چائے کا دور چلا تو سب لاؤنج میں بیٹھ گئے۔

بھائی صاحب اب ہم اپنی امانت آپ سے لینا چاہتے ہیں جلد از جلد.... خالدہ مجاہد نے کہا۔

کیوں نہیں .....

مل کر تاریخ رکھ لیتے ہیں... زولفقار صاحب بھی متفق نظر آئے۔

ایانے نے ایک ناراض نظر ان پر ڈالی اور اٹھ کر اپنے روم میں چلی گئی۔

معاز اور خالدہ مجاہد بھی چلی گئی تھی شام میں۔

دو مہینوں بعد کی نکاح کی تاریخ رکھی تھی انہوں نے....

زولفقار صاحب کی طرف سے تمام تیاریاں تھی کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی کی ساری سیونگز ایانے کے لیے ہی تو رکھیں تھی۔

.....

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا ...

اسے خود پر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس ہوا۔

اس نے نظر گھما کر دیکھا تو اس کا باپ... کہیں جانے کے لیے گاڑی نکلوا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن اس کی نظریں اس پر نہیں بچی کے بھیگے وجود پر تھی۔

افشان بلوچ کی رگیں تنی اس نے بچی کو گھسیٹ کر اپنی طرف کیا ...

اور خود اس کے سامنے کھڑا ہوا ایسے کہ وہ بچی اس کے وجود کے آگے چھپ گئی تھی۔

اس کا باپ ہنکارا بھر تا نکل گیا سارے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا تھا ان کی سوتیلی اولاد نے۔

اس کی گاڑی نکلتے ہی وہ مڑا اور یہی اس کا توازن بگڑا تھا۔

وہ گرا اور ساتھ میں اس لڑکی کو بھی گرا چکا تھا جو اس کے ساتھ آدھی اس پر اور آدھی زمین پر تھی۔

افشان بلوچ کو وہ لڑکی انتہائی بری لگ رہی تھی اب۔

لیکن پہلی بار اپنے جسم پر صنف نازک کا لمس محسوس ہوا تھا۔

وہ بچی تھی بیشک اس کے سامنے کہاں وہ پچیس سالہ مرد اور کہاں وہ سولہ سترہ سالہ بچی لیکن تھی تو صنف نازک ہی اور اس کا بھیگا وجود۔

افشان بلوچ نے پہلی بار خود کو شرمندہ محسوس کیا تھا۔

اس نے مجبوراً اسے ہاتھ لگایا اور دور کیا لیکن اس کے گیلے بال اس کی اپنی شرٹ پر تھے۔

اُف.... اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی ...

اور جھٹکے سے اس کے بال چھڑائے جو کافی لمبے تھے اسے کھڑا کیا اور خود بھی کھڑا ہوا۔

لڑکی نے گھبرا کر پشت کر لی اس کی طرف ...

افشان بلوچ کی نظر پہلی بار اپنی پچیس سالہ زندگی میں کسی لڑکی پر اٹھی تھی اس کی سفید شفاف گردن پر چونکہ پیچھے کا گلہ گہرا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مڑا اور اندر سے لا کر اسے شال اوڑھی....

ابھی اس کی نظر اٹھی تھی نا جانے کتنوں کی اٹھتی یہی بات اس کو زہر لگی تھی۔

یہ افشان بلوچ تھا....اسے خود پر حیرانی ہوئی لیکن یہی اس کی ماں کی تربیت تھی کتنا بھی سخت گیر سہی لیکن تربیت تو اپنی چھاپ چھوڑ ہی جاتی ہے۔

لڑکی کو اندر لاؤنج میں بیٹھنے کا اشارہ کیا جو سب بھلائے ان ڈوگز کو دیکھ رہی تھی جو اب خاموش بیٹھے تھے۔

خود وہ چیک کرنے چلا گیا مٹی جو لگ چکی تھی اس کے کپڑوں پر.....

.....

حال:

ایانے کی آنکھ صبح پانچ بجے کھلی تھی کیونکہ یہی روٹین تھی اس کی۔

نماز ادا کر کے احد کے سارے کام کرتی تھی وہ۔

بیشک احد نے اسے نہیں کہا تھا لیکن یہ اس کی ذمہ داری تھی اور ایانے ذوالفقار اپنی ذمہ داری نبھانا خوب جانتی تھی۔

اس نے رُخ موڑ کر اس شخص کو دیکھا جو بے حد حسین تھا۔

کیا اسے اس حسین شخص سے محبت تھی؟اس نے اپنے دل کو ٹٹولا....

جواب میں اسے خود میں خاموشی سُنائی دی...

جس سے وہ خود بےچین ہوئی۔

اسے کیوں خود میں سے کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شوہر تھا اس کا....

لیکن اس کے ستم....

آہ! وہ جب بھی یاد کرتی تھی ہر ستم ہر زخم پھر سے ہرا ہو جاتا تھا۔

وہ مسلسل بیچینی میں کروٹیں بدل رہی تھی۔

احد نے جھنجھلا کر اسے اپنی طرف کھینچا۔

کیا مسئلہ ہے؟ اس کی گھمبیر آواز پر اس نے اپنی سانس تک روک لی۔

احد نے ہونٹ بھینچے۔

بتاؤ چھوٹی لڑکی؟

کچ.. کچھ نہیں... میں جا رہی تھی۔

ایانے فوراً اٹھ کر بیٹھی تو احد نے بھی آنکھیں بند کی۔

نہیں مجھے محبت ہے اس نے خود کو باور کروایا.... ہاں ماما کہتی ہیں اچھی بیویاں اپنے شوہر سے محبت کرتی ہیں وہ منمنائی۔

لیکن ....

مجھے آپ سے محبت نہیں اس کی یہ سرگوشی مخالف نے بھی سنی تھی۔

اور اب جھٹکا دے کر اسے خود پر گرایا تھا۔

آپ کو مجھ ہی سے محبت کرنی ہے ایانے.... ہر حال میں... کسی بھی صورت ...

یہ کیسی زبردستی تھی ایانے کی سمجھ سے باہر تھا سب۔

Posted On Kitab Nagri

بولو تمہیں مجھ سے محبت ہے احد نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

.....

ایانے نے نم آنکھوں اٹھا کر اسے دیکھا۔

احد نے اس کی آنکھیں اپنی پوروں سے صاف کی آنکھوں میں مزید آنسو نہ بہانے کی تنبیہ واضح تھی۔

بولو... تمہیں مجھ سے محبت ہے ...

نہ... نہیں ...

احد نے ساتھ میز پر پڑا لیمپ جھٹکے سے نیچے گرایا۔

ڈیم..... جسٹ سے یو لو می ...

ایانے نے خوف سے آنکھیں میچی۔

آپ مجھ سے زبردستی بلوا سکتے ہیں یہ آپ کے بس میں ہے۔

مجھے آپ سے محبت ہے ایانے نے ہلکی آواز میں بولا۔

احد نے اسے مزید قریب کیا اس کی آنکھوں میں سچائی تلاشی۔

جہاں اس کا عکس تھا... لیکن دھندلا۔

محبت زبردستی کا سودا ہوتا تو کوئی عاشق ناکام نہ ٹھہرتا احد قریشی.... کوئی بادشاہ محبت میں فقیر نہ ملتا !...

احد نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیری۔

اسی قربت کی تاثیر ایانے کو پگھلاتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ایسا نہیں کر سکتے !....

اچھا!..

اور کون روکے گا مجھے احد نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

اس کا اشارہ کہاں تھا احد سمجھ کر بھی نا سمجھ بن گیا تھا۔

تمہارا ایک خواب کیا ہے؟

وہ یک دم بات بدل گیا اسے خود سے ہٹا کر سائیڈ پر لٹایا اور اپنے بازو کا حصار اس کے گرد باندھا۔

مجھے کام کرنا ہے احد ....

میرے آگے تمہارے لیے کچھ نہیں ہونا چاہیے مائیڈاٹ۔

اُف اس کا دھونس بھرا لہجہ وہ واقعی ایانے ذوالفقار کو بے بس کرنے کا ہنر جانتا تھا۔

خواب کیسے ایک ہو سکتا... بہت سے ہیں !

ام ہم.... ایک خواب جو تم نے ہمیشہ دیکھا ہو؟

ایک بہترین شخص کا ...

وہ تمہیں مل گیا ..

آگے بولو ...

ایانے کا دل کیا وہ اس منظر سے غائب ہو جائے وہ ایسے ہی اس کی ہر بات کا جواب دے کر اسے لاجواب کر دیتا تھا۔

سارے خواب بتاؤ احد نے اپنی انگلی سے اس کے بازو پر لکیر کھینچی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بہت سے ہیں اپنے قریب لوگوں کو خوش دیکھنا، برف دیکھنا چاہتی ہو...اپنی زندگی میں مطمئن رہنا چاہتی ہو...اور میں چاہتی ہوں جو شخص مجھ سے منسلک ہے اس کی ساری توجہ ساری محبت کی حق دار میں رہوں ہمیشہ

اور ....

.....

وہ چینج کر کے واپس آیا تو وہ لڑکی اب زمین پر بیٹھی ان بل ڈوگز کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔

دیکھو جیسے وہ تمہارے مالک ہیں ویسے میں بھی ہوں۔

تو آگلی بار مجھ سے ڈرنا نہیں اور نا ہی بھونکنا نہیں تو.....

قدموں کی آواز پر اس نے جھٹ سے سر اٹھایا۔

جہاں وہ سخت نظروں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔

راحمیہ نے ہونٹ کو چبایا.....

جہاں وہ ویو ہیکل اب بھی کھڑا تھا۔

کھڑی ہو جاؤ فوراً افشان نے غصے سے کہا۔

اب بتاؤ کون ہو؟اور یہاں کیا کر رہی ہو؟افشان بلوچ نے چادر کو کندھے پر درست کیا۔

ہم...راحمیہ...

نام پتا چل گیا ہے لڑکی...

آگے بتاؤ یہاں کیا کر رہی ہو؟

Posted On Kitab Nagri

وہ ہم.... اپنے بابا کے ساتھ آئے تھے... پتا ہے ہمیں پیپر اتنے زیادہ پسند ہیں.....

یہ پیپر نہیں ہیں.... بل ڈوگز ہیں افشان نے درشتی سے اسے کاٹا۔

ہاں نا... ہیں تو کتے ہی.... ہم اماں کو اتنی بار کہہ چکے ہیں کہ ایک پپی یا بلی کا بچہ لے دیں لیکن اماں کہتی ہیں گھر میں کتے نہیں رکھنے چاہیے لیکن وہ بلی کا بچہ کہاں لے کر دیتی ہیں نو ہزار کا تو ہے بس...

افشان جو غصے سے آبرو اچکاتے اسے دیکھ رہا تھا یک دم چونکہ۔

اماں بس نو ہزار کا تو ہے دلوا دیں یہ لڑکی وہی بچی تھی جو سڑک پر کھڑی اپنی ماں سے ضد کر رہی تھی۔

اس کا مطلب.....

اور آپ بھی ان سے بچ کر رہیں.. یہ کافی خطرناک ہیں وہ باتونی لڑکی اس کا دماغ گرم کر رہی تھی۔

مسلسل اپنی فضول ہانکے جا رہی تھی۔

ابھی وہ کچھ کہتا کہ فاروق سرور اسے تیزی سے اسی طرف آتا دکھائی دیا۔

راحیہ.... راحی....

وہ پسینے سے شرابور اس لڑکی کا نام پکار رہا تھا۔

افشان جان چکا تھا کہ وہ فاروق سرور کی بیٹی ہے۔

میں معافی چاہوں گا افشان بچے... یہ مجھ سے ضد کر رہی تو میں ساتھ لے آیا۔

انہوں نے راحیہ کو ساتھ لگاتے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

تمہیں میں نے منع کیا تھا کہ وہاں سے مت ہلنا... میں تمہیں وہاں نا پا کر کتنا پریشان ہوا ہوں جانتی ہو وہ اب اس سے استفسار کرنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

اوہو...! بابا دیکھیں یہ پپیز.... اوپسی بل ڈوگز کتنے پیارے ہیں۔

افشاں اور فاروق سرور نے فوراً ان کتوں کو دیکھا جو لمبی زبان لٹکائے کھڑے تھے وہ خوفناک کتے اسے کیوٹ لگ رہے تھے۔

یہ تمہیں چوٹ پہنچا سکتے ہیں راحمی فاروق سرور نے کہا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

اور.....؟

وہ جو ٹرانس کی کیفیت میں بولتی جا رہی تھی اس نے آنکھیں میچی ...

اور بتاؤ...؟

وہ ...

ایانے ....

مجھے کشمیر دیکھنا ہے ہمیشہ سے....

احد نے جھک کر اس کے ماتھے پر پیار کیا تو وہ سٹپٹائی۔

اور آپ کا ایک خواب ...

میرا ....

ابھی وہ کچھ کہتا کہ ساتھ پڑا فون بج اٹھا۔

اس نے مڑ کر فون اٹھایا اور سیدھا کر کے سکرین پر بلنک ہونے والا نام دیکھا۔

دیکھ تو ایانے نے بھی لیا تھا۔

احد نے فون کاٹ کر سائلنٹ پر لگا دیا۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

لمحوں پہلے جو خوبصورت لمحے تھے ان کا ارتقاز بہت بُرے طریقے سے ٹوٹا تھا۔

ہاں! یہ حقیقت تھی ایانے کی زندگی کی تلخ حقیقت.... وہ کتنا بھی منہ موڑ لیتی لیکن اس شخص کی پہلی پسند کوئی اور تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے درشتی سے وہ حصار توڑا اور اس کا بازو جو خود پر تھا وہ جھٹکا۔

احد نے نہایت غصے میں اسے یہ کرتے دیکھا تھا۔

ایانے .....

لیکن وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی....

ایانے سٹوپ !

میں نے بولا ہے جانے کو؟ اس نے اس کا بازو دبوچا۔

تو کیا یہاں سب آپ کی مرضی کا ہو گا.... یہ گھر یہ کمرہ آپ کی ملکیت ہے میں نہیں.... آپ چاہتے ہیں میں سانس بھی آپ کے کہنے پر لوں تو یہ ناممکن ہے اور.... کہتے اس کی آواز رندھ گئی۔

تمہارا ایک بھی آنسو نہیں نکلنا چاہیے احد نے اس کے بازو پر اپنی گرفت سخت کی۔

ان پر بھی پابندی عائد کر دیں... میں آپ کا کھلونا نہیں ہوں احد قریشی ....

یہ سب غبار اس ایک نام کو دیکھ کر نکلا تھا۔

احد نے چند پل اس کی طرف دیکھا اور پھر اس کے آنسو اپنے لبوں سے چنے۔

دور رہو.... احد قریشی ...

کیا تمیز بھی بھول گئیں ہیں چند لمحوں میں آپ؟ احد نے اب اس کا چہرہ تھاما۔

اس نے گہری سانس بھری۔

احد نے جھٹکے سے اسے قریب کرتے اس کی سانسیں خود میں اتاری۔

وہ مسلسل اس کے سینے پر ہاتھ مار رہی تھی اور احد قریشی کو یہ مزاحمت زہر لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے چھوڑا تو وہ گہرے سانس بھرنے لگی۔

وہ اس کے بال سلجھانے دونوں طرف سے کان کے پیچھے کرتا خود اٹھ کر واش روم میں بند ہو گیا۔

ایا نے نم آنکھوں اور بھیگے لبوں کو صاف کرتے خفگی سے واش روم کے بند دروازے کو گھورا۔

.....

افشان بیزاری سے سب دیکھ رہا تھا۔

فاروق صاحب کام ہوا؟

جی ہو گیا ہے یہ لیں میں آرٹیکل لکھوا چکا ہوں امید ہے آپ کو پسند آئے گا فاروق سرور نے فائل اس کے سامنے کی تو اس نے تھام لی۔

اوکے معذرت خواہ ہوں آپ کو تکلیف اٹھانی پڑی ہماری راحی کی وجہ سے۔

اٹس اوکے۔

راحی تمہارے گال پھر سے گلابی ہو رہے ہیں میں نے ہزار بار کہا ہے انہیں رگڑا مت کرو...

اسی لیے منع کر رہا تھا کہ دھوپ میں مت جانا وہاں سے اٹھ کر....

نو ویز بابا.... ان انکل نے پانی پھینک کر ٹھیک کر دیا تھا دیکھیں میرے کپڑے بھی بھیگ گئے۔

اُف! انکل افشان بلوچ کے ماتھے پر لاتعداد شکنیں آئیں۔

راحی وہ انکل نہیں ہیں بھائی بول او۔

فاروق کل ملتے ہیں افشان نے مزید وقت کو ضائع نا کرنا ہی مناسب سمجھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے اس لڑکی پر شدید تاؤ آرہا تھا کتنی پاگل لڑکی تھی بلاوجہ ہی وہ اسے بچی سمجھ رہا تھا۔

وہ اچھی خاصی حسین تھی ....

اور خود کے لیے بھائی اور انکل جیسے لفظ اسے زہر لگے تھے۔

ڈوگیز... میرا انتظار کرنا پھر ملیں گے....

اسے پیچھے سے آواز سنائی دی تو وہ گہری سانس بھرتا پلٹا۔

جہاں وہ بات اپنے باپ سے کرتی پیچھے پلٹی تھی اور اسے دیکھ بلاوجہ کا مسکرائی تھی۔

آہ! اسے شدید بُری لگی تھی وہ لڑکی.... اتنا کوئی کیسے بول سکتا تھا اور اسے ایسے سب کے سامنے اوٹ پٹانگ حرکتیں کرنے والی لڑکیاں زہر لگتی تھی۔

وہ گیٹ سے نکل گئے تو وہ بھی واپس اندر آگیا اور فائل ریڈ کرنے لگا۔

کل اسے اس این جی کو ایکسپوز کرنا تھا۔

یہی تو کام تھا اس کا اصل کام.... جسے وہ بخوبی سرانجام دے رہا تھا۔

وہ اپنے ملک کو ان تمام لوگوں سے پاک کرنا چاہتا تھا جو ساتھ رہنے کا ڈھونگ کرتے ہماری ہی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے تھے۔

خیر آج کل اس کا دھیان این جی او پر تھا وہ اندرونی معلومات حاصل کرتا اور پھر اسے میڈیا تک پہنچا کر ایکپوز کروالیتا۔

کوئی نہیں جانتا تھا اس کی شخصیت کو اس نے اپنا آپ ایک راز ہی رکھا تھا۔

وہ جانتا تھا جس دن دنیا کو پتا چل گیا ان کاموں کے پیچھے کون ہے اسی دن اسی کی موت ہے۔

Posted On Kitab Nagri

موت سے نہیں ڈرتا تھا وہ لیکن جانتا تھا یہ پاکستان ہے جہاں ایمان دار لوگوں کو آتے ہی مار دیا جاتا تھا۔

اور اگلے روز پتی چلائی جاتی تھی مقامی شہری کی گاڑی جنگل کے راستے میں خطرناک حالت میں ملی۔

کون جانتا تھا کہ حقیقت کیا ہے۔

یہی وجہ تھی اس کا سرِ عام آکر کام نہ کرنے کی۔

.....

ماضی:

اور پھر اس کی شادی کے دن رکھ دیے گئے تھے دن پر لگا کر اڑ رہے تھے۔

ایانے خوش تھی بیشک اسے معاز سے محبت نہیں تھی لیکن وہ مطمئن تھی کیونکہ اس کا یہ رشتہ اس کے باپ نے جوڑا تھا۔

اور معاز اچھا لڑکا تھا کافی اچھی انڈر سٹینڈنگ تھی ان کی اور ایانے کو محبت کا معنی تک سمجھ میں نہیں آتے تھے تو اس کے لیے یہ سب باتیں نارمل تھی۔

وہ ناراض تھی اپنے بابا سے اتنی جلدی شادی کر دینے پر لیکن انہوں نے منا لیا تھا سے ہمیشہ کی طرح۔

معاز اور خالدہ بیگم نے انہیں کی سوسائٹی میں ساتھ والا گھر لے لیا تھا۔

کہ ایک ہی تو بھائی تھا اور شوہر تو ان کے ویسے بھی کم ہی گھر آیا کرتے تھے اور اب معاز بھی جلد اپنے پہلے مشن پر جانے والا تھا۔

تو ان کے پاس کوئی تو ہوتا ....

Posted On Kitab Nagri

بیشک انہوں نے یہ رشتہ معاز کی ضد پر کیا تھا اور اکلوتا بھائی عزیز بھی تھا۔

انہیں ایانے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا.... لیکن اس کی ہائیٹ کی وجہ سے وہ چاہتی تھی کہ معاز اپنے قد کی کسی لڑکی سے شادی کرے۔

ایانے کی ہائیٹ اتنی بھی کوئی چھوٹی نہیں تھی... لیکن معاز کی ہائیٹ کافی اچھی تھی سو اس کے سامنے ایانے چھوٹی لگتی تھی۔

وہ ویسے بھی بہت رکھ رکھاؤ والی عورت تھیں زیادہ باتیں نہ کرنے والی سنجیدہ سی۔

لیکن اکلوتے بیٹے کی ضد کیسے نہ پوری کرتی.... معاز کی پسند کو دیکھتے وہ مان گئیں تھی۔

اور شادی کی تیاریاں کرنے لگی تھیں۔

ایانے جلد سکول بھی چھوڑنے والی تھی۔

اس کی پھپھو اور ہونے والی ساس کا کہنا تھا کہ لڑکی شادی کے بعد گھر سنبھالتی ہی اچھی لگتی ہے۔

اسے ان کی یہ بات قطعاً پسند نہ آئی تھی لیکن بولی کچھ نہیں ...

یہ اس کا آخری ہفتہ تھا سکول میں۔

سب اچھا چل رہا تھا آج موسم کافی اچھا تھا تو اس کا موڈ بھی کافی خوشگوار تھا۔

وہ گھر جا کر سب کے لیے یوٹیوب سے کوئی اچھی سی ریسپی دیکھ کر کچھ بنانے کا ارادہ رکھتی تھی۔

چھٹی ہونے پر وہ نکل گئی ابھی سکول سے تھوڑا آگے ہی پہنچی تھی کہ یک دم بارش شروع ہو گئی۔

اُف اسے بھی ابھی آنا تھا....

اس نے جھنجھلا کر یہاں وہاں دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ جی! میں گھر تک پہنچ جاتی پھر شروع کر دیتے اس نے آسمان کو دیکھتے معصومیت سے کہا۔

گاڑی میں بیٹھا شخص جو اسے غور سے تک رہا تھا مسکرایا۔

جھلی.....

.....

اس نے اپنی ماں کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

افشی اندر آؤ....

ماما پلیز ڈونٹ کال می بائے دس سٹوپڈ گرلی نیم افشی اس نے ناک سکوڑا۔

اس کا ماں کا قہقہہ بلند ہوا۔

ہاہاہا...افشی تم کیوں ہر بار کوشش کرتے ہو جب جانتے ہو میں باز نہیں آؤں گی۔

وہ اپنی وہیل چیئر کھڑکی کے پاس سے ہٹاتی بیڈ کے پاس لائی جہاں وہ کھڑا تھا۔

پھر ہاتھ پکڑ کر اسے بھی بٹھایا۔

تھک گئے ہو...؟

چائے پیو گے؟

نہیں بلیک کافی ....

اس نے سر ان کی گود میں رکھا اپنی ماں کے سامنے وہ کوئی اور ہی افشاں ہوتا تھا۔

شدید بُرا لگتا ہے ہمیں آپ کا وہ کالی کافی پینا...

Posted On Kitab Nagri

کب چھوڑو گے؟

چھوڑ دوں گا ایک دن جب اس کی طلب نہیں رہے گی۔

ناجانے وہ دن آئے گا.... آئے گا بھی یا نہیں انہوں نے سرد آہ بھری۔

کمرے میں اب خاموشی تھی وہ اس کے بالوں میں ہاتھ چلا رہی تھی۔

افشی....

ماما!!!!....

اوکے اوکے۔

اچھا یہ بتاؤ وہ لڑکی کون تھی نیچے انہوں نے مسکراتے کہا۔

فاروق کی بیٹی۔

انکل بولا کرو کافی بڑے ہیں وہ تم سے....

لیکن فاروق کی بیٹی کتنی معصوم ہے، شرارتی زندہ دل...

وہ کھڑکی سے اس کی باتیں سن اور دیکھ چکیں تھی۔

اب آپ فلمی سین کی طرح افسانوی باتیں مت کیجیے گا کہ وہ آپ کی بہو ہو تو کتنی رونق لگ جائے گھر میں....

افشاں نے بیزاری سے کہا۔

اوہو....

ہم ایسا تو نہیں کہنے والے تھے۔

اوپلیز ماما میں آپ کو آپ سے بہتر جانتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

تو صائمہ بیگم مسکرادیں بیشک وہ یہی کہنے والی تھیں۔

تو پھر سوچ لو...

انکل کہہ کر گئی ہے وہ مجھے اور سترہ اٹھارہ سال کی ہے وہ....

تو کیا ہوا تم مہینہ پہلے پچیس کے ہوئے ہو۔

ماما آٹھ سال کا فرق آپ کو معمولی لگ رہا ہے.... خیر چھوڑیں یہ کیا فضول باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں ہم...

جبکہ آپ اچھے سے جانتی ہیں میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔

لیکن کیوں ؟افشان

ساری زندگی پڑی ہے آگے اکیلے کیسے رہو گے ؟کیوں بھاگتے ہو صنف نازک سے اتنا دور....

میں خود کے ساتھ کسی اور کی زندگی مشکل میں نہیں ڈال سکتا....

اور مجھے نہیں لگتا میں شادی جیسا رشتہ نبھا پاؤں گا وہ عجب کیفیت میں بولا۔

صائمہ بیگم نے افسوس سے اسے دیکھا اور دل میں اس کے لیے دعا کی۔

چھوڑیں سب چلیں ڈنر باہر کرتے ہیں آج وہ سب بھلاتا اٹھ گیا۔

.....

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

بارش نے زیادہ زور پکڑا تو وہ وہیں پاس شیڈ کے نیچے کھڑی ہو گئی۔

مخالف اب بھی اس پر نظریں ٹکائے ہوا تھا۔

ان نظروں میں نہ ہوس تھی اور نا کوئی بری بات ان نظروں میں صرف چمک تھی جو ایانے زوالفقار کو دیکھ کر آتی تھی۔

ہلکی دھوپ میں بارش ہوتے دیکھ اس نے اپنا رخ آسمان کی طرف کیا۔

بس ایانے زوالفقار کو میرے نام کر دینا ....

اور کچھ بھی نہیں چاہیے میرے رب ....

اس نے سنا تھا کہ دھوپ کے ساتھ جب بارش ہو تو دعا قبول ہوتی ہے اس نے جھٹ سے اسے مانگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جوانجان کھڑی تھی وہاں۔

اس نے اپنے گرد چادر لپیٹ رکھی تھی لیکن سامنے والا دکاندار اسے عجیب نظروں سے گھور رہا تھا۔

بارش تھمتی تو وہ فوراً اس منظر سے غائب ہو جاتی۔

اسے مرد کا خود کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا خوفزدہ کرتا تھا۔

شاید مخالف بھی اس کی پریشانی سمجھ گیا تھا۔

اس نے گاڑی آگے بڑھائی اور اس کے سامنے جا کر روکی۔

ایانے اس لینڈ کروزر کو دیکھتی ایک پل کے لیے ٹھٹکی تھی۔

مخالف نے شیشہ نیچے کیا۔

میں چھوڑ دیتا ہوں.... بارش کافی تیز ہے... آپ بھیگ جائیں گی اور ....

ایانے نے خوفزدہ ہو کر یہاں وہاں دیکھا بارش ہونے کی وجہ سے کوئی نہیں تھا۔

سامنے والے دکاندار نے اسے تمسخر بھری نظروں سے دیکھا اور پھر گاڑی کو۔

ایانے کو عجب شرمندگی نے آن گھیرا۔

اس نے ڈر کر بارش میں ہی چلنا شروع کر دیا۔

پاگل لڑکی!

مخالف کو امید تھی وہ کچھ ایسا ہی کرے گی اس لیے ساتھ والی سیٹ سے چھتری اٹھاتے اس کے پیچھے بھاگا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

راحیلہ بڑی بیٹی تھی جسے فاروق سرور اور ان کی اہلیہ سمیرا خاتون نے بہت منتوں مرادوں کے بعد پایا تھا۔

شادی کے سات سال تک ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی اور وہ کافی مایوس رہنے لگی تھی۔

فاروق سرور کی والدہ چاہتی تھی کہ وہ دوسری شادی کر لیں۔

لیکن وہ نہیں مانے ان کا کہنا تھا کہ قسمت میں ہوا تو رب انہیں باپ کے درجے پر ضرور فائز کرے گا۔

سمیرا بیگم کافی صبر والی عورت تھی لیکن اب شاید وہ بھی دنیا کی نظروں اور طعنوں سے تھکنے لگی تھی۔

اور پھر ایک روز انہیں خبر ملی کہ وہ پریگننٹ ہیں وہ دن ان کی زندگی کا بہترین دن تھا۔

فاروق سرور کے پاؤں خوشی کے مارے زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔

اور پھر ان کی زندگی میں راحیلہ نے اپنے قدم رکھے ...

یہی وجہ تھی کہ فاروق سرور اس سے اتنی محبت کرتے تھے کہ اس کی کوئی بات نہیں ٹالتے تھے۔

اس کے بعد سمیرا بیگم دوبارہ ماں نہیں بن پائی تھیں لیکن فاروق سرور اپنے دوست کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا چکے تھے۔

کیونکہ وہ اور ان کی اہلیہ ایک ایکسیڈنٹ میں اپنی جان گنوا بیٹھے تھے۔

اس دن کے بعد اس گھر سے خوشیاں کبھی نہیں روٹھی تھی۔

کیونکہ اس گھر میں راحیلہ کی کھلکھلاہٹیں گونجتی تھی۔

فاروق سرور بلوچ انڈسٹریز میں چھوٹی سے ملازمت کرتے تھے چونکہ وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے۔

اس کے بعد جب افشان بلوچ کے والد کی وفات ہوئی تو نئے مالک نے آکر اس انڈسٹری کو ٹیک اوور کر لیا۔

تب انہیں اس نوکری سے بھی نکال دیا گیا۔

لیکن فاروق سرور افشان بلوچ کے والد کے قریبی وفادار لوگوں میں سے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے ان کی وفات کے بعد وہ ان کے گھر کی دیکھ بھال کرنے لگے اور اب وہ افشان کے لیے کام کرتے تھے۔

ہر طرح کی انفرمیشن افشان کو وہ مہیا کرتے تھے۔

ان کی تنخواہ سے اچھا گزر بسر ہو جاتا تھا راحمیہ اور علی کو انہوں نے قریبی پرائیویٹ سکول میں ڈالا تھا۔

لیکن راحمیہ کی روز کوئی نا کوئی فرمائش ہوتی کبھی ان کے پاس پیسے نا بھی ہوتے تو وہ کسی سے ادھار پکڑ کر اس کے منہ سے نکلی بات پوری کرتے۔

اور سمیرا بیگم اکثر ان سے اس بات پر لڑتی لیکن وہ یہ کہہ کر خاموش کروا دیتے کہ یہ ان کی بیٹی اور ان کا معاملہ ہے۔

انہوں نے راحمیہ کو بہت سنبھال کر رکھا تھا زمانے کے سرد و گرم سے۔

وجہ اس کا معصوم حسن تھا اس کے گلابی بھرے گال کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کر لیتے تھے۔

اس کی خوبصورت باتیں اکثر لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی تھی کیونکہ وہ بہت باتونی تھی۔

لیکن اتنی ہی حساس اپنے نام کی طرح ہمدرد... ہر کسی کی مدد کرنا... پیپر اور بلیوں سے اسے عشق تھا۔

وہ سترہ سال کی لڑکی اپنی عمر سے بھی چھوٹی لگتی تھی وجہ اس کی معصومیت اور پہناوا تھا۔

.....

رکیں ...

سنو !

لیکن ایا نے اپنی رفتار تیز کر لی۔

Posted On Kitab Nagri

ایانے !

ایانے کے قدموں کو یک دم بریک لگا تھا وہ جھٹکے سے مڑی تو مخالف بھی اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

آپ... آپ میرا نام کیسے جانتے ہیں؟

میں سب جانتا ہوں آپ کے بارے میں.... کیا ہم بات کر سکتے ہیں مخالف نے آہستگی سے کہا۔

ایانے کا سانس رکا ....

کون تھا وہ... ؟اور

اس کے بارے میں کیسے جانتا تھا؟

دیکھیں آپ مجھے غلط مت سمجھیں میں یہ بات آپ کے والدین سے کرنا چاہتا ہوں ...

لیکن ....

آپ سے اجازت درکنار ہے۔

مجھے شادی کرنی ہے ایک محرم رشتہ .....

ایانے سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی ارد گرد کا ماحول فراموش کیے۔

اس گلی میں اور کوئی تھا بھی نہیں وہ پوری طرح بھیگ گئی تھی۔

آپ مجھے کیسی.... کیسی لڑکی سمجھ رہے ہیں؟ ایانے نے خوفزدہ ہوتے کہا۔

غلط مت لیں میری بات کو.... آپ کیسی ہیں یہ بس میرا دل جانتا ہے خیر سڑک پر کھڑے ہو کر ایسی گفتگو زیب نہیں دیتی مجھے۔

اس کے لیے معافی چاہتا ہوں ....

Posted On Kitab Nagri

ایانے نے حیرانی سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔

اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے والد صاحب سے ملنا چاہوں گا؟ مخالف نے ایک نظر اس پر ڈال پر نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

اس کی یہ حرکت ایانے نے محسوس کی تھی۔

آپ پلیز جو کوئی بھی ہیں.... دور رہیں مجھ سے... اور ایسا کوئی بھی قدم مت اٹھایئے گا جس سے آپ کے ساتھ ساتھ میرے لیے کوئی مشکل ہو۔

میں ایسا کیوں چاہوں گا ایانے اس نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا۔

یہی تڑپ ایانے کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ بھر گئی۔

ہاں وہ الگ تھا... تمام مردوں سے ....

میری شادی ہے اگلے مہینے.... ایانے نے کہا اور جلدی سے قدم آگے بڑھائے۔

مخالف سُن ہی تو رہ گیا تھا.... اس نے ایک نظر آسمان کو دیکھا اور اس کے پیچھے بھاگا۔

اس کے پاس پہنچ کر اسے چھتری پکڑائی۔

امید کرتا ہوں جلد ملیں گے رب نے چاہا تو....

ایانے نے اس کی نم پلکیں دیکھیں تھی....

کیا تھا وہ سب وہ جا چکا تھا۔

کیا وہ کوئی پاگل شخص تھا.... ہاں پاگل ہی تو تھا محبت میں.... شاید محبت کی پہلی جھلک ایانے ذوالفقار نے دیکھ لی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ جی یہ کیا ہے سب.....؟

اور تھکے قدم گھر کی طرف بڑھائے۔

ایک کہانی کا آغاز ہوا تھا پوری ہونی تھی یا نہیں یہ یا تو قسمت جانتی تھی یا وہ ذات جو سب دیکھ رہی تھی۔

.....

بابا آپ اس سالگرہ پر ہمیں کیا تحفہ دیں گے؟

ماں کے آنکھیں نکالنے کے باوجود وہ اپنے باپ کے ساتھ جڑ کر اپنے مطلب کی بات کرنے لگی۔

کیا چاہیے میری گڑیا کو؟

ام .....

سمیرا بیگم نے اس کی اس اداکاری پر اسے گھورا۔

فاروق سرور نے آنکھوں میں محبت لیے اسے دیکھا وہ ایک انگلی سے اپنا سر کھجا کر سوچنے کی اداکاری کر رہی تھی۔

سوچ لیا ہم نے .....

ہاں بتاؤ۔

پہلے بتائیں آپ دلوائیں گے نا؟

آج تک ایسی کوئی فرمائش ہے تمہاری جو میں نے پوری نہ کی ہو وہ دھیما سا مسکرائے۔

سمیرا بیگم علی کو کھانا کھلا رہی تھی جو فاروق کے فون میں گیمز کھیل رہا تھا۔

بلی کا بچہ.... وہ ایکسائٹڈ ہوتی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہممم سوچنا پڑے گا ...

باباااا.....پلیز نا ..

بالکل نہیں فاروق خبردار آپ نے اسے وہ سوا نو ہزار کا بلی کا بچہ دلوایا۔

لو جی تمہاری ماں نے تو منع کر دیا گڑیا اب کینسل سمجھو۔

اور وہیں اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو جمع ہونے لگے فاروق سرور کے دل کو کچھ ہوا۔

آج مت پگھلیے گا فاروق یہ ہر بار ایسے ہی ڈرامے کرتی ہے۔

اور اس بار جو بچت ہو گی اس کا ہم اس کے لیے کچھ خرید لائیں گے۔

خریدا جائے گا بیگم لیکن اس بار ہماری بیٹی کی سالگرہ کا تحفہ تو بلی کا وہ بچہ خریدنے دیں۔

اور وہیں راحیمہ نے اپنے باپ کو گلے لگایا۔

یو آر دا بیسٹ بابا... فاروق سرور اور سمیرا بیگم دونوں مسکرا دیے۔

یہ سب کچھ اس کے ہونے سے تھا ....

.....

وہ جاتے ہی بستر پر گر گیا اس کی آنکھوں سے گرم سیال بہہ رہا تھا۔

اتنا بڑا مرد تکیوں کو ہاتھ میں بھینچے رو پڑا تھا بے بسی ہی بے بسی تھی۔

میں کیوں اتنا نامکمل ہوں یارب.....ناچاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گیا تھا وہ ....

کیا میرے لیے کوئی رشتہ نہیں بنا.....

Posted On Kitab Nagri

اگر اس کا یہ حال کوئی بھی دیکھ لیتا تو شاید اس پر اپنی جان وار دیتا۔

میں مایوس نہیں ہوں.... لیکن مجھے وہ چاہیے.... وہ سرگوشی میں بولا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور کوئی تیزی سے اندر آیا اور اس کے بیڈ پر اس کے ساتھ چھلانگ لگائی۔

اوئے.... سو رہا ہے تو اٹھ اے کیو نے اسے ہلایا۔

لیکن اس کی سسکی اے کیو کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔

فرہاد .....

فرہاد.... اٹھ یہاں دیکھ اسے ہلایا تو وہ جھٹکے سے اٹھتا اس کے گلے لگ گیا۔

کیا ہوا ہے اے کیو نے سنجیدگی سے پوچھا دل میں ایک قہر برپا تھا اس کی اس حالت پر۔

یہ کیسا منظر تھا اس کا یار رو رہا تھا ہاں وہ مضبوط مرد جو خوشی خوشی اپنی بیماری سے لڑ رہا تھا... جو خوشی سے سب سہتا آیا تھا آج وہ اتنی ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں تھا؟

اح .....

وہ کسی اور کے نام لکھ دی جائے گی .....

اور می... میں تو... بے موت مارا جاؤں گا .....

اے کیو کو لگا اس کے کانوں میں سیسہ انڈیلا تھا مقابل نے۔

تو.... تو پاگل ہے فرہاد.... ایک لڑکی کے لیے.....

وہ ایک لڑکی ہی تو چاہیے تھی بس مجھے اے کیو.... دیکھ وہ بھی نہیں ملی .....

اس کی حالت پر اے کیو کا دل تڑپ اٹھا تھا اسے فرہاد سے شاید اس دنیا میں سب سے زیادہ محبت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چھوٹے بھائی جگری یار سب سے بڑھ کر تھا اس کے لیے.....اگر اسے کیوسے پوچھا جاتا کہ اس کی زندگی کا سب سے قیمتی شخص کون ہے تو شاید وہ اور افشان دونوں ایک ہی جواب دیتے اور وہ ہوتا:

فرہاد زمان .....

نام کیا ہے اس کا؟

ایا.....ایانے ....

وہ لڑکی تجھے مل جائے گی یہ تیرے بھائی کا وعدہ ہے تجھ سے .....

لیکن قسمت کو شاید کچھ اور منظور تھا۔

.....

بلوچ انڈسٹریز کے مالک تھے دین بلوچ ان کا ایک ہی بیٹا افشان تھا نیز زندگی میں سب اچھا تھا۔

لیکن کچھ رشتے دنیا میں آپ کو دھوکا دینے کے لیے ہی آتے ہیں شاید ایسا ہی کچھ ان کے اکلوتے بھائی نے کیا تھا ان کے ساتھ۔

سگے بھائی ہو کر انہیں اپنے بھائی کی ترقی سے حسد رہا تھا ہمیشہ۔

دین بلوچ دن رات ترقی کر رہے تھے اور بڑا بھائی فیصل بلوچ بس کپڑے کا کاروبار کرتے تھے کیونکہ انہیں بچپن سے پڑھائی میں زیادہ شوق نہ رہا تھا۔

اپنے بھائی کی ترقی انہیں ہضم نہیں ہوتی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ منافقت کا چولا پہنے اوپر سے ان کے ساتھ مخلص نظر آنے کا ڈرامہ کرنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

دین بلوچ نے ان کا اپنے بزنس کی طرف جھکاؤ دیکھ کر بیس فیصد شیر زان کے نام کیے اور انہیں کام جاری رکھنے کو کہا۔

ان کا بھی ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی۔

اور پھر جلد انہوں نے بزنس کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا روز شام کی چائے جو وہ دونوں ساتھ پیتے تھے اس میں دوا ملا دیتے۔

آہستہ آہستہ دین بلوچ کی طبیعت گرنے لگی اور ایک دن وہ سب چھوڑ کر اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔

تب سے بزنس اور ہر چیز پر فیصل بلوچ نے قبضہ کر لیا۔

مرنے سے پہلے دین بلوچ کو ساری حقیقت کا معلوم ہو گیا تھا۔

اور انہوں نے اپنی اہلیہ کو بتایا..... وہ رونے لگے تھے کہ ان کا اپنا خونی رشتہ ایسا نکلا لیکن کچھ بس میں نہ تھا۔

ان کی وفات کے بعد افشان کے تایا نے سب چیزیں اپنے انڈر کی اور اسے اس بات کا احساس دلایا کہ وہ بھی ان کے باپ جیسے خیر خواہ ہیں اس کے۔

افشان انہیں کے کہنے پر انہیں بابا بلانے لگا تھا۔

افشان کی والدہ بھی بیمار رہنے لگی تھی اور پھر وہ اتنی بیمار ہو گئیں کہ وہیل چیئر پر آ گئیں لیکن نہیں انہیں اپنے بیٹے کو سنبھالنا تھا۔

انہوں نے افشان کو سب حقیقتوں سے دور رکھا کیونکہ وہ اس کا مائنڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

لیکن جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا گیا اس پر تمام حقیقتیں کھل گئی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ ایسا ہو گیا تھا۔

سب رشتوں سے دور ....

Posted On Kitab Nagri

اپنے تایا کے بارے میں وہ سب جانتا تھا وہ بہت سی اللیل سرگرمیوں میں ملوث تھے۔

وہ سب جانتے ہوئے بھی خاموش تھا اس کا بیٹا بھی ان کے ساتھ شامل تھا اور بیٹی افشان کے پیچھے پیچھے رہتی تھی۔

انہیں ان سب سے کوئی مطلب نہیں تھا۔

وہ اپنے کام پر دھیان دے رہا تھا اپنے تایا کا سامنا وہ ابھی تو فلحال نہیں کرنا چاہتا تھا جب اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھے۔

وہ بس ابھی ان کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھے ان کے خلاف ثبوت اکٹھے کر رہا تھا۔

.....

وہ گھر آکر بھی بیچین رہی تھی کیوں یہ وہ نہیں جانتی تھی۔

کیا اس نے اپنی زندگی میں ایسا مرد دیکھا تھا....؟

یقیناً نہیں ...

وہ کوایجوکیشن میں پڑھی تھی اور اب جوب کرتی تھی ہزاروں مردوں سے اس کا سامنا ہوتا رہا تھا۔

لیکن آج تک اس نے کسی کی نظروں کا مضموم نہیں سمجھا تھا۔

آج سمجھ لیا تھا اور آج ہی بیچینی شروع ہو گئی تھی۔

اس کا نظریں تاڑنا، اور عزت دینا یہی چیز تو اسے ہر کسی سے مختلف بنا گئی تھی۔

لیکن وک کون تھا اور وہ کیسے جانتا تھا یا نے کو... یہ بات اسے خوفزدہ کر رہی تھی۔

اپنے باپ کی آواز گھر میں سنتے اس نے سب رب کے سپرد کیا اور ان کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

جہاں کھانا کھانے کے بعد اب اس کی ماں اس کی شادی کے جوڑے دکھا رہی تھی۔

وہ مسکرا کر اپنے باپ کے ساتھ بیٹھی سب دیکھ رہی تھی لیکن خالی دماغ سے ....

نہیں اسے اپنے کسی رشتے میں خیانت نہیں کرنی تھی....اچھی عورت خود سے منسلک رشتوں سے وفا نبھاتی ہے

اس کی ماں کی کہی بات اس کے کانوں میں گونجی تو اس نے سب دماغ سے جھٹک دیا۔

شاید یہی بہتر تھا اس کے لیے کیونکہ کچھ واقعات سب ایسے ہی ہو جاتے ہیں کچھ نا کچھ سکھانے کے لیے .....

اب وہ پوری دل جمعی سے سب دیکھ رہی تھی۔

معاز اور پھپھو بھی آئے تھے شادی کے فنکشن ڈسکس ہو رہے تھے۔

اس نے ایک نظر معاز کو دیکھا جو ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ایانے کو الجھن ہونے لگی تھی پہلی بار ....

وہ بہانا بنا کر اپنے کمرے میں آگئی۔

کمرے کی کھڑکی سے باہر دیکھا جہاں بارش پھر سے شروع ہو گئی تھی۔

اس نے دل سے ایک ہی دعا کی تھی۔

میرے رب! ایک بہترین شخص بس .....

اور کچھ دعائیں فوراً قبولیت کا شرف حاصل کر لیتی ہیں۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

اور پھر اکثر راحیہ اپنے باپ کے ساتھ وہاں آنے لگی تھی۔

افشان اسے نظر انداز ہی کرتا تھا بھی وہ وہیں جھولے پر بیٹھی تھی۔

تالیہ اندر داخل ہوئی تو نظر سامنے بیٹھے وجود پر پڑی۔

بیشک تالیہ بھی پیاری تھی لیکن سامنے والی کا حسن آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا تھا۔

سنو لڑکی! تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ وہ رعونت بھرے لہجے میں بولی۔

راحیہ کو اس کا انداز مخاطب رتی برابر پسند نہ آیا تھا۔

میری مرضی میں جہاں بھی بیٹھوں اس نے ناک سکوڑتے کہا۔

تم جانتی نہیں ہو میں کون ہوں... تالیہ غصے سے چلائی۔

Posted On Kitab Nagri

میں جاننا بھی نہیں چاہتی اس نے منہ میں چاکلیٹ ڈالتے عام سے انداز میں جواب دیا۔

افشان سے بولتی ہوں اس بد تمیز لڑکی کو یہاں سے باہر نکالے ....

اور وہ آپ کی بات کیوں مانیں گے ؟راحی کو اس میک اپ کی دکان کو تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا۔

کیونکہ کزن ہے وہ میرا..... میں تایا کی بیٹی ہوں اس کی ....

اوو .....

اب بتاؤ کون ہو؟تالیہ قدم بڑھاتی اس کے پاس آئی۔

میں افشان کی دوست ہوں.... اس نے شرارت سے کہا۔

اِم پوسیبل.... افشان اور دوست وہ بھی لڑکی۔

مت مانیں آپ کے ماننے نا ماننے سے کیا ہوتا ہے راحیہ نے بال جھٹکے۔

میں پوچھتی ہوں افشان سے.... وہ ہیل کی ٹک ٹک کرتے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

بڑی آئی دیکھو کیسے شوخیاں مار رہی تھی جیسے گھر کی مالکن ہو۔

افشان اندر کچھ لوگوں سے ڈیل کر رہا تھا اس لیے تالیہ کو واپس آنا پڑا۔

اسے واپس آتا دیکھ راحیہ کی نظریں بل ڈوگز کے ان بچوں پر جا ٹکی جو وہیں سائڈ پر باندھے گئے تھے۔

اس نے مسکراتے ان کی رسی کھول دی جاؤ شیر و میک اپ والی آنٹی کو مزہ چکھاؤ۔

وہ دم ہلاتے بھاگے تھے اس کی طرف اور پھر تالیہ آگے اور وہ بل ڈوگز زبان نکالے اسے کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اُس رات کے بعد کوئی ایک شخص تھا جس کی نیندیں حرام ہو گئیں تھی۔

ایانے کون تھی یہ جاننا اس کا سب سے بڑا مشن تھا۔

اور تین دنوں میں وہ ایانے زوالفقار سے واقف ہو گیا تھا اچھے سے۔

افشان سے بھی سب ڈسکس کیا تھا اس نے وہ بھی غمزدہ تھا کہ اپنے جان سے پیارے دوست جوان کا لاڈلا تھا اسے تکلیف میں دیکھنا اذیت دہ تھا ان کے لیے۔

اے کیو نے ساری انفارمیشن اکٹھی کر لی ایانے کے حوالے سے۔

افشان سے بات کرنے پر دونوں نے اس لڑکی کے گھر جانے کا فیصلہ کیا۔

کیونکہ کوئی غلط قدم اٹھا کر وہ فرہاد کو ناراض نہیں کر سکتے تھے اور نہ یہ ان کی تربیت اور سوچ تھی۔

خیر کب وہ اپنی سوچ کو عملی جامہ پہناتے اس سے پہلے ہی فرہاد کی طبیعت بگڑ گئی تھی۔

آگے کیا ہونا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔

لیکن اے کیو اور افشان کی جان سولی پر اٹکی تھی۔

کہ فرہاد زمان کی تھوڑی سی بھی تکلیف وہ خود پر محسوس کرتے تھے۔

وہ سب بھول گئے تھے.....ایانے کون تھی.... کیا کرنا تھا انہوں نے سب...

بس ان کو پتا تھا تو یہ کہ فرہاد زمان کو ٹھیک کیسے کرنا تھا انہوں نے۔

ڈاکٹرز کوئی بات بتانے کو صحیح سے تیار نہیں تھے شاید فرہاد انہیں خود منع کر چکا تھا۔

فرہاد کی آنکھیں سوکھ چکی تھی کاش میں آپ کو خود سے زبردستی محبت کروا سکتا ایانے .....

Posted On Kitab Nagri

کاش! یہ کاش سدا اس کے ساتھ رہنے والا تھا۔

کاش مجھے محبت نہ ہوتی.....

تو مجھے آپ کی طلب بھی نا رہتی ....

.....

افشان نے کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھا تو ضبط سے مٹھیاں بھینچی اور پھر ان لوگوں کو فارغ کرتا وہ باہر آیا۔

جہاں تالیہ چیختی بھاگ رہی تھی اس کی سینڈل اور دوپٹہ وہیں گرا تھا۔

راحمیہ سائیڈ پر کھڑی اسے دیکھتی قہقہہ لگاتی اچھل رہی تھی۔

ساتھ آئے دونوں لڑکوں کی نظریں راحمیہ پر تھی۔

افشان کے ماتھے پر سلوٹ پڑے ...

یو مے گو ناؤ۔

وہ دونوں لڑکے چلے گئے تو وہ ان کے پاس آیا۔

کتے اسے دیکھتے تالیہ کو چھوڑ کر بھاگ کر اس کے پاؤں میں لوٹنے لگے۔

افشان نے انہیں دوبارہ ان کی جگہ پر باندھا۔

یہ کیا حال بنا رکھا ہے.... اپنے گھر پر کھڑی ہیں آپ دونوں؟ یا کسی تفریحی مقام پر آئیں ہیں؟ وہ دھاڑا۔

افشان اس لڑکی نے مجھ پر یہ کتے چھوڑ دیے تالیہ نے سانس روکتے کہا۔

آریوان یور سینسیز میڈ گرل افشان کا رخ اب راحمیہ کی طرف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

راحیہ سہم گئی۔

یہ کہہ رہی تھی کہ یہ تمہاری دوست ہے افشان کو بھڑکتا دیکھ تالیہ نے ایک اور پتا پھینکا۔

واٹ.....؟

راحیہ سر جھکائے کھڑی تھی۔

فاروق سرور آج پھر کسی کام سے باہر گئے تھے اس لیے اس تماشے کو دیکھ نا سکے۔

سے سوری تو تالیہ اس نے راحیہ کو کہا تو اس نے جھکا سر اٹھایا۔

وہ.....انہوں...نے.....

نو مور آر گیو منٹس .....

راحیہ نے تالیہ کو دیکھا جو تنزیہ مسکرا رہی تھی۔

سوری.....

او کے افشان اسے گھر سے نکالو میں آتی ہوں وہ چیزیں لیتی گھر سے نکل گئی۔

افشان کا رخ اس کی طرف تھا۔

تمہارا دماغ خراب ہے.....یہ میرا گھر ہے تمہارے سکول کا پلے گراؤنڈ نہیں جہاں یہ سب حرکتیں کرو گی....

اور دوست کا مطلب بھی پتا ہے تمہیں؟

راحی نے بھیگی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

افشان نے ان آنکھوں کو دیکھ دم سادھا۔

آئی ہیٹ یو.....وہ کہتی گیٹ سے باہر بھاگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

افشان کتنے ہی لمحے وہاں کھڑا رہا اور پھر سر جھٹکتا اندر بڑھ گیا یہ جانے بغیر کہ آج کا دن اس کی زندگی بدلنے والا ہے .....

.....

افشان اور اے کیو نے جان مار دی تھی فرہاد زمان کے پیچھے لیکن وہ تھا کہ ہوش میں ہی نہیں آ رہا تھا۔

بیسٹ ڈاکٹرز کی ٹیم کو ہائیر کیا گیا تھا۔

لیکن...

وہ کہتے ہیں نا موت ہر چیز کو مات دے دیتی ہے۔

فرہاد زمان بھی شاید اپنی آخری سانسیں بھر رہا تھا۔

ہاؤ ڈیر یو! آپ اسے بچا نہیں سکتے کچھ کریں وہ مجھے..... مجھے زندہ چاہیے..... اے کیو نے ڈاکٹر کا گریبان تھاما۔

افشان نے کھینچ کر اسے ڈاکٹر سے الگ کیا نہیں تو کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ ڈاکٹر کو جان سے مار دیتا۔

وہ بال نوچ رہا تھا اپنے.... کتنا مشکل تھا خود کے کسی عزیز دوست کو دور جاتے دیکھنا۔

مگر یہی دنیا کا دستور ہے جہاں سے آئے ہیں وہیں لوٹ جائیں گے.....

افشان کا دل بھی کانپ رہا تھا لیکن اسے اس وقت اے کیو کو قابو کرنا تھا جو بکھر رہا تھا۔

اے کیو...! سٹاپ....

کیا کر رہا تو؟ رب سے لڑ سکتا ہے تو؟

نہیں لیکن.....

لیکن کیا...؟

Posted On Kitab Nagri

دعا کر بس کوئی معجزہ ہو جائے افشان نے ڈاکٹرز کی ٹیم کو اندر جاتے دیکھ کر کہا۔

افشان وہ ہمیں ایسے نہیں چھوڑ کے جا سکتا....

یہ سب رب کے کام ہیں....اور رب العزت کے کاموں میں سوال جواب نہیں کیے جاتے۔

فرہاد زمان کو بلڈ کینسر تھا....بہت دیر سے لیکن وہ لڑتا آیا تھا...پہلے پہل اس نے افشان اور اے کیو کو بھی نہیں بتایا تھا لیکن ایک روز اس کی طبیعت خرابی پر اے کیو نے اسے ڈاکٹرز سے بات کرتے سُن لیا تھا۔

یہی وجہ تھی شاید کہ اے کیو کی جان اس میں اٹکی رہتی تھی وہ بھائی تھا اس کا....افشان نے اپنے ریسورسز کے تھرو اچھے ڈاکٹرز سے رجوع بھی کیا تھا۔

لیکن شاید اس کی زندگی کا تب تقدیر نے اتنی ہی لکھی تھی۔

وہ اندر مشینوں میں جکڑا پڑا تھا۔

اس نے آخری بار افشان اور اے کیو سے بات کرنا چاہی تھی۔

افشان کا ہاتھ تھامے وہ کتنے ہی پل خاموش رہا تھا۔

افشان نے جھک کر اس کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور باہر نکل گیا اس سے زیادہ کی وہ خود میں ہمت نہیں پاتا تھا۔

اے کیو بھی جانے لگا لیکن فرہاد اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔

.....

افشان اپنے کمرے میں جا چلا تھا شام کے چھ بج رہے تھے وہ سب کام وائنڈ اپ کر رہا تھا کل اسے یہ فائل میڈیا تک پہنچانی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان سب میں وہ اس لڑکی کو بالکل بھول گیا تھا۔

افشان بیٹا! کمرے کے دروازے پر ہوتی دستک اسے ہوش میں لائی۔

اندر آجائیں۔

افشان بیٹا آپ نے کہیں راحیہ بیٹی کو دیکھا ہے اسے آج بھی میں ساتھ لایا تھا باہر ہی بیٹھی تھی اب نہیں ہے۔

فاروق سرور کی بات کلک ہوتے ہی اسے سب یاد آگیا۔

وٹ دی ہیل.....

فاروق کو اس نے ساری بات بتادی تھی جو کچھ دیر پہلے ہوا تھا۔

ایسے کیسے باہر چلی گئی اسے تو راستے بھی معلوم نہیں میں نے کبھی اسے باہر اکیلے نہیں نکلنے دیا فاروق سرور کے ہاتھ کانپ گئے۔

اگر آپ کو اتنا ہی مسئلہ تھا تو بتادیتے میں اسے لاتا ہی نہیں..... جس دن چھٹی ہوتی ہے وہ گھر ٹکتی نہیں۔

اپنی ماں کے قابو میں نہیں آتی ہے اس لیے میں اسے ساتھ لاتا ہوں لیکن اگر آپ کو اس کی موجودگی سے اتنا مسئلہ تھا تو پہلے بتادیتے یا میرے آنے کا انتظار کرتے.... وہ پہلی بار اس کے ساتھ سخت ہوئے تھے۔

افشان نے ضبط سے آنکھیں سکیڑیں....

آج اس لڑکی کی وجہ سے کوئی اسے سنا گیا تھا....

صائمہ بیگم بھی آوازیں سنتی کمرے سے باہر آگئی تھی۔

کیا ہوا ہے فاروق؟

اور پھر فاروق نے سب بتادیا ان کی آنکھوں میں افشان کے لیے سرد مہری تھی اور ایسا پہلی بار ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں تمہیں ذرا بھی اندازہ ہے اپنی غلطی کا؟اب کہ وہ بھی تیز لہجے میں بولی۔

ماما!اس بے بیزاری سے انہیں دیکھا۔

جاؤ! فوراً ڈھونڈو اسے کہاں چلی گئی ہے بچی ہے وہ تم میں تو عقل ہے۔

کوئی بچی نہیں ہے ماما... وہ اسے یہ پتا ہے کہ دوسروں پر کتے کیسے چھوڑنے ہیں اور .....

افشاں !....

ان کی آنکھوں میں تنبیہ تھی۔

.....

ایان.... ایانے .....

اس نے اپنا آکسیجن ماسک اتار کر بے کیو کو دیکھا۔

اے کیو نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی وہ زندگی کے آخری لمحات میں بھی اس لڑکی کو پکار رہا تھا۔

اے کیو... وہ... و... وہ.. ی... میری نہیں ہوئیں ....

اس کی آنکھ سے آنسو گرنے سے پہلے اے کیو نے اپنی پوروں پر چن لیے۔

میں نے وعدہ کیا تھا فرہاد.... وہ تجھے مل جائی یار.....

نہی.... نہیں ...

وہ میری تھیں ہی نہیں....

میرا مقدر نہیں تھی وہ ....

Posted On Kitab Nagri

اور مجبوراً کسی کو اپنا نہیں بنایا جاتا .....

تو اس کے لیے ہمیں نہیں چھوڑ سکتا...اتنی جلدی ہمت ہار گیا اے کیو نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

محبوب کو کسی اور کی قربت میں دیکھنا سوہان روح ہے....اے کیو۔

لیکن ....

اے کیو ایک آخری خواہش پوری کرے گا؟

تو حکم کر .....

ایانے .....

الف.....فرہاد

ایانے کو اپنے لیے حلال کر لو .....

نکاح....؟تمہارا مطلب ہے تیری محبت کو میں اپنے نکاح میں لے لوں؟

ہاں !فرہاد نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا شاید مان تھا اسے کہ اے کیو اس کی بات نہیں ٹالے گا۔

لیکن کیوں فرہاد .....

وقت آنے پر تو جان جائے گا اے کیو کہ میں نے یہ فیصلہ کیوں لیا ہے۔

لیکن اس طرح تو تو بھی اسے نکاح میں لے سکتا تھا؟

ہاں لیکن کیا ایک لڑکی اس شخص کے ساتھ رہنا چاہے گی جس کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ....

اور میں بہت وقت پہلے جان گیا تھا کہ زندگی بس اتنی ہی وفا نبھائے گی.....اس کی آنکھ سے آنسو نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے تجھ سے بہتر کوئی شخص نہیں مل سکتا اے کیو.... اور فرہاد زمان یہ گوارا نہیں کرتا کہ کوئی اور اسے چھوئے تو کیا دیکھے بھی ....

اور میں...؟

تو .....

تجھ پر فرہاد زمان اپنا آپ وار دے..... پھر یہ محبت کیا چیز ہے .....

لیکن فرہاد میں ایسا نہیں کر سکتا .....

کیوں؟

پاپا.... علیزے ....

کیا تجھے اس سے محبت ہے...؟

نہیں... پر ....

پر میں اسے لفظ دے چکا ہوں ....

یہ میری آخری خواہش ہے اے کیو.... تو نہیں پوری کر سکتا تو افشان کو بلا دے.... اس نے اس کے ہاتھ سے ہاتھ نکالا۔

اس کا سانس پھولتا جا رہا تھا۔

ڈاکٹرز .....

احد قریشی..... افشان کو بلا دو.... فرہاد نے گھٹتی سانس سے کہتے رخ موڑ لیا۔

مجھے .....

Posted On Kitab Nagri

مجھے منظور ہے.....وہ فرہاد زمان کی آخری خواہش بھی پوری نہ کرتا تو لعنت تھی اس دوستی پر .....

اور وہ کیسے نا مانتا اس کی بات.....جان اس میں اٹکی تھی .....

ایانے.....ایانے ذوالفقار کو.....میں نے.....تیرے حوالے کیا.....اے کیو .....

اور پھر سب ختم ہو گیا تھا اس کا ہاتھ اے کیو کے ہاتھ میں سرد پڑ گیا۔

کتنے ہی لمحے فرہاد نے اسے مسکرا کر دیکھا تھا آنکھوں میں ایک مان ایک چمک تھی۔

اے کیو نے دل و جان سے اس کا کہا مانا تھا۔

آنکھوں میں زندگی کے تمام لمحات گزرے تھے.....اس کے ساتھ ہنستے ہوئے... مسکراتے ہوئے.....مستیاں کرتے.....وہ زندگی سے بھرپور شخص آج زندگی سے کنارہ کر گیا تھا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

فاروق سرور کانپتے ہاتھوں کو آپس میں رگڑ رہے تھے ان کی بےچینی ان دونوں سے ڈھکی چھپی نہیں رہی تھی۔

اوکے فائن !

جاتا ہوں ڈھونڈنے چار و ناچار اسے حامی بھرنی پڑی۔

میں بھی چلتا ہوں فاروق سرور بولے۔

آپ دونوں ایسا کریں مختلف روٹس پر جائیں ایک ساتھ جانا وقت کا ضیاع ہے صائمہ بیگم بھی اب متفکر دکھائی دے رہی تھی۔

کسی کی جوان اولاد کا معاملہ تھا اور غلطی ان کی خود کی اولاد کی تھی۔

وہ دونوں نکل گئے تھے الگ الگ راستوں پر۔

فاروق سرور اپنی بائک پر تھے اور افشان اپنی گاڑی پر۔

گھڑی کے ہندسے اپنی جگہیں بدلتے جا رہے تھے رات کا پونے آٹھ ہو رہے تھے۔

اب افشان کو بھی اپنی غلطی کی سنگینی کا احساس ہوا تھا۔

سمیرا بیگم کو بھی معلوم ہو گیا تھا سب وہ بھی رو کر نڈھال تھیں۔

فاروق سرور وہیں بائیک روک کر فٹ پاتھ پر بیٹھ گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں نم تھی پہلی بار جان سے پیاری اولاد جسے اتنی منتوں مرادوں کے بعد پایا تھا۔

وہ لاپتہ تھی نا جانے کتنی دیر سے۔

یارب العالمین میری راحی کی حفاظت کرنا! انہوں نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی ہمت ٹوٹتی جا رہی تھی۔

اور پھر شاید ان کی دعا سن لی گئی تھی افشان کا نمبر سکرین پر دیکھ کر انہوں نے لمحہ ضائع کیے بغیر کال پک کی تھی۔

دوسری طرف سے خبر سن کر انہوں نے گہری سانس بھرتے آسمان کی طرف دیکھا۔

ہم کیسے گھر جا سکتے ہیں؟ کہاں ہیں آپ لوگ ہم آتے ہیں۔

نہیں !

یہاں سٹرائک ہو رہی ہے حالات بہت خراب ہیں راحیہ سیو ہے آپ گھر چلے جائیں ان سب سے نکلتے ہم اسے گھر ہی پہنچائیں گے۔

حالات بہت خراب ہو رہے ہیں آپ کا بھی باہر رہنا سیو نہیں افشان بلوچ کی آواز گونجی تھی اسپیکر میں۔

اوکے بیٹا! دھیان رکھنا فون اون رکھنا ہم پوچھتے رہیں گے۔

فاروق ہم سیو ہیں اور راحیہ میرے ساتھ ہے ڈونٹ وری آپ گھر پہنچ کر انفارم کریں مجھے۔

اور فاروق سرور نے اپنی بائک گھر کے راستے پر دوڑائی تھی کیونکہ حالات کی سنگینی وہ خود بھی محسوس کر سکتے تھے۔

گھر پہنچ کر وہ افشان بلوچ کو اپنی خیریت کا میسج بھیج چکے تھے۔

اب وہ دونوں میاں بیوی مطمئن تھے کم از کم ان کی اولاد سیو تھی اب۔

Posted On Kitab Nagri

فاروق سرور جانتے تھے کہ افشان معاملات کو اچھے سے ہینڈل کرنا جانتا ہے لیکن پھر بھی جب تک راحی گھر نا آجاتی ان دونوں کو نیند کہاں آنی تھی۔

.....

ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ وہ ابھی مزید سروایو کر سکتا تھا لیکن کچھ تھا جو اسے اندر ہی اندر توڑ رہا تھا۔

اور وہ کیا تھا اے کیو اور افشان اچھے سے جانتے تھے۔

اے کیو کی آنکھیں یہ سب سنتے سرخ ہوئیں.....

وہ ایک لڑکی اس کے یار کو دھتکار گئی تھی کہ وقت سے پہلے موت کو گلے لگا بیٹھا تھا۔

اس کی تدفین کر دی گئی تھی۔

کتنے ہی دن گزر چکے تھے لیکن کچھ بھی معمول پر نا آیا تھا۔

افشان کافی حد تک خود کو سنبھال چکا تھا لیکن اے کیو کو نہیں .....

اسے سنبھالتے وہ خود دوبارہ بکھرنے لگا تھا۔

افشان .....

وہ ایک لڑکی میرے یار کو مار گئی.....

نہیں احد .....

فرہاد کی اتنی ہی زندگی تھی.....اس نے سمجھانا چاہا۔

نہیں.... نہیں کیا.... تم نے سنا نہیں تھا ڈاکٹرز نے کیا کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں لیکن ہم کسی کو قصوروار نہیں ٹھہرا سکتے اے کیو۔

اس نے فرہاد کو دھتکارا..... کیا کسی سے تم محبت کرو اور وہ تمہیں دھتکار دے تو تم کیا کرو گے؟

میں محبت جیسی خرافات میں نہیں پڑتا....

کاش تجھے بھی محبت ہو افشاں.... اور تجھے پتا لگے کہ کوئی دھتکارے تو کیسا لگتا ہے۔

وہ بے بس ہو گیا تھا... کوئی کیوں نہیں سمجھ رہا تھا کہ غلطی سراسر اس لڑکی کی تھی جس نے فرہاد کو دھتکارا تھا۔

ایانے زولفقار یو ہیو ٹو پے فورد س.....

اس نے ایانے کو دل میں مخاطب کیا....

اور پھر اس کے بعد اس نے ایانے کی انفارمیشن نکلوائی تھی۔

وہ آگے کیا کرنے والا تھا کسی کو بھی نہیں پتا تھا۔

شاید اس کو خود بھی نہیں.

اس نے فرہاد سے وعدہ کر تو لیا تھا لیکن کیا وہ اس وعدے کو عملی جامہ پہنا پاتا.....

یہ مشکل تھا بہت.... اپنے باپ کا مقابلہ کرنا.... علیزے کا سامنا کرنا.....

اف!....

اس نے مٹھیوں میں سر کے بال بھرے....

تو کیوں مجھے اتنا بے بس کر گیا ہے فرہاد؟

میں کیسے کسی اور لڑکی کو اپنا لوں جب میں پہلے ہی کسی کو زبان دے چکا ہوں.... بابا کبھی نہیں مانیں گے

Posted On Kitab Nagri

اور سب سے بڑی بات جو لڑکی تیری موت کی وجہ ہے وہ کیسے مسز احد کے درجے پر فائز ہو سکتی۔

.....

افشان گاڑی گھما کر گھن چکر بن چکا تھا لیکن اس لڑکی کا کوئی اتا پتہ نا تھا۔

اف یہ کون سی نئی مصیبت پال لی ہے میں نے... ؟آج وہ گارڈ بھی ساتھ نہیں لایا تھا۔

اکیلا گلی گلی میں گاڑی گھما رہا تھا بیشک اس کی غلطی تھی اسے ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔

لیکن ...

کیا اس لڑکی کو عقل نہیں تھی جو منہ اٹھا کر یوں باہر نکل گئی تھی وہ بھی تب جب اسے راستے معلوم نہیں تھے۔

پونے آٹھ ہو چکے تھے اور اسکا کوئی اتا پتہ نہ تھا فاروق اور صائمہ بیگم کے فون کالز آ رہے تھی مسلسل۔

اب کہ اس کے ماتھے پر بھی جال بچھے تھے تھی تو وہ لڑکی ذات ہی .....

سب کو ایک ہی وسوسے کھا رہے تھے کہیں وہ غلط ہاتھ نہ لگ جائے۔

جس علاقے میں وہ داخل ہوا تھا وہاں بھگدڑ مچی تھی سٹرائک ہو رہی تھی۔

جگہ جگہ ناکہ بندی لگائی گئی تھی۔

کیونکہ فارمر منسٹر کے بیٹے کو کسی نے اغواہ کر لیا تھا۔

نیز یہ کہ حالات بد سے بدترین ہو گئے تھے۔

فاروق سرور کا فون آتے دیکھ اس نے تھک کر کال کاٹنی چاہی جب نظر سامنے کے منظر پر پڑی۔

اس کی دماغ کی نسیں چڑھ گئی تھی فاروق سرور کو مطمئن کرنے کے بعد وہ گاڑی سے نکلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سامنے کا منظر اسے طیش دلا رہا تھا جہاں راحیہ فٹ پاتھ پر بیٹھی تھی اور چار پانچ لڑکے اسے گھیرے میں لیے چھیڑ رہے تھے۔

افشان بلوچ طیش کے عالم میں ان کی طرف بڑھا۔

جہاں ان میں سے ایک راحیہ کا دوپٹہ کھینچ چکا تھا ایک اس کے بالوں کو چھیڑ رہا تھا اور ایک ....

اس سے پہلے کہ ان میں سے ایک اپنا ہاتھ اس کے گالوں تک لے کر جاتا جہاں متواتر آنسو بہہ رہے تھے۔

افشان نے اس کا وہی بازو پکڑ کر مروڑا تھا ہڈی کے چٹخنے کی آواز وہاں موجود باقی کے چار و لڑکوں نے سنی تھی۔

راحیہ جو خود کو ان سے دور کر رہی تھی اور مسلسل رو رہی تھی اسے دیکھ کر کھڑی ہو گئی۔

لگاؤ اب ہاتھ اسے سالو..... افشان کی دھاڑ پر وہ سارے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔

دیکھو...! ان میں سے ایک لڑکے نے کچھ کہنا چاہا اس کے پہلے ہی افشان کا بھاری ہاتھ اس کے منہ پر اپنا نقش چھوڑ چکا تھا۔

اس کے بعد ان سب کی وہ درگت بنا چکا تھا کیونکہ وہ کوئی انیس بیس سال کے کمزور لڑکے تھے۔

افشان جیسے بھاری باڈی کے انسان کا مقابلہ کرنا ان کے بس میں نہیں تھا۔

اس... اس... ن... نے... میرا دوپٹہ.... راحیہ نے روتے ایک لڑکے کی طرف اشارہ کیا...

تو ...

افچان بلوچ نے سرخ آنکھوں سے اس لڑکے کو دیکھا جو زمین پر گرا تھا اور اس کے دائیں ہاتھ کو اپنے جوتے تلے مسلا۔

اس کی چیخیں سنتے باقی کے لڑکوں نے دم سادھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہم م.....ہم...مع...معافی مانگتے ہیں.....باقی کے لڑکے رونے لگے تھے کیونکہ سامنے موجود دیو ہیکل انسان کا مقابلہ کرنا ان کے بس میں نہیں تھا۔

معافی مانگو سب کے سب ....

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

تیاریاں مکمل تھی تمام شادی کی فنکشن کل سے شروع ہو جاتے۔

Posted On Kitab Nagri

ایانے سب ہوتا دیکھ رہی تھی ایک بے کلی سی تھی اس کے وجود میں۔

کیوں؟

یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی.... اس نے سب قسمت پر چھوڑ دیا تھا۔

معاز کا روز اسے فون آتا تھا وہ بس اسے ہوں ہاں میں جواب دیتی تھی۔

وہ معاز کو اب قریب سے جان رہی تھی جب سے رشتہ بدلا تھا وہ کچھ عجیب ہو گیا تھا۔

حد سے زیادہ بولڈ باتیں کرتا تھا وہ کبھی کہ ایانے کے ہاتھ سن ہو جاتے۔

اور کبھی وہ عجیب پابندیاں عائد کر دیتا تھا اس پہ....

ایانے کو یاد تھا جب اس دن وہ بابا کے ساتھ بازار کچھ اپنا سامان خریدنے جا رہی تھی اور معاز کی اس سے بات ہوئی تھی۔

اچھا کہاں جا رہی ہو؟

بازار....

کیا لینے....

سامان لینا ہے کچھ....

رہنے دو... کوئی ضرورت نہیں ہے میں دلوا دوں گا۔

معاز مجھے اس سامان کی فلحال ضرورت ہے اسے سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے۔

تو میں پہنچا دیتا ہوں۔

نہیں آپ جانتے ہیں کہ میں کسی لڑکے سے کوئی چیز نہیں لیتی... مطلب....

Posted On Kitab Nagri

تو میں تو شوہر ہوں نا....

ہونگے مستقبل میں... ہوئے نہیں ہیں معاذ.... اس نے اس کی بات کاٹ کر تصحیح کی۔

یار کتنی فرسودہ زمانے کی سوچ ہے تمہاری....

اچھا خیر ابا یا پہن کے جانا..... اتنے سے خود کو لپیٹ کر.....

ایانے نے کئی بار اس ایک میسیج کو پڑھا تھا.....

اسے ایسی حرکتیں شدید قسم کی زہر لگتی تھی ایک لڑکی کو خود بہتر طریقے سے پتا ہوتا ہے کہ اس نے خود کی حفاظت کیسے کرنی ہے۔

میں چادر لیتی ہوں آپ اچھے سے جانتے ہیں اور ویسے بھی بابا کے ساتھ جا رہی ہوں تو اتنا مسئلہ نہیں ہے....

ایانے نے بیزاری سے جواب دیا۔

ایانے کو لگنے لگا تھا کہ زندگی ویسی نہیں رہے گی جیسی ہے۔

ٹھیک ہے اب تو چلی جاؤ.... جب میرے پاس آؤ گی تو میرے طریقے سے رہنا ہو گا۔

وہ کئی لمحے وہیں کھڑی رہی تھی....

کیا واقعی زندگی اتنی بدلنے والی تھی کہ اسے کسی کے مطابق جینا تھا.....

ایانے نے آگے سے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

.....

افشاں کے کہنے پر سب نے ایک ساتھ راحمیہ کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سہم کر افشان کے ساتھ بھاگ کر لگی تھی ایک پل کے لیے افشان بلوچ کا وجود ساکت ہوا تھا۔

ہم مع... معافی مانگتے ہیں.... سب نے سر نیچے جھکاتے کہا۔

راحمیہ خوف سے اب بھی کانپ رہی تھی اور افشان کے سینے میں منہ دیے کھڑی تھی۔

جاو.... ں... سب ....

اس کے کہنے پر لڑکے فوراً فرار ہوئے تھے۔

راحمیہ! افشان بلوچ نے اس کا نام پکارا جو اس کے سینے میں منہ دیے اب بھی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

ٹھیک ہیں اب آپ ....

دیکھیں !

سب چلے گئے ہیں کوئی بھی نہیں ہے..... اس نے نا چاہتے ہوئے بھی اس کی پیٹھ تھپتھپائی۔

احساس عجیب سے ہو رہے تھے ...

انہوں... نے مجھے.... ٹچ کی.. کیا... تھا.... میرے بال... بھی ....

افشان بلوچ نے ایک بار پھر غصے سے اس رخ دیکھا جہاں وہ لڑکے گئے تھے۔

چلیں !

بابا... کو... بلائیں۔

میں آپ کو گھر ہی چھوڑوں گا آجائیں افشان نے اسے خود سے الگ کیا اس کی شرٹ پر لگی پونی اس کے آنسوؤں سے بھیگ چکی تھی۔

سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے .....

Posted On Kitab Nagri

آئی ہیٹ یو .....

افشان بلوچ کو پہلی بار کسی کے لفظوں نے دکھ دیا تھا۔

آئم سوری.....اور...پھر نا چاہتے ہوئے بھی یہ لفظ اس کے لبوں سے نکلے تھے۔

اس نے خود کو حیرت سے تولا ....

کیوں؟

کیوں اس نے معافی مانگی تھی.....وہ تو کبھی نہیں جھکا تھا کسی کے سامنے تو آج کیوں؟

پھر بھی آئی ہیٹ یو.....وہ ناک اپنی آستین سے صاف کرتی بولی۔

اف! افشان کی نفاست طبیعت کو کہاں بھاتے تھے ایسے منظر اس لیے اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ دونوں فرنٹ سیٹ پر روبرو بیٹھے تھے افشان نے اسے لتاڑا تھا تاکہ اگلی بار وہ کم از کم اپنی آستین پر یہ ظلم نہ ڈھائے۔

.....

آج مایوں کا فنکشن تھا پورے گھر کو سجایا گیا تھا۔

اس دن کے بعد ایانے کی معاذ سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

شاید وہ بھی یہی چاہتی تھی روبرو آکر جب ان کا رشتہ بدل جاتا تو وہ خود اسے ہینڈل کر لیتی۔

دل مطمئن تھا اس کے باپ اور ماں کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی۔

وہ پورپور معاذ کے لیے سجائی گئی تھی اس نے دل سے تمام وسوسے نکال دیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اور پھر بھرپور طریقے سے فنکشن کا انعقاد کیا گیا تھا۔

فنکشن انہیں کے گھر تھا لیکن پہلے اس نے مایوں بیٹھنا تھا اور اس کے بعد معاذ کی ہلدی کہ رسم کی جانی تھی۔

سب آکر اسے نئی زندگی کی دعائیں دے رہے تھے یہ جانے بغیر کہ نئی زندگی شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جانی تھی۔

اس کی رسم ہوتے ہی سب اٹھ گئے تھے دلہے میاں کے ویلکم کے لیے۔

سب چاہتے تھے کہ وہ بھی بیٹھے اور ہلدی لگوائے لیکن اس نے منع کر دیا تھا۔

وہ کافی تھک گئی تھی اور کافی لوگوں نے اسے ہلدی لگا بھی دی تھی وہ بس اب اپنے کمرے میں جانا چاہتی تھی۔

سب نے اس کی تھکاوٹ کو دیکھتے اسے جانے دیا تھا۔

وہ اپنے روم میں آکر کھڑکی کے پاس کھڑی ہوتی آسمان کو دیکھنے لگی۔

اسے شادی سے بہت ڈر لگتا تھا ایسا نہیں تھا کہ کبھی کرنی نہیں تھی یہ تو سنت ہے پورا تو کرنی ہی ہوتی ہے اس نے اپنے بابا کو دیکھتے معاذ کو ہاں کیا تھا کیونکہ اچھی انڈر سٹینڈنگ تھی ان میں ....

لیکن جتنا ان دنوں میں اس نے معاذ کو جانا تھا وہ ویسا نہیں تھا جیسا وہ دکھتا تھا وہ الگ طبیعت کا مالک تھا اسے سب اپنے مطابق چاہیے ہوتا ہے .....

ایا نے کو لگتا تھا شادی آر یا پار کا معاملہ ہے یا تو ایک اچھی خوشگوار زندگی آپ کی منتظر ہے یا ایک بری زندگی جیسا برا خواب اور بیچ میں..... بیچ میں صرف ایک ہی چیز آتی ہے اور وہ ہے سمجھوتا۔

اس کی زندگی کیسی ہونی تھی وہ وہیں کھڑے سوچ رہی تھی۔

نا جانے کتنے ہی لمحے اس نے یہ سوچتے گزاری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے کا دروازہ کھل کر بند ہونے پر وہ مڑی۔

اسے لگا تھا اس کے بابا ہوں گے لیکن سامنے معاز کو کھڑا دیکھ وہ ٹھٹکی تھی۔

آپ .....

جی میں.... کیوں میں نہیں آسکتا..؟

نہیں.... میرا مطلب... ایانے بری طرح کنفیوز ہوئی تھی رات کے اس پہر وہ اس کی یہاں موجودگی تصور نہیں کر سکتی تھی۔

رات کے اس پہر آپ کا میرے کمرے میں آنا مناسب نہیں معاز .....

اچھا.... اور وہ کیوں؟ وہ قدم بڑھاتا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

گھر میں ڈھیروں مہمان ہیں.... کیا سمجھیں گے اگر کسی نے ہمیں ساتھ دیکھ لیا تو؟

یہی کہ دونوں میں کتنا پیار ہے... اور یہ سب نارمل ہے اس نے ایانے کا ہاتھ تھام کر قریب کیا۔

وہ مسلسل اس کے بالوں کو چھیڑ رہا تھا۔

معاز..... جائیں ....

اف.... صبر کرو دیکھتے تو دو .....

معاز لیکن ....

شش ....

سہی کہتے ہیں میرے دوست تم بور نگ ہو .....

ایانے نے جھٹکے سے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں کیسے پتا میرا....؟

ان کے دوست کی ہونے والی بیوی ہو.... ان کے سامنے ہی میسیج کر رہا ہوتا تھا.... وہ اندھے تھے کیا تمہارا ہوں

ہاں کا جواب میرے رومینس کے جواب میں ناپڑھتے .....

آپ انہیں ہمارے میسیج پڑھاتے تھے.... ایانے نے بے یقینی سے کیا۔

ہاں !....

تو اس میں کون سی بڑی بات ہے اکثر ایک آدمیسیج تو وہ مجھ سے میرا فون کھینچ کر خود ہی تمہیں لکھ دیتے تھے۔

ایانے کو لگا کسی نے بھرے بازار میں اسے کھینچ کے تھپڑ دے مارا ہو۔

.....

گاڑی میں خاموشی تھی افشان گاہے بگاہے اسے بھی دیکھ لیتا جواب دوپٹہ گود میں رکھے سر جھکائے بیٹھی تھی۔

ٹریفک ہونے کی وجہ سے گاڑی رکی۔

افشان نے اس کی گود سے دوپٹہ اٹھا کر اس کے سر پر اوڑھا۔

اس کی سہی جگہ یہاں ہے ...

راحیہ نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

افشان بلوچ نے ان آنکھوں میں کچھ الگ محسوس کیا تھا۔

میں آپ کی بات کیوں مانو؟ اس نے دوپٹہ واپس اپنے سر سے اتارا۔

نہیں مانی تو نہ مانو..... اتر میری گاڑی سے وہ واپس اپنی جون میں لوٹ آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

راحیلہ کی آنکھوں میں پھر سے نمی چمکی تھی۔

اس لڑکی کے سامنے بھی آپ ایسے ہی مجھ پر چیخے تھے.... آپ سب سے زیادہ برے انسان ہیں..... ہماری زندگی کے ....

افشان نے حیرت سے اسے دیکھا مطلب وہ لمحوں میں اسے برا بنا گئی تھی۔

اور اچھا کون ہے؟ وہ نا جانے کیوں اس سے باتیں کرنے لگا تھا۔

ماما بابا..... اور علی ....

افشان نے علی کے نام پر اسے آنکھیں سکیڑے دیکھا تھا۔

جہاں وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی اس کے بال جو چوٹی میں سے نکل گئے تھے اب اس کے سفید چہرے پر اٹھکلیاں کر رہے تھے۔

یہ منظر حسین تھا اس کے دل نے اقرار کیا۔

دعا بھی لگے نا مجھے

دوا بھی لگے نا مجھے

جب سے دل کو میرے تو لگا ہے

نیندراتوں کی میری

چاہت باتوں کی میری

تو نے یوں ٹھگا ہے

Posted On Kitab Nagri

جب سانسیں بھرو میں

بند آنکھیں کروں میں

نظر تو یار آیا!!!

دل کو قرار آیا

تجھ پہ ہے پیار آیا

پہلی پہلی بار آیا

او یارا .....

نزدیک سے گزرتی گاڑی کا چیختا سپیکر اس کے کانوں میں یہ لفظ بھر گیا تھا۔

اس نے مڑ کر راحیہ کو دیکھا جو اب بھی باہر کے مناظر میں کھوئی تھی۔

دوپٹہ لیں راحیہ! اب کی بار اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

کیوں؟ آپ نے میری بات مانی تھی۔

کون سی بات؟

دوست بننے کی .....

اچھی لڑکیاں لڑکوں کو دوست نہیں بنایا کرتی اب دوپٹہ سر پر اوڑھیے اور دیکھیں آپ خود کو مکمل لگیں گی۔

راحیہ نے فوراً اس کی بات مانی تھی اور دوپٹہ سر پر اوڑھا تھا۔

ہاں مکمل تو لگی تھی وہ اب.... اس کا حسن اس کی معصومیت کو بھی مات دے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹریفک کے کھلتے ہی اس نے گاڑی آگے بڑھائی اور اس کے گھر جا کر روکی۔

فاروق سرور اب راحیلہ کو گلے لگائے افشان کو دعائیں دے رہے تھے۔

سمیرا بیگم نے بھی اس کا ماتھا چوما تھا یہ عام لوگ کتنے خاص ہوتے ہیں اسے آج احساس ہوا تھا۔

اندر آؤ نا بیٹا۔

نہیں آنٹی کافی ٹائم ہو گیا ہے اب چلتا ہوں۔

او کے بیٹا دھیان سے جانا انہوں نے اسے رخصت کیا تھا۔

افشان نے فاروق سرور اور اسے دیکھا جو ایک دوسرے میں گم تھے۔

اس کے دل میں ایک ہوک سی اٹھی کاش اس کا باپ بھی ہوتا آج ....

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

بے یقینی ہی بے یقینی تھی ....

خیر ابھی تو مجھے تمہاری تعریف کرنے دو اس نے جھٹکا دیتے اسے مزید قریب کیا۔

ایانے نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا۔

معاز اب آپ کو جانا چاہیے..... لہجہ سخت تھا۔

تم مجھے دفع ہونے کا کہہ رہی ہو.... ایانے زولفقار..؟

نہیں.... لیکن اس وقت یہ سب مناسب نہیں ....

کیوں نہیں...

کل بھی تو نکاح ہونا ہے اور آج کل کے کپلز میں سب نارمل ہے۔

اس نے کھینچ کر ایانے کو قریب کرتے اس کے گال پر لکیر کھینچی۔

معاززززز.....! وہ چیخی

آواز آہستہ رکھو جاہل لڑکی معاز نے اسے جھنجھوڑا۔

چھوڑیں مجھے !

آپ ابھی مجھ پر کوئی حق نہیں رکھتے۔

Posted On Kitab Nagri

ایا نے مجھے غصہ نہیں دلاؤ.....اچھا کچھ نہیں کر رہا صرف ایک پکچر بنانے دو .....

دوستوں کو دکھانی ہے...کہ تم اتنی بھی حاجن بیوی نہیں معاز کی بیوی ہو .....

اور معاز کے مطابق ہی سب ہوتا ہے.....اس نے اس کے گلے میں بازو ڈالتے اپنے حصار میں لینا چاہا۔

میں کوئی شو پیس نہیں ہو.....اور آپ کے بغیرت دوستوں کے لیے ایسی کوئی حرکت نہیں کرو گی۔

زبان سنبھال کر بات کرو .....

آپ اس وقت جائیں معاز.....وہ زچ ہو گئی تھی۔

نہیں جاؤ گا.....آخر کس بات کا گھمنڈ ہے...جب کل سب ہونا ہے تو آج کیوں نہیں .....

معاز.....!وہ اس سے اتنی نیچ بات کی امید نہیں رکھتی تھی۔

اس نے دھکا دیتے اسے گرایا اور اس کے کان اور سر پر لگے پھولوں کی جیولری کو نوچ کر اتارا۔

معاز.....دور رہیں اس نے دھکا دے کر اسے دور کرنا چاہا۔

لیکن اس پر شاید ایا نے کو زیر کرنے کی دھن سوار تھی۔

چٹاخ !!!

کمرے میں تھپڑ کی آواز گونجی تھی جو ایا نے نے مارا تھا۔

اس نے ہمت کی تھی.....ابھی ان کا نکاح نہیں ہوا تھا

معاز غیر مرد تھا وہ کیسے کسی غیر مرد کو خود کو چھونے دے سکتی تھی۔

معاز بھی ہوش میں آتا اٹھا.....اور سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا اور باہر نکلتا چلا گیا۔

ایا نے جانتی تھی وہ بھی بغیرت مردوں کی طرح اس سے اس تھپڑ کا بدلہ لے گا ....

Posted On Kitab Nagri

لیکن

وہ اتنی بغیرت نہیں تھی کہ اپنا آپ ایک غیر مرد کو پیش کر دیتی یہ سوچتے کہ کل اسی سے شادی ہونی ہے۔

یہ اس کی ہنستی مسکراتی زندگی کا پہلا بھیانک دن تھا۔

.....

وہ آکر صائمہ بیگم سے مل کر ڈنر کر کے کمرے میں آچکا تھا۔

کام اس سے ہو نہیں رہا تھا شدید تھکاوٹ تھی لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

آج جو کچھ ہوا تھا وہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

وہ لڑکی اپنے نقش کے پنجے گاڑھ گئی تھی افغان بلوچ کے دماغ میں۔

اس نے کیوں کہا تھا اسے دوپٹہ اوڑھنے کو وہ خود بھی نہیں سمجھ پایا تھا۔

کیوں ان لڑکوں پر اسے شدید غصہ آیا تھا جب اس نے بتایا تھا کہ انہوں نے اسے ہاتھ لگایا تھا۔

اف! تو پاگل ہے افشان اس چھوٹی سی لڑکی کو سوچ رہا۔

لیکن اگر وہ اسے وہاں بھی نا ملتی تو.....اس کے دل کی دھڑکنوں کی رفتار زرا لمحے کے لیے مدھم پڑی تھی۔

اس نے اپنا دماغ جھٹکا جو فضول سوچیں سوچ رہا تھا اور آنکھیں موند لی۔

دل نے آج ایک الگ لے پر دھڑکنا سیکھا تھا۔

افشان بلوچ کے دل پر پہلی وڑاڑ شاید پڑتی دکھائی دے رہی تھی۔

اگلا روز بہت مصروف تھا میڈیا کو سب پروف دے کر وہ ایک اور این جی او ایکپوز کر وا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس این جی او کا مالک بوکھلایا ہوا اس شخص کو ڈھونڈ رہا تھا جس نے یہ کام سرانجام دیا تھا۔

افشان مت کرو.... یہ کام اس میں تمہاری جان کو خطرہ ہے۔

وہ جو نیوز دیکھنے میں گرک تھا چونکا چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ چھائی تھی۔

میں نہیں چھوڑ سکتا ماما .....

لیکن ایک اچھا کام ضرور کر رہا.... اس نے ان کا ہاتھ تھامتے کہا۔

اور کیا؟

بزنس شروع کر رہا ہوں! اس نے آنکھوں میں چمک لیے کہا۔

ماشاءاللہ! آخر ماں کی بات مان ہی لی تم نے۔

جی! اس نے جھک کر ان کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

وہ کب تک یہ کرتا وہ نہیں جانتا تھا..... اس کام میں اس کی جان کو خطرہ تھا وہ یہ بخوبی جانتا تھا لیکن دنیا کے سامنے اسے کوئی اور کام تو کرنا ہی تھا اپنی ساکت بنانے کے لیے تو وہ کیوں نہیں جو اس کی ماں چاہتی تھی۔

اس لیے اس نے ریستوران کھولنے کا سوچا تھا لوکیشن دیکھ لی گئی تھی۔

وہ پاکستان کے ساتھ ایک دبئی میں کھول رہا تھا تاکہ لوگ واقفیت حاصل کریں اچھی طرح سے۔

لیکن اس کے لیے مجھے دبئی جانا ہوگا۔

ہاں تو چلے جاؤ۔

کتنی دیر کے لیے جانا مجھے بتاؤ میں بکنگ کروا دوں نے جوش سے کہا۔

ایک سال .....

Posted On Kitab Nagri

ایک سال...؟افشی .....

جی ماما! میں وہاں سے اپنے کام کی بنیاد رکھنا چاہتا ہوں اس لیے آپ کو بھی ساتھ لے جاؤں گا۔

ایک سال بعد ہم واپس آجائیں گے۔

نہیں! تم جاؤ می نہیں جاؤں گی انہوں نے فوراً انکار کیا۔

امپاسیبل ماما! میں یہاں اپ کو نہیں چھوڑ سکتا اکیلا لہجے میں اس کا انداز سپاٹ تھا۔

میں تمہارے باپ کے گھر کو نہیں چھوڑوں گی وہ بھی ایک سال کے لیے یہ ممکن نہیں.....اور تم جانتے ہو افشی میں سفر نہیں کر سکتی.....

ماما!!! پلیز.... سمجھیں میں کس کے بھروسے یہاں چھوڑوں گا آپ کو۔

ملازم ہیں تو یہاں پر.....اتنے سارے اور فاروق بھائی کو چھوڑ سکتے ہو تم وہ سب سے قابل اعتبار شخص تھے تمہارے بابا کے....

مجھے کچھ چاہیے ہوا تو ان سے منگوالوں گی وہ اسے قائل کرنا جانتی تھی اور وہ ہو بھی گیا تھا کہ ماں کی بات ٹالنا اس کے خون میں نہیں تھا اور فاروق سرور سب سے قابل بھروسہ تھا۔

اوکے! فائن! آخر اس نے ہتھیار ڈال دیے تھے۔

رب تمہیں خوب ترقی دے۔

.....

اور اگلی صبح اس گھر میں ماتم زدہ ماحول تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی آنکھ صبح دس بجے کھلی تھی وہ حیرت زدہ تھی کہ کوئی اسے اٹھانے کیوں نہیں آیا تھا اب تک۔

رات کا سارا منظر خود کو آئینے میں دیکھنے سے ابھرا تھا۔

اس کی آنکھیں سوج چکی تھی بری طرح وہ رات روتے وہیں سو گئی تھی۔

وہ ڈسٹرب نہ ہو اس خیال سے کوئی اس کے کمرے میں نہیں آیا تھا نہیں تو رات کو ہی اس کی حالت دیکھتے قہر مچ چکا ہوتا۔

اس نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی مہندی سے بھرے ہاتھ آگے کیے جس کا رنگ نہ ہونے کہ برابر تھا۔

اس کا دل مزید برا ہوا..... اس کا دل کسی انہونی کے خوف سے کانپ رہا تھا۔

آگے کیا ہونا تھا یہی سوچ اس کو مزید ہولائے دے رہی تھی۔

اس نے اپنا حلیہ درست کیا اور نیچے آئی جہاں خاموشی کا راج تھا۔

شاید طوفان سے پہلے کی خاموشی تھی یا طوفان گزر جانے کے بعد کی وحشت .....

بابا .....

ماما ....

کہاں ہیں سب.... کل تک جو گھر بھرا تھا مہمانوں سے آج اس میں اکا دکا لوگ تھے۔

کچھ عورتیں جو اب بھی وہیں تھی وہ کانوں میں باتیں کرنے لگی۔

نا جانے کیا خامی رہی اس میں کہ اپنی ہی پھپھو نے رشتہ موڑ دیا اس کا وجود طوفانوں کی زد میں آیا۔

اسے پتا تھا کہ مرد اتنا گھٹیا تو ہے کہ اپنے تھپڑ کا بدلہ سود سمیت لیتا ہے لیکن اتنا گرا ہوا ہو گا کوئی یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے اپنا رخ بابا کے کمرے کی طرف کیا جہاں وہ کرسی پر ڈھے گئے تھے آنکھیں نم تھیں۔

ایا نے تڑپ کر ان کے پاس پہنچی اور ان کی گود میں سر رکھا۔

بابا .....

بابا...

کیا ہوا بتائیں تو..؟

انہوں نے آہستگی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا ....

رات کو معاذ تمہارے کمرے میں آیا تھا...؟

ایا نے گہری سانس بھری ...

جی...؟

آگے سے انہوں نے کچھ نہیں پوچھا تھا۔

معاذ نے کافی تماشا کیا ہے تمہارا پھپھو نے رشتہ توڑ دیا ہے یہ شادی اب نہیں ہو گی۔

ایا نے آنکھیں میچی۔

بابا آئم سوری.... میری وجہ سے آپ کا سر جھکا.... لیکن بابا میں کیسے وہ حرام کام سرانجام دے دیتی جس کی وہ مجھے دعوت دے رہا تھا بابا وہ پھٹ پڑی تھی ....

انہوں نے نم آنکھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور وہ بکھرتی چلی تھی۔

جہاں کل تک شادیانے بج رہے تھے آج وہاں سوگ کا سا عالم تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

راحیہ اس دن کے بعد گھر سے نہیں نکلی تھی سمیرا اور فاروق سرور نے اسے نکلنے ہی نہیں دیا تھا۔

اس بات کو دو ہفتے گزر چکے تھے۔

اس کی ستارویں سالگرہ گزر چکی تھی جس میں فاروق سرور نے اسے بلی دلوادی تھی۔

آج کل اسے اس بلی کے بچے کے علاوہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا دماغ بہت معصوم تھا وہ دنیا اور دنیاداری کو نہیں جانتی تھی کیونکہ بچپن سے ہی اسے باہر کم جانے دیا گیا تھا۔

اس کے دوست نہیں تھے.....اس نے بنائے ہی نہیں تھے۔

اس کا ایک ہی دوست تھا اور وہ تھے اس کے بابا۔

وہ معصومیت سے سب کا دل جیت لیتی تھی ایک دفعہ ان کے محلہ کی کسی عورت نے اس کا رشتہ مانگ لیا تھا۔

تب سے اس کی ماں نے اس کو مزید خود میں چھپا لیا تھا۔

شادی ایک دن ہونی تھی لیکن ابھی وہ اس کا ننھا دماغ مسخ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اس کے محلے کے لڑکے نے ایک دفعہ اسے دیکھ کر آواز کسی تھی فاروق سرور نے ہنگامہ کھڑا کر دیا تھا۔

بات بہت بڑھ گئی تھی اور پھر فاروق سرور نے اس کے بہترین مستقبل کے لیے وہ گھر ہی چھوڑ دیا۔

آج دو ہفتوں بعد وہ پھر سے فاروق سرور کے ساتھ جانے کی ضد کر رہی تھی۔

سمیرا جاتون نے تو سختی سے منع کر دیا تھا لیکن فاروق نہ کر پائے۔

کیونکہ وہ اس دن کے بعد گھر سے نہیں نکلی تھی۔

لیکن اب کی بار ڈھیر ساری نصیحتیں کرتے اسے ساتھ لائے تھے۔

اور اب کی بار اس کی بلی کا بچہ بھی تو تھا جو اس کو سب سے بچا لیتا۔

اس دن کے تمام مناظر اس کو بھول چکے تھے وہ ایسی ہی تھی زیادہ دیر کچھ یاد نہیں رکھتی تھی۔

فاروق جانتا تھا آج افشاں جا رہا ہے اور اسے بہت سی باتیں بتانے کے لیے وہاں بلا رہا ہے۔

صائمہ بیگم کی رکھوالی کا زمہ اس کے سپرد تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

خلیل کام ہوا؟

جی سر تمام معلومات آپ کو میل کر دی ہیں .....

اوکے میں چیک کر لوں گا۔

سر ....

ہم ...

خلیل نے تھوک نگلا۔

ایا نے میڈیم کی شادی .....

واٹ.... وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا وہ پہلے بھی اس کے متعلق معلومات لے چکا تھا لیکن وہ سب فرہاد سے منسلک تھی کہ اس نے اسے کیسے اور کہاں دیکھا۔

کب ہے؟ اس نے ماتھے پر موجود سلوٹیں لیے پوچھا۔

وہی بتا رہا ہوں سر کہ آج ان کا نکاح تھا ....

ڈیم..... اس نے سامنے موجود تمام فائلز کو ہاتھ مار کر نیچے گرا دیا۔

پوری بات کیے بغیر اب تم خاموش ہوئے تو خلیل اگلا فائر تمہارے دماغ میں ہو گا۔

سر آج ان کا نکاح مقامی ہال میں منعقد تھا لیکن وہاں سے کینسل کروا دیا گیا کیونکہ اس کی پھپھو نے رشتہ توڑ دیا ہے۔ جس لڑکے سے اس کی شادی تھی اس نے اسے دھتکار دیا ہے۔

او .....

Posted On Kitab Nagri

تو مطلب ایانے میڈیم نے جو کیا ان کے ساتھ وہی ہوا۔

سر اندر ہی بات کیا ہے یہ کسی کو بھی نہیں پتا لیکن وہ شخص ان کے خلاف کافی گند بک رہا ہے۔

اس کا منہ بند کرواؤ..... ایانے زولفقار کے بارے میں ایک بھی بات باہر نہیں نکلنی چاہیے۔

اسے غائب کروا.... اس منظر سے یا کہیں دفع کرو..... اے کیو نے تانے بنتے کہا۔

اوکے سر ہو جائے گا۔

جلد ہی آج ہی یہ کام ہو جانا چاہیے یو مے گو ناؤ۔

وہ باہر نکل گیا کیونکہ اے کیو کے غصے کا نشانہ نہیں بننا چاہتا تھا اس لیے کام کو نکل پڑا۔

تو ایانے زولفقار تیار ہو جائیں..... باری اب میری ہے.....

مسز احمد قریشی بننے کے لیے..... اس نے میز پر پیپر ویٹ گھماتے کہا۔

لبوں پہ مسکراہٹ چھائی... پراسرار مسکراہٹ۔

.....

فاروق سرور نے صائمہ بیگم سے مل لیا تھا وہ وہیں ان کے کمرے میں بیٹھے افشان کی نصیحتیں سن رہے تھے۔

وہ اٹھ کر جا چکا تھا اب ثمائمہ بیگم اسے لسٹ دے رہی تھی سامان کی اور کچھ ضروری اشیاء کی۔

راحمی آج نیچے لان میں اپنے بلی کے بچے کے ساتھ ہی مصروف تھی۔

مین گیٹ کھلا تھا اور کوئی بھاگ کر اندر داخل ہوا تھا۔

راحمی نے دیکھا وہ اس دن والی لڑکی تھی جو زہر لگتی تھی اسے۔

Posted On Kitab Nagri

حیرت کی بات یہ تھی کہ آج اس نے دیکھ کر بھی راحمیہ کو اگنور کیا تھا اور جارحانہ تیور لیے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

افشان جو پینٹنگ میں بزی تھا آج شام کی فلائیٹ تھی اس کی۔

وہ بنا نوک کیے دھڑام سے دروازہ کھول کر اندر آئی۔

ہاؤ ڈیر یو .....

میسز نہیں ہیں تالیہ کے کسی کہ روم میں نوک کر کے داخل ہوتے ہیں۔

افشان تم جا رہے ہو مجھے بتایا نہیں.... وہ سب نظر انداز کرتی مدعے پر آئی۔

تمہیں بتانا میں ضروری نہیں سمجھتا افشان نے آبرو اچکاتے کہا۔

افشان تم کیوں ہو ایسے.... جب جانتے ہو کہ میں تم سے محبت .....

الف..... گیٹ اوٹ..... افشان نے پل بھر میں اسے اس کی اوقات یاد دلائی تھی۔

راحمی کی بلی کا بچہ اندر بھاگ گیا تھا۔

شش.....! فنزی.... اندر نہیں جاؤ.... بابا ڈانٹے گے ....

لیکن اسے بھاگتے دیکھ اسے پکڑنے کے لیے وہ بھی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

اور اوپر دوڑ گئی تھی راحمی بھی اسے پکارتی اوپر آئی جہاں ایک کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔

افشان مڑا ئے تو اندر سٹینڈ تالیہ اس کے قریب آئی اور اسے پیچھے سے ہگ کیا وہ جو پینٹنگ کر رہا تھا ٹھٹکا۔

تالیہ! اس نے پلٹ کر ایک تھپر جڑ دیا تھا اسے۔

وہ منہ کھولے اسے دیکھے گئی۔

جو مرضی کر لو افشان شادی تو میری ہی ہو گی تم سے..... وہ اس کا کالر پکڑتی گرائی۔

Posted On Kitab Nagri

افشان اس سے پہلے کچھ سخت الفاظ منہ سے نکالتا رک گیا۔

کوئی یہ منظر دروازے پر کھڑا منہ کھولے دیکھ رہا تھا۔

راحمیہ کو فزی بھی بھول گئی تھی اس کی نظر تو سامنے والے منظر پر تھی۔

تالیہ نے اس کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑا تھا اور توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے وہ دونوں پیچھے بیڈ پر گرے تھے۔

اس کے ساتھ ہی راحمیہ کی چیخ برآمد ہوئی تھی افشان نے جھٹکے اسے اسے دور کیا اور کھڑا ہوا جہاں وہ منہ پر ہاتھ رکھے انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

راحمیہ .....

یو آر آبیڈ پرسن....

آئی ہیٹ یو وہ کہتی بھاگ گئی تھی.....

افشان بلوچ نے گہری سانس بھری اور تالیہ کو دھکا دے کر کمرے سے نکالا تھا۔

کھڑکی سے باہر دیکھا جہاں وہ اپنے باپ سے مسلسل گھر جانے کی ضد کر رہی تھی۔

نا جانے اس کے دماغ میں کیا بیٹھ گیا تھا لیکن آج کے بعد افشان بلوچ اس کے لیے ایک اچھا انسان نہیں رہا تھا۔

ڈیم اٹ !.!.....اس نے چیختے ساتھ پڑے لیمپ کو جھٹکے سے گرایا تھا۔

افچان بلوچ اور راحمیہ سرور کی زندگیوں میں کیا لکھا تھا وہ خود نہیں جانتے تھے لیکن جو بھی ہونے والا تھا وہ بھیانک تھا جس سے ان دونوں کی زندگیاں اجڑنے والی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

وہ دن ایانے اور زولفقار صاحب نے کیسے گزارے تھے وہ جانتے تھے.....دنیا صرف کچرا اچھالتی ہے اور زخم دینا جانتی ہے۔

ایانے اپنے باپ کو ہمت دیے ہوئی تھی لیکن وہ اندر سے اتنی ہی ٹوٹ رہی تھی۔

خود کے لیے لوگوں کی حقارت زدہ نظریں اور باتیں برداشت کرنا آسان نہیں ہے وہ بھی تب جب آپ بے گناہ ہوں۔

اس نے یہ سوچ کر خاموشی اختیار کر لی تھی کہ یہ وقت بھی گزر جائے گا زولفقار صاحب اب گھر پر رہتے۔

ریٹائرمنٹ تو لے چکے تھے پہلے جو گھر سے باہر نکلتے تھے اب وہ بھی کم کر دیا تھا۔

ایانے کو احساس ہوا کہ اس نے ان کی ریٹائرمنٹ دلوا کر ان کے ساتھ زیادتی کی ہے انسان کو خالی وقت زیادہ جلدی بوڑھا کر دیتا تھا۔

اس کی اپنی پھپھو اس کے بارے میں نا جانے کیا کیا کہتی پھر رہیں تھی۔

معاذ تو لڑکا تھا شاید اس کی غیرت مر گئی تھی۔

زولفقار صاحب چاہتے تھے کہ وہ یہاں سے شفٹ ہو جائیں لیکن ایانے نہیں مانتی تھی اسے امید تھی کہ وقت بدل جائے گا۔

لیکن حالات بد سے بدترین ہو گئے تھے ان کے سامنے ہی لوگ ان کے بارے میں واہیات باتیں بکنے لگے تھے۔

وہ باہر سے کتنی ہی بہادر سہی لیکن اندر سے اتنی ہی حساس ہوتی جا رہی تھی۔

کیا پھپھو واقعی ہی ایسی ہوتی ہیں...؟اس نے لوگوں سے کافی سنا تھا کہ پھپھو اچھی نہیں ہوتی.....لیکن وہ متفق آج دکھائی دیتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے بنا کچھ جانے اسے دنیا کی نظروں میں بدکار ٹھہرا دیا تھا....

ہاں سب پہچھوا ایسی نہیں ہوتی کچھ جان بھی چھڑکتی ہیں..... لیکن.....

خیر جب لوگوں کی زبانیں بند نہ ہوئیں تو انہوں نے وہ گھر چھوڑ دیا۔

اور وہ لاہور کے ہی ایک دوسرے علاقے میں رہائش پذیر تھے۔

مجھے بدکار کہنے والوں ایک دن تم سب سکون کو ترسو گے..... زندگی میں پہلی بار اس کے منہ سے آہ نکلی تھی

کیونکہ وقت اور حالات نے اسے توڑ دیا تھا۔

زندگی بہتر نہ سہی لیکن ایک ٹھہراؤ آ گیا تھا۔

.....

وہ رات کی فلائیٹ سے روانہ ہو گیا تھا ایک بے کلی تھی اس کے وجود میں جسے وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

اسے کیوں فرق پڑ رہا تھا اگر اس لڑکی نے اسے دیکھ بھی لیا تھا تو.....

ہاں! لیکن وہ اسے غلط سمجھی تھی..... اس نے جھنجھلا کر سر کے بالوں کو مٹھی میں بھرا۔

اسے فرق نہیں پڑنا چاہیے اس لڑکی سے..... وہ جو مرضی سمجھے..... اسے یاد آیا وہ کیسے فاروق سرور سے گھر

جانے کی ضد کر رہی تھی۔

بابا چلیں گھر وہ اپنے باپ کی قمیض کا بازو تھامے بول رہی تھی۔

راحی ابھی مجھے کچھ کام ہیں..... ابھی نہیں جا سکتا ابھی تھوڑی دیر میں چلتے ہیں..... انہوں نے اسے سمجھانا چاہا۔

نہیں..... مجھے ابھی جانا ہے گھر وہ ضد کرتی بولی.....

Posted On Kitab Nagri

پہلے تمہیں آنے کی جلدی تھی اب جانے کی.... کیا کچھ ہوا ہے..؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟ فاروق سرور نے اس کے گرد حصار باندھا۔

بابا مجھے اچھا نہیں لگ رہا..... مجھے گھر جانا ہے وہ نم آنکھیں لیے بولی تو فاروق سرور نے اسے دیکھا۔

اوکے یہیں بیٹھو میں آتا ہوں دس منٹ میں پھر چلتے ہیں انہوں نے حل نکالا۔

وہ جو سر ہلاتی وہاں بیٹھنے لگی تھی اپنی بلی کا خیال آتے ہی اٹھی لیکن اب کی بار وہ واپس اوپر نہیں جانا چاہتی تھی۔

اس کا دل ڈر گیا تھا..... اس نے جو منظر دیکھا تھا اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکال پائی تھی وہ....

اس نے دیکھا تالیہ تن فن کرتی چلی گئی ہے وہ واپس دبے قدموں اوپر آئی اور بلی ڈھونڈنے لگی۔

وہ باہر نکلا تو وہ وہیں دم سادھ کر کھڑی ہو گئی جیسے برف کا مجسمہ ہو.....

افشان بلوچ نے گہری سانس بھری.... یہ ایک تکلیف دہ لمحہ تھا کہ کوئی اس کی ذات سے ڈر رہا تھا۔

اس کی بلی بھی میاؤ کرتی افشان کے کمرے سے باہر نکلی تو وہ اسے اٹھاتی پھرتی سے سیڑھیاں اترتی نیچے آگئی۔

افشان بھی نیچے آیا تھا کہ شام تک وہ اپنی ماں کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔

وہ جانا نہیں چاہتا تھا انہیں چھوڑ کر لیکن مجبوری تھی اور وہ جانتا تھا وہ اکیلی رہ سکتی ہیں آخر اتنے سالوں سے رہتی آئی تھیں جب وہ چھوٹا تھا۔

وہ دونوں کافی کا کپ تھامے بیٹھے تھے۔

.....

خلیل کام ہوا؟ اس نے سگریٹ سلگاتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

جی سر! وہ کسی طور ہاتھ نہیں آرہا تھا لیکن.....

میں اپنے کام میں لیکن سننے کا قائل نہیں ہوں خلیل یہ بات تم اچھے سے جانتے ہو۔

یس سر.....! خاموش کروادیا ہے.....

گڈ! اگلی بار ساری بات ایک ہی سانس میں بتادینا اس نے سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑتے کہا۔

سوری سر.....! خلیل اس بندے کو چاہ کر بھی نہیں سمجھ پایا تھا وہ پل میں تولا پل میں ماشا تھا، کبھی حد سے زیادہ اچھا.... کبھی حد سے زیادہ ظالم... اور اس کے ظلم کا عتاب کون بننے والا تھا وہ جانتا تھا۔

سر اسے کراچی کی ملٹی نیشنل کمپنی میں اپ کا نام لے کر جاب دلوادی ہے.....

ہمم.....

اس پر نظر رکھنی ہے؟ اب کہ اس نے وہ سوال پوچھا جو اس کے دماغ میں چل رہا تھا۔

نہیں..... اس کی اتنی اوقات نہیں کہ ہم اسے اپنا وقت دیں سو فور گیٹ اٹ۔

لیکن سر وہ اتنی اچھی پوسٹ کے قابل نہ تھا....

قابل تو وہ جس چیز کے ہے وہ اسے وقت آنے پر بتاؤ گا..... خیر ایانے زوالفقار اس وقت کہاں ہے؟

سر وہ شفٹ ہو گئے ہیں..... اس نے تھوک نگلتے کہا کیونکہ اتنی اہم خبر وہ اسے دینا بھول گیا تھا۔

واٹ ربش !.....

وہ سگریٹ پھینکتا کھڑا ہوا آنکھوں میں یک دم سرد مہری اتری تھی۔

جی سر یہی لاہور میں اسی شہر میں لیکن دوسرے علاقے میں.....

او کے اڈریس دو.... اور وہ کہیں باہر جائے تو سب سے پہلے مجھے انفارم کرنا۔

Posted On Kitab Nagri

سر آج شام پانچ بجے مال جانا ہے انہوں نے خلیل نے اسے بتایا تو اس کی آنکھیں چمکی۔

او...! گریٹ اب تک کی پہلی اچھی خبر سنائی ہے تم نے.... تو بس طے ہوا کہ آج ایانے زوالفقار کو ایک ملاقات کا شرف بخشتے ہیں.....اس نے دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے کہا۔

سر میں جاؤ؟ خلیل نے کہا۔

نہیں! پاپا اور علیزے کیا کر رہے ہیں آج کل؟

سر بزنس کے سلسلے میں کل نیویارک جا رہے ہیں اور علیزے میڈیم کے اگزامز ہو رہے ہیں اور وہ مسلسل آپ کو فون لگا رہی ہیں جو آپ اٹھا نہیں رہے۔

او کے خلیل بس اتنا ہی.....اس کے کہتے ہی وہ خاموش ہوا۔

جاؤ گھر چلے جاؤ آج زیادہ کام نہیں ہے اب کی بار اس کی آواز میں ایک دھیما پن تھا اس کی شخصیت کا ایک اور پہلو۔

پر سر.....ابھی چھٹی ہونے میں وقت ہے..... خلیل ہچکچایا وہ صبح کی اس کی گفتگو سن چکا تھا۔

اس ریسٹورنٹ کا کھانا اچھا ہے....آج شام اپنی فیملی کو یہاں لے کر جاو.....اور ہاں میرا نام لینا آج کا ڈنر میری طرف سے چھوٹو اور بھابھی کے نام .....

تھینک یو سو مچ سر..... خلیل مسکرایا .....

احد قریشی اپنے آپ میں ایک پہیلی تھا....وہ کب کیا کر جائے کوئی نہیں جانتا تھا۔

.....

افشی میری جان ایک بات مانو گے.....آج وہ اداس تھیں اس کے جانے پر وہ سمجھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی ماما حکم کریں! وہ ان کی گود میں سر رکھتا بولا نظر سامنے گلاس وال سے باہر بیٹھی راحیلہ پر گئی تھی۔

جو ہلکا ہلکا جھولا جھول رہی تھی۔

واپس آکر تم شادی کرلوگے.....انہوں نے اس کے سر میں ہاتھ پھیرتے کہا۔

ماما.....آپ جانتی ہیں مجھے شادی نہیں کرنی ابھی.....وہ جھنجھلایا۔

کبھی نا کبھی تو کرنی ہے.....تو ایک سال کا وقت ہے تمہارے پاس.....اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں اس ایک سال میں خود کو تیار کر کے آنا انہوں نے حتمی لہجے میں کہا۔

لیکن مجھے نہیں لگتا کہ اب تک کوئی لڑکی میں نے ایسی دیکھی ہے جو میرے ساتھ چل سکے....

لیکن میں پسند کر چکی ہوں انہوں نے گلاس وال سے باہر دیکھتے کہا۔

افشاں نے ان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو ان کا مطلب سمجھتا جھٹ سے ان کی گود سے سر اٹھایا۔

نو ماما.....! نو وے.....وہ بچی ہے یار.....آپ کیوں اسی کو مجھ سے ملانے میں لگی ہیں.....

ہاں تو اور کیا تالیہ پسند ہیں تمہیں؟ انہوں نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا۔

ماما!!!!.....تالیہ جیسی لڑکی کبھی بھی میری پسند نہیں ہو سکتی.....

چلو..! فیصلہ میرا ہوگا.....کیونکہ مجھے پتا ہے تمہیں کوئی پسند آئے گی نہیں.....سو یہ کام بھی مجھے سرانجام دینا پڑے گا....

اس نے آنکھیں سکڑیں اور باہر دیکھا جہاں وہ ناک پھر سے اپنی آستین سے صاف کر رہی تھی۔

اس نے آنکھیں گھمائی تو فاطمہ بیگم کا قہقہہ گونجا تو وہ بھی مسکرایا.....یہ ہنسی اسے کتنی عزیز تھی وہ بتا نہیں سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن ان کی مسکراہٹ تب تھمی جب گیٹ سے ایک گاڑی اندر داخل ہوئی۔

وہ گاڑی فیصل بلوچ کی تھی.....انہیں دیکھ کر صائمہ بلوچ کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا وہ وہ شخص تھا جسوں نے ان کے ساتھ زبردستی ایک رشتہ بنایا تھا۔

وہ وہ رات کبھی نہیں بھول سکتی تھی جب ان کی عزت کو نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی تھی لیکن وہ بچ نکلی تھی وہاں سے.....وہ کالی رات زندگی میں وہ کبھی یاد نہیں کرنا چاہتی تھی۔

فیصل بلوچ افشان کو اپنی اولاد کہتے تھے اور جب کوئی پوچھتا کہ واقعی وہ ان کی اولاد ہے تو وہ قہقہہ لگا کر کہتے ہاں سوتیلی.....

وہ جو اندر آرہا تھا نظر ان میں لگے جھولے پر گئی جہاں اس دن والی بچی بیٹھی تھی۔

ان کی نظر کی چمک اور آنکھوں کی خباثت سے ایک شخص بے قرار ہوا تھا.....

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ایانے باہر نکلا کریں بہت ہو گیاسب گزر گیا ہے پیچھے رہ گیا ہے بہت ایک مہینہ ہو چکا ہے۔

میں نے اور تمہارے بابانے تمہاری آواز تک نہیں سنی اس گھر میں.....ہنسو کھیلو یہی زندگی ہے۔

فاطمہ بیگم آج تھک کر اس کے کمرے میں آئیں تھی ان کی بیٹی ایسی تھی نہیں جیسی بن گئی تھی وہ دونوں میاں بیوی متفکر تھے اس کے لیے۔

ماما.....مجھے ڈر لگتا ہے باہر جانے سے کہ شاید کوئی مجھے پہچان نہ لے....

تو ایانے ذوالفقار کو اپنی پہچان سے ڈر لگنے لگا ہے؟

نہیں.....بالکل نہیں....میں مضبوط ہوں اکیلے باہر نکل سکتی ہوں لیکن مجھ میں خود کے لیے لفظ بد کردار سننے کی ہمت نہیں ہوتی آج اس نے حقیقت بتائی تھی۔

ایانے دنیا میں ہزار لڑکیاں ہیں جن کا ریپ ہوا ہے، کڈنیپ ہوئیں ہیں.....ہزاروں قتل بھی مولیسٹ بھی اور روز ایک نئی خبر ہوتی ہے اس کے بابانے اس کے ساتھ آکر بیٹھتے بات شروع کی۔

لیکن آپ کو رب کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ آپ کی عزت پر آنچ نہیں آئی دنیا کیا کہتی ہے کیا نہیں اس بات کو جانے دیں.....وہ کریں جو آپ چاہتی ہیں .....

Posted On Kitab Nagri

اس نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا.....

یہ گھر نیا لیا ہے ہم نے اور دیکھو کتنا رو کھا ہے.... سجاؤ اسے بھی تا کہ رہنے میں مزہ آئے ذوالفقار صاحب نے کہا۔

چلیں پھر مل کر سجاتے ہیں.....اس نے ان دونوں کو دیکھ کر گہری سانس بھری.....ہاں اس کی کوئی غلطی نہیں تھی تو وہ کیوں کسی گلٹ میں رہے .....

نا..... بھئی ساری زندگی یہی کیا ہے اب تمہاری باری.... فاطمہ بیگم نے انکار کیا۔

ہم خود ہی سب کریں گے اور دیکھنا کیا کمال کرتے ہیں وہ چہکتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

ان دونوں نے مسکرا کر اسے دیکھا آج انہیں ایک مہینے بعد ایانے میں پہلی والی ایانے کی جھلک دکھی تھی۔

تو ٹھیک ہے آج سے کام شروع کرو.....ذوالفقار صاحب نے کہا.....کچن آپ کی ماما کا.... باہر کا گارڈن میرا باقی کا گھر آپ کے زمے....

ڈن.....!وہ تالی مارتی بولی.... لیکن اسکے لیے تو بہت چیزوں کی ضرورت ہیں چلیں ماما لے کر آتے ہیں آج سب ....

نا مجھ سے یہ سردی برداشت نہیں ہوتی نا تمہارے بابا سے..... تم خود جاؤ بھئی..... فاطمہ بیگم نے نکار کیا وہ اسے اکیلے بھیجنا چاہتی تھی تا کہ اس کے دل کے تمام ڈر ختم ہوں۔

بابا .....

اوکے ہم چھوڑ آئیں گے لیکن وہاں رکیں گے نہیں آپ سب خرید کر ہمیں بتا دینا ہم لینے آجائیں گے اس کے پہلے باہر مت نکلنا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ زیادہ کھڑے نہیں ہو پاتے تھے اس لیے جانے سے انکار کیا تھا۔

ایا نے فوراً مان گئی اور لسٹ تیار کر کے قریبی مال میں آ گئی۔

جہاں قسمت آج پھر سے ملنے والی تھی۔

.....

انہوں نے قدم اس کی طرف بڑھائے تو افشان اٹھ کھڑا ہوا یہ سب اسے اچھا نہیں لگا تھا کیوں وہ خود نہیں جانتا تھا۔

ہیلو لٹل کپ کیک..... انہوں نے اس کو مخاطب کرتے کہا تو وہ کھڑی ہو گئی۔

آپ کون ہیں.... انکل؟

آپ کا دوست.... وہ مسکرایا..... دوستی کرو گی مجھ سے..... آنکھوں میں حوس صاف دکھ رہی تھی انہوں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جو پیچھے سے آتے افشان نے تھام کر جھٹکا۔

کوشش کریں کہ آج کے بعد یہاں کم آنا ہو..... کیونکہ گارڈز آپ کو اندر آنے کی اجازت نہیں دیں گے..... مجھے یہاں آنے سے کوئی نہیں روک سکتا..... انہوں نے غصے سے کہا۔

اور وہ کس حق سے..... راحیہ ان دونوں کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

خیر تمہارے ساتھ بحث کرنے نہیں آیا.... تم بتاؤ لٹل کپ کیک دوستی کرو گی انہوں نے اب کے پیار سے کہا۔

نہیں.... اکرے گی وہ.....

کیوں؟ تمہاری دوست ہے کیا؟

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتی وہ پھر سے لڑ پڑے تھے۔

نہیں میں ان کی دوست نہیں ہوں..... انہوں نے خود کہا تھا..... راحیہ کو اس دن کی بات یاد آئی تو جھٹ سے بولی۔

افشان بلوچ کو اس وقت وہ لڑکی زہر لگی تھی.....

تو مجھ سے دوستی کر لو.... انہوں نے پھر سے ہاتھ آگے بڑھایا تو وہ کشمکش و چیخ میں مبتلا ہوئی....

ہم مزے کریں گے خوب.... کھیلیں گے وہ اسے اپنی باتوں میں بہلا پھسلا رہے تھے اور تو اور میرے پاس پیپرز بھی ہیں انہوں نے آخری تیر پھینکا تھا جو ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔

سچ میں...؟ وہ ایکسائٹڈ ہوتی بولی .....

ہاں بالکل! تمہیں پسند ہیں تو ایک دلوائیں گے.... وہ جان گئے تھے اس پھولے گال والی بچی کی کمزوری اور پسند جو اس دن افشان کے بل ڈوگز کو دیکھ رہی تھی۔

آپ کو جانا چاہیے اب فیصل بلوچ.... اس نے دانت پکچاتے کہا۔

او کے فرینڈ! راحیہ نے ان کا ہاتھ تھامتے جوش سے کہا۔

فیصل بلوچ نے اس کے ہاتھ کو اپنے انگوٹھے سے سہلایا جو وہ تو نہیں لیکن افشان دیکھ چکا تھا۔

اس نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ نکالا اور اسے بازو سے کھینچے اوپر اپنے کمرے میں لے گیا۔

فیصل بلوچ بھی مسکراتے باہر نکل گئے ....

چھوڑیں ہمیں.... وہ اس سے خوفزدہ ہوئی تھی.....

کیوں کی تم نے ان سے دوستی؟

Posted On Kitab Nagri

ایسے منہ اٹھا کر کسی سے بھی دوستی کرنے لگ جاتی ہو.....وہ چیخا۔

ہم آپ کو کیوں بتائیں.....اپ گندے ہیں.....اس نے وہی منظر یاد آتے کہا۔

افشان بلوچ کی غصے سے دماغ کی رگیں تنی اس کے مزید قریب ہوتے اس کا بازو تھاما .....

میری بات غور سے سنو! تم میرے علاوہ کسی کو دوست نہیں بناؤ گی.....بس مجھ سے باتیں کرو گی سب.....

اس نے ان دیکھی آگ میں قدم رکھ دیا تھا جس سے وہ خود بھی انجان تھا۔

اہم...ہم.....چھوڑیں.....ماما کہتی ہیں.....یہ بیڈ ٹچ ہوتا ہے.....جب بھی کوئی لڑکا آپ کو چھوے تو.....وہ ناک سکیڑتی بولی۔

تو نیچے ان سے کیوں ہاتھ ملایا تھا؟

وہ تو بڑے ہیں.....انکل.....ماما نے بس بوائز کا کہا تھا.....اپنی طرف سے اس نے کافی عقل مندی کی بات کی تھی۔

دور رہو.....ان سے.....اور ہاں ایک اور بات.....تم امانت ہو میری اور خیانت تو مجھے اپنی کسی چھوٹی سی بھی شے میں پسند نہیں.....یاد رکھنا وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتا نکل گیا۔

تو وہ بھی نیچے چلی گئی اور پھر فاروق سرور کے آنے پر گھر۔

افشان بلوچ کی ایک بھی بات اس کے پلے نہیں پڑی تھی سوائے اس کے اس نے اسے اپنی امانت بولا ہے .....

.....

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ شاپنگ کر رہی تھی کہ اسے میسز شاپ پر ایک خوبصورت کرتا دکھا اسے ذوالفقار صاحب کے لیے وہ پسند آیا تھا۔

وہ فوراً آگے بڑھی مخالف نے اپنے قدم اس کے پیچھے بڑھائے تھے۔

وہ کرتا خرید چکی تھی لیکن شاپ کیپر اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

چونکہ باقی سیلز مین اور گرلز آج نہیں تھے کیوں نہیں تھے اسے نہیں پتا تھا لیکن اس آدمی کی نظریں اسے تنگ کر رہی تھیں۔

اسی لیے وہ بنا مزید کچھ خریدے وہ کرتا لے کر کاؤنٹر پر آئی اور بل بنوایا بل دیتے وقت اسے محسوس ہوا کہ اس شخص نے اسے جان کر چھوا ہے۔

لیکن نظر انداز کرتی باہر نکل آئی شاپ میں لوگ کم ہی تھے وہ اپنا تماشا نہیں بنوانا چاہتی تھی۔

اس کے نکلتے ہی اے کیو نے بھی اپنی کی شاپنگ کاؤنٹر پر رکھی اس کی سرخ نظریں اسے کیشیئر پر تھی۔

وہ آدمی بھی اس کی نظروں سے خوفزدہ تھا لیکن اس کا چہرہ نہ دیکھ سکا جو اس نے رومال میں چھپایا تھا۔

اس کے ہاتھ سے اپنا کریڈٹ کارڈ واپس لیتے اس کا ہاتھ ایک لمحے کے لیے تھاما اور دوسرے ہاتھ میں سلگتا ہوئے سگریٹ کو اس کے ہاتھ کی پشت پر رکھا۔

اس آدمی نے سسکی بھرتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے فوراً ہٹایا۔

ابھی کچھ لمحے پہلے اسی ہاتھوں سے چھوا تھا تو نے اس لڑکی کو..... اے کیو نے سلگتے لہجے میں کہا۔

وہ..... آدمی ہکلایا..... ہاتھ پر جلن کا احساس حاوی تھا لیکن اگر سب کو کہتا کرتا تو نقصان اسی کا تھا۔

آئندہ ہاتھ اور نظریں دونوں سنبھال کر..... اے کیو اسے تنبیہ کرتے باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لاسٹ میں اپنے لیے کچھ خرید رہی تھی سوٹ چیک کرنے کے لیے وہ چینجنگ روم کی طرف بڑھی۔

روم کا دروازہ لوک کرتے ہی اس نے لایا ہوا سوٹ ایک طرف رکھا اور دوپٹہ اتارا۔

لائٹ یک دم اوف ہوتے ہی اس نے چیخ مارنی چاہی تھی لیکن مجاف نے اپنی بھاری ہتھیلی اس کے منہ پر رکھی۔

شششش.....! کیا تمہیں اتنی عقل نہیں ہے کہ یوں مالز کے چینجنگ روم میں چینج نہیں کیا کرتے اس کی بھاری آواز اس کے کان میں گونجی۔

ایا نے اس کی سخت گرفت میں پھر پھرائی وہ خوفزدہ تھی .....

ہاتھ ہٹاؤ مجھے آواز نہیں نکلنی چاہیے اب کہ اس کا لہجہ سخت تھا۔

می.... آپ.... کون..... ہیں...؟ اندر... کی... کیسے آئے بوکھلاہٹ کی وجہ سے اس سے الفاظ صحیح سے ادا نہیں ہو پا رہے تھے۔

میں جو کوئی بھی ہوں جلد جان جاؤ گی..... نکلو یہاں سے اور آئندہ اگر ایسے مالز میں کپڑے چینج کیے تو ٹانگیں توڑ دوں گا .....

آپ... ہوتے کون ہیں.... ایا نے اندھیرے میں ہی اسے خود سے دور دھکا دیتے کہا۔

بدتمیزی میں برداشت نہیں کرتا ایا نے زولفقار..... اس کا سرسراتا لہجہ .....

ایا نے برف ہوئی..... وہ کیسے اس کا نام جانتا تھا .....

جاؤ..... فوراً.... اور اگلی بار اکیلی مت نکلنا نہیں تو نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی لائٹ بحال ہوئی تو ایا نے نے فورا اپنا ہاتھ اس کے رومال سے ڈھکے چہرے کی طرف بڑھایا۔

Posted On Kitab Nagri

جسم ہولے ہولے خوف سے کانپ رہا تھا اس سے پہلے وہ کچھ کرتی فائر الارم بول پڑے تھے اور مال کی ایک بڑی دکان سے دھواں نکل رہا تھا۔

لوگوں میں افراتفری مچ گئی تھی شور وہ اندر سن سکتے تھے۔

اسے کیونے اس کا ہاتھ تھاما اور باہر نکالا جہاں دھواں تیزی سے پھیل رہا تھا۔

ڈیم اٹ.....! اس نے جیب سے فون نکالا اور تیزی سے ایک نمبر ڈائل کرنے لگا۔

ایا نے مسلسل اپنا ہاتھ اس سے چھڑوا رہی تھی جو کون تھا نا جانے اور کیوں اس پر ایسے حق جما رہا تھا سب سے زہر اسے ہاتھ پکڑنا لگا تھا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

دن بے ضرر سے گزر رہے تھے وہ وہاں اپنے کام میں ڈوبا تھا پوری طرح لیکن ایک بے سکونی تھی۔
اس کو یہاں آئے چار مہینے گزر گئے تھے.... آج وہ ٹیرس پر کھڑا آسمان کو دیکھ رہا تھا۔
فون رنگ ہونے کی آواز پر وہ چونکا ایک ہی شخص کا ہو سکتا تھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھائی۔
اسلام علیکم ماما!
وعلیکم السلام میری جان! کیسے ہو؟
میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں کیسی طبیعت ہے..؟ دوائی لی ہے فاروق بتا رہا تھا کہ ہلکا سا بخار ہے۔
وہ تو جھلا ہے..... میرے منع کرنے کے باوجود چھوٹی چھوٹی بات بتاتا ہے تمہیں.... اور اب بالکل ٹھیک ہوں۔
اچھی بات ہے نا میری نظر ہے آپ پر.....
ہاہا..... نظر تم اپنے کام پر رکھو تاکہ جلدی ختم ہو اور واپس آسکو.....
جی امید ہے جلدی سب ہو جائے گا.....
دوپہر کو فون نہیں اٹھایا تھا میرا... سچ سچ بتاؤ کسی گوری کا چکر تو نہیں.....
خدا کا خوف کریں ماما..... کنسٹرکشن کا کام آج کل آخری مراحل پر ہے.... آپ کو صحیح سے آواز نہ آتی اس لیے نہیں اٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

نہ ہی ہو تو اچھا ہے..... لڑکی میں ڈھونڈ چکی ہوں میں بتا چکی ہوں تمہیں..... ان کی بات سنتے اس کی آنکھوں کے سامنے چھن سے اس کا عکس ابھرا تھا۔

اچھا.....! اس نے آہستہ سے کہا۔

فاطمہ بیگم نے یہ تبدیلی اچھے سے نوٹ کی تھی آج پہلی بار وہ اپنی شادی کے شکر پہ چڑا نہیں تھا۔

انہوں نے فون کاٹ کر اسے ویڈیو کال کی اور مسکراہٹ گہری ہوئی کیونکہ ان کا مقصد اسے کچھ دکھانا تھا۔

حسین ہو گئیں ہیں آپ تو ماما..... اس نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

شریر.....! میں تو نہیں لیکن کوئی اور حسین ہو گیا ہے انہوں نے اب کی بار شرارت سے کہا تو وہ الجھا۔

کون؟ وہ جو لان میں بیٹھی تھی انہوں نے بیک کیمرہ اون کرتے سامنے کا منظر دکھایا۔

راحیلہ کو وہ اکثر اب فاروق سے کہہ کر بلوانے لگی تھی انہیں وہ معصوم سی لڑکی بہت بھاتی تھی وہ اسے دن بدن عزیز ہوتی جا رہی تھی۔

افشان بلوچ کے دل نے یک دن شور مچایا تھا..... یک دم سب خوشگوار لگا تھا اسے..... دل پہ جیسے ٹھنڈی پھوار پڑی تھی۔

ان چار مہینوں میں بے سکونی کیا تھی وہ اسے اس لمحے محسوس ہوئی تھی اور یہ احساس خوش کن تھا۔

وہ بنا نظر جھپکائے سکرین کو دیکھ رہا تھا وہ بے بی پنک شلوار قمیض میں بالوں کی چوٹی بنائے جو لمبی ہو گئی تھی پھولے گالوں کے ساتھ نیچے جھکی تھی۔

بل ڈوگز پر اس کی نظر پڑتے اس نے دانت کچکچائے۔

Posted On Kitab Nagri

مامایہ خطرناک ہے یار..... منع کریں اسے.... کہ وہ دور رہے کاٹ سکتے ہیں.... اتنی بچی نہیں ہے کہ اپنا اچھا بُرا نہ پہچان پائے۔

اوہو! افشان کیا ہو گیا ہے بندھے ہوئے ہیں وہ.... اور اس کی اپنی بلی بیمار ہو گئی تھی مر گئی بیچاری اس لیے یہاں آ کر ان کے ساتھ بیٹھ جاتی۔

آپ منع کریں اسے.... آیندہ نہ دیکھوں میں.... اب وہ بڑے ہو گئے ہیں کاٹ سکتے ہیں۔

تمہیں کیوں اتنی فکر ہو رہی ہے؟ وہ اب بھی شرارت پر آمادہ تھی۔

.....

لوگوں کی بھگ دڑ میں ایک دم اسے دھکا لگا تھا اور اس کا ہاتھ اے کیو کے ہاتھ سے نکلا اسی موقع کو غنیمت سمجھتے وہ تیزی سے نیچے فلور پر آئی۔

چونکہ نیچے ہی کسی شاپ پر آگ بھڑکی تھی اور ایگزٹ بھی وہیں تھا تو ایک قیامت مچی تھی وہاں۔

اس کی آنکھیں دھوئیں سے بھرنے لگی تھی وہ کہاں کھڑی تھی اسے ہوش نہیں تھا سر مسلسل چکرانے لگا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ گرتی کوئی اسے تھام چکا تھا۔

فوراً پہنچو بیک ڈور پر..... اس نے فون پر کہتے کال کاٹی۔

اسے اٹھاتے وہ بیک ڈور کی طرف بھاگا جہاں سے اب لوگوں کو باہر نکالا جا رہا تھا وہ تیزی سے راستہ بناتا باہر آیا۔

گاڑی کی سیٹ پر اسے لٹاتے پانی کی بوتل اٹھاتے اس کے چہرے پر چھینٹے پھینکے تو وہ ہوش میں آئی۔

ہوش میں آتے ہی وہ مسلسل کھانس رہی تھی اے کیو نے سلگتی نگاہیں اس کے وجود پر ڈالی۔

Posted On Kitab Nagri

خلیل گھر چھوڑ کر آؤ اسے.....اس نے پیچھے کھڑے خلیل کو مخاطب کیا تو وہ بھی چونکی۔

اسے واپس دیکھ کر وہ مزید خوفزدہ ہوئی تھی میں... کہی... کہیں نہیں..... جاؤ.... گی .....

وہ خلیل کو دیکھ کر بولی کہ شاید وہ اس کی بات مان لے .....

تمہیں... تمہیں..... معاذ... نے بھیجا.. ہے نا..... وہ جو پلٹنے لگا تھا واپس اس کی طرف مڑا اور تیزی سے قریب آیا۔

زیادہ بکواس نہیں سنو میں..... خلیل تمہیں سہی سلامت گھر چھوڑ آئے گا تمہیں.....اور ہاں آئندہ یہ نام تمہاری زبان پر نہ آئے.....اس نے سختی سے اس کا بازو پکڑتے کہا۔

لیک... لیکن میں چلی جاؤ.... گی.. کیوں پیچھے پڑ گئے ہیں.....؟ وہ ایانے کو خوف میں مبتلا کر رہا تھا ایسے کیسے کوئی راہ چلتا شخص اسے جانتا تھا اور اب گھر چھوڑ رہا تھا۔

خلیل گاڑی لے کر گھر پہنچا دینا میری وہ جو اسے خلیل کے ساتھ بھیجنے کا ارادہ رکھتا تھا اس کی ہٹ دھرمی دیکھ کر پل میں فیصلہ بدل گیا۔

خلیل کو اس لڑکی پر رحم آیا جو اسے کیو کے ہتھے چڑھ گئی تھی.....

اے کیو نے گاڑی میں بیٹھتے زور سے دروازہ بند کیا اور گاڑی سٹارٹ کی ....

دیکھیں.... میں آپ.. کے سا... ساتھ نہیں جاؤ گی.... ایانے نے خوف سے اس کی شرٹ کھینچ کر اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔

لیکن مخالف نے اسے اگنور کیا تھا.....اور سٹیرنگ پر گرفت مضبوط کی۔

Posted On Kitab Nagri

ایا نے روتی آنکھوں سے اس شخص کو دیکھا اور گاڑی کا دروازہ کھولا لیکن اسے لاک دیکھ کر اس نے سسکی بھری۔

اس نے جھٹکے سے لا کر گاڑی اس کے گھر کے سامنے روکی تو ایا نے بے یقینی سے اسے دیکھا وہ اسے غلط سمجھ رہی تھی .....

لیکن .....

ذوالفقار صاحب اپنی بائیک نکال رہے تھے افراتفری میں.... کیونکہ مال میں لگی آگ کی خبر میڈیا کی وجہ سے ہر نیوز پر چل رہی تھی۔

وہ گاڑی سے نکلتے ہی اندر کی طرف بڑھی.....بنا مڑ کر اس شخص کو دیکھے.....اب کی بار لاک نہیں تھا.....

دروازے پر ...

بابا.....وہ بھاگ کر ان کے پاس آئی تو انہوں نے اسے گلے لگایا اس کا ماتھا چوما..... ٹھیک ہو؟

جی بابا.....! وہ جو ابھی اس سے کچھ اور پوچھتے گیٹ کے پاس کھڑی گاڑی اور اس ایک اس شخص کو دیکھ کر چونکے۔

اندر جائیں ایا نے اپ کی ماما پریشان تھی میں گیٹ کا لاک لگا کر آتا ہوں جو انہوں نے بائیک نکالنے کے لیے کھولا تھا۔

آپ نے ایا نے بیٹی کو گھر پہنچایا ہے ذوالفقار صاحب نے اس خوبرو شخص سے پوچھا .....

تو اس نے ان کے سامنے سر جھکایا.....جی...

ذوالفقار صاحب نے متاثر نظروں سے اسے دیکھا تھا....اور اس کے سر پہ پیار دیا .....

Posted On Kitab Nagri

اندر آؤ... بچے وہ اب بھی حیران تھے کہ ایک انجان شخص نے ان کی بیٹی کی مدد کیوں کی..... شاید ایسے خدشے ہر بیٹی کے باپ کو ہوتے ہیں۔

فکر کی بات نہیں ہے آنکل..... آپ کی بیٹی محفوظ ہے ....

اندر آؤ.... بیٹے کیا نام ہے آپ کا؟

احد قریشی..... نہیں پھر کبھی سہی انکل .....

چلو جیسے تمہاری مرضی..... وہ باقی کی بات ایانے سے پوچھنے کا سوچتے اندر کی طرف بڑھنے لگے۔

انکل.....! پیچھے سے آتی آواز پر پلٹے ....

جی! جہاں وہ کھڑا انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

کوشش کریں کہ ایانے دوبارہ اکیلی باہر نہ نکلیں..... جلد ملاقات ہوگی وہ کہتا خود چلا گیا۔

لیکن زوالفقار صاحب نے دور تک اس کی گاڑی سے نکلتے دھویں کو دیکھا تھا وہ کون تھا اور ان کی بیٹی کو کیسے جانتا تھا .....

ہزاروں سوچیں سوچتے وہ اندر کی طرف بڑھے.... اس نے کہا تھا جلد ملاقات ہوگی اس کی نظروں کے تاثر سے انہیں لگا تھا کہ واقعی وہ جلد واپس آئے گا۔

کیوں؟ یہ کوئی نہیں جانتا تھا ....

.....

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا رامیہ کی آواز گونجی۔

Posted On Kitab Nagri

آنٹی آپ کو پتا ہے وہ جو انکل آتے ہیں انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ مجھے پی ایچ ڈی کروائیں گے۔

افشاں بلوچ کی بیٹی فون پر سخت ہوئی تھی۔

ماما اب میں رکھتا ہوں کچھ تھا جو اسے شدید برا لگا تھا کیا وہ بہتر جانتا تھا اب۔

اس نے فون کاٹتے ہی ایک اور جگہ فون کال ملائی۔

روبرٹ ایک وائٹ پیپر چھوٹا سا بالکل جو سب سے زیادہ ڈیمانڈ میں ہو اسے خریدو اور میرے بھیجے گئے پتے پر دو دن تک پہنچ جانا چاہیے۔

اوکے کا سگنل ملتے اس نے سکون کا سانس لیا دل کی دھڑکنوں میں ایک اور بار انتشار برپا ہوا تھا۔

اس کے وجود پر چھائی بے کلی ایک دم معدوم پڑی تھی یہ کیا تھا وہ جانتا تھا لیکن خود سے نظریں چرا رہا تھا۔

اور پھر اگلے دو دن بعد اس کا کام ہو گیا تھا ہوتا کیوں نا افشاں بلوچ جو بات منہ سے نکالتا تھا وہ اس کے ورکرز پر فرض تھا پورا کرنا۔

افشی یہ کتے کا بچہ کیوں بھیجا ہے اس کے سوچ کے مطابق فاطمہ بیگم کا فون آ چکا تھا وہ اسے استفسار کر رہیں تھی۔

اس کے لیے بھیجا ہے تاکہ ہل ڈوگز اور دوسرے لوگوں سے دور رہے وہ.... اس نے سنجیدگی سے کہا۔

اس کے لیے... کس کے لیے کس کی بات کر رہے ہو؟ وہ سمجھ گئیں تھی لیکن اس کے منہ سے سننا چاہتی تھی۔

ماما آپ جانتی ہیں یار..... اور ہاں اسے فیصل بلوچ سے دور رکھیں.....

ٹھیک ہیں غصہ نہیں ہو..... میں خود بھی کوشش کرتی ہوں کہ وہ دور رہے کیونکہ فیصل بلوچ اسے دیکھ کر ہی رال ٹپکانے لگتا تھا اس کی فطرت سے اب وہ دونوں واقف تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے آنکھیں بند کر کے کھولی..... جیسے غصے کو ضبط کرنا چاہا ہو، اچھا ایک بات سنیں اس نے خود کو نارمل کرتے کہا۔

معلوم ہے اسے دے کر اس کاری ایکشن تم تک پہنچانا ہے وہ ماں تھی اس کی.... اس کے لہجے سے سمجھ جاتی تھی۔

وہاں میلوں دور بیٹھے اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھائی تھی شاید یہاں کے لوگ اسے ایسا مسکراتے دیکھ لیتے تو رشک کھا کر مر جاتے۔

راحمیہ کے ایف ایس سی کے امتحانات ہونے والے تھے وہ بری طرح پڑھائی میں مگن تھی کیونکہ پڑھائی سے اسے کوئی خاص لگن نہیں تھی۔

اس کا شوق کینوس پر رنگ بھرنا تھا لیکن فاروق سرور چاہتے تھے کہ وہ ایف ایس سی کرے لیکن اب انہیں بھی سمجھ آگئی تھی کہ ان کی اولاد کا اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔

وہ شرارتیں کرتی دن بھر وہیں رونق لگائے رکھتی تھی سمیرا بیگم اس پر بہت آیات کا ورد کیا کرتی تھی کیونکہ اسے لے کر انہیں ہمیشہ انجانے خدشے ستاتے تھے۔

چلو راحی! فاطمہ بیگم کا بلاوا آیا ہے چلنا ہے تو آجاؤ.... وہ جو ماں سے بالوں میں تیل لگا رہی تھی فٹ اٹھی۔

راحی آج رہنے دو کل چلی جانا اس کی ماں نے ٹوکا۔

نہیں وہ میری بیسٹ فرینڈ ہیں.... ناراض ہو جائیں گی.... وہ دونوں میاں بیوی مسکرائے یہ سچ تھا..... فاطمہ بیگم اس سے بہت محبت کرتی تھی۔

سمیرا بیگم بھی ان سے کئی بار مل چکی تھی اور ان کی آنکھوں میں اپنی بیٹی کے لیے پسندیدگی وہ دیکھ چکی تھی۔

ان کی آنکھوں میں امید دکھتی تھی کہ ان کی بیٹی شاید اس اچھے گھر میں رہے..... جیسے ہر ماں کا خواب ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تیار ہوتی فٹ سے نیچے آئی اور ان کے ساتھ نکل گئی۔

سمیرا بیگم کئی لمحے اسے کھڑی جاتا دیکھتی رہی تھی رب العزت میری اولاد کی حفاظت کرنا.....

وہ اسے حجاب لینا سکھا رہی تھی آج کل.... لیکن یہ کافی مشکل مرحلہ تھا کیونکہ راحیہ کو پسند نہیں آرہا تھا۔

اس کا کہنا تھا کہ لوگ اسے کنجی سمجھیں گے.... لیکن اب اس کے اس سادہ حسن کو دیکھتے وہ پریشان رہتی تھی۔

اب بھی وہ ایسے ہی گئی تھی ہلکا سا دوپٹہ رکھے چونکہ باپ کے ساتھ گئی تھی اس لیے انہوں نے کچھ نہیں کہا تھا۔

لیکن آج کل وہ اسے یہ سب سکھا رہی تھی وہ جانتی تھی وہ بہت معصوم ہے یہی وجہ تھی کہ اسے گھر سے نہیں نکلنے دیتی تھیں وہ۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

زندگی اپنے ڈگر پر چل رہی تھی زولفقار صاحب نے اس دن کے بعد ایانے کو سچ میں اکیلے نہیں نکلنے دیا تھا۔
اس بات کو مہینہ گزر چکا تھا ایانے نے اس شخص کو پہچاننے سے منع کر دیا تھا..... تو زولفقار صاحب نے بات زیادہ آگے نہیں بڑھائی تھی۔
ان کی طبیعت پچھلے دو دنوں سے خراب تھی..... کیوں تھی فاطمہ بیگم اچھے سے جانتی تھی۔
انہیں ایانے کی فکر تھی..... تھی تو صنفِ نازک ہی اور شادی تو انہوں نے اس کی کرنی ہی تھی لیکن زمانے سے بھروسہ اٹھ گیا تھا۔
وہ اپنی قیمتی اولاد کو لٹتا نہیں دیکھ سکتے تھے یہی سوچ انہیں اندر ہی اندر کھا رہی تھی۔
فاطمہ بیگم نے آکر انہیں کچھ لوگوں کے آنے کی خبر دی تو وہ سوچوں کے گرداب سے باہر آئے۔
ایانے سو رہی تھی..... اس لیے نیچے نہیں آئی..... شاید مخالف کے لیے اچھا تھا..... قسمت اس کا پورا ساتھ دے رہی تھی۔
زولفقار صاحب نے اس دن والے نوجوان کو دیکھتے حیرت سے نشست سنبھالی۔
یعنی..... وہ سچ کہہ رہا تھا اس دن..... آج اس کے ساتھ ایک عورت بھی تھی اور ایک آدمی بھی شاید والدین تھے اس کے۔
چائے اور دیگر لوازمات سرو کرنے کے بعد وہ مدعے پر آئے تو زولفقار صاحب اور فاطمہ بیگم سکتے میں آگئے۔

Posted On Kitab Nagri

زولفقار صاحب نے اس شخص کو دیکھا جو آرام دہ حالات میں بیٹھا تھا جیسے جو ہو رہا ہو.... وہی اس نے سوچا ہو ....

ہم آپ کو سوچ کر بتائیں گے..... فاطمہ بیگم نے دھیمے لہجے میں کہا اس بار وہ کوئی جلدی نہیں کرنا چاہتے تھے۔

اسکیوزمی مخالف فون کا بہانہ کرتا باہر نکل گیا۔

کون آیا ہے بابا.....؟ ایانے آوازیں سنتی نیچے آئی تھی۔

کچھ مہمان آئے ہیں ملو آکر زولفقار صاحب نے اسے ان دو لوگوں کی طرف متوجہ کیا۔

اسلام علیکم! اس نے ہچکچاتے سلام کیا جس کا جواب انہوں نے خوش اسلوبی سے دیا تھا۔

عورت کافی اچھے سے ملی تھی لیکن اس شخص کا باپ اب بھی خاموش بیٹھا تھا تب سے۔

وہ دو تین باتیں کرتے اٹھ گئے تھے جاتے وقت وہ رکے اور ایانے کے سر پر پیار دینے لگے زولفقار صاحب اور فاطمہ بیگم دھیما سا مسکرائے۔

ایانے سب سے انجان تھی اس لیے وہیں بیٹھ گئی وہ دونوں ان کو باہر گیٹ تک چھوڑنے گئے تھے۔

اب اس کی قسمت کا فیصلہ ہونا تھا .....

.....

بیسٹ فرینڈ دیکھیں میں آگئی ہوں وہ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی چلائی۔

ارے آرام سے آؤ گر جاؤ گی وہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔

کیسی ہیں؟ اس نے ان کا تھامنے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

بالکل ٹھیک !اور آج میرے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے انہوں نے کہا تو وہ چہچہاتی اٹھی فاروق سرور مسکرائے۔

پلیز جلدی بتائیں نا بیسٹ فرینڈ.....وہ ان کا ہاتھ تھامتی منت کرنے لگی۔

اوکے اوکے رکو !انہوں نے ایک ڈبہ ملازم کے ہاتھ منگوا کر اسے دیا۔

بیسٹ فرینڈ یہ تو ہل رہا ہے کہیں اس میں سانپ تو نہیں.....وہ خوفزدہ ہوتی پیچھے ہٹی۔

ارے نہیں بھئی !کھولو اس کو مجھے امید ہے یہ تمہاری زندگی کا اب تک کا بہترین تحفہ ہونے والا ہے۔

ایسا کیا؟وہ پاس آتی دوبارہ ڈبے کا معائنہ کرنے لگی اور پھر اوپر لگا ربن کھینچا تو ڈبہ کھل گیا۔

وہ وہیں ساکت ہوتی منہ پر ہاتھ رکھ گئی اور ٹکر ٹکر دیکھنے لگی.....

یہ سچ میں میرا ہے ؟وہ اب تک بے یقین کھڑی تھی۔

ہاں تمہارا ہے انہوں نے مسکراتے کہا اور ایک نظر فون کی سکرین پر ریکھا جہاں سب ریکورڈ ہو رہا تھا۔

اس نے جھکتے ڈبے میں سے وہ پپی نکالا اور گود میں اٹھایا وہ سفید رنگ کا پپی اعلیٰ نسل کا اس وقت کا سب سے ڈیمنڈنگ جنس کا تھا.....اس کی نیلی آنکھوں پر اس نے ہاتھ پھیرا اور پھر کھلکھلا کر ہنسی۔

پپی.....وہ اسے لے کر گول گول گھومنے لگی.....یہ میرا اب تک کا بیسٹ سرپرائز تھا۔

بابا.....دیکھیں.....یہ کتنا کیوٹ ہے وہ اسے گول گول گھماتی اب رک کر ان کے پاس آئی اس کے پاؤں زمین پر ٹک ہی نہیں رہے تھے۔

فاروق سرور نے مسکراتے سامنے بیٹھی اس شفیق عورت کا دیکھا دل میں ان کے لیے عزت آج اور بڑھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بیسٹ فرینڈ اب یہ میرا ہے نا.... مطلب پورا کا پورا.... میں اسے کے کر جا سکتی ہوں نا..... یا اسے آپ کے ساتھ شئر کرنا ہو گا.... وہ پہلے پر جوش اور اس کے بعد دھیمے لہجے میں بولی۔

ہاہاہا..... کیا چیز ہو تم راحی..... وہ مسکرائی۔

یہاں آؤ! اسے پاس بلاتے اس کے ماتھا چومتے بولی یہ تمہارا ہے بس.... کسی سے شئیر نہیں کرنا۔

اوکے..... آئی لو یو.... بیسٹ فرینڈ.... وہ ان کے گلے لگتی چلائی۔

میلوں دور بیٹھا وہ شخص سامنے موجود بھیجی گئی ویڈیو کو کوئی ساتویں بار دیکھ رہا تھا۔

اس کی آنکھوں کی چمک اور خوشی باقی کے مناظر کو دھندلا رہی تھی اس نے مسکراتے آنکھوں میں اس کا عکس محفوظ کیا۔

.....

بارہ دسمبر

اُس نے نم آنکھیں اٹھا کر اپنے باپ کو دیکھا جنہوں نے سر ہاں میں ہلایا تھا۔

قب.... قبول.... قبول ہے

قبول ہے....

قبو... قبول ہے.....

بنا دیکھے وہ اپنا وجود کسی کے نام کر چکی تھی صرف اپنے باپ کو معتبر کرنے کے لیے جنہوں نے تب اس کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا جب پوری دنیا نے اس سے کنارہ کر لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دل کی حالت عجیب سی تھی وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئی دل میں زرا برابر اس شخص کو دیکھنے کی خواہش نہیں جاگی تھی جو نیچے موجود تھا۔

سب بدل گیا تھا مہینے پہلے اسے کسی اور کے نام تیار کیا گیا تھا لیکن..... آج وہ کسی اور کے نام ہو گئی تھی جسے وہ جانتی تک نہیں تھی۔

اس نے اپنے باپ کی گرتی طبیعت کو دیکھتے ایک بار پھر سر جھاں میں ہلا کر خاموشی سادھ لی تھی۔

وہ اپنی قسمت کا بہاؤ دیکھنا چاہتی تھی ایک آخری بار .....

وہ جانتی تھی کچھ لمحوں میں اس کی رخصتی ہے..... وہ کیسا ہے.... کیسا ہو گا... آنے والی زندگی کیسی ہے ان سب سے انجان۔

اس نے تھک کر نم آنکھیں بند کی تو ایک آنسو رخسار پر بہہ نکلا اسے اپنی وہ تمام دعائیں یاد آئیں جس میں اس نے خود کے لیے رب العزت سے صرف ایک بہترین شخص مانگا تھا۔

احد قریشی..... اپنے ہاتھ کی مہندی جس کا رنگ گہرا تھا شدید.....

پہلی بار اس کا دل دھڑکا تھا اس نام پر.....

.....

وقت کو وقت دے کر

بھی دیکھا میں نے

جو نہیں تھا میرا اس کے لیے

مر کر بھی دیکھا میں نے

Posted On Kitab Nagri

از قلم خود۔

وہ کیسے اس گھر سے رخصت ہوئی نہیں جانتی تھی کچھ بھی تو اسے معلوم نہ تھا سب اتنی جلدی کیوں ہو رہا تھا وہ نہیں سمجھ پائی تھی۔

مہینے پہلے رشتہ آتے ہی قبول کر لیا گیا تھا اور آج وہ کسی اور کی دہلیز پار گئی تھی۔

گھر میں کوئی نہ تھا یہ کیسی شادی تھی جہاں نہ مہمان تھے نا گھر کے لوگ جو اسے کم از کم خوش آمدید تو کہتے۔

اتنے بڑے گھر میں وہ اکیلی کھڑی تھی ملازم تھے جو اپنے کوارٹرز میں جا چکے تھے وہ کئی لمحے ہونق بنی وہیں کھڑی رہی۔

پھر گہری سانس چھوڑتے قدم آگے بڑھائے اور سامنے موجود صوفے پر بیٹھ گئی اس شخص کی ایک آدھ بار جھلک ہی دیکھی تھی۔

جس سے ایک مضبوط رشتہ بن گیا تھا اسے سوچتے دل کی دھڑکنوں میں ایک بار پھر انتشار برپا ہوا تھا۔

تھکاوٹ اتنی تھی کہ وہ بس سونا چاہتی تھی نا جانے کتنی ہی راتیں اس نے بے سکونی میں گزاریں تھی۔

لیکن اب کی بار اسے معلوم نہیں تھا کہ اس گھر میں جو کہنے کو اب اس کا تھا اس میں اس کا کون سا کمرہ تھا۔

جو ساتھ لایا تھا وہ تو دروازے سے ہی واپس جا چکا تھا کہاں یہ اسے نہیں معلوم تھا ...

اب آگے کیا ہونے والا تھا یہ سوچتے اس کا دل بُرے طریقے سے دھڑک رہا تھا۔

کچھ تھا جو نارمل نہیں تھا ہاں سب ہی تو..... شادی جیسا وہاں کچھ تھا ہی نہیں..... نہ سجاوٹ، نہ لوگ، نہ رسومات.....

Posted On Kitab Nagri

انجانے واہمے اسے گھیرے ہوئے تھے.....اس نے تھک کر آنکھیں موندلی آنے والے لمحات کے لیے اس نے خود کو تیار کیا تھا۔

.....

کسی نے افشان بلوچ کے دل کی دنیا میں پہلی بار قدم رکھا تھا کوئی تھا جو اس کے دل کی دھڑکنوں کو بڑھانے لگا تھا۔

وہ بہت شدت پسند تھا اپنی چیزوں کو لے کر وہ تو پھر انسان تھی۔

وہ خود سے بھی یہ اعتراف نہیں کر رہا تھا کہ راحیہ فاروق اس کے دل پر اونچا مقام پا چکی ہے وہ بچی تھی اس سے سات آٹھ سال چھوٹی۔

افشان بلوچ نے آج تک کسی لڑکی کو مڑ کر نہیں دیکھا تھا لیکن راحیہ کی ایک نظر اسے یہاں میلوں دور بیٹھے سکون دے گئی تھی۔

وہ ڈرتا تھا اس کے قریب جانے سے کیونکہ اس کی شدتوں کو برداشت کرنا آسان کام نہیں تھا۔

افشان بلوچ کو لگتا تھا جو چیز اسے پسند آگئی ہے اس پر صرف اسی کا حق ہے وہ تو پھر ایک جیتی جاگتی انسان تھی۔

کسی نمبر پر فون ملاتے اس نے فون کو کان کے ساتھ لگایا۔

راحیہ فارق کی ایک ایک خبر پر نظر رکھو ....

اسے کچھ ہوا تو میں تم لوگوں کے ساتھ کیا کر سکتا ہوں اس بات کا اندازہ تمہیں اچھے سے ہے۔

اس کے گھر کے آس پاس رہنا ہے.....وہ اکیلی باہر نہ جائے.....اس کی حفاظت کا ذمہ تمہیں دیا ہے اس کا مطلب افشان بلوچ نے تمہیں اپنی زندگی کے سب سے انمول خزانے کی حفاظت پر مامور کیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے سر!....

ایک اور بات.....

اسے کوئی ہاتھ تو کیا نظر اٹھا کر بھی دیکھے تو آنکھیں نکال دینا.....

مخالف سمت موجود شخص کے ہاتھ کانپے وہ جانتا تھا جو افشان بلوچ کہہ رہا ہے وہ کر دکھائے گا اگر اس نے نا کیا تو۔

اوکے سنتے ہی اس نے فون کاٹ دیا.....

دل کو قرار آیا تھا بل کے لیے کہ اب وہ محفوظ تھی۔

یہ صرف اس کا خیال تھا ایک.... جو بہت جلد غلط فہمی بن کر اسے مار دینے والا تھا۔

.....

کوئی نہیں جانتا تھا اس جلد شادی کی وجہ سوائے اے کیو اور زولفقار صاحب کے۔

بیٹی کے باپ تھے وہ بھی... کہاں انہیں ہضم ہونا تھا کسی شخص کا ایک روزان کی بیٹی کو گھر چھوڑنا اور اب سیدھا رشتہ لینے آجانا۔

وہ بھی وہ شخص جسے انہوں نے اس سے قبل نہ دیکھا تھا اور ان کی بیٹی جانتی تھی اسے۔

وہ اس رشتے کا کافی باریک بینی سے مشاہدہ کر رہے تھے...

وہ اس محلے میں نئے تھے ایسا بھی نہیں تھا کے ایانے یہاں کسی سے گھلی ملی ہو اور پسند آگئی ہو۔

وہ اس رشتے کو شاید ہاں نہ کہتے ابھی.... کافی وقت درکار تھا انہیں جانچ پڑتال کرنے کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چونکے تب جب دو دن بعد وہ شخص پھر سے شام کو ان کے دروازے پر تھا زوالفقار صاحب نے اسے ڈرائنگ روم میں بٹھاتے آج اسے معمے کو حل کرنے کا سوچا۔

ایانے اور ان کی اہلیہ گھر پر نہیں تھی.....

فاطمہ بیگم کے دانت میں کافی درد تھا جس کی وجہ سے وہ دونوں ڈاکٹر پر گئی تھی۔

جی تو برخوردار ....

اب آپ خود بتانا پسند کریں گے کہ ایانے کو کیسے جانتے ہیں...؟انہوں نے گلہ کھنگارتے اسے دیکھا۔

جو مطمئن سا بیٹھا تھا یہی چیز متاثر کن تھی اس میں جیسے شاید وہ حالات کو پہلے سے جانتا ہو۔

مجھے آپ کی بیٹی پسند ہے میں شادی کرنا چاہتا ہوں...اس نے عام سے انداز میں کہتے ان پر نظریں جمائی۔

اچھا....اور یہ پسند کافی دیر بعد نہیں سامنے آئی؟اے کیونے داردی ان کی حاضر جوابی کی۔

پہلے موقع نہیں ملا ....

مجھے بزنس کے سلسلے میں کہیں باہر جانا پڑا...واپس آیا تو پتا چلا کہ آپ نے اس کی شادی طے کر دی ہے وہ وہی بولا جو سوچ کر آیا تھا۔

او....تو مطلب جانتے ہو جو ہوا؟اب کہ ان کی آواز دھیمی پڑی تھی جوابے کیونے بخوبی نوٹ کی۔

ایک ایک بات جانتا ہوں میں انکل.....اور معذرت کہ میں تب وہاں موجود نہیں تھا نہیں تو حالات اتنے نہ بگڑتے ...

وہ شخص اب شہر سے باہر جا چکا ہے۔

تمہیں کیسے پتا؟اب کے ان کی حیرت بجا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی کرتوت ایسے نہیں تھے کہ ان لوگوں کو مزید یہاں گند پھیلانے کے لیے رکھا جاتا .....

خود کی عزت اور خود سے منسلک لوگوں کی حفاظت مجھے اچھے سے کرنی آتی ہے اب کہ اس کا لہجہ سخت تھا۔

محبت ہے....؟

ہماری بیٹی سے ایک آخری سوال پر جانچا تھا اسے۔

نہیں...!ان کی توقع کے برعکس جواب انہیں مزید حیرت میں ڈال گیا تھا۔

ابھی صرف پسند ہیں وہ.... محبت محرم رشتوں میں ہو تو زیادہ بھلی لگتی ہے...اے کیو نے جواب دیا ...

ذوالفقار صاحب نے اس خوبرو شخص کو دیکھا جو دل کا صاف تھا....بہت شفاف آئینے کی طرح۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری جان کی حفاظت اچھے سے کرو گے تم...انہوں نے اٹھ کر اسے گلے لگاتے کہا تو وہ مسکرایا۔

پراسرار مسکراہٹ.....

آخر احد قریشی جو کرنے کا سوچے وہ کر کے رہتا ہے۔

یہ کوئی فلم نہیں تھی نا کوئی افسانوی کہانی جہاں ایک باپ ایک بیٹی کو اس لیے سامنے شخص کو دے دیتا کہ وہ امیر ہے اور اسے پسند کرتا ہے۔

یہ حقیقت تھی ایک بیٹی کا باپ لوگوں کو اچھے سے جانچ کر اپنی اولاد سونپتا ہے....اس کے بعد انہوں نے سب جانا تھا اس سے اس کے بارے میں۔

کئی جگہ سے جانچ پرتال کروانے کے بعد ہاں کی گئی تھی۔انہوں نے رب پر بھروسہ کرتے اپنی اولاد اس شخص کو سونپ دی تھی جو ان کا اعتبار جیت چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شادی کی صبح نکاح ہوتے وقت احد کے والد نے احد کا زاتی گھر ایانے کے نام کیا تھا وہ اصولوں کے پکے انسان تھے۔

اب وہ ان کے بیٹے کی عزت تھی اس کی سیکورٹی کے لیے انہوں نے ایک قدم اٹھایا تھا۔

جس سے ذوالفقار صاحب مزید مطمئن ہو گئے تھے لیکن .....

نہیں جانتے تھے کہ قسمت ان کی لاڈلی اولاد پر کیسے کیسے ظلم ڈھانے والی تھی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

راحیلہ اس دن سے اپنے پپی کو ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑ رہی تھی سیکنڈ ایئر کے امتحانات سے فارغ ہو گئی تھی وہ۔

کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ سترہ سال کی لڑکی ہے اسے اس کی معصومیت اور بھولا پن اپنی عمر سے چھوٹا بناتا تھا۔

وہ صائمہ بلوچ سے روز ملنے جاتی تھی کافی دیر ان کے ساتھ گزارتی تھی۔

یہی وجہ تھی کہ وہ ایک دوسرے کے لیے ضروری ہو گئیں تھیں۔

آج بھی وہ چہکتی ان سے ملنے کے لیے نکلی تھی ....

لیکن ....

نہیں جانتی تھی کہ آج اس کی زندگی کا بھیانک دن ہونے والا ہے۔

کئی دنوں سے ایک شخص اس کا پیچھا کر رہا تھا یہ وہی تھا جس کو افشان بلوچ نے ایسا کرنے کو کہا تھا۔

لیکن کوئی اور بھی تھا جو اس بچی کو پانے کے لیے کسی کے کہنے پر اس کا پیچھا کرتا تھا جس دن وہ ہاتھ آتی اس کو اپنے مالک کے پاس پہنچا کر انعام تو پاتا ہی لیکن اس کے بعد وہ بھی اس حسن پر ہاتھ صاف کرتا۔

ایسا کرنے کا اسے فیصل بلوچ نے کہا تھا لیکن اس آدمی کی خود کی نیت میں بھی کھوٹ تھا۔

وہ آج پھر ضد کر کے حجاب نہیں لے کر آئی تھی اس سے نہیں سنبھالا جاتا تھا۔

ریشمی دوپٹہ جو اس کی ماں نے ڈانٹ کر اس کے سر پر دیا تھا۔

اسے ٹکائے رہنے کے لیے مضبوطی سے اس نے تھام رکھا تھا۔

فاروق سرور اسے ساتھ لائے تھے ابھی وہ وہیں موجود تھے کہ انہیں فون آ گیا ان کے ہمسائے میں فوتگی ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان کے ساتھ کافی اچھے تعلقات تھے فاروق سرور کے اس لیے وہ چلے گئے راحیلہ کو وہیں چھوڑ کر صائمہ بیگم کو بتا کر۔

وہ وہیں لان میں کھیل رہی تھی کہ فیصل بلوچ بھی آگیا اسے اس کے ذرائع کے مطابق خبر ہو گئی تھی کہ اس بچی کا باپ جا چکا ہے۔

اس کی نظر اس پھولے گال والی بچی پر تھی ...

اسے ننھی کلیوں سے کھیل کر انہیں مسلنے کا بے حد شوق تھا۔

وہ وقت کا فرعون تھا یہ بھول بیٹھا تھا کہ خود بھی ایک بیٹی کا باپ ہے۔

وہ شیطانی مسکراہٹ دباتے اس کے قریب آیا جو اپنے پپی کو ڈوگ فوڈ کھلا رہی تھی نیچے جھکے۔

اسے جھکے دیکھ فیصل بلوچ نے خباثت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور اسے متوجہ کرنے کے لیے اس کے قریب نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اس کا ہاتھ تھام کر سہلایا۔

وہ اس کی اچانک آمد پر ڈر گئی تھی اس کے ہاتھ سے فوراً اپنا ہاتھ چھڑوایا بیشک اتنی عقل نہ تھی لیکن تھی تو صنفِ نازک۔

اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ بیڈ ٹچ تھا اس نے سہمی نظروں سے اسے دیکھا اور ایک نظر اندر۔

جہاں صائمہ بیگم نماز ادا کرنے گئی تھی۔

دوست ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے.... ؟فیصل بلوچ بولا تو وہ کھڑی ہو گئی اس کا پپی بھی بھونکنے لگا تھا۔

وہ بنا کچھ بولے اندر کی طرف بڑھنے لگی تھی کیونکہ اسے اس شخص کی نظروں سے خوف آرہا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

وہ اندر داخل ہوا اور نظر سامنے موجود صوفے پر نیم دراز اس وجود پر پڑی جواب اس کی ذات سے منسلک تھی۔

سرخ لہنگے میں جس کا دوپٹہ نیچے زمین پر پڑا تھا آدھی چوڑیاں زمین پر اور آدھی اس کے ہاتھ میں تھیں۔

ہیلز اسے دروازے کے قریب ہی پڑے ملے تھے۔

آگے اور پیچھے کا گہرا گلہ زیادہ گہرا تو نہ تھا لیکن وہ جس انداز میں لیٹی تھی.....

احد قریشی نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا۔

گردن پر ہلکے نشان تھے شاید اس کی بیک پر موجود بھاری لٹوں کی کرم نوازی تھی۔

وہ اپنی تمام تر رعنائیوں سمیت کسی کے دل پر بھی حشر برپا کر سکتی تھی لیکن سامنے احد قریشی تھا۔

اس کا ایک ہاتھ صوفے سے نیچے تھا اور ایک ہاتھ اس کے پیٹ پر جیسے اس کی ایک ٹانگ اوپر تھی صوفے کے اور ایک نیچے۔

بلڈ ریڈ کلر کی لپسٹک پر اس کی نظر پڑی تو مبہوت رہ گیا لیکن یہ فسوں چند لمحے کا تھا۔

نیز وہ قیامت خیز منظر پیش کر رہی تھی۔

احد قریشی نے جلتی آنکھوں سے ایانے زوالفقار کا وجود دیکھا تھا اور پھر قدم کچن کی طرف بڑھائے اور پانی کی بوتل فریج سے نکالی۔

واپس آتے اس پر پانی کی وہی بوتل انڈیلی تھی۔

لڑکی! اٹھو.....

تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے یہ جو اس طرح سو رہی ہو.....ہزار نوکر ہوتے ہیں یہاں.....

Posted On Kitab Nagri

ایا نے سٹپٹا کر اٹھی اور اسے دیکھا جسے وہ چند لمحے پہلے اپنے شوہر کے درجے پر فائز کر چکی تھی۔

می.....وہ.....

اف..... عقل کی شدید کمی ہے تم میں لڑکی.....احد نے اس کی اگلی حرکت دیکھ کر ایک سلگتی نگاہ اس پر ڈالی۔

جہاں وہ بے خیالی میں اپنے سرخ ہونٹوں کو مسل چکی تھی پانی صاف کرنے کی نیت سے.....

حلیہ درست کرو .....

فوراً اب کے اس کی گرجدار آواز سے وہ سہمی اور ایک نظر خود کو دیکھ کر نگاہیں چرائی اور نیچے پڑا دوپٹہ اٹھایا۔

یہاں آؤ!.....

احد قریشی کی آواز پر اس کی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا اور تھوک نگلا۔

یہاں جو سب ہوگا میری مرضی سے ہوگا اس بات کو جتنی جلدی سمجھ جاؤ گی تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔

.....

آپ نے ہم...س..ے شا..دی کیوں کی.....؟ یہ وہ سوال تھا جس کا جواب اسے چاہیے تھا۔

وہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے لڑکی.....اس نے اسے دیکھتے کہا جو اس کے کندھوں تک بھی نہیں آ رہی تھی۔

ہمیں جاننا ہے.....

کیا جاننا چاہتی ہو..؟ تمہارے لیے فلحال یہی کافی ہے کہ میں نے تم سے شادی کر لی اس نے تمسخر سے کہا۔

ایا نے کو اپنی تزلیل محسوس ہوئی.....اس کی آنکھیں پل بھر کے لیے چمکی تھی۔

ہم اپنے ابا پر اتنا بوجھ نہ تھے کہ وہ ہمیں یوں ہی ایک ہی مہینے میں کسی کے ساتھ بیاہ دیتے .....

Posted On Kitab Nagri

وجہ کچھ اور ہے جو ہم انہیں سے پتا لگوالیں گے.....اس نے آہستگی سے کہا۔

ان کے پاس اب کب جاؤ گی یہ میں ڈیسائڈ کروں گا اس نے قدم اس کی طرف بڑھایا جو ہونق بنی اسے دیکھ رہی تھی۔

ہم قید.....قیدی نہیں ہے آپ کے .....

اب کی بار ایک آنسو لڑھک کر گال پر بہہ گیا۔

مخالف نے جھٹکے سے اس کا بازو گھما کر پیچھے کمر کے ساتھ لگایا تو اس کی سسکی نکلی .....

قیدی ہی ہو ...

جواب میرے اشارے پر چلے گی.....یہ میرا گھر ہے سب میرے مطابق ہوگا یہاں اے کیو نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

دو.....دور.....رہیں.....اس کی پکڑ میں بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتی وہ چیخی.....

آواز نیچے ایانے زولفقار..... نہیں تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا.....پھر کبھی یہ آواز تم خود بھی نہیں سن پاؤ گی.....

ایانے کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ بھر گئی.....

آپ.....ایس...ایسا...کیوں.....کر...رہے...رہے ہیں اس نے ہچکیاں لیتے اسے پوچھا.....

جو ہو رہا تھا اس کا کبھی اس نے خواب میں تصور بھی نہیں کیا تھا۔

فرہاد کو جانتی ہو...؟اب کی بار اس سے ایک انچ کی دوری بناتے اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

ایانے نے تھوک نگلا.....وہ اسے کیا سمجھ رہا تھا.....

Posted On Kitab Nagri

نہ... نہیں.... میں یہ نام پہلی بار سن رہی ہوں آپ سے.... اس نے پہلے ڈرتے اور بعد میں پُر اعتمادی سے جواب دیا۔

اچھا!...

نہیں جانتی اس شخص کو جو گھنٹوں تمہارے پیچھے ذلیل ہوتا تھا صرف اس لیے کہ ایک نظر تمہیں دیکھ سکے.....

کیا اس شخص نے تم سے محبت کا اظہار نہیں کیا تھا...؟ اس نے چیختے ساتھ پڑا لیمپ اٹھا کر ایل ای ڈی پر دے مارا۔

شیشہ چھناکے کی آواز سے ٹوٹا اس کے ساتھ ایانے کی چیخ بھی بر آمد ہوئی تھی۔

نہ... نہیں... نہیں جانتے ہم کسی ایسے شخص کو.... آپ کیوں زبردستی ہم سے منوانا چاہتے ہیں ....

وہ اس سے دگنی آواز میں چیخی شادی کی پہلی رات اتنی بھیانک ہو گی.... اس نے نہیں سوچا تھا۔

سکول پڑھانے جاتی تھی نا یا نہیں.... اس سے بھی اب انکار کر دو.... اے کیو نے اس کی کمر میں ہاتھ گھساتے اسے قریب کیا۔

ہا... ہاں... جاتی تھی... اس کی قربت.... اس کا خوف سب جان لیوا تھا۔

.....

دوپٹہ جو سائڈ کندھے پر لاپرواہی سے پڑا تھا اسے اچھے سے پھیلا کر لیا۔

ابھی وہ قدم آگے بڑھاتی کہ فیصل بلوچ نے اسے یک دم جکڑ لیا .....

اس کے منہ سے ایک زوردار چیخ بر آمد ہوئی تھی.... وہ شور مچاتی اس سے پہلے وہ اس کے منہ پر بھاری ہتھیلی رکھتے اس کا منہ بند کروا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے جھٹکے سے کندھے پر ڈالتے پیچھے کے بنے سٹور روم میں لایا۔

صائمہ بیگم کو بخوبی اس کی چیخ سنائی دی تھی اپنی وہیل چیئر کو تیزی سے چلاتی وہ ملازمہ کو آواز دیتی باہر آئی۔

ملازمہ بھی ان کے ساتھ باہر آئی تھی جس کے خود کے چہرے پر فکر کے کوئی آثار نہیں تھے۔

ظاہر سی بات ہے پیسہ ان جیسی عورتوں کا منہ اچھے سے بند کروانا جانتا ہے جو ہوا تھا۔

صائمہ بیگم باہر لان میں آئی جہاں وہ نہیں تھی ان کی سانسیں لمحے میں تھمی تھیں۔

وہ جو فون پر افشان سے بات کر رہی تھی خاموش ہوئی تھیں۔

کیا ہوا ہے ماما؟ خاموش کیوں ہو گئیں افشان نے غیر معمولی خاموشی محسوس کرتے کہا۔

افشی..... وہ راحیہ .....

کیا ہوا ہے اسے... ؟ کہاں ہے وہ... میلوں دور بیٹھے اس کا ہاتھ کانپا تھا۔

ابھی تو یہیں تھی اب نہیں ہے..... انہوں نے کہا تو وہ بیچینی سے اٹھ کھڑا ہوا ....

ملازمہ کو انہوں نے اندر جا کر دیکھنے کا کہا جو خالی ہاتھ واپس آئی تھی۔

اس کا پپی مشرق کی طرف دیکھتے مسلسل بھونک رہا تھا۔

کئی لمحے صائمہ بیگم یوں ہی کھڑی رہیں تھی افشان فون بند کر چکا تھا۔

اس کا پپی جو اب بڑا ہو رہا تھا اور اسے پہچاننے لگا تھا مسلسل بھونک رہا تھا صائمہ بیگم نے اسے دیکھتے مشرق کی طرف دیکھا۔

جہاں سٹور روم تھا.... انہیں لگا وہ وہیں گئی ہے جو وہ اتنا بھونک رہا ہے انہوں نے اپنے قدم وہاں بڑھائے گارڈ بھی اندر آ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

بات اتنی بڑی نہیں تھی لیکن ایسا پہلی بار ہوا تھا وہ لان سے اندر بھی بہت کم جاتی تھی اور اب اچانک اس کا غائب ہو جانا .....

انہوں نے سٹور کا دروازہ کھولنا چاہا.... لیکن ندارد ...

جو اندر سے بند تھا... پہلی بار ان کے دل میں انجانا خوف سمایا تھا۔

اس کا دوپٹہ وہیں گرا تھا انہوں نے گارڈ کو دیکھا.... کیا کوئی آیا ہے؟ یا راحیہ کو باہر جاتے دیکھا ہے؟

نہیں بی بی جی وہ باہر نہیں گئی لیکن ابھی فیصل صاب آئے تھے اس کی بات مکمل ہوتے ہی ان کے دماغ نے تیزی سے کام کیا تھا۔

.....

دروازہ زور سے بجایا.... فیصل..... راحی.... لیکن خاموشی تھی ....

انہوں نے گارڈ کو کسی چیز سے دروازہ توڑنے کو کہا ان کا دل لرز رہا تھا.... کیا ہونے والا تھا۔

اندر سے کچھ گرنے کی آواز آتے ان کے دل نے تصدیق کی تھی اپنے انجانے خوف کی۔

باہر سے دو تین لوگ اندر داخل ہوئے تھے اور اب دروازے کو توڑا جا رہا تھا۔

انہیں دیر نہ ہو جائے..... انہیں راحیہ عزیز تھی بہت... ایک آنسو آنکھوں کی باڑ توڑ کر باہر نکلا۔

وہ مسلسل وہاں بیٹھا صائمہ بیگم کو فون ملا رہا تھا.... وہ جو اٹھا نہیں رہی تھی اس نے طیش میں آتے ہاتھ میں پکڑا گلاس سامنے شیشے پر دے مارا۔

اسے کچھ ہوا تو میں آگ لگا دوں گا سب کو اس نے سر کے بالوں کو مٹھی میں تھامتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

راحیہ روتی اس فرعون کو خود سے دور کر رہی تھی جو وحشی بنا تھا وہ اسے زبردستی اندا ٹھا کر لایا تھا۔

اندر آتے دروازہ لاک کرتے اس کی طرف مڑا اور خباثت سے قہقہہ لگاتے اس کی طرف بڑھا۔

جو سہمی سی قدم پیچھے کو لے رہی تھی۔

انکل...دور... مجھ... مجھے جانا... ہے... وہ روتے یہی بول رہی تھی۔

چلی جانا لیکن تب جب میں کہوں اس نے قریب آتے اس کے بازو کو جھٹکے سے تھامتے چاک کیا۔

اس کی چیخ نکلتی وہ دو بارہ ہاتھ اس کے منہ پر رکھتا آواز بند کر گیا۔

راحیہ کا وجود زلزلوں کی زد میں تھا کوئی اس پر اپنی حوس پوری کرنے والا تھا اس کے دماغ کو اتنی بات اچھے سے سمجھ آگئی تھی۔

وہ اپنا آپ اس فرعون سے چھروانے کی تگ و دو میں ہلکان ہوتی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

جو اس پر جھکا تھا اس کا گھٹیا لمس اپنے جسم پر محسوس کرتے اس نے اپنے ننھے ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر اسے باز کرنا چاہا تھا۔

لیکن وہ صنف نازک تھی اور ایک چھوٹی بچی .....

اس کا چھوٹا ہاتھ مسلسل اپنے آپ کو چھروا رہا تھا.... اور اب کی بار ایک تھپڑ اس نے فیصل بلوچ کو مارا تو وہ طیش میں آیا۔

سالی.... گالی..... تجھے ابھی بتاتا ہوں۔

اس کے دونوں بازوؤں کو چاک کر چکا تھا وہ..... اس کے گریبان پر ہاتھ رکھتے اس کی قمیض بھی اب پھاڑ چکا تھا۔

بابا..... اس نے روتے اپنے باپ کو پکارا تھا... یہ قیامت لمحے تھے..... اس کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شخص جھکا اس پر اپنی ہوس مٹا رہا تھا.....اس سے پہلے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی اور وہ شخص اپنی حد پار کرتا دروازہ جھٹکے سے گرا تھا۔

اس نے مڑ کر دیکھا جہاں دو چار لوگ موجود تھے.....جو افشان نے بائیر کیے تھے۔

فیصل بلوچ نے جھٹکے سے راحیہ کے وجود کو چھوڑا جو آگے بڑھتے صائمہ بیگم نے تھاما تھا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پاگلوں کی طرح روز تمہارا انتظار کرتا تھا.....وہ فرہاد زمان جس کو لڑکیوں کی کمی نہیں تھی لیکن تمہاری محبت میں مارا گیا....

ایانے اسے دیکھ رہی تھی اس کی ساری باتیں اس کے سر پر سے گزر رہی تھیں وہ کس کی بات کر رہا تھا اسے تو اندازہ تک نہیں تھا۔

نہیں سمجھی.....

بھولی بننے کا شوق بہت ہے اس کی کمر پر گرفت مضبوط کرتے ٹھنڈے لہجے میں بولا اور اسے گھسیٹتے اوپر اپنے کمرے میں لایا۔

اور ایک جھٹکے سے اسے دیوار پر لگے فریم کے آگے دھکا دیا.....

غور سے دیکھو یہ ہے وہ شخص جو موت کے وقت سے پہلے بے موت مر گیا۔

ایانے نے حیرت سے ان تصویروں کو دیکھا جس میں تین لوگ تھے ایک وہ خود اور دو اور لڑکے درمیان کے لڑکے پر نظر پڑتے ہی اسے وہ لمحے یاد آ گئے۔

ابھی کچھ ہفتے پہلے کی ہی تو ملاقات ہوئی تھی اتنی بری یادداشت نہیں تھی اس کی کہ اسے پہچان نہ پاتی۔

یہ.....ہاں.....!اس نے کچھ بولنا چاہا کہ اے کیو نے اسے دیوار کے ساتھ لگایا۔

آ گیا یاد.....اس کے کان کے پاس ہوتے اس نے گھمبیر آواز میں بولا۔

ایانے کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہوئیں .....

اب بتاؤ.....!سب کچھ.....مطلب سب کچھ .....

اے کیو نے اپنی انگلی سے اس کے چہرے پر لکیر کھینچی اسے خوفزدہ کرنے کا یہ طریقہ کار اس نے آزمایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جو کامیاب گیا تھا کیونکہ آگے ایانے ذوالفقار تھی جس نے دنیا دیکھی ہی کہاں تھی۔

یہ...اس دن...آئے تھے....نا جانے کیا بول رہے تھے کہ انہیں ہم سے محبت ہے...ہم تو جانتے ہی نہیں انہیں...اس دن پہلی بار دیکھا تھا ....

اچھا آگے.....اس کی کمر پر انگلیاں چلاتے اے کیو نے اسے بات جاری رکھنے کی تنبیہ دی۔

ایانے کا سارا دھیان اس کی انگلیوں کی طرف تھا جو گردن سے ہوتی اب نیچے کا سفر طے کر رہی تھی اس نے بے بسی سے آنکھیں میچی۔

وہ شادی کا کہہ رہے تھے....ہک...نے انہی...انہیں بتایا کہ ہماری شادی ہونے...والی...والی..ہے...دور..رہیں...اس نے اٹکتے آپکی بات پوری کی۔

اور ڈرتے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو آنکھوں میں خوفناک تاثر لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اے کیو نے آہستہ سے ہاتھ نیچے لیتے ایک لمحے میں اس کی پیچھے چولی کی ڈوریاں کھینچی تھی۔

ایانے نے بے یقینی سے اسے دیکھا.....اب وہ تھر تھر کانپنے لگی تھی ...

کسی مرد کی پہلی بار قربت اور وہ بھی جو وحشت سے بھرپور تھی۔

تمہاری وجہ سے اس کی جان گئی اے کیو نے اس کے بال جھٹکے سے پیچھے مٹھی میں لیتے اس کا سر اٹھایا۔

ایانے کے منہ سے چیخ نکلتی کہ وہ ہتھیلی رکھ کر اس کا منہ بند کر گیا۔

.....

فاروق سرور جو ابھی ابھی آئے تھے گارڈ کے بتانے پر بھاگتے اندر آئے۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی اولاد کو اس حال میں دیکھتے انہوں نے اپنا ہاتھ سینے پر رکھا۔

راحیہ.... میری راحی.... اس شخص کو دھکا دیتے وہ اس پر جھکے جو اب زمین پر پڑی تھی۔

صائمہ بیگم نے اپنا دوپٹہ اتار کر اس پر دیا اور اسے سینے سے لگایا آنکھوں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے۔

وہ اس کے سامنے بُری حالت میں تھی لیکن عزت بچ گئی تھی انہوں نے آسمان کی طرف دیکھتے رب العزت کا شکر ادا کیا۔

اور ایک قہر بھری نظر فیصل بلوچ پر ڈالی جو نظر بچا کر وہاں سے نکل گیا تھا یا شاید اسے نکلنے دیا گیا تھا۔

فاروق سرور زمین پر بیٹھا اپنی بیٹی کا وجود باہوں میں لیتے رو رہے تھے۔

صائمہ بیگم نے ملازمہ کی طرف دیکھا جسے انہوں نے فیصل بلوچ کو اشارہ کرتے دیکھ لیا تھا۔

بمشکل کھڑے ہوتے انہوں نے اسے ایک تھپڑ دے مارا..... چناخ کی آواز پر سب نے اسے دیکھا..... اس کے خود کے حواس بھی گم ہوئے تھے۔

شرم آنی چاہیے ایسی حرکت کرتے وہ بھی ایک عورت ہوتے ہوئے.....

بیبی جی میں نے.....

تمہیں کیا لگا مجھے اندازہ نہیں ہوگا... کہ یہ کوئی گھر کا بندہ تھا جس نے اس جانور کو خبر دی کہ اس بچی کا باپ جا چکا ہے اور میں اندر موجود ہوں۔

تمہارے جیسی عورتوں کو پیدا ہوتے ہی مار دینا چاہیے.... تمہارا باقی کا حساب تم سے کوئی اور لے گا چلی جاؤ....

وہ عورت سہمے وہاں سے چلی گئی تھی نہیں جانتی تھی اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے ....

کوئی ہے جو اس سے اس کے اس گناہ پر جان تک سے مارنا چاہے گا۔

Posted On Kitab Nagri

سب نے فیصل بلوچ کو جانے دیا تھا..... کیوں کیونکہ اس کا معاملہ اب افشان بلوچ کو سمجھانا تھا۔

آج جو ہوا تھا وہ سب کو ہلا گیا تھا..... وہ معصوم جان جو سب کی آنکھوں کا تارا تھی اس پر کیا قیامت گزری تھی۔

اس کی حالت نہایت خراب تھی لیڈی ڈاکٹر کو بلا لیا گیا تھا اسے صائمہ بیگم کے کمرے میں لٹایا گیا تھا۔

سمیرا بیگم بھی آگئی تھی اپنی بیٹی کی حالت دیکھتے وہ صدمے سے بیہوش ہو چکی تھی۔

راحمیہ کا چیک اپ ہو رہا تھا..... قیامت گزر چکی تھی لیکن ہمیشہ کے لیے اس ذات پر اپنے اثر دکھانے والی تھی جوان سب سے گزری تھی۔

.....

وہ مسلسل اس کی گرفت میں پھر پھرا رہی تھی اسے کیو نے ایک نمبر ڈائل کرتے فون کان سے لگایا۔

فرہاد کے روم کا چپا چپا چھان مارو..... کوئی ڈائری کوئی ایسی چیز ملے تو فوراً پہنچاؤں.....

کل تک کا وقت ہے تمہارے پاس.... فون کاٹتے اسے دیکھا۔

جو پھر پھرا رہی تھی..... اس کے منہ سے ہتھیلی ہٹائی تو وہ سانس تیزی سے لینے لگی۔

اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی اس نے سانس لیتے چہرہ اوپر آسمان کی طرف اٹھایا ...

اور تیزی سے سانس بھرنے لگی وہ کھڑا اس کی تمام کاروائی دیکھ رہا تھا۔

ہو گئے ڈرامے.... اسے نارمل ہوتا دیکھ وہ گرایا۔

ایانے نے نم آنکھیں لیے اسے دیکھا... کیا ہو رہا تھا... وہ بے خبر تھی وہ اسے کیسی لڑکی سمجھ رہا تھا... اور فرہاد زمان کون تھا اس کا ....

Posted On Kitab Nagri

فرہاد کا معاملہ تو حل ہو جائے گا.... میں جانتا ہوں وہ بچپن سے ڈائری لکھنے کا عادی رہا ہے.... اس کا مسئلہ نہیں ہے... اے کیو نے اب کی بار نارمل انداز میں کہا۔

ایا نے کو وہ پاگل لگا.... جس بات کے لیے وہ گھنٹے سے ظالم بنا تھا اب کہہ رہا تھا کوئی بات نہیں ....

مسئلہ یہ زبردستی کا بنا یا رشتہ ہے....

اس نے قسم نہ دی ہوتی تو تم آج احد قریشی کے گھر پر نہ ہوتی ...

ساتھ ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھا کر گلاس بھرا اور ایک جست میں پی گیا.... ایا نے نے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیری ...

تمہاری وجہ سے میرا باپ مجھ سے ناراض ہے..... تمہاری وجہ سے اے کیو پہلی بار ...

پہلی بار اپنا کہا پورا نہیں کر سکا.... کچھ یاد آتے اس نے مکا اسی دیوار پر مارا جس سے وہ چپکی کھڑی تھی۔

ایا نے آنکھیں میچ نا جانے کب تک اس کا ظلم باقی رہتا جب اس کا فون رنگ کرنے لگا ...

ایا نے اس کی سکرین پر اپنے باپ کا نام دیکھتے اس پر جھپٹی ...

ایک نئی طاقت دے گیا تھا اسے اس کے باپ کا نام ...

باب..... بابا... سے بات.. کرنی ہے... ہمیں... جا... جانا... ہے ...

احد نے فون سوئچ اوف کرتے اسے تھاما اور سامنے بیڈ کے پاس لے آیا..... ایا نے نے اسے اور ایک نظر بیڈ کو دیکھا آنکھیں ابلنے کو تیار تھیں۔

یہاں سے کبھی نہیں نکل پاؤ گی اب لڑکی... احد قریشی کے اتنے نقصانات کی بھرپائی کیے بغیر اس نے اسے پیچھے دھکا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی شیروانی کے بٹن کھولے تو ایا نے ہچکیوں سے رونے لگی اس سے پہلے وہ اٹھ کر جاتی وہ اسے شکنجے میں لے چکا تھا۔

اتنی جلدی کیا ہے..... جاناں! اس کے گال سے اپنا گال مس کرتے وہ بولا تو ایا نے کی روح فنا ہوئی۔

پہلے اسے اس کے اس وحشی روپ سے ڈر لگا تھا لیکن اب والا اس کا روپ زیادہ جان لیوا تھا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

میلوں دور بیٹھا وہ شخص خاموش تھا.... جس کی عزت کو بچانے کے لیے اس نے جی جان لگائی تھی ..

وہ آج اسی کے گھر میں.....اس نے آنکھیں میچی۔

اس نے مٹھی کو بند کر کے کھولا جس میں کانچ کے ٹکڑے بُری طرح کھب چکے تھے ہاتھوں سے خون نکل رہا تھا لیکن کسے فکر تھی۔

اس کی آنکھوں سے لہو چھلکنے کو تیار تھا وہ کیا تباہی لانے والا تھا یہ بس وہی جانتا تھا۔

فیصل بلوچ افشان بلوچ تمہارے ساتھ وہ کرے گا کہ تمہاری نسلیں لرز جائیں گی۔

اس نے سب سمیٹ دیا تھا اس کا کام مکمل تھا تقریباً جو رہ گیا تھا وہ وہ چھوڑ گیا تھا۔

اس وقت کچھ بھی اس سے ضروری نہیں تھا جو اس کے گھر میں پڑی تھی بے حس و حرکت۔

سات مہینے کا یہ سفر بہت مشکل نہ سہی لیکن آسان نہ تھا.....ان سات مہینوں میں اس نے جانا کہ اسے تڑپ لگ چکی ہے۔

راحیہ فاروق کی....

لیکن نہیں جانتا تھا کہ ایک اور دھچکا اسے بہت جلد لگنے والا ہے۔

اس نے سب سمیٹ دیا تھا.....کام کی کوئی اہمیت نہیں تھی اس لڑکی کے آگے جس کے لیے وہ جنونی ہو چکا تھا۔

اس کا جنون اور شدت اسے کہاں لے جاتے وہ خود نہیں جانتا تھا۔

یہ خبر پھیل گئی تھی ان کے محلے میں کیسے فاروق سرور نہیں جانتے تھے لیکن لوگ باتیں بنانے لگے تھے۔

فاروق سرور کا دوست جس نے بچپن میں ہی ضد سے اپنے بیٹے کا نکاح راحیہ سے کروالیا تھا اسے بھی معلوم ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کہنے کو دوست تھا لیکن وقت نے اسے اتنا عطا کیا تھا کہ وہ اچھی پوزیشن پر تھا اور تب سے وہ یہ رشتہ ختم کرنا چاہتا تھا۔

لیکن اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ کس طرح یہ رشتہ توڑے.....وہ توڑ بھی دیتا لیکن فاروق سرور بہت ڈر گئے تھے۔

ان کی بیٹی کو طلاق ہو جاتی.....یہ سوہانِ روح تھا.....لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ یہ ممکن نہیں۔

ان کا بیٹا ایک بار آیا تھا جو چار سال بڑا تھا راحمیہ سے.....کافی برے طریقے سے ٹریٹ کیا تھا اس نے راحمیہ کو۔

کھیل کے دوران اسنے راحمیہ کو تھپڑ مار کر دھکا دیا تھا کہ راحمیہ نے اس کے فیورٹ بیٹ کو توڑ دیا تھا۔

اس دن سمیرا بیگم نے منع کر دیا تھا کہ وہ اپنی بیٹی اس گھر میں نہیں دیں گی۔

لیکن فاروق سرور کو کہیں نہ کہیں امید تھی کہ ان کا دوست ان کی طرف پلٹ آئے گا۔

آج وہ پلٹ آیا تھا لیکن اس کے بیٹے نے راحمیہ کو طلاق دے دی تھی اس کا کہنا تھا کہ وہ ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرے گا جس کا ماضی داغ دار ہو۔

فاروق سرور ٹوٹ گئے تھے۔

صائمہ بیگم کی اتنی محبت نے ہی سمیرا بیگم کو یہ امید دلائے رکھی تھی کہ شاید وہ ان کی بیٹی کو اپنائیں لیکن حالات آج بدل گئے تھے۔

اب نا جانے کون ان کی بیٹی کو اپناتا.....اپناتا بھی یا نہیں ...

.....

Posted On Kitab Nagri

افشان بلوچ واپس آگیا تھا ایک ہی ہفتے بعد آج وہاں تمام لوگ موجود تھے جو اس وقت تھے وہاں۔

گارڈ، وہ ملازمہ، افشان کے بھیجے آدمی..... سب۔

صاحب ہم غریب لوگ ہیں عزت کے سوا کچھ نہیں ہے پاس.... فاروق سرور کا لہجہ بکھرا تھا۔

آپ تو بہت انصاف کا بول بالا کرتے ہیں ہماری بیٹی کو انصاف دلوایئے وہ جھکے سر سے ہاتھ باندھے بھیک مانگ رہے تھے۔

کہاں وہ کل عزت سے اس کے ساتھ کام کیا کرتے تھے اور آج .....

اور اگر یہ بات جھوٹ نکلی تو؟ اس نے نا جانے کیا سوچ کر کہا۔

نہیں افشان بلوچ ہماری بیٹی کی عزت پر کوئی سمجھوتہ نہیں ....

اب کیا چاہتے ہو؟ وہ کھڑا ہوا۔

انصاف..... صرف انصاف ...

میری بیٹی کو بچپن کے ہوئے نکاح پر طلاق مل گئی..... یہ وہ جھوٹا تھا جو افشان بلوچ کو بلا گیا تھا۔

اسے.... اسے دیکھتے محلے والے باتیں بنانے لگتے ہیں... اس کا صرف اتنا قصور ہے کہ رب نے اسے صنفِ نازک بنایا... خوبصورت، جوان اور حسین ....

میں اسے دیکھ کر جیتا تھا... اب لگتا ہے موت قریب ہے وہ شخص جو شان سے اس کے ساتھ چلا کرتا تھا آج جھکے کندھوں سے اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

کیا نام ہے تمہاری بیٹی کا.... ؟ اس نے پوچھا تو صائمہ بیگم نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن نہیں جانتی تھی کہ وہ آج اسے جاننے سے انکاری اس لیے تھا کہ لوگ اسے کل عزت دیتے اس کے نام سے۔

راحیمہ.....

عمر کیا ہے؟

سترہ سال ....

فاروق سرور اگر تم حق پر ہوئے تو یہ افشان بلوچ کا وعدہ ہے تم سے تمہیں انصاف ضرور ملے گا۔

لیکن ہم اپنی بیٹی کو عدالت میں نہیں گھسیٹنا چاہتے وہ شکست خورہ لہجے میں بولا۔

انصاف کیسے لوگے پھر؟

یہ عدالتیں.... یہ تھانے پہلے بھی کہاں انصاف دلواتے ہیں بیٹا.... بس جہاں طاقت اس کے حق میں فیصلہ.....

ہمممم.....

معاملہ سنگین ہے ہم خود دیکھیں گے.... وہ اپنی قمیض سے گرد جھاڑتا اٹھا۔

فاروق جاؤ.... واپس ..

افشان بلوچ انصاف دلوائے گا تمہیں.... اگر تم حق پر ہوئے تو..... اس نے پُر سوچ انداز میں کہا۔

کیا آپ اپنے باپ سے لڑیں گے؟

باپ نہیں ہے وہ میرا.... اس نے تصحیح کی۔

دنیا کی نظر میں تو ہے نا.... نا.... جی ...

باپ صرف وہی ہوتا ہے جس سے خون کا رشتہ ہو.... فاروق سرور یہ بات پلے باندھ لو۔

Posted On Kitab Nagri

اگر بختاور فیصل بلوچ کا خون میری رگوں میں دوڑ رہا ہوتا تو تم یوں آج انصاف کی امید لیے یہاں نہ آتے ....

اب کیا کریں گے افشان بیٹا.....ایک آنسو گرا تھا۔

افشان کانپ گیا تھا لیکن ظاہر نہ کیا اس نے سب کے سامنے یہی ظاہر کیا تھا کہ وہ راحیہ کو نہیں جانتا....اس کے پیچھے کا مقصد کو کوئی نہیں جانتا تھا۔

اب اسے اپنا کھیل کھیلنا تھا....فیصل بلوچ کو جہنم وصل کرنے کے لیے۔

نکاح !....

.....

دور...رہی....رہیں.... گھن...آرہی ہے ہمیں...اپ...سے ....

وہ اس پر جھکتا کہ اس کے منہ سے نکلتے لفظوں پر ساکت ہوا۔

اور پھر اس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہوئیں..... چلو گھن آرہی ہے نا مجھ سے.....کچھ لمحوں بعد تمہیں خود سے بھی آئے گی۔

اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ کے شکنجے میں لیے وہ اس کے لبوں کو گرفت میں لیتا ظالم بنا تھا۔

اپنی وحشت اس پر انڈیلتے لگا۔

کئی لمحے ایسے گزارتے پیچھے ہٹا اور اس کو دیکھا جو گہرے سانس لیتی بُرے حال میں تھی .....

ایک پل کے لیے اس کا دل نرم پڑا تھا لیکن اسے باپ سے پڑا وہ تھپڑ یاد آیا ....

تو ساری نرمی پل میں رخصت ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

ایانے کی لپسٹک پھیل چکی تھی، بال کھل کر اپنا نقشہ کھو چکے تھے پیچھے چولی کی ڈوریاں کھلی ہونے کی وجہ سے اگے کا گلہ گہرا ہو گیا تھا۔

وہ اب بھی گہرے سانس لیتی اٹھنے کی کوششوں میں تھی احد قریشی پل میں تھما تھا۔

کچھ غلط ہوا تھا اس سے.....

شاید فوراً پیچھے ہٹا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی پھر بھی اس کی حالت میں کوئی سدھار نہ آیا تھا۔

اب کی بار احد نے اسے دیکھا جو اٹھ کر سامنے کا گلاس وال کھول کر نیچے زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

احد بیزاری سے اسے دیکھتا اٹھا اور باہر اس کے پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھتے اس کے آگے پانی کا گلاس کیا۔

اس نے جھٹ سے وہ گلاس منہ کو لگایا تھا....

پانی ختم کرتے مزید سانسیں بھرتے اب وہ کچھ نارمل ہوئی تھی۔

بس.....اتنی ہی ہمت تھی چھوٹی لڑکی....

شوہر ہوں تمہارا اور اتنی بچی نہیں ہو کہ محرم رشتوں کی حقیقت نہ جانتی ہو۔

ایانے نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا۔

محرم رشتے ایسے...ت...تو نہیں...ہوتے...اس نے رندھی آواز میں کہا تو وہ ساکت رہ گیا۔

بابا نے کہا...تھا آپ محافظ ہیں...میرے....پر محافظ ایسے..تو نہیں....نہیں ہوتے ....

اس کی نم آنکھیں تو نالہجہ اور یہ بات احد قریشی کی ذات کو ہلا گئی تھی۔

اسے جھٹکے سے گود میں اٹھاتے اندر صوفے پر بٹھایا وہ دوبارہ خوفزدہ ہوئی تھی لیکن اب کی بار وہ سامنے کے صوفے پر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا تھا ابھی.... لہجہ سنجیدہ تھا اس کا اشارہ اس کی کچھ دیر پہلے ہوئی حالت کی طرف تھا۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی... وہ ایک ہی رات میں اسے نا جانے اپنے کتنے روپ دکھا چکا تھا ....

ہر ایک روپ میں وہ اسے خوفناک لگا۔

سے اِٹ ڈیم اٹ.... اس نے ٹانگ سے ٹانگ ٹکراتے چیختے کہا۔

تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں...

جو پوچھوں اس کا فوراً جواب آنا چاہیے یہ بات پلے باندھ لو... بہت کام آئے گی آگے۔

اس کی آواز سے ایانے ڈر سے اپنی جگہ سے اچھلی....

ہمیں کلوسٹوفوبیا ہے.... بند جگہوں پر س... سانس... رک... رکتا ہے.... سفوکیشن.. ہوت... ہوتی ہے ...

عادت ڈال لو اس بند جگہ کی ایانے زولفقار او..... ایانے احد قریشی کیونکہ زندگی آگے اس سے بھی زیادہ مشکل ہونے والی ہے۔

.....

نکاح! یہ لفظ سنتے ہی وہاں موت کی سی خاموشی چھا گئی۔

اس خاندان کے ایک شخص نے یہ گناہ کیا ہے تو دوسرا شخص اس گناہ کی بھرپائی کرے گا۔

افشان بلوچ راحیہ فاروق سے نکاح کرے گا..... اگر آج میرے بابا جان زندہ ہوتے تو شاید وہ یہی فیصلہ لیتے

مجھے امید ہے فاروق صاحب آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا اس نے سب سوچتے لمحے میں فیصلہ کیا۔

سب کو ایک نظر دیکھتے اس نے فاروق سرور کو دیکھا جو خالی دامن آج نم آنکھوں لیے کھڑا تھا۔

میری بیٹی بہت معصوم ہے.... افشان... انہوں نے لرزتے لبوں سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

میں اس کی حفاظت ایسے نہیں کر سکتا.....اپنے جملہ حقوق میں اسے لیتے ہی میں بدل دوں گا سب....

اس نے پُر اسرار انداز میں کہا۔

ہم اتنا بڑا احسان..... سمیرا بیگم بولی تو وہ انہیں بیچ میں ٹوک گیا۔

احسان نہیں کر رہیں آپ.....یہ میری خواہش سمجھیں...اس نے جیسے بات ہی ختم کر دی تھی۔

اگلے دو گھنٹے بعد وہاں گھر کے تمام ملازم سب موجود تھے اس کا مقصد یہ تھا کہ افشان بلوچ سب پر یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ اب راحمیہ فاروق اس کی کیا لگتی ہے۔

وہ بکھر گئی تھی اسے کیسے سمیٹنا تھا اس نے یہ وہی جانتا تھا۔

راحمیہ اس حالت میں تو نہ تھی لیکن باپ اور ماں کے سمجھانے پر وہ یہ تین لفظ بول چکی تھی۔

قبول ہے ....

قبول ہے ....

قبول ہے .....

ان تین لفظوں میں کوئی جزبہ نہیں تھا۔

نہ زبان میں لڑکھڑاہٹ تھی نہ کوئی جزبہ.....وہ ایک زندہ لاش تھی جسے جو کہا جا رہا تھا وہ کر رہی تھی

افشان بلوچ کے قبول کرتے ہی وہ راحمیہ فاروق سے راحمیہ افشان بلوچ بن گئی تھی۔

زندگی آگے کیسی ہونے والی تھی کون جانتا تھا۔

صائمہ بیگم نے فخر سے اپنی اولاد کو دیکھا ہر کسی مرد کا اتنا ظرف نہیں ہوتا.....

فاروق سرور نے اس کا ہاتھ تھاما وہ اس ایک مہینے میں بوڑھے دکھنے لگے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن اب جیسے ان کے چہرے کی رونق کچھ بحال ہوئی تھی یہ احساس ہی سکون آور تھا کہ ان کی بیٹی اب محفوظ ہاتھوں میں ہے۔

.....

کپڑے بدلو اٹھ کر اور آیندہ ایسے سر پھاڑ منہ جھاڑ حالت میں نہ دیکھوں میں تمہیں میل سرونٹس بھی ہیں یہاں۔

اس نے اسے تنبیہ کی اور ہاتھ اس کے بازو پر رکھتے جھٹکے سے اسے اٹھا کر کھڑا کیا۔

ایانے نے سوکھے لبوں پر زبان پھیری اور واش روم کی طرف رخ کیا اور دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی۔

ایسی زندگی اس نے کبھی نہیں سوچی تھی شادی کیسے بھی حالات میں ہوئی ہو ایک عام لڑکی کی طرح وہ ہزاروں جواب ساتھ لائی تھی۔

خود سے منسلک شخص سے متعلق ہزاروں خواب اس کا دماغ بُنے بیٹھا تھا جو یہاں آکر کچے دھاگوں کی مانند ٹوٹ گئے تھے۔

اس نے اٹھ کر اپنا حلیہ آئینے میں دیکھا تو اس کی چیخ بندھ گئی اسے فوراً اپنا گھر یاد آیا اس کے ماں باپ۔

اسے لگا اس کی زندگی اب یہی ہے..... اس نے روتے شاور اون کیا اور وہیں بیٹھ گئی۔

میں نے ہمیشہ آپ سے بہترین مانگا تھا..... اور مجھے یہ ملا اس کا اشارہ واحد قریشی کی طرف تھا اس نے رب سے شکوہ کیا۔

سو گئی ہو اندر باہر سے سخت آواز آتے وہ جھٹ سے اٹھی بیشک زندگی اس سے کافی امتحانات لینے والی تھی۔

وہ باہر نکلی تو وہ کہیں نہیں تھا وہ جھٹ سے گیلے بالوں کے ساتھ ہی کمفرٹر میں گھس گئی۔

Posted On Kitab Nagri

بُرے طریقے سے تھک گئی تھی وہ آج...اس وقت صرف سونا چاہتی تھی اس کی آنکھیں بند ہوتی کہ اسے محسوس ہوا وہ اس کے پاس بیٹھا ہے۔

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی.....تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

کھانا کھایا تھا؟اس کے سوال پر ایانے نے حیرت سے اسے دیکھا۔

نہ...نہیں!...

تو کس چیز کا انتظار کر رہی ہو اٹھو اور میرے لیے بھی لاؤ وہ کہتا اٹھ گیا وہ جو کچھ اور سوچے بیٹھی تھی چونکی۔

اور دروازے کی طرف دکھایہ اس کا گھر نہیں تھا جو اسے معلوم ہوتا کچن کہاں ہے اور سب کہاں رکھا ہے۔

نیچے سے رائیٹ سائڈ پر اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہی وہ بولا تو وہ اٹھ کر باہر نکل گئی۔

اب کی بار بھی وہ دوپٹہ لے کر نہ گئی تھی افشان نے تاسف سے اس کی پشت کو گھورا۔

.....

سمیرا بیگم ابھی واپس نہیں جانا چاہتی تھی اس لیے رک گئیں تھی۔

افشان نے بھی ان دو ہفتوں میں اپنے بہت سے کام نپٹا لیے تھے کہ آنے والا وقت وہ سارا اسے دینا چاہتا تھا۔

سمیرا بیگم آج نم آنکھوں سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہیں تھی آج اسے انہوں نے اصل معنوں میں رخصت کیا تھا۔

اسے افشان بلوچ کے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا زخم بھرے تو نہ تھے مکمل لیکن مندمل ہو گئے تھے۔

لیکن ان تین ہفتوں میں اس کی خاموشی نہیں ٹوٹی تھی اپنے باپ کے سینے سے لگے وہ کئی لمحے ہچکیاں لیتی رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سمیرا بیگم کو کسی نے جانے کے لیے نہیں کہا تھا لیکن بیٹی کا سسرال تھا کتنی دیر تک رکتی۔

فاروق سرور تو آتے رہتے یہاں علی بھی اپنی بہن کی حالت دیکھتے بیمار ہو گیا تھا۔

اس لیے آج صبح وہ واپس چلے گئے تھے فاروق سرور بھی اب شام ہونے گھر لوٹنے سے پہلے اس کے کمرے میں آئے۔

انہیں دیکھتے وہ ایک بار پھر رونے لگی تھی۔

با...با !.....

اس کا ٹوٹا لہجہ انہیں توڑ دیتا تھا.... انہوں نے ہمت نہیں ہارنی تھی اسے واپس زندگی کی طرف لانا تھا۔

ماما بھی چلی... گئی... آپ... بھی جا رہے.... سب.. مجھے یہاں کیوں... چھوڑ رہے ہیں..؟

کیونکہ یہ میری جان کا گھر ہے اب یہ آپ کا کمرہ ہے.... اور بابا آپ سے روز ملنے آئیں گے انہوں نے اس کا سر چومتے کہا۔

لیکن کی..وں؟؟

کیونکہ علی آپ کو دیکھ کر پریشان ہو گیا ہے نا میری جان جب وہ ٹھیک ہو جائے گا آپ کو گھر لے جاؤ گا...

تب تک آپ یہاں اپنی بیسٹ فرینڈ کے پاس رہیں....

انہوں نے سہولت سے اسے سمجھایا تھا جو وہ سمجھ گئی تھی کہ یہاں معاملہ اس کے بھائی کا تھا۔

بچا نا...؟

بچا میری جان..... بابا تو روز آئیں گے چلو سو جاؤ..... اب.... انہوں نے اسے میڈیسن دیتے سلا دیا تھا۔

اس کے سوتے ہی وہ اٹھے اور اس کا سر چومتے وہاں سے نکل گئے۔

Posted On Kitab Nagri

افشان بلوچ نے ایسا کیوں کیا تھا وہ نہیں جانتے تھے لیکن اندر سے ان کا دل مطمئن تھا کہ انہوں نے بچپن سے افشان کو اپنے سامنے بڑا ہوتے دیکھا تھا۔

اسے کسی بھی فضول حرکت میں ملوث نہیں پایا تھا.....اور یہ فیصلہ اس کا خود کا تھا اور وہ اتنا تو جانتے تھے کہ افشان بلوچ اپنی زبان سے پیچھے نہیں ہٹتا اور اپنے فرض سے ڈرتا نہیں۔

.....

وہ بھی فریش ہو کر باہر آچکا تھا جہاں وہ ٹیبل پر کھانا رکھ رہی تھی۔

وہ جو بچی گئی تھی وہاں کوئی نہ تھا اسے اتنا اندازہ ہو گیا تھا کہ اس گھر میں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہ تھا۔

ملازم سبھی اپنے کوارٹرز میں تھے اتنی لگژری لائف اس نے نہیں گزاری تھی۔

اس نے فریج میں دیکھا جہاں کھانا موجود تھا اس گھر کی ہر شے چیخ چیخ کر اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

اس نے اوون میں کھانا گرم کرتے ٹرے میں رکھا اور قدم اوپر کی طرف بڑھائے۔

اسے شدید بھوک لگی تھی لیکن نیند بھوک پر حاوی تھی اسے شدت سے اپنے باپ کی یاد آئی جو اسے بھوکے پیٹ سونے نہیں دیتے تھے۔

وہ اس کے آگے کھانا رکھتے ہی واپس سونے کی تیاریوں میں تھی کہ اس کی آواز پر پلٹی۔

سنو چھوٹی لڑکی! آہ اس کا انداز مخاطب .....

کھانا کھاؤ بیٹھ کر مجھے اکیلے کھانے کی عادت نہیں ہے.....اس نے کہا تو وہ مجبوراً بیٹھ گئی۔

لیکن کھانا دیکھتے اس کی بھوک بھی چمک اٹھی تھی اب وہ رغبت سے کھا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

احد قریشی نے اسے دیکھا جو نیوی بلیو رنگ کے ڈھیلے ڈھالے جوڑے میں نم بالوں کو لیے پُرکشش لگ رہی تھی۔
سفید رنگ، متناسب سراپا، گلابی ہونٹ اور بڑی بڑی آنکھیں جو اس وقت صرف اپنی پلیٹ پر تھیں۔
وہ کھا کر اٹھ گیا تھا اور سگریٹ پینے کی غرض سے بالکونی میں چلا گیا وہ برتن رکھ کر واپس آ کر لیٹ گئی تھی۔
اس وقت اس کا دماغ کچھ نہیں سوچنا چاہتا تھا۔
گیلے بال کو لے کر میرے بستر پر مت لیٹو.... ڈرائیر سے سکھاؤ پہلے انہیں.... اس کی پھر سے آواز آتے بے بسی سے ایانے کی آنکھوں سے آنسو گر گیا۔
اس نے بال ڈھیلے کیے اور لیٹ گئی اور سر تک کمفرٹر اوڑھ لیا کہ اب وہ کچھ نہ کہہ دے اور پھر جلد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔
وہیں احد قریشی نے ساری رات باہر سگریٹ پھونکتے گزاری تھی۔

.....

اسلام علیکم!
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

رات کے آخری پہر اس نے اپنے کمرے میں قدم رکھا تو گہری سانس بھری۔

آج اس کمرے کی آب و ہوا میں فرق تھا کیونکہ اس کمرے میں ایک اور شخص کا اضافہ ہوا تھا۔

اس کے بیڈ پر جہاں پر اس نے کسی کو تصور نہیں کیا تھے اتنے شفاف احساسات تھے اس کے۔

اس نے بنا اس کی طرف دیکھے اپنے قدم ڈریسنگ روم کی طرف موڑے اور فریش ہو کر باہر نکلا۔

احساس عجیب سے ہو رہے تھے وہ قریب تھی اس کے بے حد.....اس کی تھی مکمل.... لیکن اس وقت تو ٹی بکھری تھی۔

اس نے قرب سے آنکھیں میچی اور آسمان کی طرف دیکھا۔

میں نے آپ سے اس کو ایسے تو نہیں مانگا تھا؟ نا چاہتے ہوئے بھی وہ رب سے شکوہ کر گیا تھا۔

اس وقت افشاں بلوچ وہ نہیں تھا جسے دنیا جانتی تھی وہ وہ افشاں بلوچ تھا جو اب راحیہ بلوچ دیکھنے والی تھی۔

اس نے سگریٹ کو زمین پر پھینک کر بجھایا اور اپنے قدم اُس کی طرف لیے۔

آج حقیقی معنوں میں اس کا کمرہ مکمل لگ رہا تھا اس نے جوتے اتارتے اپنے آپ کو اس بلینکٹ میں چھپایا جس میں وہ سو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

گہری سانس بھرتے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا.....

اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ میری زندگی کا بہترین لمحہ کیا رہا تو میں جلا جھجک اس لمحے کی منظر کشی کرتا۔

اس نے اس کی طرف رخ اپنی طرف موڑا آج وہ اسے اسے قریب سے دیکھ رہا تھا۔

اس کا ایک ایک نقش اپنی نظروں سے حفظ کر رہا تھا ہاتھ بڑھاتے اس کے بال چہرے سے ہٹائے۔

لیکن اس نے کوئی حرکت نہیں کی کیونکہ وہ دواؤں کے زیر اثر سو رہی تھی نہیں تو نا جانے کیسے ری ایکٹ کرتی۔

افشان نے اس کے چہرے پر پھونک مارتے اسے احساس دلانا چاہا تھا کہ اب وہ اس کی ہے۔

اپنا ہاتھ اس پر سے لے جا کر اسے یک دم اپنے حصار میں لیا تھا لیکن نہایت نرمی سے۔

اس کی گردن میں منہ دیتے اس کی آنکھیں بیک وقت نم اور سُرخ تھیں۔

میں اپنی محبت کی حفاظت نہیں کر سکا لعنت ہے مجھ پر اس نے ہونٹ سختی سے بھینچے۔

.....

اس کی گردن پر دکھتے نشان کو دیکھتے اس کی دماغ کی شریانیں پھٹنے کے قریب تھیں۔

میں نے تم پر زندگی حرام نہ کر دی جب تک فیصل بلوچ افشان بلوچ کو سکون کی نیند نہیں آئے گی۔

میں تمہیں موت نہیں دوں گا قطرہ قطرہ تڑپو گا.....اتنا کہ تم بھیک مانگو گے مجھ سے موت کی.....

اس کا دل کیا وہ اس وقت سب تہس نہس کر دے.... وہ کر بھی دیتا اگر آج اس کے ساتھ، اس کے حصار میں وہ معصوم جان نہ ہوتی۔

اس نے سرخ آنکھوں کو بند کر کے کھولا اور آہستہ سے اپنے ہونٹ اس کے بالوں پر رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

دل کی دھڑکنوں میں انتشار برپا ہوا تھا.... اس کا ایک لمس اسے نئی زندگی کی نوید دے گیا تھا۔

افشان کو یہ لمحہ..... لمحہ حیات لگا..... اس نے اسے خود میں بھینچا لیکن اس کے ہر عمل میں اتنی نرمی تھی کہ.....

مخالف کو محسوس نہ ہو..... وہ اسے ایسے ٹریٹ کر رہا تھا جیسے وہ موم کی گڑیا ہو.....

ہاں وہ گڑیا ہی تو تھی.... جسے توڑ دیا گیا تھا یہ سوچ آتے ہی اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔

راحمیہ افشان بلوچ..... یہ شخص جب تک تمہیں انصاف نہ دلا دے اس کے دل کو سکون نہیں ملے گا۔

میں تمہارے مجرم کو وہاں جا کر ماروں گا جہاں اسے پانی بھی نہ ملے.....

اب وہ خاموشی سے واپس اس کو حفظ کر رہا تھا کمزور لمحے کی ضد میں کھوتے وہ جھکا تھا۔

اور اس کی گردن پر ہوئے معدوم نشانوں پر اپنے لب رکھے تھے شدت اتنی تھی کہ اگر وہ اٹھ جاتی تو شاید ڈر کے مارے ہی مر جاتی۔

ہاں! اسی شدت سے تو ڈر لگتا تھا اسے اپنی....

وہ کیسے اپنی اس شدت پسندی کو سنبھالتا..... کہ مخالف اس کی شدت پسندی کو برداشت کرنے کی جان نہ رکھتی تھی۔

اس نے اس کے بالوں میں منہ چھپاتے آنکھیں موندی..... سونا نہیں تھا.... کیونکہ اس کے اٹھنے سے پہلے اسے اس سے دور ہونا تھا۔

وہ ابھی اس کا ننھا دماغ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا.... جو پہلے سے ہی خوفزدہ تھا۔

افشان بلوچ ایک ایک قدم پھونک کر رکھنے والا تھا کہ معاملہ اب اس کے عشق کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تو بارش کی برستی اُن بوندوں جیسا ہے
جو بھگاتی تو ہیں پر ہاتھ نہیں آتیں

تو چمن میں لگے ان پھولوں جیسا ہے
جو مہکاتے تو ہیں پر زخم دے جاتے ہیں

تو آسمان پر چمکتے اُن تاروں جیسا ہے
جو روشن تو کرتا ہے پر پہنچ سے بہت دور ہے
از قلم خود۔

.....

نیا سورج نئی قسمتیں لیے نکلا تھا اس کی آنکھ کھلی اور نظر سامنے گھڑی پر گئی جو آٹھ بجا رہی تھی۔
اس نے فوراً آنکھیں وا کی اس کے گھر والے کبھی بھی آتے ہوں گے اس نے دوسری طرف دیکھا جہاں بستر پر ایک بھی شکن نہیں تھی۔
اس نے سب بعد میں سوچنے پر چھوڑ کر واش روم کی طرف قدم بڑھائے اور پنک رنگ کا کام دار جوڑا پہنا۔
ہلکا پھلا تیار ہونے کے بعد وہ اپنی سینڈل کے سٹریپ بند کرنے کے لیے جھکی تھی کہ اس کے پاس وہ آرکا۔
ایانے نے جھٹکے سے سر اٹھایا جہاں وہ شلوار قمیض پر ویسٹ کوٹ پہنے بلاشبہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

احد قریشی اس کی نظر میں خود کے لیے پسندیدگی دیکھ کر تمسخر سے مسکرایا۔

ایا نے فوراً آنکھیں موڑی اور دروازے کی طرف دیکھا جہاں ملازمہ کھڑی تھی۔

وہ جی بی بی جی کے گھر والے آئے ہیں.....اس نے سر کو ہلکی کی جنبش دی تو وہ چلی گئی۔

اس نے آئینے میں اپنے اوپر آخری تنقیدی نگاہ ڈالی اور قدم دروازے کی طرف کیے۔

بال باندھو اپنے ایا نے.....اس کی گھمبیر آواز پر اس کی ہتھیلیاں نم ہوئیں۔

اس کے پاؤں کو بریک لگا تھا لیکن وہ پلٹی نہیں.....

احد قریشی سلگتا اس کے پاس آیا اس کے سامنے کھڑے ہوتا اسے اوپر سے لے کر نیچے تک غصے سے دیکھا تو وہ سمجھی۔

ایک بار سمجھ نہیں آئی کہ میں نے کیا بولا ہے.....

ہمارے بابا کو.....ہمارے بال کھلے.....اچھے لگتے ہیں.....اور ابھی ہلکے نم ہیں.....ماما... کہتی ہیں نم بال نہیں باندھتے اس نے وضاحت دی۔

تو احد قریشی نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا اور بازو سے پکڑ کر اسے اپنی طرف جھٹکا دیا۔

وہ ان سب کے لیے تیار نہیں تھی اس لیے کٹی شاخ کی طرح اس کے سینے سے آ لگی۔

ایا نے ذوالفقار تمہیں کیوں شوق ہے کہ میں ہر بات تمہیں اپنے طریقے سے سمجھاؤں اس کی لٹ کان کے پیچھے کرتا وہ سرگوشیانہ انداز میں بولا۔

اس کی آنکھیں پل میں بھر آئیں کیا اس کا اتنا بھی نہیں تھا کہ وہ یہاں اپنی مرضی سے کچھ کر پاتی۔

اس کی آنکھوں کا پانی دیکھتے احد قریشی مسکرایا تھا پھر پل میں جھکتے اس کے چہرے پر پھونک مارتا پیچھے ہٹا۔

Posted On Kitab Nagri

بال باندھ کر نیچے پہنچو.....اسے کہتا وہ باہر نکل گیا نہ جانے کیوں لیکن اسے اچھا نہیں لگا تھا کہ اس کے کھلے بال سب دیکھیں۔

نا جانے کیوں...؟

وہ پوری کی پوری حسین تھی لیکن اس پر ابھی اس نے اتنے غور سے مشاہدہ نہیں کیا تھا۔

لیکن بالوں پر کیا تھا جب رات کو وہ انہیں ڈرائے کر رہی تھی اس لیے اسے باندھنے کو بولا تھا۔

.....

صبح کے چار بجے تک وہ اسے ایسے ہی دیکھتا رہا تھا وہ افشان بلوچ جس نے مر کر کبھی صنفِ نازک کو نہیں دیکھا تھا....

آج اپنے سے آٹھ سال چھوٹی لڑکی سے عشق کر بیٹھا تھا۔

وہ افشان بلوچ جو شدت پسند تھا، جو اپنے سامنے مخالفوں کو آنکھ اٹھانے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

اس کے سبھی دشمنوں پر بنا دیکھے ہی اس کے خوف کی دھاک تھی۔

اس نے اتنے سال لوگوں پر بنا اپنا آپ ظاہر کیے انہیں جہنم وصل کیا تھا۔

اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ کبھی وہ لڑکی اس کے لیے اتنی ضروری ہو جائے گی کہ وہ سب بھول جائے گا۔

اپنا کام، اپنا پیشن سب..... سب اس کے سامنے پس پشت ڈال دیا تھا کہ ابھی اس عشق کے امتحان میں اسے اپنا آپ منوانا تھا۔

وہ سوئی جاگی کیفیت میں اس کے نزدیک لیٹا تھا لیکن اب اسے چھو نہیں رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اٹھ کر جانا چاہتا تھا لیکن دل ابھی اسے چھوڑ کر جانے پر آمادہ نہ تھا۔

اس نے پہلی بار اسے دیکھتے یہ بالکل نہیں سوچا تھا کہ کبھی وہ اسے اتنی ضروری ہو جائے گی۔

اور پھر یہی سب سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا تھا یہ جانے بغیر کہ یہ اس کی پہلی غلطی ہونے والی ہے۔

ساتھ لیٹا وجود ہچکچاہٹ سے حرکت کرنے لگا تھا کہ دواؤں کا اثر اب ختم ہو گیا تھا۔

اس نے مندی مندی آنکھیں کھولی اور خود کو ماحول سے روشناس کروانا چاہا۔

وہ پہچان گئی تھی کہ ابھی کل ہی اسے اس روم میں شفٹ کیا گیا ہے۔

وہ بھول گئی تھی کہ کوئی افشان بلوچ بھی رہتا ہے یہاں وہ سب ہی تو بھول گئی تھی اس ایک قیامت منظر کے بعد۔

سب یاد آتے آنسو متواتر اس کی آنکھوں سے بہے تھے کسی احساس کے تحت اس نے گردن موڑی۔

تو اس کا سانس سوکھا..... حلق میں کانٹے چبھنے لگے تھے وہ کیسے اس کے ساتھ.....

آنسو گرتے اس کا چہرہ بھگو رہے تھے اس نے اپنے بال مٹھی میں پکڑے وہ خوف سے لرزنے لگی تھی۔

با.....با.....بابا.....

ماما.....ما.....ما...

اس کے چیخنے کی آواز پر اس نے پٹ سے آنکھیں وا کی ساری نیند جاتی رہی تھی۔

وہ بس اسے روتا چلاتا دیکھ رہا تھا وہ اپنے بال کھینچتی ہزیانی کیفیت میں تھی اس کی طرف دیکھتے وہ مزید خوفزدہ ہوتی بیڈ سے اتر گئی تھی۔

صبح کے چھ بجے افشان بلوچ کے گھر میں اس کی چیخیں گونج رہی تھیں۔

افشان سرعت سے اٹھ کر اس کے قریب آتا کہ وہ اونچی آواز میں رو کر چلانے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بابا.....بابا.....بابا.....

یہ.....مجھے.....مارے گا.....

بابا!!!!!!

یہ مجھے چھوئے گا.....

یہ.....مجھے.....مارے گا .....

وہ چیختی ایک ہی بات دہرا رہی تھی افشان بلوچ کے قدم وہیں ساکت ہوئے تھے وہ خوفزدہ تھی اس سے.....

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

وہ جا کر ان سے اچھے سے ملا تھا زوالفقار صاحب کافی خوش اصلوبی سے ملے تھے۔

فاطمہ بیگم کی نظریں ایانے کو ڈھونڈنے کے ساتھ ساتھ ان کے گھر کو اچھے سے دیکھ رہیں تھی۔

بیٹا آپ یہاں اکیلے کیوں رہ رہے مطلب آپ کے امی ابو؟ فاطمہ بیگم نے دل کی آواز کو زبان دی تھی۔

جی! آنٹی چونکہ آپ جانتی ہیں یہ گھر ایانے کے نام ہے اب تو اسی لیے بھی اور کچھ اکیلے رہنے سے ہم زیادہ ایک دوسرے کو سمجھ پائیں گے ان نے مناسب لفظوں میں جواب دیا۔

جی بہتر خوش رہو.....! انہوں نے مسکراتے کہا۔

آپ آئیں ناشتے کی ٹیبل پر ایانے آتیں ہی ہوں گی.....تو وہ دونوں بھی اٹھ گئے ان کے ساتھ آنے والے چند مہمان بھی تھے جو کچھ زوالفقار صاحب کے اچھے دوستوں کے گھر والے تھے۔

سب اٹھ کر ٹیبل پر آ گئے تھے ہلکی پھلکی باتوں میں سب کی نظریں سامنے سیڑھیوں سے اترتی ایانے پر ٹکیں تھیں۔

ایانے کو دیکھتے زوالفقار صاحب کے چہرے پر آنے والی مسکراہٹ کو باریک بینی سے دیکھا تھا احد نے۔

ہاف پنک شرارے اور شارٹ شرٹ کے ساتھ میلز پہن رکھے تھے یہ جوڑا فاطمہ بیگم نے اسے بہت دل سے دلوایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چوڑیاں اور بھاری جھمکے پہنے لائیٹ میک اپ اور ڈارک لپسٹک لگائے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

بالوں کو باندھا گیا تھا یا نہیں یہ اسے ٹھیک سے معلوم نہ ہوا کیونکہ اس نے سر پر چنری کا دوپٹہ اچھے سے اوڑھ رکھا تھا۔

وہ آ کر اپنے بابا کے گلے لگی تھی سب سے پہلے اور پھر فاطمہ بیگم سے ملی اور باقی لوگوں کو سلام کیا۔

ان کے گھر کے ساتھ زوالفقار صاحب کے ایک دوست رہتے تھے جو ان کی ملازمت کے دوران بنے تھے۔

ان کے تین بچے تھے ایک بیس سال کا لڑکا انیس پندرہ سال کا لڑکا فاتح اور سب سے چھوٹی ہانیہ وہ سب بھی موجود تھے۔

اور دو دور کی کزنز تھیں جو کہ میریڈ تھی اور اپنے چھوٹے بچوں کو سنبھالے ہوئیں تھی۔

انکل ان سب کی ضرورت نہیں تھی میں ناشتہ بنوا چکا تھا اس نے سنجیدگی سے کہا۔

اسے یہ سب رسمیں فضول لگتی تھی یہی نہیں وہ تمام رسمیں جہیز لینا، لڑکی کے گھر والوں کو لڑکے والوں کو سونا ڈالنا، ہزار کپڑے اور ملبوسات دینا۔

یہ سب اسے پیسے کا ضیاع لگتا تھا اس کے نزدیک یہ سب لڑکی والوں پر بوجھ تھا۔

سوچ اچھی تھی لیکن ہمارے معاشرے میں ایسی سوچ اگر سب کی ہوتی تو شاید بہت سی لڑکیاں اچھی شکلیں اور تعلیم یافتہ ہونے کے بعد بھی کنواری نہ بیٹھیں ہوتی۔

چلیں کوئی بات نہیں شروع کریں..... زوالفقار صاحب نے مسکرا کر کہا۔

انہیں آج احد قریشی تھوڑا سا سنجیدہ لگا تھا..... لیکن یہ ان کا وہم بھی ہو سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ ان کی بیٹی ان کے ساتھ بیٹھی مسکرا رہی تھی دل سے کیونکہ اس وقت وہ ان لوگوں کے ساتھ تھی جن سے زیادہ دنیا میں کوئی اس سے مخلص نہیں تھا۔

.....

صائمہ بیگم جو نماز کی غرض سے اٹھ چکی تھی اب تلاوت کر کے ہٹی تھی کہ اس کی چیخوں سے اوپر کی طرف دیکھا۔

ملازمہ نے سمجھتے ان کو سہارا دیا تھا کہ وہ بمشکل کھڑی ہوتی ان دو کے سہارے اوپر آئی تھی۔

سارے ملازم بھی متوجہ ہوئے تھے لیکن افشان بلوچ کے کمرے میں جانے کی اجازت نہ تھی انہیں.....

وہ دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئیں جہاں وہ پسینے میں تر دیوار کے ساتھ چپکی کھڑی تھی۔

ایک نظر افشان کو دیکھتے وہ معاملہ کسی حد تک سمجھ چکی تھی ایک نگاہ اپنے ساکت کھڑے بیٹے پر ڈالتی وہ اس کی طرف بڑھیں۔

اسے گلے لگاتے اپنے دوپٹے سے اس کے چہرے سے پسینہ صاف کیا.....

راحیبہ..... میری جان... کیا ہوا...؟

ما...ماما.....

ان لمحات میں اس کے منہ سے ماں سن کر ان کا دل کانپا.....

ہاں انہیں ہمیشہ سے بیٹی کی خواہش رہی تھی لیکن وہ ایسے قبول ہوئی تھی وہ نہیں جانتی تھی۔

اسے ساتھ لگاتے انہوں نے افشان کو دیکھا جو بت بنے سرخ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا رامی...؟

کس سے ڈر گئی ہو میری جان....؟

اس نے سہمی نگاہیں اٹھا کر افشان کی طرف دیکھا....اس کے دیکھتے ہی وہ واش روم میں بند ہو گیا۔

دروازہ اتنی زور سے مارا تھا کہ وہ خوف سے اچھل پڑی تھی.....صائمہ بیگم نے غصے سے دروازے کو دیکھا۔

کچھ نہیں ہوا.....کچھ نہیں کرے گا وہ.....انہوں نے اسے پانی پلاتے کہا۔

وہ.....یہاں...اس نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا۔

کیونکہ یہ اس کا بھی کمرہ ہے آپ کے ساتھ میری جان....انہوں نے کچھ سوچتے کہا۔

انہیں افشان پر الگ غصہ آ رہا تھا اسے منع کیا تھا انہوں نے رات میں ہی کہ ابھی اسے کچھ وقت دے دور رہے اس سے۔

لیکن نہیں.....وہ اپنی ہی کرنے والا کہاں کچھ سنتا ....

اس کا کہنا تھا کہ یہی وقت ہے اسے سنبھالنے کا...اسے احساس دلانے کا کہ کوئی ہے اس کے لیے .....

کوئی کچھ نہیں کہے گا.....میرے ہوتے ہوئے میری بیٹی کو انہوں نے اسے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔

وہ اسے سمجھاتی نیچے اپنے کمرے میں لے گئی افشان کی خبر بعد میں لینے کا ارادے کرتے ہوئے۔

.....

ناشتہ ایسی ہی ہلکی پھلکی باتوں کے درمیان کھا لیا گیا تھا لیکن احد قریشی کی نظر اس بیس سالہ نوجوان پر تھی۔

جو اسی کے گھر میں اسی کی بیوی کو دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے جبڑے بھینچے چہرے پر اب اکتاہٹ تھی وہ چاہتا تھا کہ وہ جلد سے جلد واپس چلے جائیں۔

ایسا کیوں تھا وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس وقت اس کے احساسات عجیب ہو رہی تھی۔

چائے کا دور چلا تھا وہ فون کرنے کی غرض سے باہر چلا گیا۔

میٹنگ سے متعلق کال نہ ہوتی تو وہ اٹھ کر نا آتا وہ باتوں میں مصروف ہو گیا۔

کین آئی گیٹ شوگر پلیز اسے بیس سالہ نوجوان نے کہا تھا ایانے کو۔

ایانے نے مسکراتے چینی کا ڈبہ اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا اس کو دیتے وقت اس کے ہاتھوں سے دوپٹہ نکل چکا تھا۔

جواب سرک کر کاندھے پر تھا بالوں کو ڈھیلا سا باندھا گیا تھا۔

اس لڑکے نے مسکراتے ڈبہ پکڑا.....وہ یہاں آکر احد قریشی سے حد درجہ جیلس تھا کیونکہ ایانے زولفقار اسے پسند تھی جواب اس کی ہو گئی تھی۔

گلاس وال سے کسی نے یہ منظر سُرخ نگاہوں سے دیکھا تھا۔

دوپٹہ کاندھے پر تھا اب آدھا اور آدھا نیچے اس کے قدموں میں لیکن اُسے دھیان کہاں تھا۔

اسے تو صرف اپنے ماں باپ کو سامنے دیکھ کر خوشی تھی وہ ان کے جانے سے پہلے ان کے ساتھ باتیں کر کے اچھا وقت گزارنا چاہتی تھی۔

ابھی وہ سامنے زولفقار صاحب کے پاس جا کر بیٹھتی کہ سامنے سے بانیہ اور فاتح ایک دوسرے سے لڑتے بھاگتے آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے آپ کو بچانے کے باوجود ایانے ان سے ٹکرائی تھی لیکن گرنے سے پہلے اسے صوفے پر موجود فاطمہ بیگم نے تھام لیا تھا۔

بال جو ڈھیلے سے باندھے گئے تھے اب تقریباً کھل چکے تھے اور کچھ جو تھے وہ ہلکے سے اس چھوٹے سے کیچر میں اٹکے تھے۔

جو اس کے لمبے اور گھنے بالوں کو سنبھالنے کے لیے ناکافی تھا۔

ایانے یو ہیو بیوٹیفل ہیر زاس لڑکے سے اب کہا تو سب نے اس کی طرف دیکھا۔

وہ باہر سے پڑھ کر آیا تھا اس کے لیے یہ سب مناسب تھا چونکہ احد قریب نہ تھا اس لیے سب لوگوں نے اس کی بات کو جانے دیا تھا۔

ایانے ہلکا سا تھینک یو بول کر آگے بڑھ گئی۔

وہ جو اندر ہی آرہا تھا یہ سب سن کر آگے بڑھتا کہ فون ایک بار پھر بجا تھا تو وہ باہر نکل گیا۔

نہایت غصے میں وہ باہر لان ہی میں چکر لگانے لگا تھا وہ ضروری میٹنگ جو کچھ دیر بعد تھی اسے کینسل کر دیا تھا اس نے۔

جس سے اسے نقصان ہوتا.... لیکن پرواہ کسے تھی وہ احد قریشی تھا.... اس کے غصے کے آگے سب بیکار تھا۔

اس لڑکے نے اپنے والدین کو منانا چاہا تھا لیکن تب تک ایانے کارشتہ ہو چکا تھا۔

اسے کوئی طوفانی قسم کی محبت نہ تھی بس ایک وقتی اٹریکشن تھی جو ایانے سے ہوئی تھی۔

اس نے اکثر ایانے کو چھت پر دیکھا تھا شروع میں اور پھر ان کا آنا جانا ایک دوسرے کے گھر میں ہونے لگا تھا۔

کیسا ہے میرا بیٹا؟ ایانے اب اٹھ کر ذوالفقار صاحب کے ساتھ بیٹھی تو انہوں نے اسے بازو کے حلقے میں لیتے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

بالکل ٹھیک اس نے مسکراتے کہا تو وہ بھی مسکرا دیے۔

ایانے یہ آپ کی چند چیزیں ہیں..... فاطمہ بیگم نے ان کی باتوں کے دوران اسے ایک شاپر پکڑایا۔

اس میں اس کے سائیڈ ٹیبل پر رہنے والے دو کیوٹ سے کارٹونز تھے، اس کی سکن کا سامان تھا۔

اس کے بالوں کا مخصوص تیل اور مخصوص شیمپو تھا کیونکہ مختلف شیمپوز سے اس کے بال خراب ہوتے تھے ایسا فاطمہ بیگم کا ماننا تھا۔

اس کے بالوں اور سکن کا دھیان اس سے زیادہ وہیں رکھتی تھی اس لیے یہ ساری چیزیں آج وہ زوالفقار صاحب کے منع کرنے کے باوجود بھی لے آئیں تھی۔

آئلنگ ہر ہفتے کیا کرنا..... خراب نہ کر لینا بال فاطمہ بیگم نے اسے نصیحت کی تب تک احد قریشی بھی آچکا تھا۔

.....

وہ پانی کے نیچے کھڑا.... خود کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر آرہا تھا جب وہ اس سے جو فنزدہ ہوتی دور ہو کر رہ گئی تھی۔

اس کی غلطی تھی کہ اسے اس کے جاگنے سے پہلے چلے جانا چاہیے تھا.....

وہ جانتا تھا اسے وقت لگے گا لیکن اس کا ردِ ایکشن ایسا ہو گا اس نے نہیں سوچا تھا۔

وہ جو اسے خود سے دور رکھ کر وقت دینے کا سوچ رہا تھا لمحے میں اس نے یہ ارادہ ترک کر دیا تھا۔

اس کے قریب رہتے اسے احساس دلانا تھا کہ وہ اس سے منسلک تھی..... اس کا محافظ تھا وہ.....

نہیں تو وہ ہمیشہ کے لیے دور ہو جاتی اس سے..... اس کے دل میں خوف اپنے پنجے گاڑ دیتا.....

Posted On Kitab Nagri

وہ کتنا غلط تھا کتنا صحیح یہ تو وقت بتانے والا تھا لیکن اس کا وہ ستکار نا افشاں بلوچ کو ایک نئی آگ میں دھکیل گیا تھا۔
فیصل بلوچ کے لیے اس کی نفرت میں مزید اضافہ ہوا تھا باہر آکر اس نے بال بنائے اور قدم نیچے کی طرف موڑے۔
ناشتے کی میز پر کوئی نہیں تھا اس نے اپنے قدم صائمہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھائے۔
جہاں وہ اس کے کپڑے ہاتھ میں لیے بیٹھی تھیں واش روم کا بند دروازہ اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ وہیں تھی۔
اس کو دیکھتے صائمہ بیگم نے آنکھیں موڑ لیں تو وہ ان کے گھٹنوں میں آکر بیٹھ گیا۔
یار ماما .....
افشاں اس وقت مجھ سے بات مت کرو..... انہوں نے اس کے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے ہٹائے۔
یار ماما..... آپ سمجھ نہیں رہی ایسے رہا تو ہم اسے ان سب سے کبھی بھی نہیں نکال پائیں گے۔
تو کیا ایسے نکال لوگے اسے مزید خوفزدہ کر کے ؟ انہوں نے دو بدو کہا۔
میں اسے خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا اسے صرف اپنی موجودگی کا احساس دلانا چاہتا اس طرح ہم اسے مزید ڈرپوک بنا دیں گے۔
لیکن افشی .....
ماما ٹرسٹ می ..... ! مجھے کرنے دیں سب ..... وہ راحیہ افشاں بلوچ ہے اسے مجھ سے اچھا کوئی ہینڈل نہیں کر سکتا اس نے انہیں یقین دلانا چاہا۔
اسے تکلیف نہیں ہونی چاہیے انہوں نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا شاید یہی صحیح تھا وہ جانتی تھی افشاں خود سے منسلک لوگوں کے لیے کتنا جنونی اور کیئرنگ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے جو حکم! ابھی تو ناشتہ لگوائیں کافی بھوک لگی ہے ....

لگواتی ہوں! وہ سمجھ گئی تھی کہ اس وقت بھی وہ انہیں باہر بھیجنا چاہ رہا تھا۔

ٹانگوں کا درد کیسا ہے آپ جانتی ہے ابھی بہتر ہو رہا ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ابھی سے اٹھ جائیں .....

تم نے میری بیٹی کو خوفزدہ ہی اتنا کر دیا تھا اور کے مارے میں خود ہی اوپر آ گئی۔

اس نے شاکی نظروں سے انہیں دیکھا..... ناشتہ کے بعد ڈاکٹر کے پاس جانا ہے آج یاد ہے نا۔

ہمم..... وہ کہتی باہر نکل گئیں تو اس نے گہری سانس بھری۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

وہ گلابی شلوار قمیض میں ہنا دوپٹے کے بھیگا وجود لیے اپنے دھیان باہر نکلی تھی۔
اور آ کر آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی اس کی ماں نے سمجھایا تھا کہ یہ بھی اس کا گھر ہے ....
لیکن وہ واپس اپنے گھر جانا چاہتی تھی جہاں وہ تھی اس کی ماما اس کے بابا اور علی۔
لیکن علی کی طبیعت کا سوچتے اس کی آنکھیں نم ہوئیں اس نے اپنے بالوں کو دیکھا جو میرا بیگم ہی سوکھا کر سلجھایا کرتی تھی۔
اس نے انہیں خشک کیا تھا لیکن اب وہ سلجھ نہیں رہے تھے اس کی آنکھیں سرخ ہوئیں..... نظریں یک دم گردن پر موجود ان نشانوں پر گئی تھی۔
اس نے ہاتھ لگایا اور پھر اپنا چہرہ ہاتھوں میں دیتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اس واقعے نے اس کے ننھے دماغ پر کافی اثر چھوڑا تھا۔
اسے اب تک کسی کی نظروں کی تپش خود پر محسوس نہیں ہوئی تھی۔
افشان جو پیچھے کھڑا اس کی ایک ایک نظر کو جانچ رہا تھا اس کے پھوٹ کر رونے پر اس کی طرف بڑھا۔
دماغ کی ابھری نسیں اس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ برداشت کی حد پر تھا۔
اس نے اس کا رخ اپنی طرف موڑتے اسے اپنے حصار میں لیا تو وہ ساکت ہوئی۔
اس نے اپنی سانس روک لی تھی اور اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ دیا تھا افشان نے ہونٹ بھینچے۔

Posted On Kitab Nagri

کافی وقت درکار تھا اسے۔

اسے پیچھے کیا تو وہ لرزتے لبوں کو لیے نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

اب شور کیوں نہیں مچایا؟ وہ جان گیا تھا کہ وہ اسے پہچان گئی ہے۔

رشتہ بدلنے کے بعد یہ پہلی گفتگو تھی ان کی۔

مجھے.... با... باہر جانا... ہے اس نے خوف کے زیرِ اثر کہا۔

کیوں..؟ میں کچھ کہہ رہا ہوں..؟ اس نے اس کے بالوں کی لٹ نامحسوس انداز میں اس کے کان کے پیچھے کی۔

اس نے سہمی نگاہیں اٹھا کر افشان کو دیکھا۔

افشان بلوچ نے ان ہرنی آنکھوں میں دیکھتے دم سادھا تھا..... وہ حسین تھی بے حد..... یا اسے لگ رہی تھی وہ نہیں جانتا تھا۔

با... بابا..... اس نے کہتے ہونٹ کاٹے تو وہ ہوش میں آیا۔

افشان نے آگے بھرتے اس کے بال پکڑے اور اس کا رخ شیشے کی طرف موڑا۔

ڈر لگ رہا ہے مجھ سے...؟

افشان نے پوچھا حالانکہ وہ اس کے وجود کی کپکپاہٹ محسوس کر سکتا تھا۔

.....

پھر کچھ ہی دیر بعد احد بھی آچکا تھا اب کہ وہ خاموشی سے بیٹھ گیا تھا اس کی نظریں ایانے پر تھیں۔

ایانے نے اس کی طرف دیکھا تو اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے جھرجھری لی لیکن وہ اسے ایسے کیوں دیکھ رہا تھا؟

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد سب جانے کے لیے اٹھ گئے تھے وہ لڑکا اب ایانے کو دیکھتا کہ اس کی نظر احد قریشی پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ان آنکھوں کی تپش دیکھتے وہ لڑکا گھبرایا اور باہر نکل گیا۔

ایانے سب کو باہر تک چھوڑنے گئی تھی لیکن اس نے یہ تکلف بھی نہیں کیا تھا۔

وہ واپس آئی تو نظر صوفے کے آگے پڑے شیشے پر گئی جو کچھ دیر پہلے اچھی حالت میں تھا لیکن اب ....

چکنا چور ہوتے فرش پر بکھرا تھا وہ ملازم سارا شیشہ اٹھا رہے تھے۔

اس نے تھوک نگلا..... اس پر خوف طاری ہوا تھا اسے احد قریشی کا خود کی طرف دیکھنا یاد آیا۔

لیکن اس سے کیا غلطی سرزرد ہوئی تھی اسے اندازہ نہیں تھا۔

میم سر آپ کو روم میں بلا رہے ہیں..... وہ وہیں کھڑی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی کہ ملازمہ نے آتے اسے احد قریشی کا پیغام دیا۔

وہ ابھی نہیں جانا چاہتی تھی.....

خوفزدہ تھی وہ اس سے..... وہ کیا شخص تھا ان کے آنے پر تو نارمل تھا تو پھر اتنی سی دیر میں .....

اس کی سمجھ سے باہر تھا وہ لرزتے قدموں سے اوپر پہنچی کہ جانا تو تھا ہی نہیں تو وہ خود آجاتا۔

اس نے گہرا سانس بھرتے اندر قدم رکھا تو وہ جو خود باہر آرہا تھا غصے میں پیچھے ہٹا۔

دروازہ دھاکی آواز سے بند ہونے پر اسے احساس ہوا کہ وہ اس کی گرفت میں ہے۔

احد قریشی نے جھٹکے سے اسے بازو سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگاتے دروازے کو دھکا دیا تھا جو بند ہوتا گیا۔

آواز کے ساتھ ایانے کی ڈر کر آنکھیں بند کی تھی !

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے دیکھ رہا تھا جس کی لرزتی پلکیں اس کے جوتوں پر تھی اس کے دونوں ہاتھ احد قریشی کے سینے پر۔

بال اب بھی اسی حالت میں تھے لیکن مزید بکھرے ہوئے دوپٹہ اب اس کے قدموں میں گرا تھا۔

وہ اس کے کندھوں تک بھی نہیں پہنچتی تھی لیکن آج ہیلز کی وجہ سے وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی اس کے کندھے تک بمشکل پہنچی تھی۔

احد نے بھینچے ہوئے لبوں سے اس کی پلکوں کو دیکھا تھا جو کسی بھی میک اپ سے پاک تھیں۔

اس کے چہرے پر ہلکا سا فاؤنڈیشن اور بلش ان تھا لپسٹک اب بھی ڈارک ہی تھی۔

اس کی نظر اس کی کان کی لو پر گئی جو بھاری جھمکوں کی وجہ سے سرخ ہو رہے تھے۔

اس نے غصے سے انہیں اتارتے ہوا میں اچھالا تو ایانے نے صدمے سے اسے دیکھا۔

دوسروں سے تعریف وصول کرنے کا کافی شوق ہے آپ کو لگتا؟

خشک لہجے میں اس کے کان کے پاس وہ گرایا۔

ایانے نے اس کا آپ کہنا شدت سے محسوس کیا تھا چھوٹی لڑکی سے بہتر لگا تھا اسے کافی۔

ایانے کو فوراً اس لڑکے کا تعریف کرنا یاد آیا تھا اسے یقین نہ ہوا کہ اتنی چھوٹی سی بات پر وہ غصے میں ہے۔

.....

مجھ.....مجھے ماما.....کے.....پاس...وہ کہتے رونے لگی تھی۔

ڈر لگ رہا ہے مجھ سے.....افشان نے اب کے سختی سے کہا تو مزید خوفزدہ ہوتی سر ہاں میں ہلانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں ہو الواس کے بعد تمہارے بابا کے پاس لے کر جاؤ گا... افشان نے گہری سانس بھرتے کہا تو راحیہ نے اس کی طرف دیکھا۔

آیا کہ جاننا چاہا ہو کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے یا سچ..؟

خوف ہر چیز پر غالب تھا لیکن اب کی بار حلق میں سے چیخ بھی نہیں نکل رہی تھی۔

اس کا دماغ ہزاروں سوچوں میں الجھا تھا .....

افشان نے اس کے آگے سے ہیئر برش اٹھاتے اس کے بالوں میں آہستہ سے چلایا وہ مسلسل آگے اپنے ناخنوں کو گھور رہی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے بال سلجھا رہا تھا اس انداز سے کہ اس کے ہاتھ اسے چھو نہ ہوں۔

وہ جانتا تھا کہ خوفزدہ ہے.... لیکن اپنے بابا سے ملنے کے لیے اس وقت وہ اس کی موجودگی بھی قبول کر گئی تھی۔

یہ اچھا تھا اس کے لیے..... وہ سمجھ رہا تھا کہ اسے کیسے ہینڈل کرنا ہے۔

راحیہ کی ساری حسیات اس کے ہاتھوں پر تھیں آیا وہ اسے چھو رہیں ہیں یا نہیں .....

لیکن ابھی تک اسے کچھ محسوس نہیں ہوا تھا لیکن اچانک اسے زرا سی اس کی انگلی چھوئی تھی اس کے چہرے کا رنگ یک دم پھیکا پڑا تھا۔

اس نے اپنے ایک ہاتھ کے ناخن پر دوسرے ہاتھ کی انگلی کے ناخن کا زور بڑھایا جو سفید پڑ گیا تھا چونکہ خون کی گردش رک گئی تھی۔

عام انسان یہ عمل زیادہ دیر کے لیے نہیں کر سکتا تھا لیکن وہ آج کر گئی تھی۔

وہ جیسے ہی پیچھے ہٹا اس نے اپنے ناخن کو چھوڑا تھا جو اب سفید ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

راحیہ جیسے تمہاری ماما اور بابا آپس میں میاں بیوی ہیں ویسے اب ہم بھی ہیں.... آپ سب کچھ مجھے بتائیں گی اب سے ....

مجھ سے کچھ نہیں چھپائیں گی..... جو سب محسوس کرتی ہیں مجھ سے شیئر کریں... وہ اسے پیار سے سمجھا رہا تھا۔

یہ جانے بغیر کہ وہ تو اسے سُن ہی نہیں رہی اس کا سارا دھیان پھر سے اس کے ہاتھوں پر تھا جو اب اس کے بالوں کو باندھ رہا تھا۔

افشان بلوچ نے گہری سانس بھرتے اپنے قدم پیچھے لیے.... شاید آج کے لیے اس کی اتنی ہی موجودگی کافی تھی۔

اس کے پیچھے ہوتے ہی وہ باہر بھاگی تھی اپنی پوری رفتار سے .....

افشان بلوچ نے ہاتھ میں پکڑا برش پوری قوت سے سامنے دروازے پر مارا تھا جہاں سے وہ نکلی تھی۔

وہ آواز باہر راحیہ نے بھی سنی تھی جسے سنتے وہ اور تیزی سے اپنے باپ کی طرف گئی تھی جو سامنے موجود تھے۔

.....

می... وہ .....

کیا؟ اس نے فرصت سے اسے دیکھتے اس کا جواز جاننا چاہا تھا۔

وہ چھونا ہے مجھ سے.... ایسے ہی... کہہ دیا ....

Posted On Kitab Nagri

لڑکے چھوٹے ہوں یا بڑے.....ان کی نظروں کے مفہوم تو سمجھ آتے ہیں نا آپ کو....اب کے اس نے تیز آواز میں کہا تو وہ سہم گئی۔

آیم...سوری!اسے سمجھ نہ آیا کہ کیا کہے۔

نہیں سوری تو مجھے بولنا چاہیے کہ میں نے آپ سے بولا کہ بال باندھیں.....

جب کہ آپ کی نظر میں میری کہی بات کی کوئی اہمیت ہی نہیں اس کے لبوں پر لگی لپسٹک پر اس نے انگلی رکھتے ہلکا کیا تھا اسے۔

ایانے پر حیرتوں کے پہاڑ گر رہے تھے کل وہ کیسا تھا اور آج..؟اسے لگا احد قریشی کو سمجھنے میں ساری زندگی لگ جائے گی۔

نہیں...وہ...خود ہی.....ایانے نے بھدا سا جواز پیش کرنا چاہا۔

احد قریشی نے اس کے بالوں میں سے وہ کیچر نکالا اور اسے کے بالوں میں ہاتھ پھیرا وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں یہ کر گیا تھا۔

ایانے نے آنکھیں بند کر کے یہ لمحات شدت سے محسوس کیے تھے۔

لیکن اگلے ہی لمحے اپنے بالوں میں اس کی سخت گرفت محسوس کرتے اس نے سرد آہ بھرتے آنکھیں کھولی۔

یہ دوبارہ کسی کے سامنے کھلے تو سزا اس سے بھی زیادہ بُری ہو گی ایانے ذوالفقار.....اس نے اس پر جھکتے کہا۔

ایانے نے اس کی شرٹ کا کالر تھاما تھا فوراً وہ جو اس پر کافی حد تک جھک چکا تھا۔

وہ.....

Posted On Kitab Nagri

اس نے کچھ کہنا چاہا اس سے پہلے وہ تیزی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھساتے اس کی آواز کو بند کر گیا تھا۔

اس کی شدت کو محسوس کرتے ایانے گرنے کے قریب تھی احد قریشی نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کا وزن خود پر ڈالا۔

نہیں تو وہ گر جاتی..... وہ مسلسل اس سے دور ہونے کی تگ ودو میں تھی۔

وہ دور ہوا تو وہ نم آنکھیں لیے گہری سانسیں بھرنے لگی۔

احد قریشی نے اسے دیکھا جس کی میسنگ کا اب نام ونشاں تک نہیں تھا اس کے لبوں پر۔

آپ کو میرے سامنے صرف تیار ہونا ہے ایانے..... کوئی اور آپ پر بُری نظر ڈالے گا تو اسے تو سزا ملے گی ہی لیکن آپ کو بھی ملے گی یہ یاد رکھیں۔

اسے آہستگی سے چھوڑتے کہا تو اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا۔

احد نے فوراً اس کا آنسو صاف کیا تھا جس دن آپ میری شدتوں کو جان گئیں اس دن سے آپ کی زندگی مشکل ہو جائے گی۔

اس کے کان کو لو کو ہلکا سا اپنی انگلیوں سے دباؤ بڑھا کر درد کم کرنا چاہا تھا اس نے یہ اس کا طریقہ تھا جو مخالف کو بھایا تھا شاید۔

اور یہ سب نہ سہنے جو آپ کو تکلیف دے اسے چھوڑتے اب وہ پیچھے ہٹا۔

ہیلز اتارو اور پاؤں گرم پانی میں دھو پھر چادر لے کر باہر آئیں ماما کا فون آیا ہے لنچ ہم ان کے ساتھ کریں گے وہ کہتا باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اور ایا نے کئی لمحے وہیں کھڑی رہی تھی۔

سب خوبصورت لگا تھا اسے اپنے ارد گرد۔

.....

اپنے باپ سے ملتے ہی وہ رونے لگی تھی ناچاہتے ہوئے بھی اس پر افشان بلوچ کا خوف طاری ہو گیا تھا۔

اتنا اندازہ اسے ہو گیا تھا کہ وہ اس کا شوہر ہے اتنی بچی نہ تھی لیکن اس حقیقت کو ماننے میں اسے نا جانے کتنا وقت لگنے والا تھا۔

راحمی... میری جان کیا ہوا...؟ فاروق سرور نے پوچھا تو اس نے سر اٹھایا۔

مجھے... گھ... گھر جانا ہے... بابا.....

فاروق سرور نے پیچھے سے آتے افشان کو ایک نظر دیکھا اور پھر بولے۔

آجاؤ ناشتہ کریں میری جان..... آج آپ کے بابا بھی آپ کے ساتھ ناشتہ کریں گے۔

اس نے ایک سہمی نگاہ افشان پر ڈالی اور اپنے باپ کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔

اس کی پلیٹ میں صائمہ بیگم نے پراٹھا اور آملیٹ رکھا تو وہ خاموشی سے کھانے لگے۔

افشان نے فریش اورنج جوس جو وہ روز پیا کرتا تھا ایک گلاس میں ڈالا اور اس کے آگے رکھا جسے اس نے دیکھ کر بھی نظر انداز کیا تھا۔

راحمیہ آپ کو یہ بھی پینا ہے اس نے بریڈ پر بٹر لگاتے کہا وہاں موجود تمام ملازم اس کے نرم رویے پر چونکے تھے اتنا دھیما لہجہ اس کا کبھی نہیں رہا تھا۔

راحمیہ نے بے بسی سے اپنے باپ کو دیکھا جو اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ تھے یا شاید ایسا دکھا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ہمی... ہمیں نہیں پسند.... اس نے اتنی آہستہ آواز میں کہا کہ وہ بمشکل سن پایا۔

پسند ہے یا نہیں میں آپ کو آپشن نہیں دے رہا آپ کو آج سے روز ہر صبح یہ پینا ہے اس نے نیپکن سے منہ صاف کرتے کہا۔

صائمہ بیگم مسکرائی تھیں ان کا بیٹا بدل رہا تھا..... شاید محبت میں ڈوبا ہر شخص اپنی محبت کے لیے ایسے ہی بدل جاتا ہے۔

افشان نے گلاس اٹھاتے اس کے لبوں کے پاس کیا تو اس نے زبان سے ہونٹ تر کیے اور یہاں وہاں دیکھا۔

لاج تھی ایک..... وہ سب کے سامنے ایسے کیسے کر سکتا تھا..... یہ سب اس کے لیے نیا تھا... اسے اچھا لگ رہا تھا یا نہیں یہ وہ اب تک ڈیسائڈ نہیں کر پائی تھی۔

انکل! آپ ڈیوز کو آج پلیز لا دیں راحیمہ مس کر رہی ہے اسے اس نے ایک نظر اسے دیکھتے کہا جس نے گلاس ابھی بھی نہیں تھاما تھا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

گاڑی میں خاموشی تھی دونوں کے دل الگ انداز میں دھڑک رہے تھے لیکن یہ محسوس دونوں نے نہیں کروایا تھا۔

ایانے نے ہاتھ آپس میں رگڑے تھے مخالف نے بھی محسوس کیا تھا۔

کچھ لمحوں تک وہ بنا حرکت کے خاموش بیٹھی رہی تھی لیکن پھر اس نے گاڑی کا شیشہ کھول دیا تھا۔

احد قریشی کو پسند نہیں آیا تھا اس کے مطابق گاڑی کا شیشہ کھولنے کا کوئی تک نہیں بنتا ڈسٹ اندر آتی ہے بس جو اس کی نفیس طبیعت پر گراں گزرتی تھی۔

پانچ منٹ اس نے انتظار کیا تھا کہ شاید وہ بند کر دے۔

ایانے شیشہ اوپر کرو.....اس کے لہجے میں پہلے جیسی گرمجوشی نہیں تھی۔

ایانے نے ایک نظر اسے دیکھا لیکن اس کا دم گھٹتا تھا ایسے وہ اسے کیسے سمجھاتی۔

مجھے اچھا لگ رہا ہے احد.....ایسے اس نے آہستگی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

پہلی بار اس نے اسے اس کے نام سے پکارا تھا شاید یہ احد قریشی کی طرف سے تھوڑی دیر پہلے دی جانے والی ہمت کی وجہ سے تھا۔

اس کے منہ سے خود کا نام سنتے اسے اچھا لگا تھا جس شائستگی سے اس نے اسے پکارا تھا وہ بھایا تھا اسے۔

اس لیے خاموش ہو گیا۔

لیکن ساتھ والی گاڑی کے ڈرائیور کا دھیان وقتاً فوقتاً اپنی گاڑی کی طرف دیکھ کر وہ چونکا۔

وہ کوئی ڈرائیور تھا جس کے سامنے میپ کھلا تھا پان کھاتا وہ غلیظ شخص ایانے کو نظر میں لیے ہوا تھا۔

ایانے کو بھی اب محسوس ہو چکا تھا اس لیے سیدھی ہو کر بیٹھی اسے سمجھ نہ آیا کہ کیا کرے۔

اسی لیے ہوا اس کر رہا تھا میں لیکن تمہیں تو سننا نہیں ہے وہ یک دم دھاڑا اور اس کی کھڑکی کے شیشے کو اوپر کیا۔

وہ سہم کر دروازے کے ساتھ لگی کچھ دیر پہلے والے خوشگوار لمحات اب پھر کہیں جا سوئے تھے۔

کچھ لمحوں بعد اس نے پھر سے ہاتھ رگڑے تھے گاڑی ٹریفک کی وجہ سے رُک گئی تھی۔

اس کے اس بار ایسا کرنے پر اس نے کوئی نوٹس نہیں لیا تھا لیکن وہ مسلسل اب اپنے ہاتھ مسل رہی تھی۔

احد قریشی نے چونک کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں بےچینی تھی۔

واٹ ہیپنڈ.....؟

کچھ.....نہ.. نہیں.....اس نے دھیمے سے کہا کہ اس کا غصہ برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ۔

لیکن آگلے ہی لمحے گاڑی کے شیشے نیچے ہوئے تھے اس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

وہ کیسے سمجھ گیا تھا کہ اسے گھٹن محسوس ہو رہی ہے.....یہ پہلا لمحہ تھا جب ایانے کو لگا کہ اس کی زندگی بہتر ہو سکتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آج وہ بنا کہے اس کی بات جان گیا تھا یہی کافی تھا فل وقت اس کے لیے۔

ان کی گاڑی کا شیشہ نیچے دیکھتے سامنے والا بچہ جو کچرے بیچ رہا تھا بھاگ کر ان کے پاس آیا۔

احد کا غصہ ابھی بھی کم نہیں ہوا تھا وہ ایسا ہی تھا جلدی اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوتا تھا یہی چیز ایانے کے لیے مشکلات پیدا کر رہی تھیں۔

.....

ڈیوز.....؟فاروق سرور چونکے ....

راحمیہ کا پپی.....افشان نے گلاس واپس اٹھایا اور اس کے سامنے کیا تو وہ نظریں جھکا گئی کہ اب کی بار اس کے بابا بھی دیکھ رہے تھے ان کو ....

پتا علی کا کافی دل لگ گیا ہے اس سے....اچانک تو نہیں بھیجے گا...اسے وہ...دو، تین دن میں میں لے آؤں گا انہوں نے سہولت سے سمجھایا۔

انکل....! علی کے لیے میں یہیں سے پپی لے کر نیا بھیج دوں گا آج ہی لیکن وہ اسپیشلی میں نے راحمیہ کے لیے منگوایا تھا .....

تو مجھے نہیں پسند اس کی چیزیں کوئی لے....اس نے گھمبیر آواز میں کہتے اب اسے سخت نظروں سے دیکھتے جوس کا گلاس اس کے ہونٹوں کو لگایا۔

پتا اس کی ضرورت نہیں.....ہم ایسے ہی دے دیں گے کتا راحمی کو....وہ شرمندہ اور خوش بیک وقت ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جو پہلے انہیں فاروق بلاتا تھا ماں کے لاکھ منع کرنے کے باوجود اب انہیں عزت سے انکل بلانے لگا تھا۔

اور انہیں اچھا لگا تھا اس کا اپنی بیٹی کی چیزوں کے لیے پوزیسو ہونا۔

نہیں انکل! کوئی مسئلہ نہیں ہے.... آپ بس آج شام تک واپس لے آیئے گا اسے راحمیہ اپنے پپی کو مس کر رہی ہے ہے نا راحمیہ اس نے آخر میں اسے بھی گھسیٹا تھا۔

جو چھوٹے چھوٹے سپ لے رہی تھی اس نے تیزی سے سر ہاں میں ہلایا کہ اسے اپنا پپی سچ میں صبح سے یاد آ رہا تھا۔

اوکے بیٹا !...

آجائیں! اختر شاہ کی فائنل ریڈ کرنی ہے آج.... ان دونوں کا ناشتہ مکمل ہو چکا تو وہ بولا۔

جہاں راحمیہ بھی اب اپنا جوس ختم کر چکی تھی۔

راحمیہ نے سارا دن کھل کر سانس لیا تھا کہ وہ آس پاس نہیں تھا یہی اچھا تھا اس کے لیے۔

صائمہ بیگم نے اسے اپنے پاس کافی دیر تک بٹھائے رکھا تھا اس کے بالوں میں تیل لگاتے ڈھیروں باتیں کی تھی۔

جس کا اس نے ہوں ہاں میں ہی جواب دیا تھا کہ دل کی دنیا ابھی بھی واپس نارمل نہ ہو پائی تھی۔

شام کے چھ بجے صائمہ بیگم نے اسے شاور لینے کو بولا تھا اور خود وہ فزیو تھیراپسٹ کے ساتھ ایکسرسائز کرنے لگی تھی۔

وہ واپس اپنے کمرے میں آگئی اور الماری کھولی جہاں اس کا ایک بھی کپڑا نہ تھا۔

اسے سمجھ نہ آیا کہ اب وہ کیا کرے بے بسی سے اس کی آنکھیں نم ہوئیں کیونکہ پوری الماری افشان بلوچ کے کپڑوں سے بھری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ہونٹ کاٹتے یہاں وہاں دیکھا کہ کہیں وہ آس پاس تو نہیں اور پھر اس کے کپڑے کھنگالنے لگی۔

آخر کار وہ ایک نیلی ٹی شرٹ اور بیک پاجامہ کے ساتھ برآمد ہوئی تھی اس دیوار گیر الماری کے سامنے سے۔

اس نے باہر آنے کے بعد اپنا حلیہ دیکھا تو اسے مزید رونا آیا..... وہ اس حالت میں نیچے بھی نہیں جا سکتی تھی۔

وہ بالکونی میں چلی گئی کہ نیچے سے وہ افشان بلوچ کی آتی آوازیں سن سکتی تھی ایک ڈر پھر سے طاری ہو گیا تھا اس پر۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

صاحب.... گجرا لے لو میڈیم کے لیے وہ بارہ تیرہ سال کا لڑکا اسے دیکھ کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں.. چاہیے وہ جو پہلے ہی غصے میں بیٹھا تھا اب اکتاہٹ سے بولا۔

ایا نے نے اس بچے کے چہرے پر پھیلتی مایوسی دیکھی تھی یک دم اس کا دل اداس ہوا۔

وہ جانتی تھی کہ ان میں محبت نہیں ہے کہ وہ اس کے لیے گجرے خریدتا لیکن بچے کو ایسے کہنا اسے بڑا لگا تھا۔

اس نے بچے کو اشارے سے اپنی طرف بلایا اور اپنے پرس کو کھول کر اس میں سے دو تین نوٹ اس کی طرف بڑھائے۔

وہ ایسا کرتی رہتی تھی سڑک کنارے پر موجود بچے اور بوڑھے لوگوں سے اسے ہمدردی تھی شدید۔

ان کا دکھ اسے بہت محسوس ہوتا تھا۔

بچہ جوش ہوتا بھاگ گیا تھا اب کہ اس کے چہرے پر بھی اطمینان دکھا تھا۔

بابا جان کہتے ہیں جس چیز کی رب العزت نے ہمیں توفیق دی ہو اور جو چیز ہمارے پاس ہو اور کوئی مانگے تو اسے خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ اس نے احد کو دیکھتے کہا۔

) یہ سچ میں میں نے اپنے بابا جان سے سیکھا ہے دعا کریں رب العزت ہر کسی کے والدین کو ایسے ہی آباد رکھیں آمین (

اچھے بھلے ہوتے ہیں یہ لوگ.... نا جانے کیوں بھیک مانگتے ہیں احد نے ٹریفک سے گاڑی نکالتے کہا۔

ہاں وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھا بہت سے لوگ جان بوجھ کر یہ سب کر رہے ہیں۔

ٹھیک ہے لیکن ہماری دولت میں تو فرق نہیں پڑے گا نہ اور دیکھیں دلوں کے حال تو صرف رب جانتا ہے کیا پتا انہیں واقع ضرورت ہو ایا نے نے اسے سمجھایا تھا۔

احد نے خاموشی سے سر ہلایا.... وہ اچھا بولتی تھی اس کا ایک نظریہ آج ایا نے بدل چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پہنچ چکے تھے فربان دید قریشی اور فوزیہ قریشی نے ان کا ویلکم کہا تھا۔

رات کا کھانا ہلکی پھلکی باتوں کے دوران کھایا گیا تھا۔

فربان دید قریشی کا اور احد میں اس نے ایک خاموشی محسوس کی تھی۔

کھانا کھا کر میرے روم میں آؤ..... دید قریشی اٹھتے اسے دیکھتے سنجیدگی سے بولے تھے ایانے کے سر پہ ہاتھ رکھتے وہ چلے گئے۔

سونے کے نفیس کنگن فوزیہ قریشی نے ایانے کو گفٹ کیے تھے ان دونوں میاں بیوی کا رویہ اس سے بہت اچھا تھا۔

آنٹی چائے میں بناتی ہوں..... اس نے انہیں چائے کا پانی رکھتے دیکھ کہا۔

ارے نہیں بیٹا! آپ آرام کریں.... اور ہاں ماما بولیں مجھے آنٹی اچھا سا ونڈ نہیں کر رہا انہوں نے شائستگی سے ٹوکا...

ایانے کو معلوم ہو گیا تھا کہ اتنے نوکر ہونے کے باوجود کھانا وہ خود بناتی تھی۔

اسے شرمندگی نے آن گھیرا کہ ابھی تک اس نے کام شروع نہیں کیا تھا اپنے گھر میں۔

ماما میں بناتی ہوں پلیز.... مجھے بہت اچھی چائے بنانی آتی ہے وہ جھجکتے بولی۔

تو فوزیہ بیگم مسکرائی اور پھر وہیں ہلکی پھلکی باتوں میں انہوں نے چائے بنائی تھی۔

جاؤ بنائی ہے تو اب خود ہی اپنے ڈیڈ اور شوہر کو دے کر آؤ وہ ٹی وی لان میں اپنی چائے لے کر بیٹھ گئی۔

ایانے نے انہیں جاتے دیکھا تھا اسی لیے ان دونوں کی چائے ٹرے میں رکھ کر لے کر گئی یہ جانے بنا کہ ایک تلخ حقیقت منہ کھولے اس کے انتظار میں ہے۔

.....

Posted On Kitab Nagri

برخوردار جانتے ہو کیا کر چکے ہو...؟

جی ڈیڈ اور میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ لیا ہے آپ بھی پلیز اب ناراضگی چھوڑ دیں۔

وہ ہمیشہ سے اپنے ماں باپ کے بہت قریب رہا تھا اس لیے اس وقت بھی اسے اپنے باپ کی ناراضگی کھل رہی تھی۔

تم نے کام ہی ایسا کیا ہے..... یہ جانتے ہوئے بھی تم نے اس بچی سے شادی کی کہ میں علیزے کی بات تمہارے ساتھ کر چکا تھا۔

میں احترام کرتا ہوں بابا آپ کے ہر فیصلے کا..... علیزے اچھی لڑکی ہے میں اس سے بھی معافی مانگ لوں گا لیکن حالات ایسے تھے کہ مجھے وہ سب کرنا پڑا۔

علیزے کا کیا اب....؟ وہ اب بھی ناراض ہی تھے کہ ان کے دوست کی بیٹی کو انہوں نے ہمیشہ احد قریشی کے لیے سوچا تھا۔

آئی ڈونٹ نو..... اس نے جھجکتے کہا کہ اس سوال کا جواب نہ تھا اس کے پاس .....

تو چلے جاؤ... واپس اگر کچھ نہیں جانتے تو اب کہ وہ تیز آواز میں بولے۔

ایا نے جو چائے لائی تھی وہیں دروازے کے پاس رک گئی اسے سمجھ نہ آیا کہ اب اندر جائے یا نہیں .....

کہ اندر سے وید قریشی کی کافی اونچی آواز آ رہی تھیں۔

بابا..... علیزے سے میں شادی کر لوں گا منع نہیں کر رہا..... اور آپ جانتے ہیں کہ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن فرہاد کی قسم ....

Posted On Kitab Nagri

اس نے قسم دی تھی کے میں ایانے سے شادی کروں...اس کا جو مقصد تھا میں سمجھ نہیں سکا تب اور ہاں کر دی ....

وہ صرف ایانے کو محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتا تھا کہ اس کا کزن جس سے بھی اس کی شادی ہو رہی تھی وہ پہلے ہی شادی شدہ تھا اور .....

وہ دروازہ ناک کرتی اندر داخل ہوئی اس کے پیچھے ہی فوزیہ قریشی بھی آئیں تھی۔

بعد میں بات کریں گے اس معاملے پر ابھی تو اپنی بیٹی کے ہاتھ کی چائے انجوائے کرتے ہیں دید قریشی نے کہا۔

کہ انہیں ایانے کافی بھلی لگی تھی لیکن دل اب بھی علیزے کے حق میں نا انصافی ہوئی ہے اس حق میں تھا۔

فوزیہ قریشی بھی انہیں ہی دیکھنے آئی تھی کہ ایانے کو باہر ہی کھڑا دیکھ مسکرائی وہ سمجھی کہ وہ جھجک رہی ہے لیکن .....

ایانے کا چہرہ سپاٹ تھا،ہر جزبے سے عاری۔

پیناچائے پیے دید قریشی نے کہا تو اس نے ایک نظر سب کی طرف دیکھا سب اس کی طرف متوجہ تھے۔

اس کا چہرہ ضبط کے مارے سرخ پڑنے لگا آنسو کسی بھی وقت آنکھوں سے جھلک جاتے وہ میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی کا کہتی اٹھ کر چلی گئی۔

احد قریشی کو اس کا ایسا کرنا انسلٹنگ لگا تھا اس نے جبڑے بھینچے اور پیچھے ہی چلا گیا اپنی چائے ختم کرنے کے بعد۔

وہ اسی کمرے میں آئی تھی جو احد کا تھا جو فوزیہ قریشی اسے پہلے ہی دکھا چکیں تھی۔

وہ وہیں سامنے بیڈ کے پاس بیٹھ کر رونے لگی تھی اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ کسی نے اس سے ہمدردی میں شادی کی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا دل کیا وہ اپنے باپ کے سینے سے سر لگا کر چیخ چیخ کر روئے زندگی دوسری بار اسے دھوکا دے گئی تھی۔

.....

اور آج تو اسی کے کپڑے چرائے تھے اس نے..... اس نے جلدی سے بالکونی کا دروازہ بند کر دیا.....

ہوا کے ٹھنڈے تھپیڑے اسے ایک لمحے کے لیے سُن کر گئے تھے بیشک سیلوز پوری تھی بلکہ زیادہ ہی لمبی تھی لیکن اکتوبر کا اختتام اور نومبر کا آغاز تھا تو موسم بدل رہا تھا۔

وہ جو صائمہ بیگم سے ملنے کے بعد اوپر آیا تھا اس کی تلاش میں اسے کہیں نہ پا کر چونکا.....

فریش ہونے گیا کہ شاید ابھی واپس آجائے.... اپنی الماری کی حالت دیکھ کر اسے شدید غصہ آیا تھا۔

باہر نکلتے ہی اس نے غصے سے ملازمہ کو آوازیں دی تھیں....

نوری..... نوری..... ملازمہ بھاگتے اوپر آئی تھی....

جی صاب.... وہ خود بھی کافی گھبرائی ہوئی تھی بیشک وہ ان سب کا بہت احترام کرتا تھا لیکن اس کا ڈر پھر بھی کافی تھا ان سب پر۔

کیا ہے یہ سب.....؟ تمہیں پتا ہے مجھے یہ سب نہیں پسند.... تو بگاڑی کیوں اس کی حالت اور اگر کچھ سیٹ کر رہی تھی تو واپس سیٹ کیوں نہیں کی...؟ وہ تیز آواز میں بولا۔

باہر کھڑی رامیہ تھر تھر کانپ رہی تھی اس کی گرج پر..... اسے لگا وہ اسے مار دے گا کیونکہ یہ حرکت اس کی تھی صاب جی... یہ میں نے نہیں کیا.... ملازمہ ہکلائی۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے نہیں کیا تو فرشتے کر گئے ہیں.... کیونکہ اس کمرے میں صرف تم ہی آئی ہو اب کی بار اس کے ماتھے پر سلوٹوں کا اضافہ ہوا۔

میں نے سچ میں نہیں کیا.... بلکہ ہم تو آج آئے ہی نہیں آپ کے کمرے میں..... وہ پھر سے آہستہ آواز میں بولی۔

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی افشان کی نظر اپنے کمرے کے گلاس وال پر گئی تھی اس نے گہرا سانس بھرا۔

او کے جائیں آپ..... اس نے کہا تو ملازمہ فوراً وہاں سے غائب ہوئی۔

وہ جو ڈر کر اب تھوڑا سا گلاس وال کا دروازہ کھول کر اسے دیکھ رہی تھی اس کے چپ ہونے پر رک گئی۔

لیکن اب وہ اسی طرف آ رہا تھا رامیہ کی جان ہوا ہوئی آنکھیں فوراً نمکین پانی سے بھر گئی تھی۔

اس پر ابھی ابھی آشکار ہوا تھا کہ خوف سب سے بڑی چیز ہے اس دنیا کی .....

افشان نے گلاس وال کا دروازہ جھٹکے سے پورا کھولا تو وہ جو پاس ہی کھڑی تھی چیخ کر دور ہوئی۔

افشان نے اسے دیکھا جو منہ پر اپنے ہاتھوں کی ہتھیلی رکھے اپنے آپ کو چھپائے ہوئی تھی۔

اس کے حلیہ پر نظر پڑتے ہی عنابی لبوں پر مسکراہٹ نے رقص کیا تھا شاید اس کی مسکراہٹ پر لوگ فدا ہوتے۔

کیونکہ وہ بہت کم ہی مسکرایا کرتا تھا اور اس کے کبھی بھی اتنے دوست احباب یا ملنے جلنے والے لوگ نہ رہے تھے

اسی لیے وہ سنجیدہ رہتا تھا ہر وقت اور دوسرا اس کا کام ویسا تھا۔

اس کی ڈھیلی ٹی شرٹ میں جو گھٹنوں سے اوپر تھی تھوڑی اور ٹراؤزر جس سے وہ کبھی بھی الجھ کر گر سکتی تھی جو اسکے پاؤں کو بھی اپنے آپ میں چھپائے ہوئے تھے۔

.....

Posted On Kitab Nagri

احد جو تن فن کرتا کمرے میں آیا تھا اس کو جھٹکے سے بازو سے کھڑا کرتے اس کی طرف دیکھا۔

جہاں اس کی سرخ آنکھیں چیخ چیخ کر بیان کر رہی تھی کہ وہ سب سُن چکی ہے۔

احد قریشی کو نا جانے کیوں ایک لمحے کے لیے برا لگا تھا لیکن پھر وہ نارمل ہو گیا خود پر خول چڑھا لیا تھا اس نے۔

کہ آج وہ اپنے اگر رشتوں سے دور تھا تو کہیں نا کہیں اس کی وجہ ایانے ذوالفقار تھی.... اس کا باپ ناراض تھا اس سے .....

یہ کیا حرکت تھی..... تمیز نہیں سکھائی کسی نے کہ بڑوں کے سامنے سے ایسے اٹھ کر نہیں آتے اس نے اسے جھنجھوڑتے کہا۔

ایانے نے خالی نظروں سے اسے دیکھا تھا جس رشتے کے لیے اس کا دل ابھی بدلنے لگا تھا وہ تو حقیقت میں ہمدردی اور کسی اور کی قسم پر جڑا تھا۔

تم سے پوچھ رہا ہوں اب کہ وہ تیز آواز میں دھاڑا۔

مجھے میرے بابا کے پاس چھوڑ آئیں وہ اس کا بازو اپنے ہاتھ سے ہٹاتی بولی اور دو قدم اس سے دور لیے۔

اچھا! کیا اپنے باپ پر پھر سے بوجھ بن جاؤ گی.... ایک بار ٹھکرائی گئی ہو تمہیں لگتا ہے اب کی بار وہ یہ صدمہ برداشت کر پائیں گے۔

ایانے کو لگا کسی نے اسے کھینچ کر تھپڑ دے مارا ہو....

ہاں وہ حقیقت ہی تو بتا رہا تھا اور سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

بھلائی یہی ہے کہ خاموش رہو جو ہو رہا ہے ہونے دو.....اس نے سکون سے کہا اور قدم باتھ روم کی طرف بڑھائے کہ رات وہ یہیں گزارنے والے تھے۔

خدا کرے وہ تمام لوگ بے سکون رہیں جو مجھے اس حال میں لائیں ہیں زندگی میں پہلی بار اس کے منہ سے آہ نکلی تھی۔

احد قریشی کے قدم پل بھر کے لیے منجمند ہوئے تھے لیکن پھر وہ نظر انداز کر گیا یہ جانے بنا کہ دل سے نکلی آہ بیکار نہیں جاتی۔

وہ وہیں بیٹھتی چلی گئی آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے جسے کوئی صاف کرنے والا نہ تھا....میں ہی کیوں ہر بار اس نے خود سے سوال کیا۔

وہ بے بسی کی انتہا پر تھی ....

اور مجھے یقین ہوا

کہ کچھ بھی تو

ٹھیک نہیں رہا

وہ میرا نہیں رہا

میں اس کا نہیں رہا

دل ٹھکانے پہ نہیں رہا

اور دل کا دھڑکنا اب پہلا سا نہیں رہا

Posted On Kitab Nagri

اور میں نے مان لیا کہ

ہجر ہی اب مقدر ہے

اس کا بھی میرا بھی

قسمت ہی بے وفا تھی

اس کی بھی میری بھی

اور میں نے ٹھان لیا کہ

اب مڑ کر دیکھنا نہیں

نہ اس کی طرف

نہ کسی کی طرف

اور مجھے یقین ہوا

کہ کچھ بھی تو

ٹھکانے پر نہیں رہا

وہ میرا نہیں رہا

میں اس کا نہیں رہا

از قلم خود۔

.....

Posted On Kitab Nagri

بالوں کو الجھا کر بمشکل کیچر لگایا گیا تھا جو اس وقت بڑی حالت میں تھے۔

افشان نے ایک جاں نثار نگاہ اس پر ڈالی اور ایک آسمان پر تشکر کی..... ہاں وہ اسے پا کر مکمل ہوا تھا..... اسے اب اپنا آپ، اپنا کمرہ، اپنا گھر سب مکمل اور خوبصورت لگنے لگا تھا۔

آپ نے میرے کپڑے چرائے ہیں راحیہ...؟ اس نے بھاری آواز میں کہتے ایک قدم اس کی طرف بڑھایا۔

وہ..... اس نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اسے دیکھا اور تھوک نگلا..... میں واپ..... واپس کر دوں..... گ... گی نم آنکھوں سے وہ نظریں جھکائے بولی۔

میں نے تو آپ سے مانگے ہی نہیں اب تک اپنے کپڑے افشان نے ایک اور قدم اس کی طرف بڑھایا اب اس نے ہاتھ ہٹا لیے تھے چہرے سے۔

افشان نے اس کے قریب ہوتے اس کے بالوں سے کیچر نکالا..... جہاں کئی بال کھچے ہوئے تھے جو اسے دیکھنے سے ہی محسوس ہو گیا تھا.....

راحیہ کے ہاتھ بھی ہلکے ہلکے سفید پڑ رہے تھے موسم کا اثر تھا یا اس کے خوف کا اسے سمجھ نہ آئی۔

آپ نے میرے کپڑے چرائے کیوں...؟ اب کے اسے پیچھے آنے کا کہتے وہ کمرے میں آیا تو وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آئی۔

چرائے نہیں ہے..... ہمارے نہیں... ہی... ہیں... ہم..... آپ کو.. واپس کر دیں گے..... اس نے رندھے لہجے میں کہا۔

افشان نیچے جھکا تو وہ ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئی..... اس کا خوف ہر چیز پر بھاری تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پچیس چھبیس سالہ مرد..... جس نے اپنے آپ کو کافی فٹ رکھا تھا اس کی باڈی سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کافی گھنٹے جم میں گزارتا ہے اس کا کسرتی جسم اسے مزید پر کشش بناتا تھا، ہلکی بیئرڈ اور مونچھیں اس کی سنجیدگی میں اضافہ کرتی تھی، لائٹ براؤن آنکھیں اور عنابی لب وہ بیشک ایک پُر کشش مرد تھا جس کو غور سے آج راحیہ فاروق نے دیکھا تھا۔

راحیہ آگے آئیں اب کی اس کی آواز میں پہلے والی نرمی نہ تھی راحیہ نے اسے دیکھا لیکن قدم آگے نہ بڑھائے لیکن .....

اس نے ایک نظر راحیہ کو دیکھا تھا راحیہ نے خوف سے آنکھیں میچی اور قدم آگے لیے۔

افشان بلوچ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ راحیہ فاروق کو اپنی آواز اور سخت نظروں سے ڈرا سکتا ہے۔

اسنے اس کے ٹراؤزر کو کافی حد تک مروڑا اور اس کے ٹخنوں تک لایا اس کے سفید مومی پاؤں سامنے تھے۔

افشان نے ایک نظر اپنے پاؤں کو دیکھا اور ایک نظر اس کے پاؤں کو اور ایک گہری سانس کھینچی۔

مستقبل قریب میں وہ اسے خود سے بڑے ہونے کا شاید طعنہ مارے.....

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اتباع:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

پی آگیا آپ کا...؟اس کے بالوں میں آہستگی سے برش پھیرتے وہ گویا ہوا.....

جواب میں مکمل خاموشی ملی تھی اسے .....اس نے بال سلجھانے پر سارا دھیان رکھا کیونکہ اس نے برے طریقے سے انہیں آپس میں الجھا دیا تھا۔

اس کی پوری کوشش تھی اسے درد نہ ہو..... تقریباً دس منٹ لگے تھے اسے اس کے بال سلجھانے میں اور وہ ان دس منٹوں میں بے حس و حرکت کھڑی رہی تھی۔

افشان ہلکا سا گھوم کر سائیڈ پر ہوا تھا اس کے آگے کے بال سلجھانے کے لیے ....

اس کی طرف دھیان گیا تو وہ لمحے کے لیے ساکت رہ گیا تھا اس کی دماغ کی شریانیں پھول گئیں تھی۔

وہ نظریں جھکائے کھڑی آج پھر وہی عمل دہرا رہی تھی اپنے ایک ہاتھ کی انگلی کے ناخن کو دوسرے ہاتھ کی انگلی کے ناخن پر رکھا گیا تھا۔

جس سے وہ ناخن سفید پڑ رہا تھا....افشان نے اسے تاسف سے دیکھا.....اور ایک دم اس کا ہاتھ تھاما تو وہ چونکی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا کر رہی ہو...؟اس کے تیز آواز سے پوچھنے پر وہ رونے لگی تھی .....

آر یو فریکنگ میڈ راحمیہ فاروق.....وائس رائنگ وِد یو....تم اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہی ہو....لیکن کیوں؟ اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ کیسے ری ایکٹ کرے۔

وہ روتی اسے دور ہوتی کہ اس نے جھٹکے سے واپس اس کی جگہ پر کھڑا کیا تھا.....اس کے جسم میں کپکپاہٹ شروع ہو گئی تھی۔

اس کا دل کیا کہ برش کو سامنے لگے شیشے پر دے مارے لیکن اگر وہ ایسا کرتا تو وہ شاید خوف سے بیہوش ہی ہو جاتی۔

مجھ سے اتنا خوف آتا ہے کہ آپ سانس روکے خود کو تکلیف پہنچا رہی ہیں...؟اس نے دھیمے لہجے میں کہا آواز میں تھکاوٹ تھی۔

آنسو صاف کرو فوراً...اسے مسلسل روتے دیکھ وہ بولا جس پر اس نے فوری رد عمل دیا تھا اور آنسو صاف کیے تھے۔

اس سے اسے اندازہ ہوا کہ واقعی اسے خوفزدہ کر رہا ہے.....اسے محبت سے بدلنا تھا راحمیہ فاروق کو مزید خوفزدہ کر کے نہیں .....

اس نے اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کیا تو راحمیہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

ہاں آج سے آپ کے میں ہی سلجھاؤں گا اس بات کو ذہن میں رکھیں.....آپ کو مجھ سے کوئی خطرہ نہیں ہے راحمیہ....بیوی ہیں آپ میری....میں محافظ ہوں آپ کا سمجھیں اس بات کو .....

.....

Posted On Kitab Nagri

صبح ناشتے پر علیزے آئی تھی احد سے وہ نارمل انداز میں ملی تھی اس سے ہلکی پھلکی باتیں ناشتے کے دوران ہوئیں تھی۔

ایانے کو وہاں اپنا آپ فضول لگا.....دل دکھا تھا....خود کو کسی جگہ پر فضول سمجھنا بہت تکلیف دہ ہے اس نے ایک زخمی نظر سب پر ڈالی اور پلیٹ پر جھک گئی ۔

اس کی یہ نظر احد قریشی کی نظر سے مخفی نہ رہ سکی تھی۔

وہ چلا گیا تو علیزے بھی انکل آنٹی کے ساتھ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھ گئی وہ واپس کمرے میں چلی گئی۔

کمرے میں آتے وہ رونے لگی تھی بابا....یہاں کوئی بھی میرا نہیں ہے....مجھے واپس آپ کے پاس آنا ہے ....ماما آئی مس یو.....وہ روتے وہیں سو گئی تھی ...

وہ جو لنچ کی غرض سے گھر آیا تھا سیدھے نیچے ناپا کر کمرے میں آیا جہاں وہ دروازے کے پاس ہی سو گئی تھی دیوار سے سر لگائے۔

احد اس کے نزدیک بیٹھا...اس کے چہرے پر آنسوؤں کے مٹے نشان دیکھ کر اس نے تاسف سے اسے گھورا۔

اٹھو....اور بیڈ پر جا کر لیٹو...اسے ہلاتے کہا تو وہ یک دم اٹھ گئی اسے سامنے دیکھ کر تھمی اور پھر گھڑی پر وقت دیکھا جہاں دو دس ہوئے تھے۔

وہ واش روم چلا گیا تو وہ اٹھ کر بیڈ پر آ کر کمفرٹر میں گھس گئی اس گھر میں کسی کو اس کی پرواہ نہیں تھی۔

وہ باہر نکلا تو وہ واقعی پھر سے سو گئی تھی۔

اٹھو ایانے کھانا کھاؤ جا کر سب کے ساتھ....یہ کونسا وقت ہے سونے کا وہ اسے اٹھانے کے لیے تھوڑا نزدیک آیا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں کھانا ہے کھانا.... آپ جائیں وہ ویسے ہی پری بولی تو وہ غصے سے اس کے قریب آیا۔

کیوں نہیں کھانا..؟

میری مرضی.... کیا میرا اتنا بھی حق نہیں کہ میں اپنی مرضی سے کھانا کھاؤ..... یا سو سکوں ....

نہیں...! اٹھو ماما بابا انتظار کر رہے ہیں..... اس نے جھٹکے سے اسے اٹھا کر بٹھایا۔

تو وہ ایک نظر اسے دیکھتی اپنے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ہٹاتی اٹھی اور واش روم میں چلی گئی۔

احد قریشی کو اس کا ہاتھ ایسے ہٹانا شدید زہر لگا تھا اس لیے وہیں کھڑا رہا کہ وہ واپس آئی۔

اور بیڈ سے دوپٹہ اٹھانے لگی کہ احد قریشی نے جھٹکے سے اسے موڑ کر اس کا رخ خود کی طرف کیا۔

کیا کرنا چاہ رہی ہو... ؟اس کی سخت آواز سنتے اس نے گہرا سانس بھرا۔

اور پھر سے وہی عمل دہراتے اس کے ہاتھ سے اپنا بازو نکالا اور دوپٹہ اٹھا کر اوڑھا۔

ایانے زولفقار..... حد میں رہو اپنی اب کہ اس کی آواز تیز تھی لیکن ایانے نے کوئی رد عمل نہ دیا۔

.....

اور سنگھار میز کے سامنے کھڑی ہو کر بال بنانے لگی احد قریشی کو اس کا نظر انداز کرنا آگ ہی تو لگا گیا تھا۔

تن فن کرتا اس کے قریب آیا اور اس کے بال اپنی مٹھی میں قید کیے کس چیز کا ایٹیٹیوڈ دکھا رہی ہو..؟

آپ کو فرق نہیں پڑنا چاہیے..... اس نے عام سے انداز میں جواب دیا۔

مجھے فرق پڑتا ہے میں نہیں پڑتا تمہاری ان فضول کی حرکتوں سے ایانے زولفقار اس لیے میرے سامنے یہ سب کرنا بھی مت۔

Posted On Kitab Nagri

فوراً پہنچو نیچے حلیہ درست کر کے سب انتظار کر رہے ہیں وہ دروازہ بند کر کے چلا گیا۔

تو آنکھ میں ٹھہرا آنسو بھی نکل آیا وہ کتنی بے بس تھی اس وقت اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے .....

کیا ساری زندگی ایسے ہی گزر جانی تھی.... ان چاہا وجود تھی وہ اپنے ہی شوہر کی زندگی میں۔

وہ نیچے پہنچی تو علیزے جا چکی تھی دید قریشی نہیں تھے اس وقت اور فوزیہ قریشی نے اسے مسکرا کر دیکھا تھا۔

کیا ہوا ایانے بیٹا..... آنکھیں کیوں سوجی ہیں انہوں نے اسے دیکھتے کہا ناشتے پر بھی انہوں نے اسے اداس محسوس کیا تھا۔

لیکن ایانے کے سامنے وہ کچھ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی شاید اس لیے اسے نہیں چھیڑا۔

کچھ نہیں.... بس سو کر آئیں ہوں.... اس نے آہستگی سے کہتے سر جھکایا۔

ماما! آج رات کا ڈنر ہم سب باہر کریں گے بابا کو بھی بتا دیجیے گا احد نے اچانک پلین بناتے کہا۔

نہیں بھئی! ہم تو گھر ہی ٹھیک ہیں تم اپنی بیوی کو لے جاؤ انہوں نے سہولت سے انکار کرنا چاہا لیکن سامنے بھی احد قریشی تھا۔

نہیں ماما جائیں گے تو ساتھ جائیں گے نہیں تو کوئی نہیں جائیں گا اس نے کہتے ہاتھ صاف کیے ٹشو سے اور اٹھ گیا۔

ایانے کو اپنی تزلیل محسوس ہوئی لیکن خاموشی سے کھانا کھاتی رہی۔

آج موسم بھی اچھا ہے ماما..... پلیز آپ بابا کو بھی بتا دیجیے گا ایک آؤٹنگ ہو جائے گی وہ کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

تمہارے بابا تو آج رات شہر سے باہر جا رہے ہیں وہ نہیں جا پائیں گے چلو ہم تین ہی سہی انہوں نے کہا تو وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

اور پھر فوزیہ قریشی نے ہلکی پھلکی باتیں اس کے ساتھ کی تھی کہ انہیں وہ اداس لگی تھی کچھ۔

Posted On Kitab Nagri

گھر والوں کو مس کر رہی ہو...؟انہوں نے کہا تو اسے نے سر اٹھایا اور ہلکا سا ہاں میں ہلایا۔

چلو آج واپسی پر ہم احد کو بولیں گے کہ تمہیں تمہارے گھر اتار دیں....اوکے....؟

انہوں نے کہا تو وہ خوش ہو گئی کچھ دیر کے لیے ہی سہی اس گھٹن زدہ ماحول سے وہ نکلتی تو سہی۔

اچھا کیا پہن رہی ہو آج..؟فوزیہ قریشی نے پوچھا۔

پتا نہیں.....

چلو آؤ دیکھتے ہیں تمہاری الماری میں آج صبح ہی تمہارے سارے ڈریسز میں نے سیٹ کروائیں ہیں ملازمہ سے۔

وہ ان کے ساتھ اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ پر بیٹھ گئی وہیں کپڑے دیکھ رہیں تھی اس کے لیے جہاں بے شمار نئے جوڑے لٹک رہے تھے۔

آخر کار انہوں نے سرخ رنگ کا پاؤں کو چھوتا فراک نکالا اور اس کی طرف بڑھایا وہ جوڑا اپنی قیمت جو بتا رہا تھا جس پر نفیس کڑھائی ہوئی تھی۔

جیولری بھی نکال کر وہ دے گئی تھی اسے.....اس نے ان کے جانے کے بعد کمرے کی صفائی کی تھی۔

.....

آپ....مجھے....مار....ماریں....گے...اس کے دھیمے لہجے سے اس کی ہمت باندھی تھی ...

میں کیوں ماروں گا آپ کو..راحمیہ اس نے حیرت سے کہتے اسے دیکھا۔

میں آپ کو کبھی نہیں ماروں گا راحمیہ.....بلکہ یہاں اس گھر میں کوئی آپ کو کچھ نہیں کہے گا.....یہ آپ کا گھر ہے آپ اپنے مطابق رہیں یہاں پر .....

Posted On Kitab Nagri

نامحسوس انداز میں وہ اس کے قریب آتے بولا اور اسے اپنے حصار میں لیا۔

اپنے ساتھ لگاتے اس نے اس کے بالوں کو چوما تھا وہ کیا معنی رکھتی ہے اس کے لیے شاید وہ کبھی نہیں جان پائے گی۔

وہ انکل.... پھر... مجھے.... وہ کہتے اب کی بار اونچی آواز میں روئی تھی ...

افشان نے مٹھیاں بھینچی اور اس کا سر تھپتھپایا..... یہاں دیکھو میری طرف ....

اس کے کہنے پر اس نے اسے دیکھا تھا اس کا سارا دھیان چونکہ افشان کی طرف تھا اس لیے اب کی بار اس کے جسم میں کپکپاہٹ کم تھی۔

کوئی آپ کو کچھ کہے گا تو آپ نے مجھے بتانا ہے.... میں اسے جان سے مار دوں گا جو آپ کو نقصان پہنچانے کا سوچے گا بھی اس نے آہستگی سے کہتے اس کے بالوں کو چھوا۔

مجھے ڈر لگتا ہے اب کی بار وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی یہ ہمت بھی اسی کی دی ہوئی تھی۔

کس سے مجھ سے...؟ اس نے بھی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے آرام سے پوچھا تھا۔

سب سے..... وہ آرام سے بولی اور نظریں جھکا گئی ...

افشان نے اس کے مومی ہاتھ تھامتے اس کا ناخن دیکھا جو اب بھی ہکا بکا سفید تھا اسے یک دم ہونٹوں سے لگایا۔

تو وہ خوف اور شرم کے ساتھ سرخ پڑی تھی..... افشان نے اس کے چہرے کے یہ رنگ آنکھوں میں قید کیے تھے۔

آپ افشان بلوچ کی بیوی ہیں.... ابھی دیکھا نوری کیسے ڈر گئی تھی مجھ سے اسی طرح اگر آپ کسی کو ڈراؤ گی تو وہ ڈر جائے گا اس نے اسے سمجھانا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

میں آپ کے نام سے ڈراؤں کو.....؟اس کہ بے تکی بات پر وہ مسکرایا ....

چلیں !میرے نام سے ڈر لیں اور اگر وہ نہ ڈرے تو بس مجھے آپ نے بتا دینا ہے پھر دیکھنا اس کے ساتھ میں کیا کرتا۔

آپ اسے ماریں گے...؟اس نے آنکھیں بڑی کرتے اسے پوچھا یہ پہلی تفصیلی گفتگو تھی ان کی وہ اتنا اس کی باتوں کے زیرِ اثر تھی کہ احساس نہ ہوا کہ اسی کہ حصار میں ہے۔

آپ کیا چاہتی ہیں..؟میں ماروں اسے افشان نے اس کے بال کانوں کے پیچھے اڑستے کہا۔

ہاں...!اس کی توقع کے برعکس اسے جواب ملا تھا وہ کھل کر ہنس دیا وہ حسین ہونے کے ساتھ ساتھ خوبصورت باتیں بھی کرتی تھی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

پھر کچھ دیر بعد شاور لیتے تیار ہو گئی تھی اس نے دل سے میک اپ کیا تھا ڈنر کے لیے نہیں اپنے گھر جانے کے لیے۔

وہ تیار ہوتی نیچے فوزیہ قریشی کے کمرے میں آئی جہاں وہ بیڈ پر نیم دراز ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔

بیوٹیفل.....ایانے بہت پیاری لگ رہی ہو.....انہوں نے ستائشی نگاہ سے اسے دیکھا۔

تھینک یو آنٹی لیکن آپ تیار نہیں ہوئی اب تک..؟

ہاں بیٹا.....گھٹنوں میں اچانک درد ہونے لگا ہے شاید سردی لگ گئی ہے مجھے احتیاط کرنی چاہیے تھی۔

او....میں ڈاکٹر کو بلاؤ..؟

نہیں دوا لے لی ہے اب آرام کروں گی دید بھی چلے گئے ہیں انہوں نے اسے بتایا۔

تو کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی..؟ایانے سے ان سے پوچھا۔

نہیں بیٹا..!آپ دونوں انجوائے کرنا...وہ خود بھی چاہتی تھی کہ وہ دونوں وقت ساتھ گزاریں۔

پر آنٹی احد ناراض ہوں گے.....اس نے کہا کیونکہ وہ پہلے ہی کہہ چکا تھا ساتھ جائیں گے .....

نہیں کچھ نہیں ہوتا میرے کمرے میں بھیجنا میں سمجھا دوں گی .....

انہوں نے کہا تو وہ ان کے کہنے پر لائٹ اوف کرتی باہر نکل آئی۔

Posted On Kitab Nagri

بارش ہونے لگی تھی موسم کافی اچھا ہو گیا تھا اس نے گھڑی کی طرف دیکھا جو اب اٹھ بجا رہی تھی۔

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے وہیں ٹی وہ لاؤنج میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی اس کی گاڑی کا ہورن سنتے ہی اپنا بیگ اٹھایا جو اسے نے ساتھ لے جانا تھا اپنے گھر۔

وہ جو اپنے دھیان میں اندر داخل ہوا تھا اسے دیکھ کر چونکا.... سرخ نفیس پاؤں کو چھوتا فراک، کھسے، جھمکے اور بال جوڑے میں باندھے ہلکے میک اپ میں وہ کافی پرکشش لگ رہی تھی۔

احد نے سر جھٹکے لیپ ٹاپ بیگ صوفے پر رکھا اور ملازمہ سے پانی منگوایا۔

چلو ماما کو بلا لاؤ... موسم کافی اچھا ہو گیا ہے میں بکنگ کروا چکا ہوں....اس نے ایانے کو دیکھ کر کہا جو تیار کھڑی تھی۔

ماما نہیں جا رہیں ان کے گھٹنوں میں درد تھا.... تو ....

تو وہ اس کی بات سن کر ان کے کمرے کی طرف گیا اور پھر واپس آ گیا کیونکہ وہ سو رہی تھیں۔

بابا چلے گئے ہیں اور ماما سو گئیں ہیں اب جانے کا فائدہ نہیں موسم بھی خراب ہو رہا ہے....اس نے کہا تو ایانے نے اسے دیکھا۔

ابھی وہ جلدی جانے کا کہہ رہا تھا اور تب موسم بھی اچھا تھا لیکن اب.....اس کی آنکھوں یک دم پانی سے بھر گئیں۔

اس نے اپنا بیگ اٹھایا..... کھانا گرم کر کے لے آؤ وہیں کھا لیتے ہیں .....

ایانے نے اسے جاتا دیکھا تھا سب پر جیسے اوس پڑ گئی تھی اس نے بھاری دل کے ساتھ کھانا گرم کیا اور اوپر کمرے میں لے گئی جہاں وہ فریش ہو کر بیٹھا اسی کے انتظار میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایا نے اسے دے کر خود سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی اور جوتا اتارا جو اسے لگنے لگا تھا اور ہلکا سا نشان دے گیا تھا۔
اس کا جھنجھلا کر جوتے اتارنا اور پاؤں پر ہلکا سا زخم اس نے بھی دیکھا تھا۔

آؤ! کھانا کیوں نہیں کھا رہی..... میں جانتا ہوں ڈنر کے خیال سے نہیں کھایا ہو گا اس نے عام سے انداز میں کہا۔

نہیں.... کھانے کا من نہیں ہے .....

یہ جانتے ہوئے کہ مجھے اکیلے کھانے کی عادت نہیں ہے.... آؤ تھوڑا سا کھا لو.... دوپہر کو بھی تھوڑا سا کھایا تھا تم نے۔

مجھے اپنے گھر جانا ہے.... ماما نے کہا تھا آپ واپسی پر مجھے وہاں چھوڑ دیں گے اس لیے میں ڈنر ماما بابا کے ساتھ کروں گی وہ میرا انتظار ....

کس سے اجازت لی ہے..؟ وہ بولا تو چپ ہو گئی ....

ماما نے کہا تو وہ ہکلائی .....

مجھ سے تو نہیں پوچھا نہ اور.... اس وقت میں کافی تھک گیا ہوں.... پھر کسی دن چلی جانا وہ اسے ایک نظر دیکھ کر ہاتھ دھونے چلا گیا۔

.....

آپ کا پپی علی نے نہیں دیا ہے..! اسے کل وانٹ کر لے کر آؤں گا افشان نے اس کے سر کو چوم کر چھوڑ دیا۔
اور آ کر بیڈ پر لیٹ گیا کہ تھک گیا تھا وہ اور وہ دیکھنا چاہتا تھا وہ خود سے اب اس کے پاس آتی ہے یا نہیں !

آپ اسے.... مت ڈانٹنا.....؟ وہ رندھی آواز میں بولی لیکن قدم اس کی طرف نہ لیے۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں نہ ڈانٹو...؟اس نے میری بات کیوں نہیں مانی...؟جب میں نے بولا تھا کہ میری راحی کا پپی واپس دو تو اس نے کیوں نہیں دیا وہ جان کر غصہ کرتا بولا۔

لیکن وہ میرا بھائی ہے اب کی بار وہ ایک قدم آگے آئی تھی .....

ہاں تو.....بھائی ہے تو کیا.....آپ کا ہے میرا نہیں...اور میری راحی کی چیزیں کوئی نہیں لے گا .....

وہ آپ کا بھی بھائی ہے چھوٹا سا.....وہ لے سکتا ہے میری چیزیں وہ بضد تھی اب کہ اس کے پاس آگئی۔

اچھا بیٹھیں یہاں...!اسے دیکھتے کہا تو وہ چونکی اور اس جگہ کو دیکھا اور فوراً ایک قدم پیچھے لیا .

خوف کچھ حد تک کم ہوا تھا.....لیکن ابھی وہ کیسے اس کے پاس جا سکتی تھی۔

کیوں نہیں لے سکتا.....کل میں اس سے لے کر آؤں گا افشان نے کہتے دھیان موبائل پر لگایا جہاں ہزار میسیجز اور مسیز آئیں تھی۔

ساری چیک کرتے اس ک دھیان راحمیہ سے ہٹ گیا تھا اسے اپنے پاس اس کا گمان ہوا تو فون سے سر اٹھایا۔

وہ جو وہیں کھڑی تھی اسے دیکھنے لگی جواب سنجیدگی سے موبائل پر کچھ دیکھ رہا تھا کبھی اس کے ماتھے پر سلوٹیں بھرتی کبھی کم ہوتی وہ وہیں انگلیاں مڑورتی کھڑی تھی۔

اسے لگا وہ کل بیچ میں علی سے اس کا پپی لے اے گا....اور علی کی تو طبیعت خراب ہے اگر وہ اس وجہ سے اور بیمار ہو گیا تو...؟

یہ سوچتے وہ ہمت کرتے اس کے پاس آکر بیٹھی جہاں وہ ٹیک لگائے ٹانگیں سیدھا کر کے بیٹھا تھا۔

اس کے بیٹھنے پر بھی افشان نے اس پر دھیان نہ دیا .....

Posted On Kitab Nagri

اسے جو لگا تھا کہ وہ سر اٹھا کر اسے دیکھے گا تو وہ اپنی بات بولے گی ایسا نہ ہوتے دیکھ بے بسی سے اس کی پلکیں نم ہوئیں۔

سنیں !.....

لیکن جواب ندارد .....

شان.... آپ علی سے پلیز مت لیں پپی... نہیں تو وہ اور بیمار ہو جائے گا... اب کہ وہ روتے بولی آخر میں اس نے ہچکی بھری۔

وہ جو اس کے شان کہنے پر ساکت ہوا تھا اس کے رونے پر ہوش میں آیا .....

راحیہ....! میری بات سنیں اسے روتے دیکھ اس نے سر پکارا.... وہ ہر چھوٹی بڑی بات پر روتی تھی افشان کو اپنا آپ بہت صبر آزما لگا۔

شش.... چپ کریں.. ! اب کی بار وہ سختی سے بولا.... ہر وقت رونے مت بیٹھ جایا کریں اس کی آواز پر وہ واپس اٹھ گئی تھی وہاں سے۔

واپس آؤ..... اور بتاؤ کیا کہہ رہی تھی افشان نے اب کی بار بھی سخت آواز میں ہی کہا تھا۔

وہ واپس بیٹھی لیکن اب کی بار کچھ زیادہ دور تھی.... علی سے پپی مت لیں وہ اور بیمار ہو جائے گا.... اس نے پھر سے اپنی بات دہرائی۔

تو کیا آپ اپنے پپی کو مس نہیں کر رہیں.. ؟ اس نے پوچھا تو اس نے ہولے سے سر ہاں میں ہلایا۔

تو بس کل علی کو نیا دلوا دیں گے اور آپ کا اس سے لے آئیں گے اس نے حل نکالتے اس کا ہاتھ تھاما نرمی سے۔

سچ میں.... اب کی بار بھی وہ ہچکے سے بولی تھی۔ .

Posted On Kitab Nagri

ہاں جی.....!اب جائیں ماما کو بولیں کھانا لگوائیں میں آرہا ہوں اس کی طرف دیکھتے بولا تو وہ بھی اٹھ گئی۔

دروازے کے پاس جاتے اسے اپنے کپڑوں کا جیال آیا تو رکی اور واپس ایک چور نظر اس پر ڈالی۔

کوئی کچھ نہیں کہے گا آپ کو.... سب کو بولنا میں نے دیے ہیں آپ کو اپنے کپڑے...اس کو جواب دیا تو وہ ہاں میں سر ہلاتی باہر چلی گئی۔

افشان نے اسر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھ جہاں سے وہ گئی تھی اور مسکرایا .....

راحمیہ افشان بلوچ آپ تو جان لے لیں گی اس ناچیز کی....

.....

ایانے نے بے یقینی سے اس کی پشت کو دیکھا....اس کے ماں باپ انتظار کر رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کسی اور دن چلی جانا .....

وہ باہر نکلا تو وہ فون پر بات کر رہی تھی شاید اپنے بابا سے ....

نہیں بابا آپ نا آئیں خود... موسم کافی خراب ہے باہر اس نے رندھی آواز میں کہا اور اس وقت بائیک نہیں چلاتے آپ بھول گئے ہیں ...

انیس اس وقت کیسے آئے گا بابا.....اس کے اپنے کام ہیں....احد جو تب سے اس کی باتیں سن کر اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ صبح سے کافی لو فیل کر رہی تھی اسے اس لیے اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی کہ چھوڑ آئے گا اسے۔

لیکن انیس کا نام سنتے وہ لڑکا اسے یاد آیا تھا اسے اس نے غصے سے چابی وہیں پھینکی اور اس کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے ہاتھ سے فون پکڑتے کان کے ساتھ لگایا اور سلام دعا کے بعد گویا ہوا۔

انکل! ابھی موسم کافی خراب ہے نہیں تو میں خود آتا چھوڑنے لیکن آپ کو تکلف کرنے کی ضرورت نہیں ہے.....ایانے میری ذمہ داری ہے آپ کسی کو نہیں بھیجیں گے۔

میں کل خود جاتے وقت اسے چھوڑ جاؤں گا انہیں سمجھاتے اس نے فون کال بند کی اور اس کی طرف دیکھا جو اب آنسو صاف کر رہی تھی۔

احد قریشی کے دل میں اس کے آنسو سے ہل چل ہوئی تھی اس لیے قریب ہو کر صاف کرنا چاہے کہ وہ اسے ایک نظر دیکھتی سنگھار میز کے سامنے آئی۔

تیزی سے اپنے جھمکے اتارے تھے اور میک اپ اتارا تھا دوپٹہ سامنے صوفے پر پھینکتے وہ واش روم میں بند ہو گئی تھی۔

احد قریشی کو اب سچ میں برا لگا تھا کیا تھا اگر وہ اسے باہر لے جاتا.....ڈنر ہی کروا دیتا.....اس نے غصے سے تیز پاس پڑی میز پر مارا۔

پھر ملازمہ کو بلا کر برتن اٹھانے کیونکہ وہ تو اب تک باہر نہ آئی تھی۔

فرسٹ ایڈ باکس سے ایک بینڈ ایج نکالتے وہیں اس کی سائیڈ کے ٹیبل پر رکھا اور لائیٹ اوف کرتا اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔

وہ نکلی تو نائٹ بلب اون تھے احد قریشی کو اتنی سی روشنی میں بھی اس کا چہرہ سپاٹ لگا۔

وہ بال سلجھا کر آگے بڑھی تو وہ بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایا نے وہیں ہینڈ ٹچ رکھا ہے پاؤں پر لگا لیں اس نے اس کی طرف دیکھتے کہا جس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔

آپ میری فکر نہیں کریں اور سو جائیں..... وہ کہتی اپنی جگہ پر آ کر لیٹ گئی اس سے رخ موڑے۔

احد نے اس کی پشت کو دیکھتے خود پر لعنت بھیجی تھی دل نا جانے کیوں اس کے اداس ہونے پر دکھا تھا۔

جزبات بدلنے لگے تھے اسے دیکھتے ہمیشہ احد قریشی کو لگتا تھا وہ تھم گیا ہے وہ خود میں مقناطیسی کشش رکھتی تھی ....

.....

اگلی صبح اس نے سب سے پہلے ایک اور پپی منگوایا تھا اور وہ خود گیا تھا دینے۔

افشان بلوچ یہ کام کسی سے بھی کروا سکتا تھا لیکن راحمیہ فاروق کا ہر کام وہ اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتا تھا یہ کام اس نے اس کے اٹھنے سے پہلے سرانجام دیا تھا۔

وہ فاروق سرور سے ملتا صبح آٹھ بجے ہی علی کو دوسرا پپی دیتا راحمیہ کا اس سے لے آیا تھا۔

وہ روم میں داخل ہوا جہاں وہ اب تک کمفرٹر اوڑھے سو رہی تھی وہ خاموشی سے اس کے سرہانے آ کر بیٹھا اور ٹکٹکی باندھے اسے دیکھنے لگا۔

اسے وقت کا بھی احساس نہیں ہوا تھا نا جانے وہ کتنی دیر اسے نظروں کے حصار میں لیے مزید بیٹھا رہتا۔

کہ راحمیہ خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے ڈر کر اٹھی تھی اور نزدیک اسے بیٹھے دیکھ اس نے سانس روکا تھا۔

افشان بلوچ کو اس کا یہ عمل ناگوار گزرا تھا لیکن پھر گہری سانس لیتے خود کو نارمل کرنا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

آہستگی سے ہاتھ بڑھاتے اس کے بال جو بکھرے تھے سمیٹنے چاہے کہ وہ پیچھے کو ہوئی۔

راحیہ !اس کی آواز میں وارننگ تھی وہ رک کر اسے دیکھنے لگی۔

ناشتہ آپ بنائیں آج میرے لیے افشان نے کہا تو وہ دم سادھے اسے دیکھنے لگی۔

کیا ہوا؟ کیا آپ کو کچھ بھی بنانا نہیں آتا افشان نے اسے دیکھتے اس سے بھی زیادہ حیرت کا مظاہرہ کیا متصد صرف اس کا دھیان بھٹکانا تھا۔

نہ... نہیں.... ماما.. نے... نہی.. نہیں سکھایا.... وہ خوفزدہ ہوتی آنکھیں نم کر گئی کہ نا جانے وہ شخص اب کیا کرتا۔

افشان اس دوران اس کے بال سمیٹ کر پیچھے باندھ چکا تھا۔

ہم تو ایسی بات ہے چلیں آج میں سکھاتا ہوں آپ کو..... افشان نے اسے کھڑا ہونے کا اشارہ کیا تو وہ بیڈ سے نیچے اتر گئی۔

آپ کو آتا ہے...؟ وہ آنکھیں گھماتی حیرت سے بولی۔

افشان کو اس کی ادا بھائی تھی عنابی لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

راحیہ نے اس کی مسکراہٹ کو دیکھا تھا.... وہ پر کشش لگتا تھا مسکراتے ہوئے وہ کئی لوگوں کو ٹھکانے کی صلاحیت بھی رکھتا تھا۔

کیا ہوا...؟

آپ کی مسکراہٹ پیاری ہے وہ سچے دل سے بول کر سرخ ہوتی سر جھکا گئی۔

افشان بلوچ کا زندگی سے بھرپور قہقہہ کمرے میں گونجا جو نیچے ملازموں کے ساتھ صائمہ بلوچ نے بھی سنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہونٹ کاٹتی اب کنفیوز ہوئی تھی اس کے ایسے قہقہہ لگا کر ہنسنے پر.... یا شاید اسے ناگوار گزرا تھا اس لیے وہ واش روم گھس گئی۔

پیچھے افشان بلوچ نے سر کھجایا تھا....

.....

وہ اٹھا اور سائڈ لیمپ اون کیا اور اس کی طرف دیکھا جو آنکھوں پر بازو رکھے چت سیدھی لیٹی تھی کمفرٹر اوڑھے۔

اس کے اٹھنے پر بھی ایانے نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا وہ ویسے ہی لیٹی رہی تھی لیکن اپنے پاؤں کے پاس کچھ محسوس کرتے اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی۔

دکھاؤ پاؤں اب کی بار احد قریشی کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

ایانے نے جیسے سنا ہی نا ہو فوراً آنکھیں واپس بند کرتے اس نے اسے اگنور کیا تھا جو مخالف کو آگ لگا گیا تھا۔

اس نے کمفرٹر ہٹاتے ایانے کا پاؤں تھاما تو وہ بجلی کی سی رفتار سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔

یہ کیا.... کر رہے ہیں....؟

کیا تھا وہ شخص پل میں تولہ پل میں ماشہ..... اس نے دل میں سوچتے ایک نظر اسے دیکھا جو اب سخت نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔

پاؤں دکھاؤ زخم بڑھ جائے گا نہیں تو.... احد قریشی نے اب کی بار سخت لہجے میں کہا لیکن مخالف ڈھیٹ ثابت ہو رہی تھی۔

ایسا اس نے کبھی نہیں کیا تھا لیکن آج شاید وہ کافی غصے میں تھی نہیں تو احد قریشی کو وہ کبھی ایسے اگنور نہ کرتی۔

Posted On Kitab Nagri

احد قریشی کی آنکھوں میں سُرخی اتری تھی اسے کہاں منظور تھا کہ ایا نے زولفقار اسے اگنور کرے۔

اس نے آگے بڑھتے اس کے پاؤں کو پکڑا تھا اس کی مزاحمت پر سخت گھوری سے نوازا تھا۔

مجھے نہیں لگوانا یہ.... نا مجھے اس کی ضرورت ہے.... وہ پھولے چہرے کے ساتھ بولی تھی۔

مجھے تمہاری اجازت درکار بھی نہیں ہے چھوٹی لڑکی.... احد کا لہجہ ٹھنڈا تھا جس نے اسے برف کیا تھا آنکھوں کی چمک ماند پڑی تھی۔

وہ بینڈیج لگا کر اٹھ گیا اور ہاتھ دھونے چلا گیا جب کہ وہ وہیں بیٹھی رہی تھی بے حس و حرکت۔

ہاں اسے کھلونا ہی تو سمجھ لیا تھا اس شخص نے ایک گڑیا جسے وہ اپنے حساب سے چلا رہا تھا۔

آج اس کا دل دکھا تھا کیا تھا جو وہ اسے اس کے گھر چھوڑ آتا..... بیشک ڈنر نہ کروا تا باہر.... لیکن....

اس نے غم و غصے کی حالت میں اس کے لگائے بینڈیج کو جھٹکے سے اتار کر پھینکا تھا جہاں سے اب خون کی ہلکی بوندیں نمودار ہوئیں تھی لیکن اسے کہاں پرواہ تھی۔

وہ واپس کمفرٹر اوڑھ کر لیٹ گئی جب اسے اس کا احساس نہیں تھا تو اسے بھی نہیں فرق پڑتا تھا۔

اب کی بار اس نے سر تک اوڑھا تھا کہ اب اسے مزید نہیں دیکھنا چاہتی تھی لیکن حقیقت میں وہ خوفزدہ تھی اب اس سے نا جانے وہ کیا کرتا اب۔

اس نے خود کو ریلیکس کرتے اپنا رخ موڑا اور آنکھیں موند لیں۔

.....

Posted On Kitab Nagri

افشان نے اپنے ہی کپڑے پھر سے اس کے لیے نکالے اور خود ڈریسنگ روم سے باہر نکل آیا اور اس کا انتظار کرنے لگا۔

ڈیوز کو اس نے نہلانے کے لیے ملازم کو دے دیا تھا کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ راحیہ کو اس کے جرمز لگیں وہ ایسے ہی بچی ہو رہا تھا اس کے لیے۔

وہ واپس آئی تھی اسی بکھرے حلیے میں افشان بلوچ نے اس کے بال سلجھاتے ان کو پونی ٹیل میں باندھا تھا۔

اور پھر جھک کر نیچے بیٹھتے اس کے ٹراؤزر کو موڑ کر کافی حد تک اوپر کیا تاکہ وہ آسانی سے چل سکے۔

ان سب کے دوران وہ اسے ٹک ٹکی باندھے دیکھ رہی تھی اسے آج اس کے نزدیک آنے پر خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔

کیونکہ افشان بلوچ اسے خود میں گم کر رہا تھا اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا۔

افشان نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے باہر لے جانا چاہا لیکن اس نے جھجکتے اپنا مومی ہاتھ اس کے مردانہ بھاری ہاتھ سے نکالا۔

افشان کو اس کی یہ حرکت ناگوار گزری تھی اس لیے فوراً چہرے پر خرکت تاثرات چھا گئے۔

راحیہ نے ڈرتے پلکوں کی جھالر اٹھاتے اس کے بھنچے ہونٹ دیکھے اور اس کا بھاری ہاتھ کھولتے اپنا مومی سفید ہاتھ اس کی ہتھیلی پر رکھا۔

افشان نے چونک کر اس کی طرف دیکھا یہ مان کافی تھا جو وہ ایک لمحے میں اسے بخش گئی تھی۔

مائی بیوٹی! آپ تو ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑیں گی یار.... نامحسوس انداز میں اس کے قریب آتے بنا سے چھوئے اس کے ہاتھوں پر لب رکھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

راحیلہ اس کے مائی بے بی کہنے پر ہی سرخ ہوتی اپنی آنکھیں جھکا گئی تھی۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے باہر لایا اور اپنا رخ کچن کی طرف کیا۔

ان دونوں کو ساتھ ایسے دیکھ صائمہ بیگم مسکرائی تھیں کچن میں موجود ملازمہ نے انہیں آنکھیں پھاڑے دیکھا۔

ملازمہ کو خود کی طرف ایسے دیکھ وہ اس کے ہاتھ پر اپنے دوسرے ہاتھ سے لکیریں بنانے لگی تھی۔

افشان نے ایک نظر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھ کر ملازمہ کو بڑی طرح گھورا کہ وہ سٹپٹاتی اس کے اشارے پر باہر نکل گئی۔

افشان نے اس کی طرف رخ کرتے آہستگی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے شیلف پر بٹھایا۔

اس کا ہر انداز ایسا ہوتا تھا کہ وہ اس کے لمس کو محسوس کر کے بھی نہ کر پاتی تھی وہ ایسے چھوتا تھا اسے اور پھر اس کی طرف دیکھتا نہیں تھا۔

کیا کھانا پسند کریں گی...؟ افشان کو کوکنگ نہیں آتی تھی وہ بس اس کے لیے یہاں آیا تھا۔

می....وہ.....

.....

وہ باہر آیا تو وہ رخ موڑے سر تک کمفرٹر اوڑھے ہوئی تھی اب کی بار۔

ابھی وہ گزرتا کہ اسے نیچے ہی اس کے جوتے کے پاس اس کا بینڈ تنگ دکھا جو وہ ابھی لگا کر گیا تھا۔

اس نے مٹھی بھینچی یہ لڑکی اس کا ضبط آزما رہی تھی وہ لمبے ڈگ بھرتا اس کے پاس گیا اور جھٹکے سے اس کا کمفرٹر کھینچ کر اتارا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جو اس افتاد کے لیے تیار نہ تھی اس کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی۔

احد قریشی نے آگے بڑھتے اس کے پاؤں کو دیکھا جہاں خون کی بوند اب بھی تھی اس نے سرخ نگاہوں سے اسے گھورا اور جھٹکے سے اسے اپنے مقابل کھڑا کیا۔

کیا چاہتی ہو ایانے زوالفقار...؟ وہ دھاڑا تھا۔

وہ جو ان سب کے لیے تیار نہ تھی اب تھر تھر کانپنے لگی تھی آنکھیں جیسے اس کے قدموں پر چپک سی گئی تھی۔

بتاؤ....؟ کیا چاہ رہی ہو...؟ اب کی بار احد قریشی نے اسے جھنجھوڑتے کہا۔

ایانے نے اسے زخمی نظروں سے دیکھا تو وہ تھم گیا کیا کچھ نہ تھا ان آنکھوں میں ...

کیوں اتارا ہے یہ..؟ اب کہ اس کی آواز نرم تھی اس کا اشارہ بینڈیج کی طرف تھا۔

نہیں لگانا.... مجھے.... بس اس نے منمناتے کہا۔

احد نے اس کی طرف دیکھا جو اب بھی نگاہیں جھکائے ہی کھڑی تھی اس کا ہاتھ گرفت میں لیتے موڑ کر اس کی کمر کے ساتھ لگایا۔

ایسا کرتے وہ دونوں قریب ہو گئے تھے ایانے اس کی سانسوں کی تپش اپنی گردن پر صاف محسوس کر سکتی تھی۔

اگر یہ سب آج جو کچھ ہوا اس کے بدلے میں کر رہی ہو تو بیکار ہے میرے سامنے.... مجھے فرق نہیں پڑتا احد اس کے کان کے پاس پھنکارا۔

ایانے کے ہونٹوں پر تمسخرانہ مسکراہٹ پھیل گئی اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکال کر اس سے دور ہوئی۔

اس سے پہلے کہ وہ پھر اسے اگنور کر کے جاتی احد قریشی اسے لمحے میں کھینچ کر دیوار کے ساتھ لگا چکا تھا۔

اس کی کمر دیوار کے ساتھ لگتے ہی اس نے سسکی بھری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں کے چہرے سرخ تھے ایک کا ضبط سے اور ایک کا طیش سے ....

تمہیں لگتا ہے تمہارا اگنور کرنا احد قریشی پر اثر ڈالے گا تو تم سراسر غلطی پر ہو .....

اور ایک بات جو آج تم نے میری اور بابا کی باتیں سنیں ہیں اس کا ذکر تم کبھی نہیں کرو گی گھر والوں کے سامنے ....

اگر آپ نے دوسری شادی ہی کرنی تھی تو مجھ سے کیوں کی..؟ میری زندگی کیوں برباد کی..؟

ایا نے ذوالفقار اتنی بھی گئی گزری نہیں کہ اسے کوئی اپنا تماشہ..... بیشک یہ گھر یہ سب آسائشیں نہ ہوتی.... لیکن کم از کم زندگی تو پُر سکون ہوتی۔

اس کا ایسا کہنا احد قریشی کو ان دیکھی آگ میں جھونک گیا تھا وہ اس کی قربت میں کیسے کسی اور سے جڑنے کی بات کر سکتی تھی۔

وہ جھٹکے سے اسے قریب کرتا اس کی سانسوں کو قید کر گیا تھا اس کی غلطی کی کچھ تو سزا بنتی تھی۔

وہ پیچھا ہٹا تو ایا نے نے گہرے سانس بھرتے نم آنکھوں سے رخ موڑ لیا تھا۔

شادی تو تمہاری مجھ سے ہی ہونی تھی یہ یاد رکھو .....

ہاں! کیونکہ ہمدردی کا بھوت جو آپ کے سر پر سوار تھا.... نہیں... آپ کے دوست نے آپ کو قسم جو دی تھی۔

اب مجھے لگتا ہے شاید معاذ بہتر آپشن تھا..... کیا تھا تھوڑی سی ذلت کے بعد کم از کم اپنا تو لیتا.... ہمدردی کا رشتہ تو نہ ہوتا....او ...

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے احد نے ساتھ پڑا لیمپ اٹھا کر اسی دیوار پر مارا تھا جس سے چپکی وہ کھڑی تھی۔

روم ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے آواز باہر نہ گئی تھی.... ایا نے نے چیختے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

راحیہ.....اس نے ذرا سختی سے بولا۔

بریڈ انڈا.....اس نے جھٹ سے کہتے نگاہیں واپس اپنے ہاتھ کی طرف کیں۔

افشاں نے فریج سے انڈے اور بریڈ نکالتے شیلف پر اس کے پاس رکھے۔

انڈا تو وہ بنا ہی سکتا تھا اس نے دل میں سوچا.....

فرائی یا آملیٹ...؟اسے بنا دیکھے مصروف سے انداز میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جو اپنی ہتھیلی پر لکیریں کھینچ رہی تھی چونکی.... فرائی.... اس کی آواز افشان نے بمشکل سنی تھی۔

اوکے! کہتے وہ اپنے کام میں جت گیا پین گرم کرتے آئل ڈالا اور اس پر نہایت احتیاط سے انڈا ڈالا جو آواز کرتا جھٹ سے ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔

راحیہ نے آنکھیں کھولے انڈے کی حالت کو دیکھا جبکہ وہ پر سکون دکھائی دے رہا تھا۔

پلیٹ میں نکالتے اس کے لیے ٹوسٹ گرم کرتے اس کے سامنے رکھے تو وہ اب بھی اس کی طرف متوجہ نہ ہوئی۔

یہ لیں آپ کا ناشتہ افشان نے اسے متوجہ کرنا ضروری سمجھا۔

لیکن اس نے ایک نظر پلیٹ پر ڈال کر واپس اپنے ہاتھوں کی طرف کرلی..... نظروں میں صاف تھا کہ اسے پسند نہ آیا تھا۔

افشان نے منہ بسورا..... اور ماتھے سے پسینہ پونچھا.... اس کے لیے وہ آیا تھا اور وہ میڈیم اس ناشتے کو دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔

کیا ہوا..؟ افشان نے اس کے ہاتھ الگ کیے جس پر وہ لکیریں کھینچ رہی تھی.... اس دروان کوئی بھی ملازم انداز نہیں آیا تھا شاید صائمہ بیگم نے اجازت نہ دی تھی کسی کو۔

اچھا... نہیں... ہے.... یہ..؟ وہ آہستہ آواز میں بولی۔

تو وہ سچ ہوا..... پہلی بار کچھ بنایا تھا وہ بھی اس کے لیے اور وہ کہہ رہی تھی اچھا نہیں ہے۔

لیکن آپ نے تو ابھی ٹیسٹ ہی نہیں کیا راحی اس نے پیار سے اسے پچکارتے کہا۔

یہ ٹوٹ گیا ہے..... اس نے انڈے کو دیکھا جس کی زردی ایک طرف کو بہہ رہی تھی انڈا آدھا کچا تھا جسے دیکھ کر ہی اسے کچھ ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اوو...!افشان کے ہونٹ اومیں سکڑے اس کی طرف دیکھتے واپس پین میں آئل ڈالا اب اسے انڈا توڑنا نہیں تھا۔
آئل کے گرم ہوتے ہی اس نے پھر سے انڈا ڈالا تھا جس سے گرم آئل کی چند چھینٹے اس کے ہاتھ پہ پڑی تھی۔
جسے اس نے ہونٹ بھینچے برداشت کیا لیکن کسی کی نظروں میں وہ آگئی تھی۔
انڈا اب کچا نہیں تھا لیکن ٹوٹ اب بھی گیا تھا راحیہ نے خاموشی سے اس کے ہاتھ سے پلیٹ تھام لی۔
افشان نے اسے دیکھا اور دونوں باہر آکر ٹیبل پر بیٹھے راحیہ صائمہ بیگم کے ساتھ بیٹھی تو انہوں نے اس کے سر پہ
بوسہ دیا۔

.....

کمرے میں موجود واحد بتی بھی گل ہوتے ایانے کی سانس رُکی تھی۔
اس کی سانسوں کی تپش اور اس کی کمر پہ مضبوط ہوتی پکڑ اسے لگا اس کی کمر ٹوٹ جائے گی...۔
ا...احد.....اس کی لرزتی آواز کمرے میں گونجی۔
تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایانے زوالفقار کسی اور کا نام لینے کی.....یہ رشتہ کیسے بھی بنا ہو....یہ بات آج زہن
نشین کرلو کہ تم پورپور احد قریشی کی ہو.....تمہارے وجود سے لے کر روح تک سب پہ میرا حق ہے .....
احد اس کے کان میں پھنکارتا اس کی کان کو لو کو دانتوں میں دبا گیا تھا۔
ایانے خوف سے کانپ رہی تھی....احد قریشی نے اس کے ہاتھ اپنی گردن کے گرد باندھے اور اس کی خوشبو کو
اپنے اندر اتارا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ بات بھول جاؤ.... کہ میں کبھی تمہیں آزاد کروں گا..... میں دوسری شادی کرتا ہوں یا نہیں.... یہ تمہارا کنسرن نہیں ہے.....

ایانے کو لگا اس کی گردن جل رہی ہے اس کی سانسوں کی تپش سے اس نے گہرے سانس لیے۔

کیوں..... کیوں... کیا میرا حق... نہیں اپنی زندگی پر..؟ وہ ہمت کرتی چیخی تھی اور اس کے حصار سے آزاد ہونا چاہا تھا۔

شش..... ششششش..... احد نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسے پر سکون کرنا چاہا تھا۔

جہاں وہ گہرے سانس بھرتی اب ہچکیوں سے رونے لگی تھی احد نے اس کے گرد حصار بنایا تھا۔

اسے لے کر بیڈ پر لا کر لٹایا... اور اپنی طرف آ کر لیپ اون کرتے واپس اس کی طرف آیا .

جہاں وہ تکیے میں سر دیے سسکیاں بھر رہی تھی۔

احد نے اس کا پاؤں تھامتے واپس سے لا کر بینڈیج لگایا اور اس پر کمفرٹر اوڑھا کر اس کے ساتھ لیٹتے اسے اپنے حصار میں لیا۔

وہ مسلسل اس کے بالوں کو تھپک کر اسے پر سکون کرنا چاہ رہا تھا .....

کیا تھا وہ تکلیف بھی خود دیتا تھا اور مسیحائی بھی خود ہی کرتا تھا۔

ایانے زولفقار ایک بات یاد رکھیں احد قریشی ایک ہی عورت کے لیے تھا جسے وہ مل گیا ہے..... کافی معنی خیزی بات تھی اس کی لیکن وہ سمجھتی تب ...

تو کیا وہ دوسری شادی نہیں کرے گا...؟ ایانے نے اس کے حصار میں سسکی بھرتے سوچا۔

شش.... خاموش ہو جائیں.... میری شرٹ آپ پہلے ہی اپنے آنسوؤں سے گیلی کر چکی ہیں ....

Posted On Kitab Nagri

یہ سنتے ایانے نے اس کا حصار توڑنا چاہا تھا جو اور مضبوط ہو گیا تھا ...

کبھی سوچنا بھی مت کہ آپ کبھی اس حصار سے نکل پائیں گی لہذا ایسی ناکام کوششیں ترک کر دیں اور اگر اب ایک آنسو بھی گرا تو میں اپنے طریقے سے .....

ایانے نے..... سانس روکا۔

اپنے طریقے سے صاف کروں گا.... جو یقیناً آپ کو پسند نہیں آئے گا..... احد نے جھک کر اس کے بالوں پر نامحسوس انداز میں لب رکھے۔

آج وہ ہار گیا تھا اس کے آنسوؤں کے سامنے..... وہ جان گیا تھا کہ وہ اپنے آنسوؤں سے اسے کسی بھی چیز سے روک سکتی ہے .....

کیونکہ اس کے آنسو احد قریشی کو اپنے دل پر گرتے محسوس ہوئے تھے...

.....

اگر وہ جان جاتی کہ وہ احد قریشی کو اپنے آنسوؤں سے زیر کر سکتی ہے تو شاید اس کا مستقبل آسان ہوتا۔

احد نے ہولے ہولے اس کی کمر تھپتھپائی جہاں اب اس کی سسکیاں معدوم پڑ گئی تھیں کیونکہ وہ غنودگی میں جا رہی تھی۔

آئی ہیٹ یو..... اس کے ہلتے لبوں کی جنبش اسے بمشکل سمجھ آئی تھی جسے سمجھتے اس نے ہونٹ بھینچے۔

اسے کہاں منظور تھا خود کہ لیے یہ سننا... ہزاروں لڑکیوں کی خواہش رہا تھا وہ جو شاید اب بھی اس کے انتظار میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور جسے وہ بن مانگے مل گیا تھا وہ نفرت کا دعویٰ کر رہی تھی اسے .....

ایسا ممکن نہیں ہے ایانے زوالفقار کہ آپ مجھ سے نفرت کریں احد نے جھک کر اسے آہستگی سے کہا آیا وہ جواب دیتی ہے یا نہیں ...

یہ آپ کی غلط فہمی ہے.....اس کی آواز بے حد آہستہ تھی وہ ہلکی ہلکی نیند میں تھی لیکن جواب دینا اس نے فرض سمجھا تھا۔

احد نے اسے گھورا.....وہ کیسے اس سے ایسا کہہ سکتی تھی ....

اور اگر آپ کو مجھ سے محبت ہو گئی تو...؟اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے وہ پھر بولا۔

نہیں.....!پہلے آپ کو کرنی ہو گی وہ ہکا سا سر نفی میں ہلا کر بولی.....اور پھر خاموشی چھا گئی۔

اس کی بھاری سانسیں وہ محسوس کرتا جان گیا تھا کہ وہ سو گئی ہے لیکن اس کا آخری جواب اسے ہلا گیا تھا۔

اسے محبت کرنی تھی پہلے.....تب ہی وہ اس سے محبت کرتی.....نا جانے کیوں اس کا دل چاہا تھا کہ وہ اس سے محبت کرے۔

آپ مشکل امتحان ہیں مسز احد قریشی اس کی ناک کے ساتھ اپنی ناک مس کرتے اس نے بھی اپنی آنکھیں موندی تھی۔

یہ محسوس کیے بغیر کہ وہ اسے اپنے نام سے جوڑ گیا ہے۔

.....

Posted On Kitab Nagri

تو آج ہماری بیٹی نے ہماری نکمی اولاد سے کام کروا ہی لیا وہ جوش سے کہنے لگی تو راحیہ نے ایک چور نگاہ اس پر ڈالی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

افشان نے جوس کا گلاس اس کے آگے رکھا تو اس نے منہ بسورا۔

افشان اور صائمہ بلوچ دونوں اس کی اس حرکت پر مسکرائے تھے لیکن ظاہر نہ کیا۔

اس نے ناشتہ کرتے جوس کا گلاس آدھا پیا آدھا ٹیبل پر رکھ کر آگے کھسکا دیا مطلب صاف تھا کہ بس اسے اتنا ہی پینا تھا۔

افشان نے اسے گھورتے اس کا گلاس اٹھایا اور باقی کا جوس پی گیا صائمہ بیگم نے اس کی یہ حرکت ہضم کر لی تھی۔

لیکن ملازم جو پاس ہی تھی ان پر غشی طاری ہوئی جیسے.... سامنے موجود شخص کسی کا جوٹھا گلاس استعمال تو کیا اس کا بچا ہی پی گیا تھا۔

انہوں نے رشک سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جس نے تھوڑے ہی دنوں میں اس ازیل جوان کو بدل ڈالا تھا۔

بھاؤ.... بھاؤ.....

ابھی وہ اٹھتی کہ ڈیوز کی آواز پاس ہی سے سنتے وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی۔

وہ سامنے سے دوڑتا آیا اور اس کے پاؤں میں لوٹنے لگا راحیہ نے نیچے جھک کر اسے گود میں اٹھا لیا۔

وہ مسلسل اس کی گود میں اچھل رہا تھا پہچان گیا تھا اس گھر میں پہلی بار راحیہ فاروق سرور کا قہقہہ گونجا تھا۔

افشان نے یہ منظر آنکھوں میں قید کیا تھا۔

وہ مکمل اس میں کھوتی کہ وہ واپس اترتا اب افشان کے پاس بھاگا تھا راحیہ کو اس کا جانا برا لگا تھا کافی۔

وہ اس کے پاس جا کر رکی..... افشان نے اسے اگنور کیا اور ڈیوز کو گود میں اٹھا لیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہمارا پپی دیں.....!اب کے اس کی آواز میں کوئی کپکپاہٹ نہیں تھی۔

صائمہ بیگم دلچسپی سے انہیں دیکھ رہی تھی جو ایک دوسرے کے مقابل کھڑے مکمل لگ رہے تھے۔

لے لو.....!افشان نے کہتے پپی کو اوپر ہوا میں اچھالا۔

شاااااااان.....اس نے چیختے کہا ملازم بھی اکھٹے ہو گئے تھے اس کی چیخ سے۔

افشان نے پپی کو واپس ہاتھ میں پکڑتے اسے دیکھا جو روتی اب اس کے قریب آئی تھی۔

اس کے بازو پر اپنے ہاتھ کے مکے بناتی مارتی وہ رونے لگی تھی.....

افشان کو صورتحال کی غمگینی کا احساس ہوا تو اسے ساتھ لگانا چاہا لیکن اس نے ڈیوز کو جھپٹ کر اس سے لیا اور کمرے میں بھاگ گئی۔

افشان نے دور تک اسے دیکھا تھا....وہ ایک کتے کے لیے اس سے ناراض ہو کر بھاگی تھی اس نے ہونٹ بھینچے۔

صائمہ بیگم نے بھی اس تاسف سے اسے گھورا تو وہ لمبے لمبے ڈگ لیتا باہر نکل گیا۔

.....

شام کو اس کا انتظار کرتے صائمہ بلوچ سونے چلی گئی تھی کہ وہ بتا چکا تھا لیٹ ہو جائے گا۔

اس نے واپسی پر راحیلہ کی ضرورت کی ساری چیزیں خریدی تھی موڈ صبح سے کافی بگڑا ہوا تھا صرف اس بات پر کہ اس نے اس کتے کو اس پر فوقیت دی تھی۔

اس نے اندر قدم رکھا تو خاموشی تھی اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ اپنے کمرے میں ہے...

لیکن اکیلی.....؟

Posted On Kitab Nagri

اس نے قدموں میں تیزی آئی..... وہ اکیلی نہیں رہ سکتی تھی ابھی دروازہ کھولا تو ملازمہ بھی تھی اس کے پاس۔
اس نے گہرا سانس ہوا میں چھوڑا اور اسے کھانا لانے کا کہتا خود بنا اس کی طرف دیکھے واش روم گھس گیا۔
فریش ہوا تب تک ملازمہ کھانا لگا کر جا چکی تھی..... افشان نے دیکھا ڈیوز ایک کونے میں سو رہا تھا اور وہ خود سامنے بیڈ کے کونے پر بیٹھی اپنے پسندیدہ مشغلے میں مصروف تھی۔
اپنے ہاتھوں پر لکیریں کھینچتی وہ چور نگاہوں سے اسے بھی دیکھ لیتی۔
اسے شدت سے بھوک لگی تھی اب تب صائمہ بیگم کے کہنے پر اس نے نہیں کھایا تھا لیکن اب بھوک زوروں سے لگی تھی۔
لیکن مخالف نے اسے سرے سے اگنور کیا تھا آج وہ کافی تھکا ہوا تھا اس لیے لان میں چہل قدمی کے بعد اب ساڑھے نو بجے ہی وہ بستر پر لیٹ گیا تھا۔
راحیہ نے اسے دیکھا اور ایک نظر ڈیوز کو..... وہ اسے اگنور کر رہا تھا یہی بات اسے بری لگ رہی تھی۔
اس نے اپنے بنے ہوئے بال کھول دئے اور اس کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی.....
بال..... بنا..... دیں!.....
افشان نے ایک نظر اسے دیکھا..... صبح بنا دوں گا ابھی ایسے ہی باندھ لو..... اس کا انجان رویہ اسے رلا رہا تھا۔
یہ فطری عمل ہے کہ ایک شخص جو آپ کو سر آنکھوں پر بٹھائے اور آپ کی ہر چھوٹی بڑی چیز پر توجہ دے ایک وقت کے بعد اگر وہ آپ سے لاتعلقی اختیار کر لے تو آپ کا دم گھٹنے لگتا ہے ایسا ہی اس کے ساتھ بھی ہو رہا تھا۔
وہ بھی جا کر لیٹ گئی اس کے لیٹتے ہی افشان نے کمرے میں موجود واحد بتی بھی گل کر دی.....
اس کے اعصاب اتنا تھکے ہوئے تھے کہ جلد نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

رات کے ایک بجے اس کی آنکھ سسکیوں کی آواز سے کھلی تھی اس نے جھٹ سے کنفرٹر ہٹایا اور اٹھ کر لائٹ چلائی۔

جہاں وہ کونے میں بیٹھی سر گھٹنوں میں دیے ہچکیوں سے رو رہی تھی وہ جھٹکے سے اس کے نزدیک آیا۔

راحمیہ.....میری جان کیا ہوا....؟

ادھر دیکھو.....

راحمی.....

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

صبح وہ اٹھی تو وہ گہری نیند میں تھا ایانے نے اس پہ نظر ڈالی سحر انگیز شخصیت کا حامل شخص اسے ملا بھی تو کس کی قسم کے عوض۔

شاید یہ بات اب ہمیشہ ان کے رشتے میں رہنے تھی ایانے کی طرف سے کوئی بھی عورت نہیں چاہے گی کہ اس سے منسلک شخص نے اسے کسی غیر کی قسم یا کسی ہمدردی کے عوض اپنایا ہو۔

اس کے حصار میں ہونے کے باوجود بھی آج اس کے دل کے دھڑکنے کی رفتار سست ہی رہی تھی..... کیا وہ اپنی قیمت کھو رہا تھا....؟ یا بڑھانے والا تھا یہ وہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے۔

رات کا ایک ایک منظر یاد کرتے اس نے گہری سانس بھری..... اتنا تو وہ جان گئی تھی کہ وہ اپنی کرنے والا شخص تھا۔

وہ ہزار زور لگاتی اسے بدل نہیں سکتی تھی..... سراسر غلطی پہ تھی وہ اس وقت نہیں جانتی تھی کہ رات کو اس کے آنسو اس کے غصے کو جھاگ کی مانند بٹھا چکے تھے۔

اس نے اٹھنا چاہا لیکن کراہی کیونکہ اس کے بال کھلے ہونے کی وجہ سے آدھے اس کے نیچے تھے جو گہری نیند میں تھا۔

صبح ہی صبح اسے رونا آیا..... لیکن خود کو ریلیکس کیا کہ آج اسے اپنے گھر جانا تھا اپنوں سے ملنے جس کے لیے وہ تیار ہونا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اُفففف.....اٹھیں اس نے زرا تیز آواز میں اسے مخاطب کیا لیکن مخالف گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا شاید۔

احدددد.....ایانے نے اس کے بازو سے اس کی شرٹ کھینچے اسے جھنجھوڑا۔

کیا مسئلہ ہے ایانے.....؟اس کی بیزار آواز کمرے میں گونجی نیند اڑ چکی تھی اب اس نے اٹھایا ہی ایسے تھا۔

میرے بال چھوڑیں.....ایانے نے اسے گھورتے کہا تو وہ چونکا۔

میں نے کیا ہاتھ میں پکڑے ہیں.... صبح صبح ہی اسے تنگ ہوتے دیکھ وہ لطیف سا تنز کر گیا۔

ہاتھ میں نہیں لیکن اپنے اتنے بڑے وجود کے نیچے ضرور لیے ہیں.... سامنے بھی ایانے تھی کبھی کبھی وہ بھی پتھر کا جواب اینٹ سے دیتی تھی۔

ہاں تو..؟اب کہ اس نے بازو سر کے نیچے رکھتے فرصت سے اسے دیکھتے کہا مقصد صرف اسے زچ کرنا تھا جس میں وہ کامیاب رہا تھا۔

تو کیا.....ہٹیں پیچھے.....ایانے نے دانت پیستے کہا ....

اتنی صبح کیوں اٹھ گئی ہیں خیریت احد نے اسے دیکھتے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں آٹھ بجے تھے اور آج اتوار تھا سو اسے آفس بھی نہیں جانا تھا۔

مجھے جانا ہے آج شاید آپ بھول گئے ہیں ایانے نے اسے بتاتے اپنے بال اس کے شولڈر کے نیچے سے نکالے۔

اچھا اور اگر میں اجازت نہ دوں تو...؟

وہ جو بیڈ سے اترنے لگی تھی جھٹ سے مڑ کر اسے دیکھا آنکھوں کے کنارے فوراً بھیگ گئے تھے۔

اوکے.....!تیار ہو جاؤ چھوڑ آؤ گا اس کی پلکیں نم ہوتے دیکھ اس نے تاسف سے اسے گھورا تو وہ واش روم میں بند ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

دس بجے ناشتہ کرنے کے بعد اس نے اپنی پیکنگ کی اور تیار ہوتے وہ دونوں نکل آئے تھے اس وقت گاڑی میں بیٹھے وہ دونوں فوزیہ قریشی کو خدا حافظ بول رہے تھے۔

.....

اس نے افشان کے ہاتھ کو جھٹکا تھا اور اونچی آواز میں رونے لگی۔

مجھے بابا.... کے پاس جانا ہے.... اس کی یہ حالت افشان ہوچ کے دل پر ضربیں لگا رہی تھی۔

افشان نے جھٹکے سے اسے اٹھایا اور بیڈ پر لا کر بٹھا کر اس کے سامنے بیٹھا اس کے بال چپک گئے تھے کچھ چہرے پر کچھ گردن پر۔

افشان نے اس کے بال ہٹائے اور اپنے ہاتھوں سے اس کے چہرے پر موجود آنسو اور پسینے کو صاف کیا۔

کیا ہوا..... جاناں.....؟ اس نے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اب وہ رونا بند کر چکی تھی۔

افشان نے اسے حصار میں لیا..... کیسے بھلا سکتا تھا وہ کچھ دیر پہلے کا وہ قیامت خیز منظر جب وہ رو رہی تھی۔

اسے ساتھ لگاتے اس کی پشت پر آہستگی سے تھپکی دیتے اسے پر سکون کرنا چاہا تھا وہ اس کی گرفت میں مچلانے لگی۔

افشان نے اسے دور کیا لیکن حصار نہیں توڑا..

اب بتائیں کیا ہوا ہے.... اس کی آنکھوں پر باری باری اپنے لب رکھتے جیسے اس نے مرہم رکھنا چاہا تھا۔

می..... وہ.... بابا... کے پاس جانا ہے....

افشان کو اس وقت وہ چھوٹی سی بچی لگی.... اسے خود پر انتہائی غصہ آیا... کیا یہی محبت تھی کہ اس کے ایک کتے کو فوقیت دینے پر وہ ناراض ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں دیکھیں! افشان نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے اسے دیکھا۔

مجھے بتائیں کیا ہوا ہے.....؟ڈر گئی ہیں... کسی نے کچھ کہا ہے..؟

اس نے نفی میں سر ہلایا اس کے حصار میں ہونے سے وہ خاموش ہو گئی تھی۔

بتائیں کیا ہوا ہے اب کہ افشان نے اس کے ماتھے سے پسینہ صاف کیا تو اس نے ہونٹوں کو تر کیا۔

بھو... بھوک... لگی ہے.... وہ آہستہ آواز میں بولی۔

تو آپ کو مجھے اٹھانا چاہیے تھا ناجاناں..... ایسے رونے سے کچھ نہیں ہوتا.... رات کو آپ نے ماما کے ساتھ کھانا کھایا تھا..؟

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

ملازموں سے صبح پوچھنے پر چھوڑتے اس نے فون اٹھایا اور اس کے لیے آرڈر کیا وہ اس وقت ملازموں کو اٹھا سکتا تھا لیکن اس وقت اسے یہی مناسب لگا۔

وہ مسلسل اپنے ہاتھ پر لکیریں کھینچ رہی تھی افشان نے اس کے ہاتھ تھامے۔

اس کی ہتھیلی کھولی اور اپنی انگلی سے اس پر لکھنے لگا وہ سمجھنے کی کوشش میں اس کی انگلیوں کی حرکت کو نوٹ کرنے لگی۔

ا۔ف۔ ش۔ا۔ن

ا۔ف۔ ش۔ا۔ن

ا۔ف۔ ش۔ا۔ن

Posted On Kitab Nagri

وہ مسلسل اس کے ہاتھ ہر یہی لکھ رہا تھا.... راحیہ نے نظریں اس پر ٹکا دیں جو اس کے رونے پر پاگل ہی تو ہو گیا تھا اس کے لیے۔

.....

گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی وہ وقتاً فوقتاً اس پر ایک نظر ڈال لیتا جو اس وقت کالے اور فیروزی رنگ کے جوڑے میں ہلکا میک اپ اور لوز جوڑا بنائے حسین لگ رہی تھی۔

وہ سادگی میں زیادہ پرکشش لگتی ہے یا ایسے وہ فیصلہ نہ کر پایا اس لیے اس پر نظر ڈال لیتا۔

گاڑی سگنل پر رکتے ہی اس کی طرف مڑا تھا اور نظر سیدھا اس کے کانوں کی طرف گئی تھی جہاں بھاری جھمکے لٹک رہے تھے۔

اس نے ہاتھ بڑھاتے انہیں اتارنا چاہا .....

ایا نے جو باہر کے مناظر دیکھنے میں مصروف تھی چونک کر اس کی طرف دیکھا.... اسے سمجھ نہ آئی وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔

سگنل کھلتے ہی اسے گاڑی آگے بڑھانی پڑی دس منٹ میں وہ اپنی منزل پر تھے وہ اتر گئی لیکن وہ اپنی سیٹ پر بیٹھا رہا۔

آپ نہیں آئیں گے..؟ ایا نے اس کی طرف آتے کہا تو اس نے آنکھوں سے شیڈ اتارے۔

آپ بلا رہی ہیں...؟ کیا سوال تھا وہ شخص مخالف کو زیر کرنے کا ہنر رکھتا تھا۔

ماما بابا سے مل کر جائیں..... استحقاق تھا اس کے لہجے میں جس کے زیرِ اثر وہ بھی گاڑی سے اتر آیا۔

Posted On Kitab Nagri

ذوالفقار صاحب اور فاطمہ بیگم تو انہیں دیکھ کر ہی نہال ہو رہے تھے وہ دونوں ساتھ لگ ہی اتنے مکمل رہے تھے فاطمہ بیگم نے تو باقاعدہ ان کا صدقہ اتارا تھا۔

احد فاطمہ بیگم کی باتوں کا جواب دے رہا تھا نظریں مسلسل اسی پر تھیں جو یہاں آکر سب فراموش کر بیٹھی تھی۔

اس نے مٹھیاں بھینچے اس کے کانوں کی طرف دیکھا جو اب سرخ ہو رہے تھے۔

ایانے !.....

سب نے چونک کر اسے دیکھا ایانے بھی چونکی تھی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

چلتا ہوں شام کو آپ کو لینے آجاؤں گا..... اس نے عام سے انداز میں کہا۔

نہیں احد میں دو تین دن یہیں رہنا چاہتی ہوں اس نے منمناتے کہا اسے شدید غصہ آرہا تھا اس پر..... وہ جانتا تھا وہ یہاں قیام کرنے کے مقصد سے آئی ہے۔

بیٹا پھر آجانا ابھی احد کہہ رہا ہے تو..... فاطمہ بیگم مسکرائی۔

بیٹا ایک دن رہنے دیں کل میں چھوڑ آؤں گا اس کو..... اب کی بار ذوالفقار صاحب بولے تو اس کی آنکھیں چمکی جو مخالف نے نوٹ کی تھی۔

جو جانتا تھا اگر گھر میں اسے یہ بات کہتا تو وہ غصے سے شاید آتی ہی نا لیکن وہ اتنے دن اسے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

اوکے ! لیکن میں خود لینے آجاؤں گا..... احد کہتے اٹھ کھڑا ہوا کھانے کی دعوت کو وہ منع کر چکا تھا کہ اسے ارجنٹ میٹنگ اٹینڈ کرنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں اس دعا میں دیتے لگے وہ سب باہر آئے تھے وہ وہیں رک گئے اور فاطمہ بیگم نے ایانے کو گیٹ تک اسے چھوڑ کر آنے کا کہا تو وہ منہ بسورتی اس کے پیچھے ہولی۔

.....

آئم... سوری اس نے ہلکی آواز میں کہا تو وہ چونکا۔

کس لیے...؟

میں نے آپ کو مارا تھا وہ اس بات پر ہی اڑی تھی اب کیونکہ اسے لگا تھا افشان اسی لیے ناراض ہوا ہے۔

آپ کو نہیں لگتا راحیہ آپ کو مجھ سے زیادہ کسی کو اب اہمیت نہیں دینا چاہیے اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس نے کہا۔

اس کی بات کا مفہوم سمجھتے اس نے نظریں جھکائی... اس بات کا جواب ابھی نہیں تھا اس کے پاس ...

وہ شخص اتنا خوبصورت ہے
کہ تصور میں بھی میری نظر
اس سے ہٹتی ہی نہیں
ہائے وہ جو سچ میں
روبرو آجائے کسی دن
میری آنکھیں بھی تھک جائیں

Posted On Kitab Nagri

تو میں پلکیں جھپکوں نہیں

از قلم خود۔

اس کا آرڈر نیچے سے جا کر وہ خود لے کر آیا تھا اس کا ہر چھوٹے سے چھوٹا کام خود کرنا افشان بلوچ نے اپنا فرض سمجھ لیا تھا۔

وہ محبت میں ڈوبا تھا.... محبت میں غوطہ زن ہر شخص اپنی محبت کے لیے اتنا ہی جنونی ہوتا ہے..... محبت محبوب کے ساتھ جینے اور مرنے کا نام ہے..... آج شاید لوگوں نے محبت کے معیار کو اپنی سوچ کے مطابق بدل دیا ہو..... لیکن محبت وہی ہے جو محبوب کے سانس کے ساتھ سانس بھرے اور اس کے دم سادھنے پر بیچین ہو جانے کا نام ہے..... وقت کتنا بھی کیوں نا بدل جائے لیکن محبت کے اصول نہیں بدلیں گے..... محبت ہے ہی ایسی.... ہر خاص کو عام اور ہر عام کو خاص کر دینے والی۔

پیزا کا ڈبہ اور کاک اسے دیتے اس کے سامنے بیٹھا جہاں اس کی آنکھوں کی چمک بڑھی تھی۔

وہ بنا اسے دیکھے کھانے میں مشغول تھی.... اسے بھوک زیادہ برداشت نہیں ہوتی تھی اس لیے فاروق سرور نے کبھی اسے رات کا کھانا کھائے بغیر سونے نہیں دیا تھا۔

اس نے تین پیس کھاتے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

سارا.... کھا سکتی ہوں.... کیا..؟ اب کہ اس نے ہچکچاتے پوچھا۔

نہیں..... ! بس ایک اور پس..... اف ہے.... طبیعت خراب ہو جائے گی ورنہ افشان نے مسکراتے کہا تو اس نے منہ بسورا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے بعد افشان نے اس کے لیے کی ساری شاپنگ اسے دکھائی ۔

.....

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

وہ اپنا ہر جوڑا دیکھتے خوشی سے نہال ہوتی چلی گئی تھی.....ٹی شرٹس کو دیکھ کر اس نے منہ بنایا۔

کیا ہوا..؟

Posted On Kitab Nagri

یہ اتنی کیوٹ ہیں..... لیکن ہم کیسے پہن سکتے ہیں.... اس نے اپنا مدعا بیان کیا۔

کیوں نہیں پہن سکتی...؟ اس نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

ماما کو نہیں پسند نا..... وہ ہمیں ایسے کپڑے نہیں دلواتی تھی۔

تو اب میں نے دلوائے ہیں.... یہ آپ کا گھر ہے راحیمہ.... یہاں آپ کچھ بھی پہن سکتی ہیں... ہاں باہر نہیں جا سکتی ایسے..... لیکن اس گھر کی چار دیواری میں آپ کچھ بھی کر سکتی ہے۔

افشان کی بات سنتے وہ پھر آنکھوں میں شوق کا جہاں آباد کیے سب دیکھنے لگی تھی۔

چلو سو جاؤ..... اب دیکھیں.... آنکھیں سوجل ہو گئیں ہیں آپ کی..... رو رو کر افشان نے اس کی آنکھوں پر آہستہ سے انگلی پھیری۔

وہ خاموشی سے اس کی بات مان گئی تھی ان چند دنوں میں افشان بلوچ نے اسے توجہ سے بالکل بدل دیا تھا۔

ہاں یہ الگ بات تھی کہ وہ اس کے علاوہ گھر کے کسی میل سرونٹ کو بلاتی تک نہیں تھی.... مردوں کا خوف اس کے سینے میں اپنے پنجے گاڑے بیٹھا تھا۔

آپ میری لیے ایسے چیزیں دوبارہ کب خریدیں گے.....؟ وہ جو غنودگی میں جا رہا تھا اس کی آواز سن کر اس کی طرف رخ کیا۔

کیوں..؟ کچھ رہ گیا ہے کیا...؟

نہی.... نہیں... ایسے ہی .....

آپ کو کیا چاہیے راحیمہ....؟ افشان نے اس کے قریب ہوتے اس کے تکیے پر سر رکھا تو وہ ہچکچاتے سانس روک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

سانس چھوڑیں اور بتائیں افشان نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا۔

مجھے نا..... وہ کہتے خاموش ہوئی افشان نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے جیسے اسے بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔

تھوڑی سی چیزیں لینی ہیں..... کیا آپ دلوا دیں گے.... ہم بابا سے آپ کو سارے پیسے لے دیں گے جب ان کی سیلری آئے گی..... اس نے معصومیت سے کہتے اس کی طرف دیکھا۔

افشان کے دل میں ایک درد جاگا..... وہ بہت سی خواہشات دل میں دبائے بیٹھی تھی.... اسے اندازہ ہوا.... شاید اپنے باپ کی تنخواہ کا ہر مہینے انتظار کرتی تھی۔

اسے خود پر غصہ آیا کاش پہلے فاروق کی تنخواہ بڑھا دی ہوتی..... لیکن تب محبت کہاں تھی...؟ اس سے ملا ہی کہاں تھا۔

اب میری ساری سیلری آپ کی ہے..... بابا سے لینے کی ضرورت ہی نہیں..... سب میری سیلری سے آئے گا ....

آپ کی سیلری تو بابا سے بہت زیادہ ہو گی وہ اشتیاق سے کہتی اس کی طرف دیکھنے لگی۔

ہاں بہت زیادہ.... چلو بتاؤ کیا کیا چاہیے جاناں کو.....؟

اس کے جاناں کہنے پر اس نے آنکھیں گھمائی..... وہ ہر ادا میں اسے دل کے اور قریب لگتی تھی۔

تھوڑی سی چوڑیاں.... مطلب کہ ہر رنگ کی ...

مہندی ...

ایک ٹیڈی... زیادہ بھی ہو سکتے ہیں

Posted On Kitab Nagri

اور .....

اور بتائیں...؟

ابھی کی سیلری میں بس اتنا ہی.....اس کی بات پر افشان کا قہقہہ بلند ہوا....وہ سچ میں حسین ہونے کے ساتھ ساتھ حسین گفتگو بھی کرتی تھی۔

نہیں اور چیزیں بھی آجائیں گی میری سیلری میں جاناں آپ بتائیں ....

کیا سچ میں...؟

بالکل!

ایک باربی فراک.....پر بچوں والا نہیں..... جیسے جیسے وہ گال پر انگلی رکھے سوچنے لگی.... جیسے ہیروؤں نے پہنا ہوتا ہے نا ایسا بڑا اور پھولا ہوا سا.....اسے سمجھ نہ آئی کہ کیسے سمجھائے۔

افشان سمجھ گیا تھا کہ وہ کیسا چاہ رہی ہے.....اس کی ناک کو چومتے وہ پیچھے ہٹا۔

تو وہ بھی چھوئی موئی ہوتی رخ موڑ گئی۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی .....

افشان نے خود سے وعدہ کیا کہ وہ اس کی ساری خواہشات کو پورا کرے گا..... لیکن وہ نہیں جانتا تھا وہ اسے سب دے سکتا ہے سوائے اچھی قسمت کے۔

شاید یہ ان کی زندگی کے بہترین دنوں کا آغاز تھا جنہیں مختصر ہونا تھا یا طویل وہ دونوں نہیں جانتے تھے .....

لیکن ایسی خبیس لگنے والی تھی جس کے بارے میں اگر وہ ابھی جان جاتے تو روح کانپ جاتی ان کی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

گیٹ پر پہنچ کر احد مڑا اور اس کی طرف دیکھا.....ہاتھ آگے بڑھایا اور اس کے بائیں گال کا جھکا اتارا۔

ایانے نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا جو مصروف سے انداز میں اس کا دوسرا جھکا بھی اتار چکا تھا۔

ایانے نے جھجک کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں اس کے ماں باپ مسکراتے رشک سے انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔

احد نے آہستگی سے اس کی کان کی لو کو اپنی انگلیوں سے سہلایا ایانے کے جسم کا سارا خون سمٹ کر چہرے پر آگیا۔

دوبارہ یہ مجھے نظر نہ آئیں.....احد نے جھمکے اسے دینے کی بجائے اپنی پاکٹ میں ڈالے ....

لیکن مجھے.....پسند ہیں.....ایانے منمنائی ...

لیکن مجھے نہیں اور حال دیکھ رہی ہیں آپ اپنے کانوں کا دیکھیں کیسے سرخ ہو رہے ہیں اب کہ اس کی آواز سخت تھی۔

فاطمہ بیگم اور ذوالفقار صاحب مسکراتے اندر چلے گئے ان کے جاتے ہی ایانے نے اسے گھورا۔

گھورنا بند کریں.....احد نے اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے انہیں جھکانا چاہا تھا۔

مجھے دو دن رہنا ہے پلیز.....اس کا اچھا موڈ دیکھتے ایانے فوراً اپنی مطلب کی بات پر آئی۔

نہیں ایک دن کافی ہے.....اور ویسے بھی پرسوں لیزے آجائے گی اور .....

خدا حافظ ایانے نے بنا اسے دیکھتے مین گیٹ کا دروازہ ان لاک کیا تھا۔

احد نے اس کی حرکت پر اسے سخت نگاہوں سے دیکھا.....اس کی سزا آپ کی واپسی پر آپ کو ملے گی ...

Posted On Kitab Nagri

وہ جو کہنے والا تھا کہ علیزے کے ساتھ میٹنگ کے بعد لنچ ارینج کیا ہے اس نے گھر..... وہ اسے گھر بلا کر کافی کچھ کلیئر کرنا چاہتا تھا اب... لیکن وہ لڑکی ....

میں دو دن بعد ہی آؤں گی کل آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں..... ایانے نے اسے دیکھتے اپنا فیصلہ سنایا۔

میری کہی ہر بات کو زہن نشین کرنے کی عادت ڈال لو ایانے احد قریشی نہیں تو نتائج تمہاری سوچ سے زیادہ خطرناک ہوں گے اس کے بالوں کی لٹ کو کھینچے اس نے اسے وارن کیا۔

ایانے نے اسے دیکھا جس کی اس وقت نظریں اسی پر تھیں جو غصے سے اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا اس نے تھوک نگلا۔

بینڈیج چینج کر لینا شام میں اور ہاں یہ ساتھ والے جو بھی لوگ ان کو میں اس گھر میں نہ دیکھوں وہ اس کا گال آہستگی سے تھپکتا ایک اور حکم صادر کرتا باہر نکل گیا۔

ایانے نے اس کی گاڑی کو نظروں سے اوجھل ہونے تک دیکھا تھا وہ لاتعداد سوچیں لیے اندر داخل ہوئی۔

اندر داخل ہوتے ہی اپنی ماں کی معنی خیزی نظروں اور باپ کی مسکراہٹ پر وہ پھر سے سرخ پڑی شرم سے ....

اف کتنا بے باک تھا وہ..... یہی خیال اس کے زہن میں سب سے پہلے آیا تھا۔

ان دونوں نے ایسے ہی خوش رہنے کی دعا اس کو دی تھی جو قبول ہوئی تھی یا نہیں کون جانتا تھا۔

.....

صبح حسبِ معمول اٹھتے وہ اپنی روٹین میں بزی ہو گیا تھا آج اسے ایک اور این جی او کو ایکسپوز کرنا تھا جس کی تمام تیاریاں مکمل تھیں۔

اسے بس نکلنا تھا لیکن ان سب میں وہ ایک وجود کو پھر سے بڑی طرح نظر انداز کر گیا تھا اور وہ تھا رامیہ بلوچ کا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ صبح سے اسے یہاں سے وہاں چکر لگاتے دیکھ رہی تھی بُری طرح کھل رہا تھا اس کا اسے نظر انداز کرنا۔

وہ منہ ہاتھ دھو کر ہاتھ میں برش لیے وہی صوفہ پر بیٹھی اس کی منتظر تھی کہ وہ روز کی طرح اس کے بال بنائے گا۔

افشان افراتفری میں تیار ہو کر ڈریسنگ روم سے باہر نکلا اپنی گھڑی پہنتے نظر اس پر پڑی تھی۔

بھیگے چہرے کے ساتھ وہ سر جھکائے انگلیوں پر لکیریں کھینچ رہی تھی برش ساتھ رکھا تھا۔

اس نے دل میں خود کو دس بار کوسا..... وہ کیسے اسے نظر انداز کرنے کی غلطی دوبارہ کر سکتا تھا۔

ایک گھنٹے کے لیے ملتوی کر دو سب..... آئل بی دیر آفٹر این آور..... اس نے فون کان سے لگاتے کہا۔

سامنے بیٹھے وجود کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا... تو یہ ایک گھنٹہ کیا چیز تھا۔

اٹھیں! بال بنوائیں آکر... افشان نے ڈریسنگ کے آگے کھڑے ہو کر گھڑی پہنتے اسے مخاطب کیا۔

راحمیہ نے سن کر بھی ان سنا کر دیا تھا.... اس کی فون پر ہوئی گفتگو سن کت نا جانے کیوں لیکن اس کا چھوٹا سا دل خوش ہوا تھا۔

راحی..... آواز نہیں آرہی آپ کو میری.... اب کہ اس کی آواز میں نرمی کا تاثر نہیں تھا۔

راحمیہ ایک نظر اسے دیکھتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھی اور اس کے آگے کھڑی ہو گئی۔

افشان نے اس کے بال سیدھا کر کے سلجھائے اور باندھے.... اس کام میں اب وہ ماہر ہو گیا تھا۔

اس کا رخ اپنی طرف کرتے اس کی ہتھیلی پر کچھ لکھا جسے سمجھنے کے لیے اس نے آنکھیں چھوٹی کی۔

راحمیہ ...

راحمیہ اف...

راحمیہ افشان.....ب.....

Posted On Kitab Nagri

راحمیہ افشان بلوچ.....

.....

راحمیہ نے سمجھتے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا یہ اس سے ناراضگی کا ایک اشارہ تھا.....

افشان نے جھکتے اس کے بالوں پہ بوسہ دیا اور پیچھے ہٹا۔

شیمپو.....بدلا ہے....؟آبرو اچکاتے اس سے استفسار کیا تو وہ بھی متوجہ ہوئی۔

راحمیہ نے حیرت کا اظہار کرتے آنکھیں بڑی کی....اسے کیسے پتا چل سکتا ہے ابھی دو دن ہی تو ہوئے تھے اسے یہ شیمپو یوز کیے۔

جی....اس نے سر ہلا کر جیسے اپنی نامعلوم غلطی تسلیم کی اور اس کی طرف دیکھا جس کے چہرے کے زاویے یک دم بدلے تھے۔

کیوں...؟

راحمیہ کو سمجھ نہ آیا کہ کیا جواب دے....ماما نے دیا تھا بہت سوچ کر اس نے حقیقت بتائی۔

اچھا نہیں ہے.....یہ پہلے والے کا نام بتا دینا شام تک آجائے گا وہی یوز کریں....اور بھی کچھ چاہیے تو آپ لکھ کر دے سکتی ہیں افشان نے اسے دیکھتے کہا۔

راحمیہ کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا.....وہ اس کے بالوں کی خوشبو سے بھی مانوس تھا....اور اس کا یہ آرڈر دینے والا انداز.....اف....

اس نے پھر سے خاموشی سے سر ہلایا تو افشان نے اسے گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ اٹھاؤ اور لگاؤ.....اب کی بار اس کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی بدلا تھا۔

اس کا اشارہ سامنے والی لپسٹک کی طرف تھا جو سامان کے ساتھ وہ لایا تھا اس کے لیے جو میڈیم نے دیکھیں تک نہیں تھی۔

راحیہ نے اس کے تیور دیکھتے فوراً اٹھا کر ہلکی سے لگائی تھی..... نہیں تو وہ خود لگانے سے بھی گریز نہ کرتا۔

گڈ.....اتنا تو کر سکتی ہیں آپ مجھ ناچیز کے لیے.....افشان نے دھیمے لہجے میں کہا۔

چلیں ناشتہ کریں جا کر.....اسے کہتا وہ پھر سے اپنی چیزیں سمیٹنے لگا تھا۔

آپ نہیں کریں گے...؟آہستہ آواز میں اس نے منمناتے کہا تو وہ مسکرایا۔

نہیں.....!اس کے ارمانوں پر یک دم جیسے اوس پڑی تھی۔

آج شام کو واپسی پر ہم باہر چلیں گے.....تیار رہنا ایک مصروف نظر اس پر ڈال کر اس کا ہاتھ تھامتا باہر نکل گیا۔

اسے ٹیبل پر بٹھا کر خود وہ نکل چکا تھا کہ پہنچتے بھی اسے وقت لگ جاتا۔

.....

اگلے روز وہ اسے وقت سے پہلے ہی لینے آگیا تھا ایا نے نے اسے دیکھ کر منہ بسورا اسے لگا تھا کہ وہ رات کو ڈنر پر آئے گا لیکن وہ پانچ بجے ہی آدھمکا تھا۔

فاطمہ بیگم اور ذوالفقار صاحب بیٹھے اس سے باتوں میں مگن تھے وہ جلتی کڑھتی اپنی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔

ڈنر کی پیشکش کو منع کرتے وہ واپس آئے تھے راستے میں اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔

واپسی پر وہ فوزیہ قریشی سے مل کر اپنے گھر آچکے تھے وہ فریش ہونے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

تواحد بھی تھک کر بیڈ پر بیٹھ گیا وہ اسے ایک نظر دیکھ کر باہر نکل گئی۔

احد کو اس کے تیور عجیب لگے تھے جو تب سے ایک بھی لفظ نہ بولی تھی۔

نیچے جا کر اس نے دیکھا کھانا بنایا گیا تھا تازہ.... اسے یاد آیا کہ فاطمہ بیگم نے سختی سے اسے خود کھانا بنانے کی تاکید کی تھی۔

اسے بھی احساس تھا.... یہ اس کا گھر تھا اسے زمہ داریاں اٹھانی تھی آج نہیں تو کل ....

سئیں! کل سے کھانا آپ نہیں بنائیں گی میں سنبھال لوں گی سب..... اس نے خانساماں کو کہا تو اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔

ٹھیک ہے جی.....! وہ منہ بناتی باہر نکل گئی...

ایا نے چائے بنائی کہ سر میں ہلکا سا درد تھا..... ساتھ میں گھر سے لائے بسکٹ رکھے جو اس نے صبح خود ہی بیک کیے تھے اور اوپر چلی گئی۔

احد..... اس نے اسے بے وقت کا سوتے دیکھ پکارا.... اس کی اتنی محنت ضائع نہیں جانے دینا چاہتی تھی وہ.... لیکن وہ بنا چینج کیے ایسے کبھی نہیں سویا تھا۔

ایا نے قریب آتے اس کے ماتھے سے بکھرے ہوئے بالوں کو ہٹایا تو اسے گرماہٹ محسوس ہوئی بخار کی حدت سے اس کا چہرہ ہلکا سرخ تھا۔

احد اٹھیں.....! اس کا کندھا ہلاتے اسے اٹھایا تو وہ اٹھ کر بیٹھا۔

ہمم.....؟ اس نے بیڈ کی ٹیک کے ساتھ سر ٹکاتے اسے دیکھا اور اسے اٹھانے کی وجہ جاننی چاہی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ چائے پئیں اور کچھ کھالیں پھر میں میڈیسن دیتی ہوں آپ کو اس نے مصروف سے انداز میں کہا....
لیکن اس کے مصروف سے انداز میں بھی واضح اس کے لیے فکر کی جھلک دکھ رہی تھی۔

.....

رات کو وہ آٹھ بجے واپس آیا تھا اس کے اعصاب اتنا تھک چکے تھے کہ وہ اس وقت صرف سونا چاہتا تھا۔
گھر آتے ہی صائمہ بیگم سے ملتے انہیں دوا دیتے وہ کمرے میں چلا گیا۔
کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کے قدم ٹھٹکے تھے.....مانوس سی خوشبو اس کے نتھنوں میں گھسی تھی۔
وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنا جائزہ لے رہی تھی وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا۔
پلیک کرتا اور کیپری اس پر غضب ڈھا رہے تھے ساتھ لال ہی ہلکی لپسٹک لگائی گئی تھی پاؤں میں کھسا پہنے وہ تیار کھڑی تھی۔
اسے دیکھتے ہی وہ جھٹ سے اس کے قریب آئی تھی۔
چلیں..؟اس نے آنکھیں پٹپٹاتے افشان بلوچ کو دیکھا تو وہ مبہوت رہ گیا۔
وہ جو تھک چکا تھا اور بھول گیا تھا کہ اسے باہر گھمانے کا کہہ کر گیا ہے اس کی تیاری پر نظر ڈالتے اس نے اپنے اعصاب کو پر سکون ہوتا پایا۔
بالکل.....!لیکن اس ناچیز کو پانی کا پوچھ لیں.....اس نے کہتے اسے دیکھا جواب شرمندہ دکھائی دیتی تھی۔
جھٹ سے دروازے سے نکل گئی تھی اور پانی لائی تھی اس کے لیے.....
اس کے پانی پیتے ہی وہ پھر اسے دیکھنے لگی تھی.....افشان اس کی ایکسائٹمنٹ دیکھ کر دنگ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے لگا تھا وہ نہیں جائے گی باہر..... لیکن شاید گھر رہ کر وہ تنگ آگئی تھی۔

اس کو دیکھتے وہ جھٹ سے واپس اٹھا گاڑی کی چابی اٹھاتے اس کا ہاتھ تھامے باہر نکل گیا۔

راستے میں اسے پھول لے کر دیئے تھے..... وہ مسکراتی اس وقت شیشے سے باہر کی دنیا کو دیکھ رہی تھی۔

اسے ایسا دیکھ اس کی روح کو سکون پہنچا تھا..... کتنا انتظار کیا تھا اس نے اس مسکراہٹ کا۔

گاڑی ریسٹورنٹ کے سامنے روکتے اسے نیچے اترنے کا کہا تو اس نے منع کیا تو افشان کو دھچکا لگا۔

کیا ہوا راحیہ..؟

ہمیں یہاں تو نہیں آنا تھا..... پہلے کے مقابلے اب اس کی آواز میں وہ گرمجوشی نہ تھی۔

تو کہاں جانا ہے بتائیں...؟ افشان کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کہاں جانا چاہتی ہے ....

میں نے تو کچھ اور کھانا ہے..... یہاں سے کچھ بھی نہیں.... بیشک یہ سب اس نے پہلے ڈیسائڈ نہ کیا تھا لیکن اپنے سامنے اس بڑے ریسٹورنٹ کو دیکھتے اس کی ساری

خوشی ماند پڑی تھی۔ ....

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

احد نے چائے پیتے اور بسکٹ کھاتے اسے دیکھا.....خانساماں کی چائے کب سے اچھی ہو گئی...؟

جی نہیں.....میں نے بنائی ہے اور یہ بسکٹ بھی میں نے صبح گھر میں بیک کیے تھے اس نے ناک چڑھاتے کہا تو اس نے بمشکل ہنسی ضبط کی۔

اوکے اوکے.....!ٹھیک ہی ہیں ویسے.....اس نے اس کی ساری محنت کو بس ٹھیک ہی ہے کہہ کر ٹال دیا تھا۔

ایانے نے ایک نظر اسے دیکھا اور اس کے آگے سے پلیٹ اٹھالی وہ دیکھتا رہ گیا۔

جو چیز پسند نہ آئے زبردستی نہیں کھانی چاہیے.....اس نے منہ بسورتے اسے باور کروایا تو وہ کھسیا گیا۔

اوکے.....!اچھے ہیں یار دے دو اب پہلے ہی سر میں شدید درد ہے اب کہ اس نے آواز میں بیچارگی سموتے کہا۔

ایانے نے فوراً پلیٹ اسے دی تھی اور واپس میڈیسن لینے چلی گئی تھی۔

اس کے جانے پر وہ چار مزید بسکٹ کھا چکا تھا جو.....اس کے مطابق بس گزارے لائق تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ایانے نے اسے میڈیسن دیتے برتن سمیت کر ملازمہ کو دیے اور سب کو چھٹی دیتی واپس آئی۔

جہاں وہ بازو آنکھوں پر رکھے لیٹا تھا اس نے گھڑی پر وقت دیکھا آٹھ بج رہے تھے۔

اس نے اس کے قریب بیٹھتے اسے جانچا آیا وہ سو رہا ہے یا نہیں.... لیکن مخالف سمت سے کسی حرکت کے نہ ہونے پر اس نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

افشان جاگ رہا تھا لیکن اس نے جان بوجھ کر کوئی حرکت نہیں کی تھی وہ اسے جانچنا چاہتا تھا۔

ایانے نے اس کے بالوں میں ہاتھ گھماتے اسے دیکھا جس کی خم دار پلکیں اس وقت سایہ فگن تھی ہونٹ آپس میں پیوست تھے۔

اُف...!اس نے اس کو دیکھتے کہا جو سوتے ہوئے بھی اس پر حاوی تھا۔

احد کا دل کیا وہ قہقہہ لگائے اس کی حالت پر... لیکن چہرے کے تاثرات کو نارمل رکھا۔

ایانے نے کئی لمحے اسے دیکھا تھا اس کا خود کا سر درد تو اسے دیکھ کر جاتا رہا تھا۔

اسے دیکھتے اسے اس کی تمام باتیں یاد آئیں.... کیا یہ سچ تھا کہ اسے اب تک مجھ سے محبت نہیں ہوئی اس کے دل سے آواز آئی تھی۔

کیوں...؟ہمدردی کے لیے میں ہی کیوں احد قریشی...؟اس کی پیروی پر ہاتھ پھیرتے اس نے دل میں سوچا۔

اسے ہر بار دیکھتے ایانے زوالفقار کو لگتا تھا اس کی محبت میں اضافہ ہوا ہے.....

کیا واقعی..؟؟؟

تو اس کے دل نے اقرار کر ہی لیا تھا محبت کا.....ایانے زوالفقار کے دل نے تھے دل سے مانا تھا کہ اسے احد قریشی سے محبت ہے۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن اس کا دل یہ سوچ کر اداس ہوا کہ اُسے کسی اور سے شادی کرنی تھی یہی سوچ آتے وہ جھٹ سے پیچھے ہوئی تھی۔

.....

وہ کبھی ریسٹورنٹ نہیں آئی تھی..... اس لیے اب بھی نہیں جانا چاہتی تھی اس لیے بہانے تراشنے لگی۔

اچھا آپ بتائیں کہاں جانا ہے وہاں چلتے ہیں اس نے گاڑی کو ریورس میں لیتے واپس سڑک پر دوڑایا تو وہ خوشی سے جھوم اٹھی۔

گول گپے کا سٹال دیکھتے اس نے ایک نظر افشان کو دیکھا اور ایک باہر..... کتنے ہی سٹال چھوٹ چکے تھے پیچھے وہ ہر ایک پر اسے دیکھتی۔

اگر آپ سوچ رہی ہیں کہ یہ کھائیں گی تو معذرت..... ہم یہ نہیں کھائیں گے.... اس سے طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہے افشان نے اس کی نظریں خود پر محسوس کرتے کہا۔

تو اس بات کی کیا گرینٹی ہے کہ ریستوران کا فوڈ بہت اچھے سے تیار کیا جاتا ہے ....

پہلی بار اس کی حاضر جوابی نے اسے خاموش کروایا تھا وہ کائل ہوا تھا اس کا.... اس لیے گاڑی سائڈ پر روک دی۔

چلیں آپ کے لیے یہ بھی کر لیتے ہیں..... افشان اس وقت صرف راحیہ ہوچ کو خوش کرنا چاہتا تھا۔

راحیہ کی کھلکھاہٹ کو اس نے دل میں محسوس کیا تھا..... آہ! وہ وقت دور نہ تھا جب اس کے لیے بھی وہ اتنا ضروری ہو جاتا جتنا وہ تھی اس کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

گاڑی سے نکلتے وہ اس ریڑھی والے کے پاس کھڑے تھے افشان صرف اس کے چہرے کی خوشی کو آنکھوں میں قید کر رہا تھا۔

وہ اپنی پلیٹ تیار کروا کی بنا اس کا انتظار کرتی کھانے لگی تھی..... افشان نے آبرو اچکائی.... بھوکر ....

اس نے تو کیا ہی کھانے تھے وہ تو بس اپنے سامنے بیٹھی مخلوق کو دیکھ رہا تھا جو اپنے بارہ کھانے کے بعد چار اس کے بھی کھا چکی تھی۔

اب وہ آخری کو دیکھتی افشان کو دیکھنے لگی تھی افشان نے پلیٹ اس کے آگے کھسکائی تو وہ بنا شرمندہ ہوئے وہ بھی کھا گئی تھی۔

اتنا عشق گول گپوں کے لیے.... وہ کسی کا پہلی بار دیکھ رہا تھا.... یہ بات تو طے تھی کہ راحیہ بلوچ کو گول گپوں کی لالچ مستقبل میں دی جا سکتی تھی۔

کھانے کے بعد وہ چند قدم دور کھڑے آدمی کو پیسے پکڑنے گیا تھا ابھی وہ وہاں سے ہاتھ دھو کر پلٹتا کہ اس کی چیخ پر اس کے ہاتھ سے بوتل گری۔

وہ جو کوئی بھی تھا چالیس برس تک کا تو تھا تقریباً اس نے خباثت سے راحیہ کو دیکھا۔

اس کی طرف قدم بڑھائے جس کی نظر اب افشان سے ہٹ کر اسی آدمی پر گئی تھی جو اس کی طرف آ رہا تھا۔

وہ شخص سمجھا تھا وہ موم گڑیا کیلی ہے اس لیے موت کے منہ میں ہاتھ ڈال گیا تھا۔

اس کے پاس آتے اسے دیکھ کر مسکرایا.... اس کی مسکراہٹ میں کچھ تھا کہ راحیہ جی جان سے کانپی اور ایک نظر افشان کو دیکھا سامنے جو ہاتھ دھو رہا تھا۔

وہ مڑ کر اسے دیکھ رہا تھا پہلے لیکن اب وہ ہاتھ دھونے میں مصروف تھا ....

Posted On Kitab Nagri

اس شخص نے اس کی اسی چیز کا فائدہ اٹھاتے اس کی ہاتھ کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

.....

اُس کی پیچھے ہوتے ہی جھٹکے سے احد قریشی نے آنکھیں کھولتے اسے کھینچ کر واپس بٹھایا تھا۔

ایانے نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا..... کیا کچھ نہ تھا اس ایک نظر میں...

احد کو سمجھ نہ آئی کہ کیا کہے..... اچانک سے اس کا بدلہ رویہ اور اب سرد آنکھیں.... جو بھی تھا وہ اس وقت اسے خود سے دور جانے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا۔

سر دباؤ..... سخت لہجے میں کہتے اس نے دوبارہ سے آنکھیں بند کی۔

ایانے نے اسے دیکھا.... جو ہر وقت اس پر اپنی چلاتا تھا.... اسے غصہ آیا لیکن اس کی طبیعت کے پیشِ نظر اس نے اس کا سر دبانا شروع کیا۔

احد نے اپنا سر تکیے سے ہٹاتے اس کی گود میں رکھا.....

کیا ہوا...؟

کچھ نہیں..... وہ نظریں جھکائے ہی بولی۔

کیا آپ کو کبھی کسی سے محبت نہیں ہوئی...؟ ایانے نے اس پر سے نظریں ہٹاتے سامنے دیوار کو دیکھتے کہا۔

نہیں..... اول نے اس جواب پر ادھم برپا کیا تھا لیکن وہ نظر انداز کر گیا لیکن اس کا جواب ایانے ذوالفقار کو انجانی آگ میں جھلسا گیا تھا۔

کیا تم نے کی ہے کبھی محبت..... احد نے اس سے سوال کیا تو وہ خاموش رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں! کی نہیں لیکن کسی نے تو تم سے کی ہے نا.....وہ آگ جو نا جانے کتنی دیر سے اس میں تھی وہ ابل آئی تھی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

کیا مطلب ہے اس بات کا...؟ایانے کو زہر لگی تھی اس کی بات .....

فرہاد زمان سے تو واقف ہو ہی نا.....چبھتا لہجہ تھا جو مخالف کو گھائل کرنے کے لیے کافی تھا۔

میں اسے نہیں جانتی تھی.....اور ہوں....اس نے ایک آخری بار خود کی صفائی دینا چاہی تھی۔

لیکن اسے تو تھی نا.....تو تم کیوں اس کی محبت پر ایمان نہ لائی ایک موقع تو کسی کو بھی مل سکتا ہے پھر تم سے یہ گنجائش کیوں نا نکلی وہ دونوں اب اٹھ کر ایک.دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔

اس کے دور جانے پر احد نے اس کی کلائی تھام کر جیسے اسے روکا تھا۔

یہ محبت کے دستور کے خلاف ہے احد قریشی کے میں اس سے محبت نا کرتے ہوئے بھی اظہار کر دیتی اس نے زخمی نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

اچھا کیا اس کا تمہاری طرف جھکاؤ بھی تمہیں پگھلا نہیں سکا؟

نہیں !

نا جانے آج وہ. پھر اس بات کو کرید کر کیا جاننا چاہ رہا تھا .

.....

اس کے وجود کی گندگی اپنے ہاتھ پر محسوس کرتے ہی اس کے منہ سے فلک شگاف چیخ برآمد ہوئی تھی۔

وہ شخص حواس باختہ ہوتا ادھر ادھر دیکھنے لگا زیادہ لوگ تو نہ تھے آس پاس۔

Posted On Kitab Nagri

افشان بھاگ کر اس کے پاس آیا تھا اور سرخ انگارہ نظروں سے اس شخص کو دیکھا جو ڈر کر اب بھاگ رہا تھا۔

افشان نے سامنے کھڑی اپنی گاڑی کے پیچھے والی گاڑی کو ایک نظر دیکھا اندر بیٹھا گارڈ سمجھ گیا تھا اسے کیا کرنا ہے۔

راحیہ....! یہاں دیکھو... چلو.... وہ اسے ہاتھ سے گھسیٹتا بولا۔

نہ... نہی..... وہ مسلسل ناں میں سر ہلا رہی تھی۔

چلو کچھ بھی نہیں ہے یہاں.... سب ٹھیک ہے دیکھو میں ہوں..... افشان نے اس کے بازو سے اسے ساتھ گھسیٹا۔

وہ.... وہا..... میرا ہاتھ..... وہ اپنا ہاتھ رگڑتی بے یقینی کیفیت میں چیخ رہی تھی اور اسی سمت دیکھ رہی تھی جہاں وہ شخص بھاگا تھا۔

ہوش میں آؤ..... چلو یہاں سے.... لوگوں کو قریب آتا دیکھ وہ چیخا تھا۔

تم... چھوڑو..... چھوڑو..... راحیہ نے اپنے بازو کو جھٹکے سے اس کی گرفت سے نکالا تھا اپنے ہاتھ کو رگڑ رہی تھی وہ بُری طرح۔

اسے ارد گرد کی ہوش ہی کہاں تھی.... لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوتے دیکھ افشان نے جھٹکے سے اس کو اپنے ساتھ گھسیٹا تھا۔

اسے گاڑی میں بٹھاتے اس نے رفتار سے گاڑی چلائی تھی وہ اب بھی لرز رہی تھی بُری طرح..... لیکن اس کی آنکھ سے ایک آنسو بھی نہیں نکلا تھا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی وہ بھاگ گئی تھی اوپر اور کمرے میں جا کر خود کو ڈریسنگ روم میں بند کر لیا تھا۔

افشان نے گارڈ کو فون کیا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے امید ہے وہ تمہارے ہاتھوں سے نکلا نہیں ہو گا آواز سخت ترین تھی۔

جی سر .....

گڈ..... اسالے کو رکھو اندھیرے میں.... مگر کہنا کچھ نہیں ہے..... بس انتظار کرو میرا.... اور کٹاک سے فون بند کرتے قدم اپنے کمرے کی طرف لیے۔

اس کا دوپٹہ اور کھسا وہیں کمرے میں تھے لیکن وہ خود نہیں تھی افشان نے سرعت سے اپنے قدم ڈریسنگ روم کی طرف بڑھائے۔

راحمیہ! دروازہ کھولو..... تیزی سے دروازہ بجاتے وہ چیخا تھا.... دل میں ہزار وا ہے تھے کہ وہ کہیں خود کو کچھ کر نا لے۔

سپیئر کی منگواتے جھٹکے سے دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوا تھا جہاں اندھیرے نے اس کا استقبال کیا تھا۔

وہ سوئچ بورڈ کی طرف بڑھتا کہ ٹھوکر لگ کر گرتے بچا.... اس کو وجود ہی تھا جو ہچکولے کھا رہا تھا۔

بنا لائٹ اون کیے اسکے ساتھ بیٹھا نیچے .....

ششش..... راحمیہ افشان بلوچ.... اس کے نزدیک سرگوشی کی تو وہ تھی۔

کمرے کی ہتی سے کچھ روشنی وہاں بھی داخل ہو رہی تھی جس میں وہ دونوں واضح نظر آ رہے تھے۔

.....

اپنی کلائی جو اس کے ہاتھ میں تھی اس پر نظر ڈالتی منمنائی۔

اسی لیے وہ اپنی جان کی بازی لگا گیا اپنی محبت کو کسی اور کے ساتھ دیکھنے سے پہلے۔

Posted On Kitab Nagri

محبوب آپ ہے میرے لیے وہ نہیں...مجھے فرق نہیں پڑتا ...

اقرار ہو گیا تھا .....

لیکن مخالف شاید اندھا ہو گیا تھا.....یا دوست کی موت کا زخم ایک بات پھر سے تازہ ہوا تھا۔

لیکن اس بار وہ غلطی پر تھا ایک مرے ہوئے انسان کو ایک زندہ انسان پر فوقیت دیتے مسلسل اسے تکلیف دے رہا تھا .

احد قریشی کے لیے یہ بات بہت بڑی تھی کہ جو عورت اس وقت اس کے نکاح میں تھی ماضی میں کوئی اس کی محبت کا دم بھرا کرتا تھا۔

اور مجھے تم سے محبت نہیں اس نے اسے قریب کرتے اس کی کلائی کو پیچھے کی طرف موڑا۔

ایک آگ تھی اس کے لہجے میں جس میں دونوں جھلسے تھے۔

تو وہ سسکی۔

ہاں اسی لیے کسی اور کو میرے قریب دیکھتے آپ برداشت نہیں کر پاتے اس نے حقیقت بتائی۔

سچ تھا جس سے سامنے والا نظریں چرا گیا تھا۔

تمہاری اوقات نہیں ہے مجھ سے یوں نظر ملا کر بات کرنے کی ایانے زو لفشار۔

وہ دھاڑا تھا.....سچ سننا کافی بھاری پڑا تھا اسے ....

اس کی بات کا جواب نہیں تھا احد قریشی کے پاس۔

اب وہ خاموش کھڑے تھے ایانے کی نظریں اس کے جوتوں پر تھی اور احد قریشی کی اس پر۔

پُراسرار خاموشی تھی ہوا میں پھولوں کی خوشبو تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن احد قریشی کو ایانے کی خوشبو زیادہ اچھی لگتی تھی۔

گلابی شلوار قمیض میں دوپٹے سے بے نیاز وہ چھوٹی سی لڑکی اس کے کندھے تک بھی نہیں آتی تھی اس کے ملائم سلکی بال کمر سے نیچے تک جھول رہے تھے۔

بھرے بھرے گلابی گال، بڑی مقناطیسی آنکھیں، خمدار پلکیں اور کٹاؤدار ہونٹ وہ کسی کو بھی پل میں مسمرائیز کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

راحیہ افشاں بلوچ بتاؤ.....اپنے گنہگار کو کیسے سزا دینا چاہو گی اس کے ہاتھ کو تھاما جس کی پشت پر اب خراشوں سے ہلکا سا خون جھلک رہا تھا۔

راحیہ نے اپنے ہاتھ نکالنا چاہے تھے لیکن بے سود.....

اس کے ہاتھ کی ہڈیاں ناکام دیکھنا چاہو گی یا تیزاب سے جھلسا ہوا.....اس کی کان میں کی گئی سرگوشی پر اسے سانپ سونگ گیا۔

راحیہ نے جھٹکے سے سر اٹھاتے اس کی آنکھوں میں دیکھا آیا وہ کہیں مزاق تو نہیں کر رہا۔

لیکن اس کی سرد نظروں میں حقیقت دکھ رہی تھی.....اس نے سوچتے تھوک نگلا ....

بتاؤ.....؟اس کے ہاتھ کی پشت پر انگلی کا دباؤ بڑھاتے وہ بولا تو اس کی سسکی برآمد ہوئی۔

درد.....ہو رہا...ہ...ہے ....

اچھا مجھے بھی ہوا تھا جب تم نے میرا نام نہیں پکارا.....مجھے آواز نہیں دی.....خود کے لیے لڑی نہیں.....

لوگوں کے سامنے خود کو تماشا بنایا.....مجھے بھی درد ہوا تھا ....

کیا میں نے شکوہ کیا.....تمام شکوے اسے گنا تا وہ اسی سے پوچھ رہا تھا.....؟

راحیہ کو جب کچھ سمجھ نہ آئی تو اس کے سینے سے لگی رونے لگی تھی لیکن اب کی بار اسے اس نے حصار میں نہیں لیا تھا۔

جھٹکے سے اسے اس کے قدموں پر کھڑا کرتا باہر لایا.....ہاتھ دیکھا ہے اپنا.....یو.....سلی گرل...افشاں دھاڑا تو اس نے آنکھیں میچی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا اب تک نہیں سیکھی ہو اپنا دفاع کرنا..... کیا میری اتنی محبت اور خلوص نے تمہیں تھوڑا بھی مضبوط نہیں بنایا

وہ اسے سامنے کھڑا کر کے باز پرس کر رہا تھا۔

راحیہ نے پھر سے اس کے حصار میں آنا چاہا تھا جسے اس نے سیکنڈ سے پہلے خود سے دور کیا تھا۔

آئم..... س... سوری... اس کا اتنا غصہ دیکھ وہ رونے لگی تھی۔

کس چیز کی معافی مانگ رہی ہو..... معافی تو مجھے مانگنی چاہیے تم سے..... کہ میں تمہیں اب بھی تھوڑا سا مضبوط نہیں بنا پایا .....

نہ تمہیں خود سے اتنا منسلک کر پایا ہوں کہ تم میرا نام پکارتی.....اس وقت .....

افشان نے اسے دیکھا جو اب روتی سر جھکائے کھڑی تھی... یہی تو پسندیدہ مشغلہ تھا اس کا وہ واش روم میں بند ہو گیا۔

واپس آنے تمام بتیاں گل کرتے وہ لیٹ گیا تھا .....

راحیہ کو اسے دیکھتے کچھ الفاظ یاد آئے۔

کبھی لگتا ہے سب ہاتھ سے چھوٹ گیا
کبھی لگتا ہے جو میرا نہیں وہ بھی مجھے مل گیا

کبھی اداسی ہر سو چھائی رہتی ہے
کبھی لفظ "معجزے" سُنتے سکون مل گیا

Posted On Kitab Nagri

کبھی لگتا ہے میں دعا کرنا بھی بھول گیا
کبھی لگتا ہے سب بن مانگے ہی مل گیا

کبھی لگتا ہے جدائی کا زہر مار گیا
کبھی لگتا ہے وہ زندگی مزید حسین کر گیا

کبھی لگتا ہے میں بے رنگ ہو گیا
کبھی لگتا ہے سب مجھ سے رنگین ہو گیا

کبھی لگتا ہے میں خالی ہاتھ رہ گیا
کبھی لگتا ہے بہت کچھ حیثیت سے زیادہ مل گیا
از قلم سُنیہا رؤف۔

.....

وہ بھی بنا چینج کیے لیٹ گئی تھی لیکن اس کا کیا کرتی جو اس سے رخ موڑے لیٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا اس کی غلطی تھی ان سب میں.....ہاں! یا شاید نہیں.....اسے اپنے دفاع کے لیے کچھ کرنا چاہیے تھا.....کیا وہ نہیں جان پا رہی تھی۔

لیکن کم از کم وہ اسے آواز کو دے سکتی تھی نا.....اگر وہ شخص بنا آواز کیے اسے نقصان پہنچا جاتا تو.....یہ سوچ آتے ہی وہ جی جان سے کانپی۔

واپس بیڈ سے اترتے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی دوسری طرف گئی اور اس کی طرف کا لیمپ اون کیا۔

اس کی آنکھوں سے اس کا بھاری بازو اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے ہٹایا وہ بھی اسے دیکھنے لگا تھا۔

چوٹ لگی ہے.....وہ ہونٹ کاٹتی اپنا ہاتھ اس کے آگے کر گئی وہ اسے نظر انداز کرنا چاہتا تھا لیکن کر نہ پایا۔

اٹھ کر فرسٹ ایڈ باکس نکالا اس کا ہاتھ ڈیٹول سے صاف کرتے بینڈیج لگایا ہاتھ دھو کر واپس لیٹ گیا۔

وہ جو سمجھی تھی کہ وہ اس سے بات کرے گا.....یہ اس کی غلط فہمی تھی.....اسے سمجھ نہ آیا اب کیا کرے۔

شان!.....

دوبارہ اندھیرا ہوتے وہ وہیں کھڑے کھڑے بولی تھی۔

افشان نے گہرا سانس بھرتے جیسے خود کو پُرسکون کرنا چاہا تھا اپنی جگہ چھوڑتے وہ کچھ پیچھے ہوا تھا۔

وہ خاموشی سے اسی کا بلینکٹ اوڑھتی لیٹ گئی.....خاموشی تھی اب بھی اندھیرے میں صرف اس کی سسکیاں تھی۔

رونا بند کرو.....راحمیہ فاروق اس کی گھمبیر آواز پر وہ اور رونے لگی تھی۔

ہم.....راحمیہ افشان بلوچ ہیں...اس نے اس سے زیادہ خود کو بودر کروانا ضروری سمجھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا!اس نے کہتے اس کے بالوں میں انگلیاں چلائی کہ مزید اب اسے روتا نہیں دیکھ سکتا تھا جس کی آنکھیں پہلے ہی سوج چکی تھی۔

اب وہ مسلسل چھینک بھی رہی تھی شاید سردی کا اثر تھا..... افشان نے اسے اپنے حصار میں لیا۔

شش..... سو جاؤ۔

آپ ہمیں غصے میں تم کیوں کہتے ہیں...؟راحمیہ نے اس کے قریب ہوتے ہی آنسو صاف کرتے پوچھا۔

میری مرضی...! مختلف سے ٹکا سا جواب آیا کہ خاموش ہو کر رہ گئی۔

کیا آپ واقع اسے ایسی سزا دیں گے کچھ دیر بعد اس کی آواز پھر سے گونجی تھی۔

تم کیا چاہتی ہو..؟افشان نے اس سے جاننا چاہا۔

دینی چاہیے لیکن..... وہ ہونٹ کاٹتی چپ ہو گئی۔

بس پھر خاموش رہو اور سونے دو... کافی تھک گیا ہوں اس نے کہا تو راحمیہ نے اندھیرے میں اسے گھورا۔

افشان نے اس کی آنکھوں کو انگلیوں سے بند کیا..... کیونکہ اس کی خود کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔

.....

سر درد سے پھٹ رہا تھا اس نے سائیڈ ٹیبل سے سگریٹ اٹھاتے سلگایا۔

احد قریشی نے سگریٹ سلگاتے دھواں اس کے چہرے پر چھوڑا۔

وہ کھانستی اس کے ہاتھ سے کلائی نکال کر دور ہوئی۔

احد قریشی کے ماتھے پر پڑے بلوں میں اضافہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

واپس آؤ ایانے .....

آپ جانتے ہیں مجھے سموک سے الرجی ہے اس نے نم آنکھیں اٹھا کر کہا۔

احد قریشی نے اس پر ایک نگاہ ڈالتے سگریٹ زمین پر پھینکا اور جوتے سے بجھایا۔

قریب آؤ ....

تمہیں دور جانے کا حق نہیں دیا میں نے ایانے زوالفقار۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی قریب آئی۔

میری شرٹ اتارو.....نا جانے کیا تھا اس کے لہجے میں وہ کیا کر رہا تھا خود بھی نہیں جانتا تھا۔

احد قریشی نے اس کے گال پر لکیر کھینچتے کہا۔

اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا وہ قد میں اس سے چھوٹی تھی اس لیے اسے نظر اٹھا کر ہی دیکھنا پڑتا تھا۔

سرخ و سفید رنگ ،ہلکی بیرڈ ،گالوں پر پڑتے ڈمپلز جو کبھی نظر نہیں آتے تھے سلکی بال جو بمشکل سپرے سے سیٹ کیے جاتے تھے روز، گہری آنکھیں وہ بلاشبہ مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

می.... کیسے...؟

جلدی کرو وقت نہیں ہے میرے پاس....

احد قریشی نے اب کے سنجیدگی سے کہا جو اس کی ذات کا خاصہ تھی۔

وہ کانپتے ہاتھوں سے اس کی شرٹ کے بٹن کھلونے لگی۔

کسی نے اس کی پلکوں کی جھالر کے اٹھنے اور گرنے کا منظر دلچسپی سے دیکھا تھا۔

شرٹ اتارتے اس کا چوڑا سینہ دیکھتے اس نے نظریں جھکائی اور رخ موڑنا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن مخالف ایک ہی جست میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے قریب کر چکا تھا۔

ہزار بار میں سمجھا چکا ہوں کہ جب تک میں نہ بولوں تم مجھ سے ایک انچ دوری بھی اختیار نہیں کر سکتی۔

اسے اپنی کمر میں انگلیاں دھنستی محسوس ہوئیں۔

می...وو....کا...کام....

لیکن اس سے پہلے ہی احد قریشی ایا نے ذوالفقار کو ہوا میں بلند کرتے اس کے ہونٹوں سے اپنے لب جوڑ چکا تھا۔

اس کی سانس اکھڑتے دیکھ اسے واپس زمین پر کھڑا کیا تو وہ گہری سانس لینے لگی۔

کیا ہوا تھا.... شروع کہاں سے ہوا تھا اور بات کہاں تک آ پہنچی تھی۔

حقیقت یہی تھی کہ احد قریشی کو یہ کھٹکنے لگا تھا کہ اس کی شریکِ حیات کسی اور کی زندگی کا جینے کا مقصد رہ چکی ہے۔

پہلے جس کی قسم کے عوض یہ شادی کی تھی آج اسے یہی بات کھٹک رہی تھی۔

جاؤ کافی بنا کر لاؤ....وہ بات بدل گیا تھا خود کو اور اسے زیادہ نہیں تڑپانا چاہتا تھا۔

پانچ منٹ کے اندر نہیں تو سزا کے لیے تیار رہنا وہ پل میں بدل گیا تھا۔

جاؤ یا اب کھڑی رہو گی۔

سنو!!! چھوٹی لڑکی! آواز اس کا انداز مخاطب۔

دوپٹہ لے کر جاؤ ہزاروں ملازم ہیں نیچے.... یہ تمہارا گھر نہیں ہے جہاں تم ایسے گھوموں گی۔

اس نے خاموشی سے دوپٹہ اٹھایا اور باہر نکل گئی یہی زندگی تھی اب اس کی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے اپنے نم لبوں پر انگلی پھیری جہاں اس کا لمس اب بھی تھا آج اس پر کرم نوازی کی وجہ شاید اس کا اچھا موڈ تھا۔

نہیں تو احد قریشی کہاں اس جیسی کو کچھ سمجھتا تھا۔

اس نے گھڑی پر وقت دیکھا جہاں اب بس تین منٹ تھے اس نے کافی جلدی سے مگ میں انڈیلی اور یہی جلدی اسے بھاری پڑی تھی کچھ چھینٹے اس کے ہاتھ پر چھلکے تھے۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے دن اس چھوٹے سے کمرے سے ہیبت ناک چیخوں کی آواز سنی جا سکتی تھی۔

جہاں وہ شخص اپنے بائیں ہاتھ کو دیکھتا چلا رہا تھا حلق کے بل جس پر سامنے موجود شخص نے تیزاب پھینکا تھا اور اب پُر سکون کھڑا تھا۔

یہ ہاتھ آئندہ کے بعد کسی کو چھونے کے قابل ہی نہیں چھوڑا میں نے.... کیونکہ ہر راحیہ کے پاس افشان بلوچ نہیں ہوتا.... اس لیے کام ایک ہی بار ختم کرنے پر یقین رکھتا ہوں میں۔

وہ پھنکارتا باہر نکل گیا..... کہ وہ شخص اب درد کی شدت سے بیہوش ہو گیا تھا۔

اس کو ہسپتال پہنچاؤ..... مرہم پٹی کرواتے واپس وہیں پھینک آنا جہاں سے لائے تھے اس نے برف جیسے لہجے میں کہا اور نکل گیا۔

اوکے سر !...

اس کے اٹھنے سے پہلے واپس آ گیا تھا اب خاموشی سے اس کے سرہانے بیٹھا اسے تک رہا تھا جس کا ناک کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی سرخ پڑ رہا تھا .

محترمہ کو بخار ہو چکا تھا اس وجہ سے وہ سامنے والے کی نظروں کے عتاب میں تھی۔

اس کی نظروں کی تپش ہی تھی کہ وہ اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور پھر ہوش آنے پر اٹھ کر بیٹھی جو مسلسل اسے ہی گھور رہا تھا .

آئندہ اگر تم نے مجھ سے کہا کہ تمہیں گول گپے کھانے ہیں تو ٹانگیں توڑ دوں گا میں .....

کھانستے راحیہ نے اسے دیکھا اور واپس نظریں جھکا دی.... کیا تھا وہ شخص... جو چوبیس گھنٹے اس پر چھایا رہتا تھا۔

راحیہ نے اس کا دھیان بھٹکانے کے لیے اپنا ہاتھ آگے کیا تو اس نے آبرو اچکائی۔

Posted On Kitab Nagri

درد ہو رہی ہے !....

ڈرامے نہیں کرو.... اٹھو ناشتہ کرو دوا دیتا ہوں تمہیں افشان نے اس کا ہاتھ نہیں تھاما تھا اس بات پر اسے غصہ آیا تھا۔

آئی ہیٹ یو..... راحیہ نے اونچی آواز میں کہا وہ جو اٹھ کر ملازمہ کو اس کے ناشتے کا کہنے جا رہا تھا مڑ کر واپس آیا۔

اچھا! محبت اب بھی نہیں ہوئی تمہیں...؟

اس کے کان کے پاس گھمبیر آواز میں بولا تو اس کی ہتھیلیاں نم ہوئیں۔

کیا اس آدمی کو سزا دے دی ہے..... تھوک نگلتے اس نے بات کا رخ موڑا تو وہ بھی تزبذب مسکراتے پیچھے ہٹا۔

بس زیادہ نہیں اس کا ہاتھ اتنا تو جھلس گیا ہے کہ وہ دوبارہ کسی لڑکی کی طرف نہیں بڑھے گا..... اور اگر بڑھا تو افشان بلوچ ابھی زندہ ہے۔

.....

کیا تھی اس کی زندگی... کل وہ کتنا کنفیوژن تھا اس کے لیے اور آج..... آج وہ بدل گیا تھا... کیوں...؟ یہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

اس کے لیے کافی بنائی اور دینے چلی گئی۔

وہ اندر داخل ہوئی تو واش روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی اس نے سوکھے ہونٹوں کو تر کیا اور اس کا مگ رکھ کر باہر نکل آئی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ تو طے تھا آج وہ اس کے سونے سے پہلے کمرے میں نہیں جانا چاہتی تھی اس کے رویے نے بڑے طریقے سے توڑا تھا اسے۔

کیا تھی وہ اس کے لیے ....

ایانے احد قریشی جس کے پاؤں کا چھوٹا سا زخم، سرخ کان، تیز اس کی ہر چھوٹی بات پر اس کے لیے جنونی ہو جاتا تھا۔

یا وہ جو اسے غصے میں ایانے ذوالفقار سے چھوٹی لڑکی بنا دیتا تھا... سب کچھ تو وہ اپنے حساب سے کرتا تھا۔

کیئر بھی اور غصہ بھی..... لیکن ان دونوں ہی چیزوں میں وہ جنونی تھا۔

وہ باہر نکل گئی اس وقت وہ اسے اپنے سامنے نہیں دیکھنا چاہتی تھی، تھک گئی تھی وہ حالات سے لڑتے...

وہ باہر نکلا تو کافی موجود تھی لیکن کافی بنانے والی نہیں.....

اس نے بنا کافی پیے لائٹ اوف کی اور لیٹ گیا۔

کل تک اس کے دل میں اس کے لیے صرف نفرت تھی کہ اس کی وجہ سے اس کا دوست چلا گیا..... لیکن موت برحق تھی۔

لیکن آج جب وہ اس کے ساتھ نکاح جیسے پاک بندھن میں ہے تو اسے یہ چیز بڑی لگ رہی تھی کہ اس سے منسلک عورت کو کسی اور نے چاہا ہے بے انتہا۔

اس کی جگہ پر ہاتھ رکھتے اس نے آنکھیں بند کی.....ایانے احد قریشی تم مشکل امتحان ہو..... بہت کٹھن۔

.....

Posted On Kitab Nagri

تو آپ اس لڑکی کی بھی مدد کریں گے چبھتے لہجے میں اس نے پوچھا۔

ظاہر ہے کچھ ہوتی ہیں تمہارے جیسی جنہیں خود کا دفاع کرنا نہیں آتا وہ اسے ایک اور طعنہ مار کر اٹھ گیا۔

تو وہ بھی کمفرٹر غصے سے پھینکتی اٹھی اور بھاگ کر اس کے پاس گئی ناک کے نتھنے غصے کی وجہ سے پھول گئے تھے۔

یہ ہمیں تم.... تم کہنا بند کریں..... نہیں تو اگلی بار ہم بھی غصے میں آپ کو "تم" بلائیں گے اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے روک کر باور کروایا۔

افشان نے آنکھیں بڑی کرتے اسے پوچھا.... نظروں کو مفہوم صاف تھا.....واقعی...؟

جی ہاں...!ہم بھی کہیں گے شان تم اچھے نہیں ہو.....اور تم سے ہمیں نفرت ہے وغیرہ وغیرہ۔

الف.....!وہ اسے جھنجھوڑنے بولا.....زیادہ زبان نہیں چل رہی تمہاری...؟

نہیں ہم.....وہ.....اس کی بولتی اس کے غصے پر ایسے ہی بند ہو جاتی تھی۔

فریش ہو کر فوراً باہر آؤ اس کے کپڑے اسے تھماتے واش روم کی طرف اسے اشارہ کرتا بولا۔

لیکن آپ ہمیں تم نہیں بلائیں گے اب.....وہ پھر سے ضدی لہجے میں بولی۔

اور وہ کیوں...؟

کیونکہ ہمیں اچھا نہیں لگتا.....نہ آپ کا غصہ...اور نہ غصے میں ہمیں گھورنا.....نہ ہم پر چلانا.....نہ ہمیں نظر انداز کرنا...وہ انگلیوں پر اسے گنواتی رات کی سٹوپیشن سے باہر آگئی تھی جو وہ چاہتا تھا۔

لیکن اسے مضبوط کرنا تھا.....وہ کب ایسے اس پر انڈیپنڈنٹ رہتی۔

اوکے...!نہیں کہوں گا لیکن ٹھیک ہوتے ہی آپ واپس پڑھائی شروع کر رہیں ہیں دماغ بنالیں۔

پڑھائی کا سنتے ہی اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شادی وادی کے بعد نہیں پڑھتے.....ناک چڑھاتے آستین سے چھینک کے بعد ناک صاف کرتے بولی۔

مینیرز سیکھنے کی بھی سخت ضرورت ہے آپ کو راحیہ بلوچ اس کی حرکت پر وہ آنکھیں سکیڑتا بولا ....

اور ...

شادی کی بھی خوب کہی.... جیسے بہت پتا ہو اپنے حقوق اور فرائض کا....اس نے کہتے قدم باہر کی طرف بڑھائے اسے ایک نئی سوچ میں ڈوبا چھوڑ کر۔

تو ہمیں پڑھائی سے بچنے کے لیے اپنے حقوق و فرائض سیکھنے پڑے گیں ہمم.....ماما سے پوچھیں گے آج.....وہ سوچتی خود سے باتیں کرنے لگی کہ پڑھنا تو اسے کسی حال میں نہیں تھا۔

لیکن کچھ ہی دیر میں وہ اپنے حقوق و فرائض جان کر سُرخ گلابی ہونے والی تھی۔

.....

صبح وہ نیچی آئی تو وہ ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھا لیکن اس کی آواز کے ساتھ ایک اور وجود کے قہقہے پورے گھر میں گونج رہے تھے۔

اس نے دیکھا علیزے تھی....اسے یاد آیا اسے بلانے والا بھی وہی تھا....

رات کو اس کے سونے کا انتظار کرتے وہ خود دوسرے کمرے میں ہی سو گئی تھی ابھی کمرے میں جانے پر اس کی نظر کافی کے مگ پر پڑی تھی۔

جو وہیں پڑا تھا.....اس نے انہیں نظر انداز کیا اور کافی کا مگ لے جا کر سینک میں انڈیلا۔

Posted On Kitab Nagri

آؤ بیٹھو ایانے..... علیزے نے کہا تو ایانے نے اسے دیکھا جس کے چہرے پر اسے کچھ بھی ڈھونڈنے پر بھی نہ ملا تھا۔

وہ خاموشی سے اپنا ناشتہ لے کر بیٹھ گئی..... وہ خاموش تماشائی تھی ان دونوں کے بیچ۔

وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن تھے..... کالج کے قصے سناتی وہ اس قدر مگن تھی کہ بھول گئی کہ ایانے کو خود اس نے یہاں بیٹھنے کی پیشکش کی تھی۔

احد یاد ہے تمہیں ایک لڑکی کیسے تمہارے پیچھے پڑ گئی تھی..... پھر میں نے تمہارا پیچھا اس سے چھڑوایا تھا یہ کہہ کر کہ ہماری شادی ہونے والی ہے۔

اس نے کہتے اپنا ہاتھ اس کے بازو پر رکھا.....

اس کے اس عمل پر احد نے فوراً ایانے کی طرف دیکھا تھا... ایانے نے تمسخراڑاتی نظروں سے اسے دیکھا ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ لیے۔

پانی پیتے افشان کو اچھو لگا تھا... اس کا بخار اب بھی کم نہیں ہوا تھا... لیکن سر درد نہیں تھا اب اس لیے وہ کچھ بہتر محسوس کر رہا تھا۔

پانی کا جگ ایانے کے سامنے پڑا تھا لیکن اس نے اس کا گلاس نہ بھرا... نہ اسے پانی پیش کیا۔

اسے کچھ نہ کرتے دیکھ علیزے نے آگے بڑھ کر پانی اسے دیا تھا۔

احد قریشی نے سلگتی نگاہ اس کے وجود پر ڈالی..... اسے ناگوار گزری تھی اس کی یہ حرکت۔

وہ اٹھ گئی تو ماحول میں خاموشی کا دورانیہ بڑھا ....

ارے بیٹھو! کہاں جا رہی ہو...؟ اس کا آدھا ناشتہ ابھی پلیٹ میں پڑا دیکھ علیزے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں!کافی وقت لیا آپ لوگوں کا.....کانفرنس کریں میں چلتی ہوں.....وہ بنا احد قریشی پر نظر ڈالے اٹھ کر چلی گئی۔

اس کے بعد احد نے بھی کیا ہی بیٹھنا تھا وہ بھی آفس جانے کے لیے کھڑا ہوا.....آنکھیں ضبط سے لال تھی۔

علیزے نے اسے ڈراپ کرنے کا بولا تھا کیونکہ اپنے ڈرائیور کو وہ واپس بھیج چکی تھی وہ دونوں نکل گئے تو وہ واپس نیچے آئی۔

اس کے لیے ہلکا پھلکا دوپہر کا کھانا بنایا.....دل بری طرح نالاں تھا سے اٹھ کر پانی کا گلاس اور دوا نہ دینے پر۔

کھانا بنا کر وہ واپس کمرے میں فریش ہونے چلی گئی تھی۔

.....

وہ جو روز شام سات بجے تک واپس آتا تھا آج رات کے نو بجے گھر میں قدم رکھ رہا تھا۔

ایا نے جو اس کے انتظار میں یہاں وہاں چکر کاٹ رہی تھی اور مسلسل اپنا فون چیک کر رہی تھی کیونکہ وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

کہاں تھے....؟

فون چیک کیا ہے آپ نے کوئی ہزار کالز کی ہیں میں نے آپ کو.....وقت دیکھیں ....

وہ بنا سمجھے اس پر چڑھ دوڑی تھی یہ پہلی بار تھا کہ وہ اپنا غصہ احد قریشی پر نکال گئی تھی۔

احد نے گھڑی اتارتے ایک نظر اسے دیکھا جس کے ماتھے پر شکنوں کا جال تھا اور وہ اسے ہی گھور رہی تھی۔

احد نے اسے نظر انداز کیا اور قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے۔

ملازم سارے جا چکے تھے اس وقت ایا نے اس گھر کے ٹی وہ لان میں اکیلی کھڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اف.....! یہ شخص مجھے پاگل کر کے چھوڑے گا.....ایانے کو یاد آگیا تھا جو صبح اس نے اس کے ساتھ کیا تھا۔
اب کھانا گرم کر کے ٹرے میں رکھا اور دوا رکھ کر اوپر آگئی جہاں وہ فریش ہونے کے بعد اب ٹی وی لگا کر دیکھ رہا تھا۔

ایانے نے لا کر ٹرے اس کی سائیڈ پر رکھی اور خود منہ ہاتھ دھونے چلی گئی واپس آئی تو وہ ویسے ہی بیٹھا تھا۔
اس نے ٹی وی کا سوئچ اوف کرتے اسے دیکھا جس کی آنکھیں ضبط سے سرخ تھی۔
وہ اندر سے خوفزدہ تھی لیکن پھر بھی ہمت کرتی آگے آئی اور اس کے سامنے بیٹھ کر کھانا اس کی پلیٹ میں نکال کر اسے پکڑایا۔

جسے نہیں تھاما تھا اس نے ....

ایانے زولفقار کیا کرنا چاہتی ہو...؟ کیا ثابت کرنا چاہتی ہو کہ میری بہت پرواہ ہے تمہیں...؟ اس نے بھاری لہجے میں کہا۔

یہ سب باتیں ہم بعد میں بھی کر سکتے ہیں کھانا کھائیں اور میڈیسن لیں فوراً..... ٹھنڈا ہو رہا ہے کھانا۔
وہ جو اس کی آواز سنتے مزید ڈر گئی تھی لیکن اسے محسوس نہ کرواتے دوبارہ بولی۔
یہ فکر کا ڈرامہ نہ کریں تو بہتر ہے.... آپ کی فکر کی ایک جھلک میں صبح دیکھ چکا تھا اب کہ اس کا لہجہ جتاتا ہوا تھا۔

.....

وہری ایکٹنگ تھا میرا..... اس نے منمناتے کہا۔
کیونکہ جانتی تھی اس کا یہ جواز احد قریشی پل میں ختم کر دے گا اور وہی ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا کس چیز کا...؟ مجھے بھی پتا چلے....

اگر تو علیزے کی بات کر رہی ہیں تو اسے کافی کچھ سمجھانے کی لیے بلایا تھا۔

کیا..؟

چھوڑیں! آپ نہیں سمجھیں گی۔

ایانے کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے ....

اگر کوئی بھی آپ سے اس طرح بات کرے گا تو میرا ری ایکشن یہی ہو گا .....

کس طرح بات کی اس نے مجھ سے.....آبیر واچ کاتے پوچھا گیا۔

وہ کافی فری ہو رہی تھی.....اس نے آپ کے بازو پر ہاتھ رکھا تھا....آپ چاہتے تو اسے ٹوک سکتے تھے احد ...

ایانے کی تیسری ایک بار پھر حد سے سوا تھی۔

تو تم منع کر دیتی.....احد نے اس کے ہاتھ سے پلیٹ تھامتے کہا ....

میں کیسے کر سکتی تھی.....ہاتھ آپ کو لگایا تھا آپ کرتے جیسے میں نے کیا تھا معاز کو....وہ بے خیالی میں کیا کہہ گئی تھی ....

احد نے ایک نظر اسے دیکھا اور سارا دھیان کھانے کی طرف لگا دیا۔

ایانے نے دل میں سو بار خود کو کوسا تھا....وہ کیسے یہ بات یہاں کہہ سکتی تھی۔

اور کیا احد جانتا تھا معاز کے بارے میں.....ہاں شاید...! کیونکہ وہ تو پہلے سے اس کے بارے میں سب جانتا تھا آخر اس کے دوست کو محبت تھی ایانے سے۔

ایانے کا دل یک دم ہر چیز سے اچاٹ ہوا تھا وہ اٹھ گئی وہاں سے۔

Posted On Kitab Nagri

واپس بیٹھو...!ابھی وہ مڑی تھی کہ احد کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی۔

وہ خاموشی سے واپس پیچ گئی تھی....احد نے اپنی ہی پلیٹ میں اس کا پیچ رکھتے اسے کھانے کا اشارہ کیا تو وہ بھی چھوٹے چھوٹے لقمے لینے لگی۔

.....

وہ تب سے اپنے حقوق و فرائض کو جاننے کی تگ و دو میں تھی اس نے دیکھا صائمہ بیگم نیچے بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی ہیں۔

وہ فوراً سے ان کے پاس گئی....

ماما.....

جی بیٹا....آجائیں بیٹھیں...انہوں نے اسے دیکھتے مسکراتے ٹی وی بند کیا تو وہ پاس وہیں صوفے پر بیٹھ گئی۔

وہ.....

بولیں راحمیہ کیا ہوا اتنا جھجک کیوں رہی ہیں...؟

ہمیں نا آپ کو شان کی شکایت لگانی ہے وہ پہلے جھجکتی آخر میں غصے سے بولی۔

صائمہ بیگم مسکرائی تھی اس کے اس انداز میں...افشان بلوچ کو اب کوئی قابو کر سکتا تھا تو وہ تھی راحمیہ بلوچ۔

ہاں جی بتائیں جلدی سے انہوں نے دلچسپی لیتے کہا۔

یہ جو شان ہیں نا بہت بڑے ہو گئے ہیں....آج کل....وہ منہ چراتی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

کافی غصہ کرتے ہیں اور کہہ رہے تھے کہ کسی اور لڑکی کی مدد بھی کریں گے.... کیوں کریں گے وہ مدد کسی بھی لڑکی کی بھلا...؟

اور تو اور کہہ رہے تھے کہ مجھے مینرز بھی سیکھنے چاہیے... زیادہ ہی اپنے آپ کو ہیرو سمجھتے ہیں اور....

ہاہاہا..... اس کے ہیرو والی بات پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسی تو وہ بھی رک گئی لیکن اس کا غصہ دیکھ کر صائمہ بیگم نے اسے بات جاری رکھنے کا کہا۔

اور آپ کو پتا ہے شان کہہ رہے تھے کہ پڑھائی شروع کرو ....

بھلا شادی وادی کے بعد کون پڑھتا ہے آپ بتائیں.....

ہاں! کہہ تو ٹھیک رہی ہو... وہ ہنسی دباتی بولی۔

میں نے بھی یہی کہا تھا لیکن کہتے مجھے شادی کے حقوق و فرائض کا نہیں پتا..... تو بھلا اب نہیں پتا تو کیا اس کے لیے پڑھائی کیوں کروں....

اس لیے آپ کے پاس آئی ہوں آپ مجھے بتا دیں... تاکہ مجھے مصیبت پڑھنا نہ پڑھے.... دو ہاتھ نچاتی بات بات پہ چہرے کے مختلف زاویے بناتے بولی۔

لیکن پڑھائی کرنا تو اچھی بات ہے نا راحیہ.... انہوں نے اسے سمجھانا چاہا۔

ام ہم..... ہمیں نہیں پسند پڑھنا شڑھنا.... اور شادی کے بعد لڑکیاں نہیں پڑھتی اس کی اپنی ہی منطق تھی...

اچھا ایسی بات ہے تو آپ کو ایک کام کرنا ہے..... وہ مسکراہٹ دباتے بولی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

ایانے کی آنکھ صبح پانچ بجے کھلی تھی کیونکہ یہی روٹین تھی اس کی۔

نمازادا کر کے احد کے سارے کام کرتی تھی وہ۔

بیشک احد نے اسے نہیں کہا تھا لیکن یہ اس کی ذمہ داری تھی اور ایانے ذولفقار اپنی ذمہ داری نبھانا خوب جانتی تھی۔

اس نے رخ موڑ کر اس شخص کو دیکھا جو بے حد حسین تھا۔

کیا اسے اس حسین شخص سے محبت تھی؟اس نے اپنے دل کو ٹٹولا....

جواب میں اسے خود میں خاموشی سنائی دی..

جس سے وہ خود بیچین ہوئی۔

اسے کیوں خود میں سے کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔

وہ شوہر تھا اس کا....

لیکن اس کے ستم....

آہ!وہ جب بھی یاد کرتی تھی ہر ستم ہر زخم پھر سے ہرا ہو جاتا تھا۔

وہ مسلسل بیچینی میں کروٹیں بدل رہی تھی۔

احد نے جھنجھلا کر اسے اپنی طرف کھینچا۔

کیا مسئلہ ہے؟اس کی گھمبیر آواز پر اس نے اپنی سانس تک روک لی۔

احد نے ہونٹ بھینچے ایانے ذولفقار کبھی نہیں سدھر سکتی تھی اسے صرف اس کا غصہ سدھار سکتا تھا جس سے اس وقت بھی اس نے کام لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بتاؤ چھوٹی لڑکی ؟

کچ.. کچھ نہیں... میں جا رہی تھی۔

ایانے فوراً اٹھ کر بیٹھی تو احد نے بھی آنکھیں بند کی۔

ایانے کی دل کی دھڑکنوں میں اس کی قربت سے انتشار برپا ہو جاتا تھا۔

نہیں مجھے محبت ہے اس نے خود کو باور کروایا... ہاں ماما کہتی ہیں اچھی بیویاں اپنے شوہر سے محبت کرتی ہیں وہ منمنائی۔

لیکن ....

مجھے آپ سے محبت نہیں اس کی یہ سرگوشی مخالف نے بھی سنی تھی۔

اور اب جھٹکا دے کر اسے خود پر گرایا تھا۔

آپ کو مجھ ہی سے محبت کرنی ہے ایانے.... ہر حال میں... کسی بھی صورت... وہ اسے بہت کچھ باور کروا گیا۔

یہ کیسی زبردستی تھی ایانے کی سمجھ سے باہر تھا سب۔

بولو تمہیں مجھ سے محبت ہے احد نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

کیا.... کیا.... جلدی بولیں...؟

آپ بے بی لے لیں..... پھر اس کا دھیان رکھیں گی تو آپ کو کوئی پڑھنے کو نہیں بولے گا.... انہوں نے قہقہہ بمشکل روک رکھا تھا۔

ہمم.... ایسی بات ہے کیا..... میں رات کو ہی شان سے بولوں گی یہ بالکل سہی آیڈیا ہے..... وہ خوش ہوتی تالی بجاتی بولی۔

جاؤ زرا پانی پلاؤ مجھے صائمہ بیگم نے سرخ چہرے سے کہا تو وہ کچن کی طرف دوڑ گئی۔

اس کے جاتے ہی ان کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا تھا..... افشان کا حال سوچتے وہ لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

رات کو وہ تو سونے چلی گئیں تھی لیکن راحیہ اس کے انتظار میں اونگ رہی تھی جو آج کافی لیٹ ہو گیا تھا۔

دس بجے میٹنگ سے فری ہو کر وہ واپسی کے راستے پر چل پڑا.... راحیہ کا خیال آتے ہی اس کے ہونٹ مسکرائے۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی اتنا پیارا اور معصوم کیسے ہو سکتا ہے.....اس نے گجرے اور گول گپے خریدے...

کہاں شوہر.....پھول اور مہنگے تحفے خرید کی اپنی بیویوں کو دیتے ہیں...اور میں یہ گول گپے خرید رہا ہوں اس نے سوچا۔

کیونکہ راحیہ کو جیولری کا شوق ہی نہیں تھا اس نے کچھ بھی نہیں پہنا ہوتا تھا.... لیکن وہ جلد اسے کچھ اسپیشل دلوانے والا تھا کیونکہ اسے یہ سب پسند تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ بیٹھے بیٹھے سو گئی تھی وہ چینج کر کے واپس آیا تو وہ بس بیڈ سے گرنے کے قریب تھی۔

افشان نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سنبھالا اور سیدھی کر کے لٹایا لیکن وہ اٹھ چکی تھی۔

آپ کب آئے...؟

اس نے آنکھیں مسلتے کہا اور گھڑی دیکھی جہاں گیارہ بیس ہو رہے تھے اور وہ گیارہ بجے تک جاگ رہی تھی۔

ابھی جب آپ گرنے لگی تھی افشان نے اپنے گیلے بال اس کے چہرے پر بکھیرے۔

شاااااان.....وہ چیخ کر اس کے سارے بال ہاتھوں میں لے کر کھینچ چکی تھی۔

چھوڑو.....راحی مجھے گنجا کر دو گی افشان نے اس سے بال چھڑوانے چاہے۔

اب منظر یہ تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے بال اپنی مٹھیوں میں قید کر کے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے اور دس سیکنڈ بعد ان کے قہقہے اس کمرے میں گونج رہے تھے۔

افشان نے اس کی ہنسی کو دل میں اتارا تھا.....ایسا ہی دیکھنا چاہتا تھا وہ اسے.....اسی لیے تو اس نے خود کو بدل دیا تھا....

Posted On Kitab Nagri

خود کو اس کے رنگ میں ڈھال لیا تھا۔

مجھے مجھ سے زیادہ چاہا اس نے
مجھے مجھ سے زیادہ پہچانا اس نے

کبھی کسی نے جو مجھ سے میرا حال پوچھا
میں کیسی ہوں یہ سب بھی سبھی کو بتایا اس نے

میری ہر بات کو بنا کہے جانا اس نے
میری آنکھ کے ہر تاثر کو پہچانا اس نے

کبھی جو مجھے کہیں ٹھوکر لگی
مجھ سے پہلے اس نے تھاما مجھے

میری ہر غلطی کو نظر انداز کر کے
مجھے ہر حال میں سراہا اس نے

Posted On Kitab Nagri

کبھی جو محفل میں کسی نے پوچھا !

کہ آپ کا کیا تعلق ہے اس سے؟

"میری محبت" کے لقب سے اس نے پکارا مجھے

از قلم سُنیہا رؤف۔

.....

ایانے نے نم آنکھوں اٹھا کر اسے دیکھا.... وہ کیوں تھا ایسا.... کیوں اس پر حاوی ہو جاتا تھا۔

احد نے اس کی آنکھیں اپنی پوروں سے صاف کی آنکھوں میں مزید آنسو نہ بہانے کی تنبیہ واضح تھی۔

بولو.. تمہیں مجھ سے محبت ہے ...

نہ... نہیں ...

احد نے ساتھ میز پر پڑا لیمپ جھٹکے سے نیچے گرایا۔

ڈیم.... جسٹ سے یو لو می ...

ایانے نے خوف سے آنکھیں میچی۔

آپ مجھ سے زبردستی بلوا سکتے ہیں یہ آپ کے بس میں ہے۔

مجھے آپ سے محبت ہے ایانے نے ہلکی آواز میں بولا۔

احد نے اسے مزید قریب کیا اس کی آنکھوں میں سچائی تلاشی۔

Posted On Kitab Nagri

جہاں اس کا عکس تھا... لیکن دھندلا۔

محبت زبردستی کا سودا ہوتا تو کوئی عاشق ناکام نہ ٹھہرتا احد قریشی.... کوئی بادشاہ محبت میں فقیر نہ لگتا !...

احد نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔

اسی قربت کی تاثیر ایانے کو پگھلاتی تھی۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے !....

اچھا!..

اور کون روکے گا مجھے احد نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

اس کا اشارہ کہاں تھا احد سمجھ کر بھی نا سمجھ بن گیا تھا۔

تمہارا ایک خواب کیا ہے؟

وہ یک دم بات بدل گیا اسے خود سے ہٹا کر سائیڈ پر لٹایا اور اپنے بازو کا حصار اس کے گرد باندھا۔

مجھے کام کرنا ہے احد ....

میرے آگے تمہارے لیے کچھ نہیں ہونا چاہیے مائیڈاٹ۔

اُف اس کا دھونس بھرا لہجہ وہ واقعی ایانے ذوالفقار کو بے بس کرنے کا ہنر جانتا تھا۔

خواب کیسے ایک ہو سکتا... بہت سے ہیں !

ام ہم.... ایک خواب جو تم نے ہمیشہ دیکھا ہو؟

ایک بہترین شخص کا ...

وہ تمہیں مل گیا ..

Posted On Kitab Nagri

آگے بولو ...

ایانے کا دل کیا وہ اس منظر سے غائب ہو جائے وہ ایسے ہی اس کی ہر بات کا جواب دے کر اسے لاجواب کر دیتا تھا۔

سارے خواب بتاؤ احد نے اپنی انگلی سے اس کے بازو پر لکیر کھینچی۔

ہاں بہت سے ہیں اپنے قریب لوگوں کو خوش دیکھنا، برف دیکھنا چاہتی ہو... اپنی زندگی میں مطمئن رہنا چاہتی ہو...

اور میں چاہتی ہوں جو شخص مجھ سے منسلک ہے اس کی ساری توجہ ساری محبت کی حق دار میں رہوں ہمیشہ

اور ....

.....

اور.....؟

وہ جو ٹرانس کی کیفیت میں بولتی جا رہی تھی اس نے آنکھیں میچی ...

اور بتاؤ...؟

وہ ...

ایانے ....

مجھے کشمیر دیکھنا ہے ہمیشہ سے....

احد نے جھک کر اس کے ماتھے پر پیار کیا تو وہ سٹپٹائی۔

اور آپ کا ایک خواب ...

میرا ....

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ کچھ کہتا کہ ساتھ پڑا فون بج اٹھا۔

اس نے مڑ کر فون اٹھایا اور سیدھا کر کے سکرین پہ بلنک ہونے والا نام دیکھا۔

دیکھ تو ایانے نے بھی لیا تھا۔

احد نے فون کاٹ کر سائلنٹ پہ لگا دیا۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

لمحوں پہلے جو خوبصورت لمحے تھے ان کا ارتقاز بہت بُرے طریقے سے ٹوٹا تھا۔

ہاں! یہ حقیقت تھی ایانے کی زندگی کی تلخ حقیقت....وہ کتنا بھی منہ موڑ لیتی لیکن اس شخص کی پہلی پسند کوئی اور تھا۔

اس نے درشتی سے وہ حصار توڑا اور اس کا بازو جو خود پر تھا وہ جھٹکا۔

احد نے نہایت غصے میں اسے یہ کرتے دیکھا تھا۔

ایانے .....

لیکن وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی....

ایانے سٹوپ !

میں نے بولا ہے جانے کو؟ اس نے اس کا بازو دبوچا۔

تو کیا یہاں سب آپ کی مرضی کا ہو گا....یہ گھر یہ کمرہ آپ کی ملکیت ہے میں نہیں....آپ چاہتے ہیں میں سانس بھی آپ کے کہنے پر لوں تو یہ ناممکن ہے اور.....کہتے اس کی آواز رندھ گئی۔

تمہارا ایک بھی آنسو نہیں نکلنا چاہیے احد نے اس کے بازو پر اپنی گرفت سخت کی

Posted On Kitab Nagri

ان پر بھی پابندی عائد کر دیں... میں آپ کا کھلونا نہیں ہوں احد قریشی ....

یہ سب غبار اس ایک نام کو دیکھ کر نکلا تھا۔

احد نے چند پل اس کی طرف دیکھا اور پھر اس کے آنسو اپنے لبوں سے چنے۔

دور رہو.... احد قریشی ...

کیا تمیز بھی بھول گئیں ہیں چند لمحوں میں آپ ؟احد نے اب اس کا چہرہ تھاما۔

اس نے گہری سانس بھری۔

احد نے جھکے سے اسے قریب کرتے اس کی سانسیں خود میں اتاری۔

وہ مسلسل اس کے سینے پر ہاتھ مار رہی تھی اور احد قریشی کو یہ مزاحمت زہر لگی تھی۔

اسے چھوڑا تو وہ گہرے سانس بھرنے لگی۔

وہ اس کے بال سلجھاتے دونوں طرف سے کان کے پیچھے کرتا خود اٹھ کر واش روم میں بند ہو گیا۔

ایانے نے نم آنکھوں اور بھیگے لبوں کو صاف کرتے خفگی سے واش روم کے بند دروازے کو گھورا۔

.....

سوری بولو مجھے جلدی سے افشان نے اس کی بالوں کی لٹ کھینچے کہا۔

کس خوشی میں...؟ اراحمیہ نے اسے گھورا۔

تم نے میرے بال کھینچے ہیں.... کتنے زیادہ توڑ دیے ہیں... شرم نہیں آتی اپنے مجازی خدا کے ساتھ ایسا کرتے اس نے یک لم لہجہ بدلتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے سرد انداز پر اس کی مسکراہٹ سمٹی۔

میں.....و.....وہ.....ب.....بس.....

کیا بس.....ہاں.....بتاؤ.....اب کہ وہ اونچی آواز میں بولا۔

آئیم.....آئیم.....سو.....سوری.....آنسو فوراً سے پہلے اس کے رخسار پر بہے تھے۔

وہ جو شرارت کے موڈ میں تھا اور اسے پاگل بنا رہا تھا.....وہ بن بھی گئی تھی۔

ہاہاہا .....

راحی.....مزاق کر رہا تھا یار.....یہاں دیکھیں...اس نے اس کے آنسو صاف کرنے چاہے لیکن اس نے افشان کا ہاتھ جھٹک دیا۔

اب وہ اسے منا رہا تھا جو شو شو کرتی رو رہی تھی.....

آئی ہیٹ یو افشان بلوچ.....آج پہلی بار وہ اسے اس کے پورے نام سے پکار رہی تھی۔

افشان نے اسے گھورا.....جو اب زیادہ فری ہو رہی تھی۔

گول گپے لایا تھا لیکن اب تم ناراض ہو تو.....

یں ں ں ں ں ں ن.....کیسیب.....کہاں ہیں .....

جلدی بتاؤ نا.....وہ اسے جھنجھوڑتے سب بھول گئی تھی۔

نیچے رکھ آیا ہوں جاؤ پلیٹ میں ڈال کر لاؤ...اور میرے لیے بھی کھانا گرم کر لانا.....وہ اسے دیکھتا لیٹ گیا۔

آپ کے لیے کیوں لاؤ کھانا.....وہ ناک چڑھاتی بولی .....

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ بیوی ہیں آپ میری اور بیوی اپنے شوہر کو کھانا دیتی ہے افشان نے کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا اور باہر نکل گئی وہ بات بہت جلدی مان جایا کرتی تھی۔

واپسی پر کھانا اس کے سامنے رکھتے وہ اپنے گول گپوں کو ندیدی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

آپ کے ہی ہیں کھا کیوں نہیں رہی..؟افشان نے اسے دیکھتے کہا۔

دیکھیں! آپ تو کھانا بھی کھا رہے ہیں نا...؟

ہاں تو...؟

تو اب ہم چھ چھ کرتے اچھے تو نہیں لگے گیں... یہ تو ناانصافی ہوگی کہ آپ کو کھانے کے بعد مزید چھ گول گپے دیے جائیں تو آپ کا پیٹ جراب ہونے کا اندیشہ ہے وہ اسے سمجھا رہی تھی لیکن نظریں گول گپے کے پانی پر تھیں۔

.....

خلیل کام ہو گیا..؟

نہیں سر! فرہاد سر کے کمرے میں دو چار چیزوں کے علاوہ کچھ ملا نہیں اب تک....

تو ان دو چار چیزوں کی وضاحت دو.... اور باقی ڈھونڈو... اگر یہ کام میں نے آکر کیا... تو تمہیں بھاری پڑے گا... کیونکہ مجھے اپنے کام میں تاخیر نہیں پسند...

جج... سر ....

بولو!

Posted On Kitab Nagri

سرایانے میڈیم کی کچھ تصاویر ملی ہیں ....

احد نے مٹھیاں بھینچی.... تو کیا سچ میں ایانے اسے جانتی تھی.... کیا وہ کبھی ملے تھے... نا چاہتے ہوئے بھی ایسے ہزاروں سوال اس کے ذہن کی آئے۔

کیسی تصاویر .....

سر ریندم کلکس ہیں.... جیسے انہیں پتا نہ چلا ہو اور ان کی تصاویر بنائی گئی ہوں... یہ ایک ہی راستے کی مختلف موقع پر لی جانے والی تصاویر ہیں ....

جگہ بتاؤ !...

ماڈل سکول کے علاقہ.... ایانے میڈیم کے گھر جانے والی سڑک .....

اوکے...! باقی کچھ ڈھونڈو.... کچھ ایسا جو میرے کام کا ہو..... سمجھ رہے ہو نا ...

جی سر..... سمجھ گیا...! اور فون کٹاک سے بند کیا گیا۔

وہ شک کرنے والوں مردوں میں سے نہ تھا.... لیکن دن بدن ایانے ذوالفقار اس کے سر پر سوار ہوتی جا رہی تھی.... وہ جاننا چاہتا تھا کہ فرہاد اور اس کا کیا لنک رہا ہے ماضی میں....

ایانے نے اسے جاننے سے انکار کیا تھا.... وہ جانتا تھا وہ سچ بول رہی ہے لیکن فرہاد .....

ہزار سوال تھے جن کے جواب اسے خود ڈھونڈنے تھے..... اس لیے مہینوں بعد اس نے فرہاد زمان کے گھر کو کھلوایا تھا .....

اب بات اس عورت کی تھی.... جو اس کی دل کے اونچے مقام پر فائز تھی۔

پر فرہاد معاز کو کیسے جانتا تھا..... اسے کیسے پتا چلا کہ معاز پہلے سے شادی شدہ ہے اور ایانے کو دھوکا دے رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اتنا تو وہ جان گیا تھا کہ معاذ سے اس کی شادی کیوں ہوئی تھی لیکن اب باری تھی ایان کے جواب دینے کی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

اچھا!!!.....تو اب کیا چاہتی ہیں...افشان سمجھ گیا تھا اس بھوکی کی بات اس لیے مسکراہٹ روکتے بولا۔

صحت ضروری ہے آپ کو بس کھانا کھانا چاہیے یہ ہم کھا لیں گے اس نے ٹرے اپنی طرف کرتے مسکین شکل بناتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم..... تو یہ بات ہے..... وہ لایا تو اس کے لیے تھے لیکن اب اسے تنگ کرنے میں مزہ آ رہا تھا۔

آپ کو ایک کام کرنا پڑے گا میں چھ گول گپے اپنے بھی آپ کو دے دوں گا۔

ہمیں منظور ہے..... منظور ہے وہ بنا اسے دیکھے بولی اور پہلا گول گپہ منہ میں ڈالا۔

سن تو لیں افشان نے اس کا ہاتھ روکتے اسے دیکھا جس کا منہ پھول چکا تھا اور وہ مزید کیوٹ لگ رہی تھی۔

جھک کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اس کے بال کان کے پیچھے کیے جو منہ پر آ رہے تھے وہ سرخ ہوئی تھی۔

آپ کو ہمیں کس دینی ہو گی .....

اوکے وہ عام سے انداز میں بولی افشان نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔

پکانا.....

ہاں ایک دم پکا..... اس نے کہتے ساتھ دوسرا گول گپہ کھایا..... افشان نے خود کھایا کم اور اس بھوکی کو دیکھا جو یہاں وہاں دیکھے بغیر سب کھا گئی تھی۔

آہہ..... مزہ آ گیا..... اس نے آستین سے ہونٹ صاف کرتے کہا تو افشان نے اسے دیکھا۔

ٹشو پیپر زمنہ اور ہاتھ صاف کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں راحمیہ بلوچ۔

جی نہیں..... یہ امیروں کے چونچلے ہیں..... ہم لوگ ایسے ہی منہ صاف کرتے اس کے بے تکے لوجک پر اس نے گہرا سانس بھرا۔

وہ برتن بھی رکھ آئی تھی اور اب اس کی آنکھیں نیند سے بند ہو رہی تھیں اس لیے فوراً بستر میں لیٹ گئی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اگلے دن .....

سنو چھوٹی لڑکی !

وہ جو اب کمرے میں داخل ہوئی تھی وہیں رکی۔

یہاں آؤ احد نے سنجیدگی سے کہا تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی قریب آئی۔

بیٹھو....

ایا نے نے بیٹھنے کی لیے جگہ دیکھی جو تھوڑی سی تھی وہ خود بیڈ کے کنارے پر بیٹھا تھا۔

وہ تھوڑی سی جگہ کو غنیمت سمجھ کر بیٹھی نظریں ہنوز جھکی تھی ....

شاید اس کے اگلے حکم کا انتظار تھا۔

تمہاری منگنی کیوں ٹوٹی تھی؟ یہ وہ سوال تھا جس کی وہ توقع کم از کم اپنے سامنے بیٹھے شخص سے نہیں کر سکتی تھی۔

وہ... می.... اس... ان.. میں ...

بنا رکے بتاؤ!

وقت نہیں ہے میرے پاس اس کی گھمبیر آواز سنتے اس نے تھوک نگلا۔

وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے ایا نے نے نم آنکھیں میچ کر کھولی۔

احد قریشی نے فوراً اسے کھینچ کر قریب کیا۔

یہ آنکھیں کیوں نم ہیں ایا نے ذوالفقار؟

احد نے اس کی گردن کے پچھلی طرف ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اٹھایا۔

لگتا ہے اس سے شادی نہ ہونے کا غم اب بھی ہے؟

Posted On Kitab Nagri

ایانے نے تڑپ کر اسے دیکھا اور یہی تڑپ احد قریشی کو آگ لگا گئی تھی۔

اس کی شریکِ حیات.....جو اس کے نام سے جانی جاتی تھی اس کی آنکھیں کسی اور کے لیے نم تھی۔

اٹھو فوراً ....

احد نے اسے چھوڑتے اگلا حکم صادر کیا تو وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی۔

آئی سیڈ سٹینڈاپ مس ایانے ....

ایک بار کی بات سمجھ میں نہیں آتی وہ گڑبڑایا تو وہ فوراً کھڑی ہوئی۔

وہ اسے ہی دیکھ رہی ہو اس کے سامنے کھڑی ہو جاؤ تب تک جب تک میں نے بولوں وہاں سے ہلنا نہیں۔

ایانے نے بےیقینی سے اسے دیکھا وہ جانتا تھا اسے اے سی سوٹ نہیں کرتا تھا اس لیے رات کو وہ دو بلینکٹ اوڑھ کر سوتی تھی۔

آئم سوری.....بنا اپنی غلطی جانے اس نے معافی مانگی۔

ایانے ذوالفقار آج اس رات اے سی کے سامنے گزاریں گی تو سابقہ منگیتر کے لیے جو آپ کے دل میں جزبات ہیں وہ بھی آپ کے ساتھ ساتھ ٹھنڈے پڑ جائیں گے احد قریشی نے سفاکی سے کہا۔

احد.....ائم سوری.....وہ مدھم آواز میں بولی۔

اپنی سزا پوری کریں ایانے.....

وہ اسے دیکھ کر فریش ہونے چلا گیا۔

چونکہ احد کو سخت گرمی لگتی تھی اور برداشت بھی نہیں ہوتی تھی سوان کے روم میں چلر لگوایا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دس منٹ میں ہی ٹھٹھر گئی تھی اس دیوار گیر ائیر کنڈیشنر کے سامنے۔

.....

وہ فریش ہونے کے بعد آ کر بیڈ پر لیٹ کر فون میں مصروف ہو گیا ذہن سامنے کھڑے وجود پر تھا۔

احد.....اچھو....ایم سوری ...

جیسا آپ سمجھے ہیں ویسا کچھ بھی نہیں .....

اب کی بار چالیس منٹ گزر چکے تھے کمرے میں اس کی آہستہ سی آواز گونجی۔

احد نے ساتھ لگا لیمپ بھی بجھا دیا وہ ظالم نہیں بن رہا تھا ...

لیکن نا جانے کیوں اس کا ایانے کی آنکھ میں کسی غیر مرد کے لیے آیا آنسو برداشت نہیں ہوا تھا۔

یہ چھوٹی سی لڑکی پاگل کر رہی تھی اس کو ....

ایک گھنٹہ بیس منٹ بعد اس کی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھی۔

احد نے تکیے کو زور سے مٹھی میں بھینچا اور پھر دیوار پر دے مارا۔

ڈیم اٹ گرل...

اب رونا کس بات کا آ رہا ہے ؟اس نے سائیڈ لیمپ اون کیا۔

اٹھ کر اس کے قریب آیا اور اسے کندھے پر اٹھا کر بستر میں لٹا کر کمفرٹر اوڑھا اے سی کی اسپیڈ سلو کر کے خود بھی لیٹا۔

کمرے میں اب بھینی بھینی اس کی پرفیوم کی خوشبو تھی

Posted On Kitab Nagri

لیکن اسے اپنے ساتھ لیٹے وجود کے بالوں کی مسحور کن خوشبو زیادہ بھاتی تھی۔

وہ سردی سے ہلکی ہلکی کانپتی پوری کمفرٹر کے اندر چھپ گئی وہ کمفرٹر لینے کے بعد بھی اس کا یہ حال تھا۔

ایانے ذوالفقار اتنی چھوٹی سی سزا پر آپ کا یہ حال ہے سوچیں بڑی سزا پر آپ کیسے ری ایکٹ کریں گی؟

لیکن وہ سن ہی کہاں رہی تھی احد نے جھنجھلا کر اس کی سائڈ پر دیکھا اور پھر جلتا لیمپ بھی بجھا دیا۔

اس کی سسکیاں اب احد قریشی کو قریب سے سنائی دے رہیں تھی کیونکہ وہ اسے کھینچ کر اپنے حصار میں لے چکا تھا۔

اسے اپنے حصار میں لیتے اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ پوری ٹھنڈی پڑی تھی۔

اب رونے سے کیا ہوگا؟ احد نے اس کی پیٹھ تھپتھپائی تو وہ ہوش میں آئی اور اس سے دور ہونے لگی۔

.....

اکسکیوزمی مس راحمیہ بلوچ اسے سوتا دیکھ اس نے اسے دوبارہ اٹھا کر بٹایا۔

ام ہمم..... ہمیں سونا ہے.... وہ آنکھیں مسلتی بولی۔

وعدہ پورا کریں اور سو جائیں جلدی سے... کس نے روکا ہے افشان نے اس کے بال سمیٹ کر باندھے۔

راحمیہ نے بنا کچھ کہے ایک نظر اسے دیکھا اور اس کی دائیں آنکھ پر ہونٹ رکھ کر اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

وہ جو لمحے کے لیے ساکت ہوا تھا اب مسکرایا .....

تو میڈیم اسی چوٹی کس کے لیے مان گئیں تھی.... وہ جو اس سے ابھی باتیں کرنا چاہتا تھا ...

وہ بالکل بھی اسے باتیں کرنے کے موڈ میں نا تھی اس لیے اس کے ساتھ لگے اونگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

راحیہ.....بات سنیں !...

جواب ندداد

آپ کو جیولری پہننی چاہیے .....

کیوں...؟اس کی دھیمی آواز گونجی۔

کیونکہ مجھے پسند ہے ....

اوکے پہن لیں گے اس نے اس پر اپنا سارا وزن ڈالتے خود کو پر سکون کرتے کہا۔

افشان کو وہ کبھی کبھی کنگ کر دیتی تھی...اس کی باتوں پر اتنا جلدی راضی ہو کر.....

اور ڈارک لپسٹک بھی لگانی چاہیے....وہ موقع دیکھ کر ایک اور فرمائش پر اتر آیا تھا ...

لیکن مخالف نے اب بھی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

افشان کو اب غصہ آنے لگا تھا....وہ جو صبح کا گھر نہیں تھا اور وہ میڈیم دن میں سو کر بھی اب ایسے اونگ رہی تھی

جیسے صدیوں سے سوئی نہ ہو۔

آپ کا ایڈمیشن کروا تا ہوں میں یونیورسٹی میں تاکہ آپ کی یہ نیند اڑے افشان نے ہوا میں تیر چلایا تھا جو نشانے پر

لگا تھا۔

ہیں...ہیں ....

کیوں...؟وہ چیخی تھی نیند بھی جاتی رہی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اگر دوبارہ اے سی کے سامنے کھڑا ہونا چاہتی ہیں تو بیشک دور ہو سکتی ہیں احد کی گھمبیر آواز پر اس نے مزاحمت ترک کی۔

احد قریشی کے عنابی ہونٹوں پر ہلکی مسکراہٹ ابھری۔

احد نے اپنی گردن اس کے بالوں میں چھپائی تو وہ سٹپٹائی۔

احد ....

ششش .....

وہ مسلسل اپنا ہاتھ اس کے بازو پر سہلا رہا تھا یہی وجہ تھی کہ اس کا باڈی ٹمپریچر نارمل ہو گیا تھا۔

اس کی گرم سانسیں ایانے اپنی گردن پر محسوس کر سکتی تھی۔

ابھی بھی لگ رہی ہے سردی احد کی آواز سے وہ ہوش میں آئی۔

تھوڑی سی..... ایک لفظی جواب دے کر اس نے دور ہونا چاہا۔

احد نے اپنا ناک اس کی گردن پر سہلایا اور اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔

اس کے کان بھی سرد پڑے تھے۔

احد نے جھک کر انہیں لبوں تلے دبایا۔

اس کا لمس اپنے کان کی لو پر محسوس کرتے دور ہونے لگی ...

ایانے آپ یہ کوشش کیوں کرتی ہیں؟

آپ.... یہ تو مجھے آپ کہیں یا تم..... ایانے منمنائی۔

یہ میرے موڈ سوئنگز ہیں ایانے زوالفقار جس کو جتنی جلدی سمجھ لیں گی آپ کا فائدہ ہی ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ... تم بھی ہیں آپ بھی.... ایانے بھی ہیں چھوٹی لڑکی بھی .....

سو... جا... جائیں احد ..

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وہ اٹھ کر کمرے سے منسلک ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔

ایانے کو لگا اسے کسی بات کا بُرا لگا ہے لیکن وہ پل میں ٹیوب لے کر واپس آیا۔

ساتھ والا لیمپ اون کر کے اس کے سفید مرمریں ہاتھ پر جہاں کافی کے کچھ چھینٹے پڑے تھے مرہم لگایا۔

ایانے کو جو وہ لگتا تھا وہ بالکل الٹ تھا اس کے وہ اس کی چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی نہایت غور سے دیکھتا تھا۔

ہاتھ دھو کر وہ آیا تو وہ تھوڑا سا کھسک کر اپنی جگہ پر ہو گئی تھی۔

وہ بھی بنا اسے چھیڑے اس کا تکیہ اور بیکنٹ ٹھیک کرتا آنکھیں موند گیا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

کیونکہ پڑھائی ضروری ہے اور لوگ کیا کہیں گے کہ شوہر دیکھو کتنا پڑھا لکھا ہے اور بیوی دیکھو ....

لوگ تو اور بھی بہت کچھ کہیں گے..... اس نے اس کو گھورتے کہا۔

کیا...؟ افشاں نے آبرو اچکاتے پوچھا۔

یہی کہ شوہر دیکھو کتنی بڑی عمر کا ہے اور بیوی دیکھو ابھی بچی..... وہ جیسے جیسے اس کے ساتھ کھلتی جا رہی تھی۔

ویسے ویسے اس کے ہوش اڑا رہی تھی.... یہ پہلا طعنہ وہ اسے مار چکی تھی۔

آٹھ سال کا فرق ہے.... اور میں کوئی بوڑھا نہیں دِکھتا کہ لوگ ایسے کہیں..... افشاں کو حد درجہ غصہ آ گیا۔

ہم نے تو بس حقیقت بتائی ہے راحیہ نے مسکراتے سارے دانت دکھائے۔

آپ جانتی نہیں ہیں.... لڑکیاں اب بھی میرے ایک اشارے کی منتظر ہے.... آپ نہیں جانتی یونیورسٹی میں کتنی لڑکیاں مجھے پرپوز .....

شان..... وہ اس کی طرف دیکھتی دھیمی آواز میں بولی۔

ہم..... اس نے اسے ساتھ لگاتے پوچھا۔

آپ ایسے نہیں بولیں.... اگر کل کو کوئی لڑکا ہمیں ....

سونا چاہیے تمہیں راحیہ..... اس نے اسے خود سے علیحدہ کرتے بنا اس کی طرف دیکھے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

بالکل ایسے ہی ہمیں بھی بُرا لگا تھا راحمیہ نے اونچی آواز میں بولا..... وہ لائیٹ اوف کر کے اپنی جگہ پر لیٹ چکا تھا۔

میں مزاق کر رہی تھی افشان....

اس نے اس کے کرتے کے بازو کھینچے کہا اس کا ناراض ہونا راحمیہ بلوچ کے لیے سوہانِ روح تھا۔

مزاق میں بھی میں کوئی ایسی بات برداشت نہیں کروں گا تمہارے لیے..... تم سے متعلق اس نے سخت آواز میں کہا۔

تو یہ اصول آپ کے لیے کیوں نہیں...؟ وہ جھنجھلائی۔

کیونکہ میں تمہیں اپنی زندگی کا ایک تجربہ اور ماضی بتا رہا تھا..... لیکن تمہاری زندگی میں ایسا کچھ نہیں ہوا اور نہ ہو گا۔

راحمیہ فاروق کا نام افشان بلوچ کے نام سے جُڑنا تھا ہمیشہ..... تو اس طرح کی کوئی بکواس میں برداشت نہیں کروں گا۔

پر کیوں... ہم مزاق .....

کیونکہ مجھے تم سے محبت ہے..... میں نہیں چاہتا میری بیوی کا نام کسی بھی غیر کے ساتھ لیا جائے افشان نے جھٹکے سے اس کی کلائی پکڑتے کہا۔

تو ہمیں بھی..... وہ کچھ کہتے کہتے رُک گئی تھی۔

کیا..... وہ اسے کریدنا چاہتا تھا۔

کچھ نہیں..... وہ اس سے ہاتھ چھڑواتی رخ موڑ گئی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

دو دن ہو گئے تھے ان میں بول چال ایک دم بند تھی ان میں سے دونوں ہی اپنی انا کے اس اونچے مینار کو گرانے کے لیے تیار نہ تھے۔

لیکن کتنی ہی ناراضگی سہی ایانے نے اس کا کام کرنا نہیں چھوڑا تھا۔

اس کے سارے کام، اس کے کھانے کا دھیان وہ اب بھی ویسے ہی رکھ رہی تھی.... اس کا ماننا تھا کہ بیوی اور شوہر میں کتنی ہی ناراضگی سہی لیکن دونوں کو اپنی ذمہ داریوں سے منہ نہیں موڑنا چاہیے۔

اس کی یہی بات احد قریشی کے دل میں گھر کرتی تھی..... وہ اپنی پہلی پراورٹی پر احد قریشی کو رکھتی تھی۔

اس کا روز خود کے آنے پر پانی دینا، چیزیں سمیٹنا، کپڑے دینا.... یہ باتیں کہنے کو چھوٹی تھی لیکن محسوس کیا جائے تو ان میں فکر مندی پوشیدہ ہے....

ہمارے ہاں ناراضگی میں ہر حد پار کر دی جاتی ہے..... کچھ مرد سمجھتے ہیں کہ خود سے منسلک عورت کا کام کرنے سے چھوٹے ہو جائیں گے... عورت سمجھتی ہے کہ گھر چلانا ہی مرد کا کام ہے بس اور اگر وہ کچھ غصے میں بول رہا ہے تو جواب دینا مجھ پر واجب ہے۔

آہ! تلخ حقیقت ہے پر.... سچ یہی ہے... کوئی جھکنے کو تیار نہیں ہے یہاں... یاد رکھیں زیادہ جھکیں گے تو گر جائیں گے اور اکڑ کر کھڑے رہیں گے تو ٹوٹ جائیں گے۔

ایانے.....! وہ جو اپنے بالوں میں برش پھیر رہی تھی اس کی گھمبیر آواز سن کر اس کی طرف پلٹی دل کے تار الگ چھڑ گئے تھے۔

یہاں آؤ..... اس نے ریموٹ سائیڈ پر رکھتے اسے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایانے نے تھوک نگلا.....نا جانے اب کیا کہنا تھا اس نے ....

احد نے اسے سامنے بٹھا کر آنکھوں میں اتارا....نا جانے کتنے دنوں سے اسے قریب سے نہ دیکھا تھا اور اب جب وہ اس حقیقت کو جان گیا تھا کہ فرہاد زمان کو ایانے ذوالفقار سچ میں نہیں جانتی تھی تو اس کے دل پر ٹھنڈی پھوار پڑی تھی۔

ایانے نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا.....جو ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ایانے کے دیکھتے ہی وہ ہلکا سا مسکرایا تھا.....ایانے ذوالفقار نے جانا تھا کہ مرد کی مسکراہٹ اسے مزید حسین بناتی ہے۔

آپ کو نہیں لگتا ہمیں یہ ناراضگی ختم کرنی چاہیے اس نے ایانے کے ہاتھ تھامے۔

ایانے نے حیرت سے اسے دیکھا.....لیکن دل میں اسے نہایت طیش آیا کہ کیسے اتنے دنوں سے ناراضگی دکھا رہا تھا اور اب .....

نہیں.....! اس نے منہ پھلاتے ہلکا سا جواب دیا۔

ہاہاہا.....اس کا زندگی سے بھرپور قہقہہ کمرے میں گونجا ....

.....

میری بات کا جواب دیے بغیر آئندہ مجھ سے رخ مت موڑنا.....اس کی سزا مل سکتی ہے تمہیں ...

افشان نے واپس اس کا رخ اپنی طرف کرتے کہا۔

مجھے بابا کے پاس جانا ہے.....اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو یہ بول پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی نہیں.....اس وقت تمہارا سب سے زیادہ میرا قریب رہنا ضروری ہے۔

افشان .....

جسٹ کول می شان اوکے...؟

اس نے سر ہلا کر اس کی ایک اور بات کو تسلیم کیا تھا.... یہ وہ اتنے سے جان گئی تھی کہ افشان کو اس کا افشان کہنا پسند نہیں آیا تھا۔

پڑھائی کے لیے سیریس ہو جاؤ.... کیونکہ آگے پڑھنا تو ہے تمہیں کسی بھی حال میں ....

ہمیں نہیں پڑھنا وڑھنا.... آپ کیوں نہیں سمجھتے...اور اب تو ہماری شادی ہو گئی ہے نا ....

وسنڈ میسز (فرق نہیں پڑتا)

ہم نا ایسا کرتے ہیں بے بی لے لیتے ہیں.... پھر میں اس کو سنبھالوں گی تو پڑھائی سے میری جان بھی چھوٹ جائے گی....اور بچے تو اتنے کیوٹ ہوتے ہیں ...

شان...ہے نا ...

وہ اس کی بات سن کر صدمے میں ہی تو چلا گیا تھا۔

تمہیں.... بے بی چاہیے...پاگل ہو گئی ہو... کس نے کہا ہے یہ سب....وہ غصے سے بولا اور واپس اس کی کلائی کو جکڑا۔

کیوں نہیں لینا چاہیے ہمیں بے بی وہ آنکھیں پٹپٹاتے بولی۔

راحیہ..... سیریس ہوں میں.....یہ فضول باتیں کس نے کی ہے تمہارے ساتھ....آج سے پہلے تو کبھی تمہیں یہ خیال نہیں آیا اب کہ اس نے سختی سے پوچھا تو وہ کھسیا گئی .

Posted On Kitab Nagri

مامانے بولا تھا..... وہ معصومیت سے بولی۔

افشان صائمہ بیگم کی شرارت سمجھتا گہری سانس بھر گیا۔

سو جاؤ..... صبح میرے ساتھ اٹھا کرو..... میرے کپڑے کل سے تم مجھے دو گی تیار ہونے کے لیے۔

کیا بس میں ہی آپ کے کام کروں گی...؟ آپ مجھے میرے کپڑے دیں گے...؟

میں دے دوں گا.... اور بھولو مت تمہارے ابھی بھی کام میں ہی کرتا ہوں بال مجھ سے ہی بنواتی ہو روز۔

وہ جانتا تھا اس کے ذہن میں یہ سوال کیوں آیا ہے..... ہر عورت یہ جاننا چاہتی ہے کہ اس سے منسلک مرد کیا صرف اس سے کام کروا کر ہی برتری حاصل کرنا چاہتا تھا.... یا اس کے کام کرنے کی بھی ہمت رکھتا ہے..... اور خود کو چھوٹا نہیں سمجھتا۔

افشان بلوچ مانتا تھا کہ اگر عورت آپ کا ہر کام کر سکتی ہے.... یہاں تک کہ آپ کے جوتے صاف کر سکتی ہے تو آپ کو بھی اسے جوتا پہناتے کوئی عار نہیں محسوس ہونی چاہیے..... آہ! پڑھنے میں افسانوی بات ہی سہی.... لیکن حقیقت میں بہت کم ہی سہی لیکن کچھ مرد اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔

.....

ایا نے کو شک ہوا اس کی دماغی حالت پر..... اس کی آنکھیں باہر نکلنے کے قریب تھی۔

ٹھیک ہے یار..... آپ کا ہی ہوں.... دیکھیں لیکن ایسے تاریں نہیں..... اس نے موقعے کی مناسبت سے ماحول کو نارمل کرنا چاہا۔

اتنے آپ آئے حسین .....

Posted On Kitab Nagri

اس کی ہلکی آواز اس کے کانوں میں پہنچ گئی تھی اب کی بار کا قہقہہ زیادہ اونچا تھا۔

اُفف.....اتنی ہنسی کس بات کی آرہی ہے آپ کو.....اب کہ وہ زچ ہوئی ...

اس دن میرا ایک خواب نہیں سنا تھا آپ نے....احد نے اپنا سر اس کی گود میں رکھا۔

مجھے نہیں سُننا.....ایا نے نے اس کا سر اپنی گود سے ہٹایا.....اس میں یہ ہمت احد قریشی کی نامحسوس محبت نے بھری تھی۔

ایا نے.....آپ کے قریب آنے کا دوسرا طریقہ میں شرط لگا کر کہتا ہوں آپ کو پسند نہیں آئے گا....کافی معنی خیزی لہجہ تھا۔

ایا نے نے اس کا سر واپس اپنی گود میں رکھا تو احد نے اس کے ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھے۔

آج وہ ہر فکر سے آزاد تھا....اس سے منسلک عورت اس کی تھی پور پور ...

اس نے خلیل سے فرہاد زمان کا روم چھاننے کو بولا تھا...اور کافی محنت کے بعد اس کے کمرے سے ایک ڈائری موصول ہوئی تھی۔

اس میں واضح الفاظ میں لکھا تھا کہ ایا نے زولفقار نے کبھی مڑ کر نہیں دیکھا تھا اسے.....وہ اس کا نام تک نہیں جانتی تھی اور ایسی ہزاروں باتیں جو واضح کرتی تھی کہ ایا نے زولفقار فرہاد زمان کا نام تک نہیں جانتی تھی۔

لیکن اس کے ساتھ ہر ورق پر ایا نے زولفقار کے لیے جو جملے لکھے گئے تھے وہ اس نے پڑھ کر بھی نہیں پڑھے تھے ....

کیسا پڑھ لیتا وہ خود سے منسلک عورت کے متعلق کسی مرد کی تعریف اور محبتیہ جملے ....

اس نے اس کو آگ لگا کر جلا دیا تھا.....ہر فکر سے آزاد ....

Posted On Kitab Nagri

بتائیں ایانے نے دھیمی آواز میں کہا اپنا ایک ہاتھ اس سے چھڑاتے اس کے بالوں میں پھیرا تھا۔

اگر وہ سب بھول گیا تھا.... تو وہ کیوں.... جو پور پور اس کے عشق میں ڈوبی تھی۔

.....

امجد !..

جی سر ..

فیصل قریشی کی سب کی فلائیٹ ہے..؟ کی بیڈ پر انگلیاں گھماتا وہ مصروف سے انداز میں بولا۔

کل رات کو سر..... آخر کار وہ واپس آرہا ہے سر.... لیکن نہایت خفیہ طریقے سے۔

ظاہر سی بات ہے مجرم چھپ کر ہی آسکتا ہے..... وہ تمسخرانہ انداز میں بولا۔

سر گرینڈ مارک ہوٹل میں اس کی ایک میٹنگ ہے.... یہ میٹنگ فورن کمپنی سے ہے.... یہ پروجیکٹ اسے دنیا میں پھر سے چمکتا سورج بھی بنا سکتا ہے۔

افشان بلوچ جانتا ہے اس چمکتے سورج کو غروب کیسے کرنا ہے... اس کی زندگی میں ہمیشہ کے لیے رات کیسے لانی ہے۔

اب آرہا ہے تو ایسے تو جائے گا نہیں.... کتا اپنی خصلت نہیں بدلتا نا..... وہ کرسی گھماتا بولا۔

امجد حیران تھا اگر وہ سب جانتا ہوتا ہے پہلے سے ہی تو اس کو کیوں رکھا ہے؟

جی سر واپسی پر اسی ہوٹل کا ایک روم بک کروایا گیا ہے.... اس نے اپنے زرائع سے ملنے والی خبر بتائی۔

اس بار کس ماڈل کو اپروچ کیا گیا ہے..؟ افشان نے اب کی بار امجد کو دیکھتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

امجد نے تھوک نگلا..... مطلب سب اسے کیسے پتا تھا ....

سر .....

اس ماڈل کو وہاں وقت سے نکلوا لینا.... کسی کی عزت ہے یا نہیں اُسے فرق پڑے نا پڑے ہمیں ضرور پڑتا ہے۔

جی سر وہ سمجھ گیا تھا آخر وہ شاندار مرد ایک عورت کو کیسے اپنے کھیل کا مہرا بننے دے سکتا تھا .

کچھ ویڈیو فیصل قریشی پہ میری ادھار ہیں.... بچارے کو دکھائی نہیں میں نے اب تک... وہ مسکراتا اٹھ کھڑا ہوا۔

بس کل جب سلائیڈز کی جگہ اس میٹنگ میں وہ چلنی چاہیے..... کیسے یہ تم بہتر جانتے ہو..... بس پھر فیصل بلوچ کی نام نہاد عزت کا جنازہ سب دیکھیں گے .

پُراسرار مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا ہوا تھا۔

جی سر..... سمجھ گیا۔

پر سر ایک بات کہنا تھا وہ کچھ جھجک کا شکار تھا۔

بولو ....

سر اس کے بعد اسے اندازہ ہو جائے گا کہ یہ سب آپ نے کیا ہے امجد نے ڈرتے کہا۔

ہاں تو...! تمہیں لگتا ہے افشان بلوچ نے ڈرنا سیکھا ہے..؟ وہ آبرو اچکاتا بولا۔

نہیں سر.... امجد سر جھکا گیا نا چاہتے ہوئے بھی وہ اپنا ڈر اس کے سامنے نہ رکھ پایا تھا۔

اس کے چلے جانے کے بعد افشان نے وہ تمام ویڈیو جو کل بقول اس کے دکھائی جانی تھی ایک یو ایس بی میں منتقل کی۔

اور پھر فون اٹھاتے ایک نمبر ملایا۔

Posted On Kitab Nagri

یاد رکھو کل تین میڈیا پرسن اس میٹنگ میں ہونے ضروری ہیں.....ایک دنیا کا حق بنتا ہے اس ابھرتے سورج کے کارنامے دیکھنے کا.....ہاہا

اوکے بوس کام ہو جائے گا !....

فیصل بلوچ یہ بس آغاز ہے.....تمہیں تو وہاں موت دوں گا جہاں تمہیں پانی تک نہ ملے گا۔

.....

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اتباع:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

ام پھر کسی دن نہ بتادوں.....آج تو وہ الگ ہی موڈ میں تھا ہر بات کو مزاح کا رنگ دے رہا تھا۔

جی نہیں !.....

اور کسی دن وقت نہیں ہوا میرے پاس تو...؟اسی لیے ابھی بتادیں...

ایسا کہنا فضول ہے.....کیونکہ آپ کا ہر سیکنڈ بھی میرا ہے...خیر خواب بتادیتا ہوں اتنا اصرار کر رہی ہیں تو...

ایانے نے آنکھیں گھمائیں.....وہ دونوں ایک دوسرے میں گم تھے اس خوابناک ماحول میں۔

آپ اور میں مکمل ہیں ساتھ.....میں آپ کا ہر خواب پورا کرنا چاہتا ہوں ایانے.....ایک گھر بنانا چاہتا ہوں ہمارا.....جہاں ہمیشہ ہنسی کے رنگ دیکھیں....اس نے آنکھیں بند کرتے کہا۔

ایانے نے جھک کر اس کی آنکھوں پر لب رکھے....اس کے چند الفاظ ہی اسے معتبر کر گئے تھے۔

آپ کہاں گھومنے جانا چاہتی ہیں...؟اس نے آنکھیں کھولتے اسے دیکھ کر پوچھا....

وہاں جہاں برف ہو.....خوب برف....جو آسمان سے گر کر ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لے....جہاں پہاڑ دھند میں چھپے ہوں...میں ایسی کسی جگہ پر باہیں کھول کر گھومنا چاہتی ہوں...محسوس کرنا چاہتی ہوں کہ.....

کہ.....

میں کتنی بلیسڈ (blessed)ہوں .....

اس کے بعد ہم ایک بار رب العزت کے گھر ضرور جائیں گے احد....اس نے بات بیچ میں چھوڑتے کہا....

اوکے...!احد نے اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر لب رکھے۔

اس رات ان دونوں نے نا جانے کتنی باتیں کی تھی .....

ایانے کل رات ہمیں ایک دعوت پر جانا ہے....اس کے بعد اس ٹرپ کے لیے روانہ ہوں گے ....

Posted On Kitab Nagri

یہ ٹرپ آپ کی زندگی کا بہترین سفر ہو گا یہ وعدہ رہا احد قریشی کا۔

کونسی دعوت...؟

علیزے نے رکھی ہے.....وہ بولا تو جواب ندارد .....

ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سوچتی ہیں.....وہ جا رہی ہے لندن.....ایک آخری الوداعی دعوت ہے....ہمیں ساتھ مدعو کیا گیا ہے....مجھے امید ہے آپ میری بات کا مان رکھیں گی۔

اس کے ذہن میں ہزاروں سوال ابھرے تھے....لیکن یہ وقت کہی نہ تھا ان سب سوالات کے جوابات طلب کرنے کا۔

ٹھیک ہے....ناچاہتے ہوئے وہ حامی بھر گئی تھی.....اسے واقعی اس کا مان نہیں توڑنا تھا۔

چاند اپنی روشنی بکھیرے پُر سکون تھا....لیکن کل کا چاند ان کے لیے کیسا ہونا تھا وہ دونوں نہیں جانتے تھے۔

یہ ایک دعوت....ان کی زندگیوں سے سکون کو ختم کرنے والی تھی.....اس ایک دعوت پر جانے کا پچھتاوا احد قریشی کے ساتھ ساری زندگی رہنا تھا .....

ایا نے قریشی آج ساتھ تھی....اس کے قریب نہایت قریب....لیکن کل اس کی پہنچ سے اتنا دور ہونے والی تھی کہ وہ اسے ڈھونڈتے شاید خود کو کھو دینے والا تھا۔

.....

میٹنگ حال میں اس وقت خاموشی تھی گہری خاموشی....فیصل بلوچ کا مینیجر سلائیڈز دکھا رہا تھا۔

فیصل بلوچ کو پورا یقین تھا کہ یہ کنٹریکٹ اسے ہی ملے گا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن سلائیڈز کے بعد مینیجر کے ہٹتے ہی کچھ ویڈیوز پلے ہو چکی تھی اور اس حال میں ایک شخص تھا جسے سانپ سونگ گیا تھا۔

منظر کچھ یوں تھا کہ فیصل بلوچ کے کالے دھندوں کی کچھ ویڈیوز تھی جس میں وہ نشہ سمگل کرنے کی بات کر رہا تھا۔

ان ویڈیوز سے بیشک فارن کمپنیز کو فرق نہ پڑتا لیکن پاکستان کا قانون سخت ایکشن لینے والا تھا۔

کچھ تصاویر دیکھے جانے کی بھی قابل نہ تھی کتنی ہی لڑکیوں کی زندگی وہ اپنی حوس سے برباد کر چکا تھا بیشک لڑکیوں کی تصاویر دھندلی تھی لیکن سمجھنے والے سمجھ گئے تھے۔

فیصل بلوچ نے اٹھتے پیشانی سے پسینہ صاف کیا...

کیا بکواس ہے یہ...؟

ابھی تو رکیے فیصل بلوچ صاحب..... آپ کو ان سلائیڈز سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔

آپ کو آپ کے کام سے ہی پرکھا جائے گا فارن کمپنی کے مالک نے کہا چونکہ یہ آپ کا ذاتی معاملہ ہے اس لیے ہم کیا کر سکتے ہیں .....

فیصل بلوچ نے ماتھے پر پڑی سلوٹیں غائب کیں اور انہیں دیکھا جو اب آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔

اس سے پہلے کہ وہ کسی فیصلے پر پہنچتے ان کے فون یکے بعد دیگرے یک دم تھرکے تھے۔

شاید کسی ایک عادکا واسبریٹ ہوتا تو نظر انداز کیا جا سکتا تھا لیکن سب کے جی میلز پر ایک ہی پیغام شو ہو رہا تھا۔

کچھ معلومات کے بعد ایک ویڈیو تھی وہ دس لوگ اب ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

فارن کمپنی کے مالک نے اپنے مینیجر کو اپنا فون دیتے وہ ویڈیو سامنے لگے پروجیکٹر پر اون کرنے کو کہا۔

Posted On Kitab Nagri

چونکہ سب کو ایک ہی پیغام اور ویڈیو ایک ہی وقت پر موصول ہوئی تھی تو سب ساتھ ہی دیکھ لیتے۔

سامنے کا منظر دیکھتے فیصل بلوچ کی آنکھوں میں سُرخی اتری.....

جہاں وہ ایک جانی مانی کمپنی کے مالک کے سامنے بیٹھا تھا....پہلے وہ کمپنی بھی اس ٹینڈر میں حصہ لینے والی تھی لیکن پھر اچانک انہوں نے منع کر دیا تھا۔

.....

صبح کا چمکتا سورج ان دونوں کی قسمتوں کو جگانے والا تھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ایک دوسرے کے قریب خوش تھے مکمل تھے۔

احد آج آپ مجھے ناشتہ بنا کر دیں ایانے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ہوئی بولی۔

کس خوشی میں..؟احد نے بال تولیے سے رگڑتے کہا۔

کیونکہ آج آپ گھر ہیں اور کل رات کو آپ نے زبردستی مجھ سے صلح کی ہے حالانکہ مجھے ابھی ناراض رہنا تھا

ایانے نے اس کے قریب آتے کہا۔

اوا چھا.....تو یہ پلین تھا آپ کا....احد نے جھٹکے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے قریب کیا۔

جی بالکل!اور آج دعوت سے واپسی پر مجھے گھر اتار دیجیے گا ماما تنے دنوں سے یاد کر رہی ہیں مجھے۔

بالکل نہیں.....!احد کے چہرے کی مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی تھی۔

کیوں.....نہیں...؟ایانے نے منہ بسورا۔

کیونکہ مجھے آپ کی زیادہ ضرورت ہے ابھی....احد نے اس کے بالوں سے کیچر نکالتے پینترا بدلا۔

Posted On Kitab Nagri

افففففف.....احد چھوڑیں میرے بال مت کھولا کریں اتنی مشکل سے باندھتی ہوں۔

میں ایسے ہی کھولوں گا اس کے دوبارہ باندھنے کے بعد وہ اب پھر کھول چکا تھا۔

چلیں ناشتہ بنائیں بھوک لگی ہے ایانے نے تنگ آکر کہا۔

لیکن کیوں بھئی! میں کیوں بناؤں....اچھا ایسے کرتے ہیں باہر سے منگوا لیتے ہیں احد نے حل ڈھونڈا۔

نہیں بنانا ہے تو بتادیں نہیں تو روز کی طرح میں ہی بنا دیتی ہوں کیونکہ مجھے باہر کا نہیں پسند....ایانے نے اس کا حصار توڑتے کہا۔

اوکے....کول بناتا ہوں....تو بتائیں کیا کھانا پسند کریں گی میڈیم...؟احد نے اس کا موڈ خراب ہوتے دیکھ حامی بھری۔

بریڈ آملیٹ بنادیں اور کچھ آپ کے بس کا نہیں ہے ایانے نے پھر سے بال باندھتے کہا۔

جو حکم! احد تھوڑا سا جھکا اور پھر تیزی سے تیسری بار اس کے بال کھول کر جھپاک سے باہر نکل گیا۔

احدددددد.....ایانے کی چیخ اس نے نیچے حال تک سنی تھی...ایک مسکراہٹ مسلسل اس کے چہرے کا احاطہ کیے ہوئی تھی۔

.....

وہاں سب کی نظر سکرین پر تھی جہاں اب ان دو لوگوں کی آواز بھی سنی جا سکتی تھی۔

تمہاری بیٹی کالج گئی تھی شاید آج صبح ساڑھے نو کے قریب امجد علوی....فیصل بلوچ کی آواز گونجی۔

تمہارے کہنے کا کیا مطلب ہے مخالف نے سخت لہجے میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

ام ہم.....کچھ خاص نہیں صرف اتنا کہ بیٹی میں تمہاری جان بستی ہے میں نے سنا۔

فیصل بلوچ مدعے پر آؤ.....امجد علوی نے غصے سے کہا۔

تو چلو گھما پھرا کر بات کرنا مجھے بھی نہیں پسند.....تم اپنی اس ہارفارن کمپنی کے سامنے پیش کی جانی والی سلائیڈز مجھے دو گے۔

ہاہاہا.....اور ایسا میں کیوں کروں گا..؟

کیونکہ اسی میں تمہارا فائدہ ہے .....

جیسا کہ میں نے ابھی کہا تمہاری بیٹی صبح ساڑھے نو کے قریب گھر سے نکلی تھی تو گھر فون کر کے پوچھو کہ پہنچ گئی یا نہیں .....

تمہارا کیا لینا دینا.....اپنے کام سے کام رکھو.....امجد علوی چیخا۔

ہاہا.....کام ڈاؤن یہ بتاتا چلوں کے اس وقت گھڑی شام کے پانچ کا ہندسہ عبور کرنے والی ہے اور جوان بیٹی اب تک نہیں لوٹی مطلب سمجھ ہی گئے ہو گے۔

امجد علوی نے فوراً گھر فون کیا تھا جواب یہی ملا تھا کہ ہیشا علوی آج گھر تو کیا یونیورسٹی بھی نہیں پہنچی۔

سالے...!کیا چاہیے..؟اس نے فون سامنے پھینکتے فیصل بلوچ کا کالر تھاما۔

تیری وہ فائل جو فارن کمپنی کے کنٹریکٹ کے لیے دی جانی ہے.....بس یہی اور تیری لڑکی شام سات گھر ہو گی تیرے۔

نہیں...!میرے بیٹے کا خواب ہے یہ پراجیکٹ .....

ٹھیک ہے ہیٹار کھ لے پھر.....بیٹی ویسے بھی سالی کمال ہے .....

Posted On Kitab Nagri

زبان سنبھال کر بات کر فیصل بلوچ.... مت بھول تیری بھی بیٹی ہے۔

اس وقت تیری بیٹی کی بات ہو رہی ہے جو میرے بندوں کے ہاتھ میں ہے۔

فیصل بلوچ چھوڑ دے اسے اس کی بہت بھاری قیمت چکانی پڑے گی تجھے امجد علوی کے ہاتھ کانپے تھے کیونکہ معاملہ اس کی بیٹی کا تھا۔

امجد علوی نے مینیجر کو بلا کر فائل فیصل بلوچ کے ہاتھ میں تھمائی..... یہ میرے بیٹے کا خواب تھا کسی کی محنت چھین رہا ہے تو شاید رکھنا یہ فائدہ تجھے بھی نہ پہنچائے گی۔

ہاہاہا..... !شکریہ چلتا ہوں اب .....

رکو! میری بیٹی جب تک گھر نہیں پہنچے گی تو یہاں سے ایک قدم بھی نہیں باہر نکال سکتا امجد علوی بولا۔

بولا نہ سات بجے ....

تو ٹھیک ہے یہ فائل بھی تجھے سات بجے ملے گی کچی گولیاں امجد علوی نے بھی نہیں کھیلیں تھیں۔

فیصل بلوچ نے فون ملاتے کان کے ساتھ لگایا..... امجد علوی کو گھر سے فون آ چکا تھا کہ عیشا علوی پہنچ چکی ہے۔

ویڈیو کے ختم ہوتے ہی سب کھڑے ہو چکے تھے۔

.....

فارن کمپنی کے لوگوں کو سب ٹرانسلیٹ کر کے بتایا جا چکا تھا۔

فیصل بلوچ ایک جگہ کھڑا تھا نام نہاد عزت کا تو جنازہ نکل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فارن کمپنی کے لوگ اسے ذلیل کر کے ایک کیس فائل کروا کے جا چکے تھے، یہ کیس اب یقیناً امجد علوی کو ملنے والا تھا۔

فیصل بلوچ نے وہاں کھڑے کھڑے جانا تھا کہ شکست کسے کہتے ہیں۔

امجد علوی بھی اپنا کیس وائر کر چکا تھا.....ایک رپورٹ یشا علوی اس کے نام کی کٹوا چکی تھی۔

اس کے گھر جاتے ہی دروازے پر پولیس کھڑی تھی سب سے بھاری کیس راحمیہ افشان بلوچ کے نام کا تھا۔

فیصل بلوچ نے اپنے سارے ذرائع لگا لیے تھے لیکن اس بار وہ کامیاب نہیں ہو پایا تھا۔

کیونکہ اس بار کا کیس افشان بلوچ کی طرف سے تھا راحمیہ بلوچ کے نام سے۔

سالے تو نے اچھا نہیں کیا.....اس چڑیا کے تو پر میں ایسے کاٹوں گا کہ دوبارہ کبھی اڑنے کے قابل نہیں رہی گی۔وہ اس سلاخوں کے پیچھے ان دونوں کو کوس رہا تھا۔

افشان بلوچ کو خبر ملتے ہی ایک ٹھنڈی پھوار اس کے دل پر پڑی تھی۔

نیوز چینلز پر ایک ہی خبر بار بار نشر کی جا رہی تھی۔

راحمیہ نے کمرے میں داخل ہوتے اسے ڈھونڈا جو صوفے پر لیٹا نیوز دیکھ رہا تھا۔

کھانا کھائیں ماما بلا رہی ہیں....وہ اس کے پاس آتی بولی جس کی مسکراتی نظریں ٹی وی پر تھیں۔

ٹی وی پر چلتی نیوز کو دیکھا تھا اس نے پہلے لیکن سن اب رہی تھی وہ دھیان سے۔

اس شخص کا چہرہ کیسے بھول سکتی تھی وہ.....اس نے ایک نظر افشان کو دیکھا جو اب اسی کی طرف متوجہ تھا۔

یہ .....

ہاں وہی ہے !....

Posted On Kitab Nagri

افشاں نے اسے کھینچتے اپنے ساتھ لٹایا۔

لی.... کن..... لیکن.... خوف پھر سے حاوی ہوا تھا کہ اس کی زبان پھر سے لڑکھڑاہٹ کا شکار تھی۔

.....

ناشتہ کر لیا تھا.... اس کے بعد احد نے اپنا آفس کا کچھ کام کیا تھا اور ایانے نے رات کو جانے کے لیے تیاریاں۔

اپنے لیے وہ ساڑھی منتخب کر چکی تھی پہننی نہیں آتی تھی لیکن شوق کا جوش تھا۔

سات بجے وہ دونوں تیار ہونا شروع ہوئے تھے اور پچھلے آدھے گھنٹے سے احد بیزار سا بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا جو واش روم میں پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے بند تھی۔

ایانے اب میں اندر آجاؤں گا اگر تم باہر نہ آئی تو.... اس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔

احد.... پلیز دس منٹ.... ہر بار کی طرح اس کی آواز آئی تھی۔

احد نے غصے سے ڈریسنگ روم کا دروازہ کھولا اور اندر گھسا۔

اس کا خیال تھا کہ میڈیم واش روم میں ہوں گی لیکن چونکہ ڈریسنگ روم اٹیچ تھا اس لیے وہ وہاں ہی آئینے کے سامنے موجود تھی۔

اس کی حالت دیکھ کر احد کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا تھا۔

وہ میک اپ کر کے ساڑھی ہاتھ میں لیے کھڑی تھی جو آدھی باندھ رکھی تھی آدھی نیچے زمین میں اس کے پاؤں میں پڑی تھی۔

اس کا روہانسی چہرہ دیکھ احد قریشی نے اپنی ہنسی روکی تھی مشکل سے۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے یہ پہننے کا سوچنا ہی نہیں چاہیے تھا وہ جھنجھلا گئی تھی۔

تب سے اب تک احد قریشی نے اسے دھیان سے دیکھا تھا بلیو کلر کی ریشمی ساڑھی تھی جو پلین تھی پلو پر فیبرک پینٹ کیا گیا تھا۔

بلاؤز پر کڑھائی کی گئی تھی جو اس کے سراپے پر کافی جچ رہا تھا پیچھے کی ڈوریاں کھلی تھیں۔

اب کچھ نہیں ہو سکتا..... آپ رکیں میں کچھ اور پہن کر آتی ہوں وہ ہاتھ میں پلو اٹھاتی آگے بڑھی۔

اہم ہم..... رکو میں مدد کرتا ہوں احد قریشی کو وہ اسی میں حسین لگی تھی۔

آگے بڑھتے پہلے اس کی پیچھے کی ڈوریاں باندھی اس کی انگلیاں ایانے کی گردن پر مس ہوئی تھی۔

پھر آہستگی سے اس کا پلو اس کے گرد گھماتے اس نے بھی کافی وقت لیا تھا۔

پہلے جو ایانے شرما رہی تھی اب اسے ناآتے دیکھ اس پر غصہ ہو رہی تھی وہ رات کے نو بجا چکے تھے۔

احد قریشی نے اس کا غصہ دیکھتے اسے گھورا..... تو اس نے خاموشی سادھی..... وہ اس کے غصہ ہونے سے پہلے تک ہی شیر تھی۔

اور پھر آخر کار آدھے گھنٹے کی احد کی محنت کے بعد ساڑھی اچھے سے باندھ دی تھی اس نے .....

چلو میڈیم تمہاری وجہ سے کنٹالیٹ ہو گئے ہیں... چلو جلدی..... احد نے گھڑی پہنتے کہا۔

رکیں مجھے بال تو بنانے دیں اور جھمکے بھی پہننے ہیں ایانے نے افراتفری میں کلچ نکالتے کہا۔

بالکل نہیں بالوں کو کھول لو..... اور جھمکے نہیں پہننے... کان لٹک جاتے ہیں... کیا حال کر دیتی ہو تم... احد قریشی نے سختی سے کہا تو وہ منہ بسورتی باہر نکل گئی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

تمہاری طرف سے پہلا کیس ہو چکا ہے راحی.....اسی لیے وہ شخص آج وہاں اس جگہ پر ہے۔

اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ایسے چھپ کر واپس آئے گا اور یوں پکڑا جائے گا۔

میں.....مجھ...مجھے نہیں کرنا...کو...کوئی کی...کیس .....

تمہیں لڑنا ہے راحیہ افشان بلوچ.....اپنے لیے آواز اٹھاؤ.....اپنے مجرم کو سزا دلواؤ ....

نہی.....نہیں.....آنسو قطرہ بہ قطرہ چہرہ بھگو رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں.....؟ کیا چاہتی ہو..؟

مجھے... نہی.. نہیں کرنا... یہ سب .....

تم آواز نہیں اٹھاؤ گی تو وہ لڑکیاں کیسے اٹھائیں گی جو یہ سب روز سہتی ہیں..؟

میں نہیں.....اس نے افشان کا بڑھتا ہاتھ جھٹکا تھا۔

تمہارے پاس افشان بلوچ ہے راحمیہ یاد رکھو.....میں سب سنبھال لوں گا اس نے راحمیہ کا ڈر سمجھتے اسے حصار میں لیا۔

وہ...پھر سے.....اس کا خوف سامنے آیا تھا۔

کبھی نہیں..!وہ کبھی تمہارے قریب نہیں آپائے گا اسے ایسا کرنے کے قابل چھوڑوں گا ہی... نہیں .....

افشان بلوچ یہاں غلطی کر رہا تھا جس کی بھاڑی قیمت اسے چکانی پڑنی تھی۔

راحمیہ نے اپنا چہرہ اس کی شرٹ میں چھپایا تھا۔

شششش.....رونا بند کرو راحمیہ.....یہاں تمہیں جانا پڑے گا...سوالات کے جوابات دینے پڑے گے...اس نے ایک دھماکا اس کے سر پر کیا تھا۔

نہیں...! کبھی بھی نہیں وہ چیخی تھی۔

راحمیہ !.....

ہم کبھی بھی نہیں جائیں گے.....آپ واپس لے لیں سب... ہمیں کچھ نہیں کرنا کہیں... نہیں جانا....ہم باہر بھی نہیں نکلیں گے۔

تم یہ سب کرو گی....اور باہر بھی نکلو گی تمہارا داخلہ میں میڈیکل کالج میں کروا چکا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

راحیہ نے ایک نظر اسے دیکھا تھا.....بے یقینی ہی بے یقینی تھی ....

آپ ایسا... کیسے کر سکتے !...

کیوں نہیں کر سکتا.....میں کر چکا ہوں میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا تھا افشان نے اسے اٹھتے دیکھ واپس اپنے ساتھ لٹایا۔

میں نہیں جاؤں گی یہاں سے باہر.....اب کے اس کی آواز میں نہ لڑکھڑاہٹ تھی نہ کوئی خوف۔

اچھا میری بات بھی نہیں مانو گی..؟اس کے حتمی لہجے سے اسے تشویش ہوئی تھی اس لیے لہجہ نرم کیا۔

نہیں !

افشان کو صدمہ لگا تھا۔

یہ میں کہہ رہا ہوں... تم باہر نکلو گی پڑھو گی بھی اور یہ سب ہو گا...یہی میرا آخری فیصلہ ہے مجھے سختی پر مجبور نہیں کرو۔

.....

پارٹی کی چکا چوند ہی کچھ اور تھی ہر طرف بکھرے لوگ، روشنیاں وہ سب دیکھ رہی تھی۔

علیزے نے اچھا ویلکم کیا تھا ان کا اب وہ پھر ان کے پاس آتے باتیں کر رہی تھی بظاہر ان سے لیکن صرف احد قریشی سے۔

آتے ساتھ اس نے ایانے کو گلے لگانے کے بعد احد کو بھی لگایا تھا یہ اپر کلاس میں بیشک ممنوع نہ سہی لیکن ایانے کو ناگوار گزرا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

احد اگر تمہارے ساتھ میں ہوتی تو ہم زیادہ جچتے علیزے نے مسکراتے کمنٹ کیا۔

ایانے کو سانپ سونگ گیا.... احد نے بھی ایانے کے چہرے کو دیکھنا گوارا سے بھی لگا تھا جس کا اظہار اس نے کیا تھا۔

مجھے نہیں لگتا..... علیزے کی ہنسی پھیکی پڑی ہاں وہ ساتھ مکمل ہی تو لگتے تھے۔

She looks damn perfect with me... Isn't she....???

یہ کمنٹ میری ساتھی دوست کا تھا اس نے کھسیاتے کہا۔

ان کے تقریباً سارے دوست ہی آج کی دعوت میں مدعو تھے۔

آؤ احد سب آئیں ہیں آج میں ملاتی ہوں تمہیں ان سے... اس کے بعد تو میں چلی جاؤں گی علیزے نے اسے ساتھ کھینچتے کہا۔

اوکے !ایانے آپ یہاں بیٹھیں میں آتا ہوں اس نے ایانے کو ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور چلا گیا۔

ایانے نے اس کا علیزے کے ساتھ جانا شدت سے محسوس کیا تھا۔

کتنی ہی دیر وہ وہاں بیٹھی رہی تھی اس کے انتظار میں..... اس کا دل اب اداس ہو گیا تھا۔

وہ آئی ہی کیوں اگر اس نے ایسے ہی اسے چھوڑ کر جانا تھا تو اسے لایا کیوں تھا ساتھ اس سے اچھا تھا وہ اپنے ماما بابا سے مل لیتی۔

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ مسلسل خود پر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس ہوا۔

سامنے کے صوفے پر بیٹھا ایک شخص بیٹھا سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑتا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ایانے کو اب غصہ آنے لگا لیکن خاموش رہی .....

Posted On Kitab Nagri

یقیناً آپ کو اس وقت میرا یہاں بیٹھنا برا لگا ہے... ؟ رایان درانی بولا۔

نہیں یہاں کوئی بھی جگہ میری ذاتی نہیں ہے اس لیے مجھے فرق نہیں پڑتا۔

ایانے نے اس پر سے نظریں ہٹاتے کہا رایان درانی اس کی حاضر جوابی کا قائل ہوا تھا۔

.....

سر! ندیم درانی سر کا فون ہے آپ کو گھر آنے کا کہہ رہے ہیں اس کا سیکرٹری پاس آتا بولا۔

پاپا سے بولو ایک نہایت ضروری میٹنگ ہے جس میں اس وقت بزی ہوں اس نے معنی خیزی سے کہا ایانے نے سن کر بھی ان سنا کیا۔

اوکے سر !

آپ یہاں کس کے ساتھ آئیں ہیں اس کی طرف سے دوسرا سوال آیا تھا۔

آپ کو نہیں لگتا ہم ایک دوسرے کو نہیں جانتے تو یہ پرسنل سوال کس لیے.. ؟ اب کہ ایانے نے سخت لہجے میں کہا۔

ہاہاہا! اوکے کول! مت بتائیں لیکن آہستہ بولیں لوگ متوجہ ہوں گے تو آپ کے لیے مسئلہ ہو گا وہ دلکشی سے مسکرایا۔

ایانے نے دیکھا وہ پچیس چھبیس سالہ شخص آنکھوں پر چشمہ لگائے خوبرو تو تھا لیکن پراسرار شخصیت کا حامل تھا اس نے سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑا.... مسلسل دھویں سے ایانے کو کھانسی شروع ہو گئی تھی۔

اب وہ مسلسل کھانس رہی تھی چونکہ فاصلہ زیادہ نہ تھا اس لیے دھواں اسی کی طرف جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

احد قریشی جو سامنے سے آرہا تھا اسے دیکھتے اس کی طرف بھاگا۔

اس نے ایانے کو کھڑا کیا اور اپنے ساتھ لگایا..... سامنے بیٹھے شخص کے ماتھے پر شکنیں بڑھی تھیں۔

احد جو ابھی وہاں آیا تھا اسے ہی دیکھنے اسے ایسے کھانستے دیکھ الٹے پاؤں اس کی طرف دوڑا تھا۔

اس نے یہاں وہاں دیکھا سامنے ہی ایک شخص آنکھوں میں غصہ لیے سگریٹ سلگا رہا تھا۔

وہ سگریٹ دیکھتے معاملہ سمجھ گیا تھا۔

آپ کو تھوڑا علیحدہ جگہ پر اس کا استعمال کرنا چاہیے کچھ لوگوں کو اس سے الرجی بھی ہوتی ہے احد نے سخت لہجے میں کہا اور ایانے کو پانی پلایا۔

اس شخص نے فوراً اپنا سگریٹ نیچے پھینکتے بجھایا تھا اسے برا لگا تھا سامنے موجود ہستی کو تکلیف پہنچا کر ....

اور ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ رایان درانی کو کسی چیز سے برا لگا تھا نہیں تو وہ کہاں لوگوں کی پرواہ کیا کرتا تھا۔

احد اسے ساتھ لگاتے کچھ کہہ رہا تھا اسی وقت کھانا لگ چکا تھا وہ اسے الگ میز پر لے گیا۔

رایان ہمدانی نے اپنے سیکرٹری کو آنکھ کے اشارے سے بلایا۔

یہ سامنے موجود لڑکی دیکھ رہے ہو...؟

اس کی تمام معلومات صبح نو بجے میری میز پر موجود ہوں اس نے ایانے پر نظریں گاڑھے کہا۔

اوکے سر! سیکرٹری کہتا پھر سائیڈ پر ہو گیا تھا لیکن حیران بھی تھا ...

وہ پہلی لڑکی تھی جس کی معلومات اس نے نکلوانے کو کہا تھا نہیں تو باقی لڑکیوں کو وہ خود ڈیل کیا کرتا تھا۔

احد مجھے گھر جانا ہے ایانے نے اسے دیکھتے کہا وہ یہاں اس ماحول میں نہیں رکنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

او کے کھانا کھاؤ میں علیزے کو خدا حافظ بول دوں اور گاڑی سے گفٹس لا کر اسے دے دیں پھر چلتے ہیں اس نے ایانے کے بالوں میں ہاتھ چلا کر اسے تسلی دی۔

ایانے نے کھانے کے دوران لاشعوری طور پر سامنے دیکھا جہاں وہ شخص ابھی بھی وہیں بیٹھا تھا۔

چونکی وہ اس لیے تھی کیونکہ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا.... وہ پراسرار شخصیت لگی تھی ایانے کو جس نے اسے خوف میں مبتلا کیا تھا۔

احد اسے کھانا کھلا کر اٹھا تھا اور علیزے کے لیے وہ جو گفٹس لائے تھے وہ گاڑی سے لینے چلا گیا تھا۔

ایانے نے دیکھا وہ شخص اب اٹھ کر اسی کی طرف آنے والا تھا وہ بھی اپنی جگہ چھوڑتی فوراً اٹھی۔

خدارا! کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں یہاں آ کر..؟ اس نے دل میں سوچا۔

آنکھوں کے کنارے فوراً نم ہوئے تھے وہ یہاں کسی کو بھی نہیں جانتی تھی۔

احد قریشی یہاں آ کر نا چاہتے ہوئے بھی اسے فراموش کر بیٹھا تھا.... وہ اس وقت کیسا محسوس کر رہی تھی خود بھی نہیں جانتی تھی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

میں چلی جاؤں گی آپ کو چھوڑ کر.....مخالف کا انداز اس سے زیادہ نڈر تھا۔

افشان کو لگا اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے .....

کیا بولا ہے..؟اس کی کمر کو جکڑتے وہ تیز آواز میں بولا تھا۔

میں آپ کو،اس گھر کو سب کو چھوڑ کر چلی جاؤں گی اور کبھی واپس نہیں آؤں گی اس نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

افشان نے جھٹکے سے اسے قریب کرتے اس کے ہونٹوں سے یہ الفاظ چنے تھے۔

اس کی پہلی قربت تھی جس میں شدت تھی...اور یہ شدت برداشت کرنا راحمیہ بلوچ کے بس کی بات نہیں تھی۔

راحمیہ نے اسے دھکا دیتے خود سے دور کیا تھا....جو سرخ ہوتی نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔

دور جانا ہے...؟پاس آئی ہی کب ہو تم میرے..؟کیا کیا ہے تم نے میرے لیے وہ چیخا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دور جانا ہے تو چلو چلی جانا میں اجازت دیتا ہوں لیکن اس سے پہلے قریب آؤ.....اس نے راحمیہ کے بال کھولتے اسے ایک بار پھر خود پر جھکایا تھا۔

اس کے بال ان دونوں کو ڈھانپے ہوئے تھے.....راحمیہ کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔

اسے دور کرتے افشان نے اس سے حد درجہ قریب کرتے اس کی گردن میں منہ دیا تھا۔

اس کی ہیر ڈ کی چبھن محسوس کرتے وہ مزید کانپی تھی۔

ا...ف...شا...ن...

شان.....

شان.....

وہ مسلسل اسے پیچھے کر رہی تھی اس کے لگاتار آنسو خود پر محسوس کرتے وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹا تھا۔

جو منہ پر ہاتھ رکھے اب رو رہی تھی.....افشان دل میں حد درجہ پشیمان تھا وہ کیا کر گیا تھا لیکن اس کے سامنے ظاہر نہ کیا۔

بہت وقت دیا تھا اسے.....اسے احساس نہیں تھا اس پاک رشتے کا...لیکن افشان بلوچ کو تو تھا۔

اس کا چہرہ سامنے کرتے اس کے سارے بال کان کے پیچھے اُڑسے اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے صاف کیا۔

وہ خوف کی وجہ سے اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی.....خوف اس کا نہیں اس کی قربت کا تھا۔

دیکھو یہاں .....

لیکن وہ اسے کہاں سن رہی تھی۔

ادھر دیکھو اب کے وہ دھاڑا تھا راحمیہ نے فوراً اسے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے تمہاری بہتری کے لیے تمہیں کافی وقت دیا ہے راحیہ..... کیونکہ مجھے تمہیں بکھیرنا نہیں تھا مضبوط کرنا تھا۔

لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ تھوڑا سا مضبوط ہوتے ہی تم سب سے پہلے مجھے دھتکارو گی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

ایک کوریڈور میں وہ کھڑی تھی اور احد کا انتظار کر رہی تھی وہ تھا کہ آ ہی نہیں رہا تھا۔
وہ شخص بھی اب اسے نظر نہیں آیا تھا اس نے آسمان کی طرف دیکھا چمکتے ستارے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھے۔

کبھی کہنے کو بہت کچھ ہوتا ہے
مگر کوئی سننے والا نہیں ہوتا

کبھی سننے والے ہزار ہوتے ہیں
پر ہمارے پاس کہنے کو کچھ نہیں ہوتا

کبھی ہمارے پاس لفظوں کا مجموعہ ہوتا ہے
اور کبھی تلاشنے پر بھی الفاظ نہیں ملتے

کبھی ہماری بات کے ہر لفظ کا کوئی مفہوم ہوتا ہے
اور کبھی کسی گفتگو کا کوئی جواز ہی نہیں ہوتا

کبھی احساسات دل پر حاوی ہو جاتے ہیں

Posted On Kitab Nagri

اور کبھی دل ہر احساس سے عاری ہوتا ہے

کبھی لگتا ہے زندگی رنگوں سے بھرپور ہے
اور کبھی ہر رنگ ہی پھیکا لگنے لگتا ہے

کبھی انسانوں میں ہزار خوبیاں دکھنے لگتی ہیں
اور کبھی ہر شخص ہی بیکار لگتا ہے

کبھی لگتا ہے مسکراہٹ لبوں سے جدا ہی نہیں ہو گی
اور کبھی لگتا ہے مسکراہٹ کے لیے وجوہات کو ڈھونڈنا پڑتا ہے

کبھی مجھے لگتا ہے مجھ سے زیادہ کوئی مطمئن ہی نہیں
اور کبھی مجھے لگتا ہے افسردگی بنی ہی میرے لیے ہے
از قلم سنیہا رؤف۔

اس نے قدم باہر کی طرف بڑھائے کہ احد کو گئے اب تقریباً پچیس منٹ ہو چکے تھے اور اس کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے علیزے بھی کہیں نظر نہیں آئی تھی وہ اپنا بیگ واپس اسی میز سے اٹھاتی باہر کی طرف بڑھی۔
اپنی گاڑی کی تلاش میں اس کی نظریں گھوم رہی تھی اپنی گاڑی کو پہچانتے اس کے قدموں میں تیزی آئی تھی۔
وہاں پہنچ کر اسے سمجھ نہ آیا کہ سامنے کا منظر کیا تھا.....اس کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔

.....

افسوس اس بات کا ہے کہ اتنے وقت میں بھی میں تمہیں خود سے محبت نہیں کروا پایا۔
راحمیہ اب اسے سن رہی تھی خاموشی سے....اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جو حد درجہ سرخ تھیں۔
کاش میں تمہارے حصے نہ آیا ہوتا..... کسی اور کو ملتا تو کم از کم قدر تو ہوتی اس نے اس پر سے اپنا حصار کھینچ لیا تھا۔
اس کی آخری بات پر راحمیہ نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔
تمہیں نہیں جانا باہر..... کچھ نہیں کرنا....اور ہاں مجھے چھوڑ کر جانا ہے تو وہ ہے دروازہ کوئی نہیں روکے گا
جاؤ۔
وہ فوراً اٹھا تھا.....اور اس سے دور ہوا....راحمیہ کا وجود اس وقت زلزلوں کی ضد میں تھا۔
وہ شخص اسے خود سے حد درجہ قریب کر کے اب دور جانے کا کہہ رہا تھا...
وہ سب بھول گئی تھی....کچھ دیر پہلے جو ہوا وہ سب...یہ بھی کہ اسی نے اسے چھوڑنے کو کہا تھا۔
اسے یاد تھا تو صرف یہ کہ وہ شخص اسے خود سے دور جانے کا بول رہا تھا۔
آنسو پھر سے بہے تھے لیکن اب کی بار صاف کرنے والا جا چکا تھا وہ بھی بستر پر گر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

کھڑکی سے آتی ہوا سے ٹھٹھر رہی تھی لیکن وہ بے حس پڑی تھی اب بچی نہیں رہی تھی وہ کچھ دنوں میں اٹھارہ کی ہو جاتی۔

اور اتنا تو وہ سمجھتے تھی اس رشتے کو.....اس کی اور افشان کی ماں نے اتنی تو عقل دے دی تھی اسے۔

افشان نیچے آ گیا تھا کھانا تو کیا ہی کھانا تھا اپنا غصہ کنٹرول کرتے صائمہ بیگم کو مطمئن کرتے باہر سردی میں لان میں بیٹھا تھا۔

باہر کہیں سے دھن کی آواز گونج رہی تھی جس کے چند الفاظ اس کے کانوں میں پڑے تھے۔

نہ میں نے کچھ کہا ہے

نا اس نے کچھ سنا ہے

یہ خواب تو اکیلے

میری آنکھوں نے بُنا ہے

تڑپ ہے صرف میری

غرور بس میرا ہے

نہیں وہ اس میں شامل

قصور بس میرا ہے

تو کیا ہوا جو حال

وہ میرا نہیں سمجھتا

Posted On Kitab Nagri

میرا پیار ایک طرف

میرا پیار ایک طرف

یہ بہار ایک طرف

میرا پیار ایک طرف

.....

ہاں !اس نے کہہ تو دیا تھا کہ جاؤ..... لیکن اگر وہ سچ میں چلی گئی تو..؟

کیا تھا جو اسے اس سے محبت نہیں تھی.... وہ زبردستی کا قائل تو کبھی نہیں رہا تھا تو اب آج کیوں وہ اتنا ری ایکٹ کر گیا تھا۔

اس کی آنکھوں میں افشاں کو اپنا عکس دکھتا تھا لیکن دھندلا.....

آہ!اس نے اپنے بال مٹھی میں بھینچے۔

وہ فوراً اٹھا اور اوپر چلا گیا.... وہ دیکھنا چاہتا تھا راحمیہ افشاں بلوچ کیا کرتی ہے کیونکہ اس وقت وہ خالی تھا۔

وہ اندر داخل ہوا تو وہ بستر پر آڑھی ترچھی پڑی تھی اور رونے سے اس کا وجود کانپ رہا تھا اس نے ہونٹ بھینچے اور کھڑکی بند کی۔

گھڑی پر وقت دیکھا جو گیارہ بجا رہی تھی... بھوک تو مر گئی تھی اس لیے واش روم میں چینج کرنے چلا گیا۔

راحمیہ نے اس کی موجودگی محسوس کر لی تھی لیکن حرکت نہ کی ویسے ہی پڑی رہی۔

وہ چینج کر کے آکر لائیٹس اوف کر کے سائڈ پر جگہ بنا تا لیٹ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے لگا تھا کہ وہ آئے گی اس کے پاس لیکن نہیں تو ویسے ہی پڑی رہی تھی بے حس و حرکت۔

افشان بلوچ نے گہری سانس بھرتے خود کو کچھ شیڈ پڈ کرنے سے روکا اور آنکھیں موندی۔

نیند تو کیا ہی آنی تھی ذہن ساتھ پڑے وجود میں ہی گم تھا۔

اسے ابھی یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ سب اسی کے لیے کر رہا تھا اور وہ اسے چھوڑنے کی بات کہہ رہی تھی۔

ہاں !

اب تک سب اس کے لیے ہی تو کر رہا تھا، اس کے آنے کے بعد افشان بلوچ نے اپنے آپ کو تو بھلا ہی دیا تھا۔

اور آج وہ اسے ہی چھوڑ کر جا رہی تھی.....اس نے فون اٹھایا اور وکیل کا نمبر ملایا۔

اگر یہی بات اس سب کا حل تھی تو وہ اس مسئلے کو جڑ سے کاٹ دیتا یہ کافی تکلیف دہ تھا لیکن .....

اس کی اتنی محنت تھی ان سب کے پیچھے.....پہلے بھی اس نے یہ سب راحمیہ بلوچ کے لیے کر رہا تھا اور اب بھی۔

ہیلو .....

راحمیہ کا وجود بھی اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

یہ کیس واپس لے لو.....ہمیں کچھ نہیں کرنا فیصل بلوچ کے خلاف....اس کی بھاری آواز کمرے میں گونجی۔

راحمیہ پر سکتہ طاری ہو گیا....وہ کیوں کر رہا تھا یہ سب....اس بات کے ڈر سے کہ وہ اسے چھوڑ کر چلی جاتی۔

اس کی آنکھوں سے آنسو ایک بار پھر نکلے تھے....وہ شخص قیمتی تھا بے حد جسے وہ آہستہ آہستہ کھو رہی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اسے لگا وہ ابھی گر جائے گی..... نہیں!!! وہ تو اپنی ذات سمیت گر گئی تھی ایسے جیسے اب دوبارہ نہیں اٹھ پائے گی۔

اس سے منسلک مرد کسی اور کی باہوں میں تھا اس وقت..... اسے لگا یہی زندگی کا اختتام ہے۔

وہ شخص جسے اس نے اس سے زیادہ محبت کی تھی وہ شخص اس سے وفا بھی نہیں نبھا پایا تھا۔

سامنے کا منظر قیامت خیز تھا جہاں علیزے دیوار کے ساتھ لگی تھی اس کے بازو احد قریشی کے گرد لپٹے تھے اور قیامت یہ تھی کہ احد قریشی کے بازو بھی اس کی کمر کے گرد تھے۔

اس کا آدھا چہرہ علیزے کے کندھے پر اور آدھے اس کے بالوں میں چھپا تھا۔

ایان نے جھٹکے سے اپنے چہرے سے لگاتار گرتے آنسو صاف کیے اور قدم قدم ان کے قریب لیے۔

علیزے کی نظر جب اس پر پڑی تو اس کے چہرے کے تاثرات ناہموار تھے۔

احد نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو سرخ تھی لیکن اس سے زیادہ ایان کی آنکھیں سرخ تھیں۔

احد قریشی کی سرخ نگاہوں نے اسے بھاگ کر خود سے دور ہوتے دیکھا تھا۔

ایان..... ایان نے اس کے لبوں نے یہ لفظ بہت مشکل سے ادا کیے تھے۔

اسے سمجھ نہ آیا وہ کیا کرے وہ بس اس قیامت خیز منظر سے دور ہونا چاہتی تھی۔

اس لیے وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی کہاں وہ نہیں جانتی تھی لیکن اسی چکر میں وہ سامنے لگے دروازے سے داخل ہو چکی تھی۔

جس کے ایک سائڈ پر سوئیمنگ پول تھا اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ دیکھ نہ سکی تھی نتیجہ یہی نکلا تھا کہ وہ جھپاک سے اس پانی میں گری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے گرتے ہی آواز پیدا ہوئی تھی..... اندھیرے میں.... وہ شخص جو اپنے کمرے کی کھڑکی کھولے آج کا واقعی سوچتے دھواں پھونک رہا تھا چونکا۔

اور باہر کی طرف آیا.... اس کے ملازم بھی باہر آگئے تھے۔

باہر کی تمام روشنیاں فوراً اون کی گئی تھیں۔

سر کوئی اندر آگیا ہے پیچھے کے دروازے سے وہ گاڑی اندر کرنے کے لیے کھولا گیا تھا گارڈ بھاگا آیا تھا۔

رایان ہمدانی نے سامنے موجود وجود کو دیکھا جو پانی میں اب ہاتھ مار رہی تھی اسے یقین نہ آیا کہ جس کے بارے میں وہ سوچ رہا تھا وہ سامنے موجود تھی۔

اس نے اسے دیکھا جو کنارے پر لگی اب گہرے سانس بھر رہی تھی۔

ملازم نے اس کے بھیگے سراپے کو دیکھتے ایک دوسرے کو معنی خیزی نظروں سے دیکھا تھا۔

دفع ہو جاؤ فوراً سب کے سب.....

اس نے یہ منظر دیکھتے چلا کر کہا تو سب ملازم لرز گئے اور فوراً وہاں سے غائب ہوئے۔

ایا نے ہوش میں آتے ہی مڑ کر اس شخص کو دیکھا تھا جس کی بارعب آواز اس جگہ پر گونجی تھی۔

.....

فرق نہیں پڑتا..... کہ کتنی محنت تھی، کتنا وقت لگا جو بول رہا ہوں وہ کرو۔

لیکن سر کیس فائل ہو چکا ہے اور وہ سلاخوں کے پیچھے ہے..... یہ بہت سٹرونگ کیس ہے وکیل کی آواز بھی اس کے کانوں تک پہنچی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

واٹ ایور .....

ہمیں کچھ نہیں کرنا.....واپس لے لو کیس ...

اور باقی کی لڑکیاں...؟جو وہ کم ہیں..؟

وہ پہلے بھی میرے کہنے پر راضی ہوئیں تھی کوٹ میں جانے کے لیے.....انہیں بھی سمجھا دوں گا کہ گھر بیٹھیں آواز اٹھانے کی ہمت نہیں ہے ان سب میں۔

اس کا اشارہ راحمیہ کی طرف تھا جسے وہ سمجھا تھا کہ سو گئی ہے لیکن وہ سن رہی تھی سب۔

او کے کام ہو جانا چاہیے اور کال کاٹ دی گئی افشان نے آنکھیں بند کر کے کھولی۔

کچھ دیر بعد اس نے ساتھ لیٹے وجود کو قریب کھینچا جو اس کے لیے بے حد ضروری تھا۔

"راحمیہ افشان بلوچ جس دن تم مجھ سے دور ہو گئی اس دن میں سب جلا کر راکھ کر دوں گا، تم نے ابھی بس میری محبت دیکھی ہے میری شدت اور ضد نہیں"۔

راحمیہ نے اندھیرے میں آنکھیں میچی.....اور سانس روکا کیونکہ وہ اس کے بالوں میں منہ دیے سو گیا تھا۔

وہ صبح تک کچی نیند میں رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی وہ جاگے اور وہ اس سے دور ہو جائے۔

پہلی بار اس کے دل میں افشان بلوچ کو کھونے کا ڈر بڑھا تھا.....ہاں اب تک وہ اس کے پیچھے پاگل ہوا تھا۔

آج راحمیہ بلوچ کے دل کی دھڑکنوں نے اس بات کا اقرار کیا تھا کہ وہ افشان بلوچ کے ساتھ ہونے سے ہیں۔

اس نے کھلی آنکھیں بند کی کیونکہ وہ اٹھ چکا تھا اسے شائستگی سے خود سے دور کیے وہ واش روم میں بند ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ پہلا دن تھا جب اس نے راحیلہ کے ماتھے پر بوسہ نہیں دیا تھا اور یہ بات اس نے شدت سے محسوس کی تھی۔
ڈوبتے دل کے ساتھ اپنا منہ اس نے اسی کے تکیے میں دیا.....اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ افشان بلوچ خفا ہے اس سے۔
کل اس کی شدت کا ایک مظاہرہ کل رات دیکھ چکی تھی.....نا جانے اس کی ضد کیسے برداشت کرتی۔
اس نے گہری سانس بھرتے خود کو آج کے دن کے لیے تیار کیا.....اسے راضی کرنا تھا اس شخص کو۔

.....

وہ تیار ہو کر جا چکا تھا نیچے بنا یہ دیکھے کہ وہ بھی اٹھ کر بیٹھ چکی ہے۔
راحیلہ نے کپڑے نکالے.....آج اس نے سرخ رنگ کا شفون کا سوٹ نکالا تھا جس کے بازو ہلکی سی نیٹ کے تھے اس نے جان کر یہ بازو پہنے تھے۔
نہا کر بنا بالوں کو برش کیے وہ سکھا کر باندھ چکی تھی لوشن لگاتی وہ نیچے چلی گئی۔
جہاں وہ اور صائمہ بلوچ بیٹھے ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف تھے۔
صائمہ بلوچ ان دونوں کی خاموشی محسوس کر چکی تھی لیکن انہیں ٹوکنا مناسب نہ لگا۔
افشان نے اسے دیکھا نہیں تھا لیکن سامنے کھڑے ملازم کو یہاں دیکھتے دیکھا اس نے اچٹ نظر راحیلہ کو دیکھا۔
جو بنا دوپٹہ کے خود سے لاپرواہ بیٹھی تھی.....ایک تو سردی تھی وہ شفون کا سوٹ پہنے بنا شال کے بیٹھی تھی ایسا پہلی بار ہوا تھا۔
اس نے ملازمہ کو آواز دی تو وہ جن کی طرح حاضر ہوئی کہ آج افشان بلوچ پہلے والا افشان بنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اوپر سے الماری سے راحیلہ کی چادر لے کر آئیں اس نے سخت آواز میں کہا تو راحیلہ بھی سہمی۔

وہ چادر لا کر اسے تھما چکی تھی جس اس نے بے دلی سے لاپرواہ انداز میں خود پر ڈالا اور پلیٹ میں چمچ ہلانے لگی۔

وہ ملازم افشان کی سرخ نگاہیں خود پر محسوس کرتے جا چکا تھا۔

صائمہ بلوچ کا بھی فزیو سیشن شروع ہو گیا تھا انہیں بھی ملازمہ آہستہ آہستہ چلاتی لان میں لے گئی۔

اب وہی دو بچے تھے جو ایک دوسرے سے بظاہر تو انجان بیٹھے تھے لیکن دھیان ایک دوسرے کی طرف ہی تھا۔

سلیقے سے ناشتہ کرو.... مسلسل اسے چمچ ہلاتے دیکھ وہ آخر بول پڑا۔

راحیلہ نے تھوک نگلا اور سیدھی ہو کر بیٹھی اور اسے دیکھا جس نے آج اسے گرم دودھ بھی نہیں دیا تھا۔

وہ گلاس میں ڈال دیں اس نے افشان کے پاس پڑے دودھ کے جگ کو دیکھتے کہا روز وہ چڑتی تھی پینے سے آج خود مانگ رہی تھی۔

افشان نے اپنے ہی گلاس میں اسے ڈال کر دیا جسے اس نے آدھا پیا تھا آدھا روز کی طرف تھوڑا تھا جو افشان نے پیا تھا۔

وہ اٹھ کر اوپر اپنا سامان لینے چلا گیا تو وہ بھی اس کے پیچھے گئی جہاں وہ گھڑی پہن کر اب بال بنا رہا تھا۔

میرے بھی بال بنا دیں وہ اس کے پاس جاتی منمنائی۔

بچی نہیں ہو اب کہ بال تک نہ بنا سکو.... اس کی سخت آواز سے وہ ڈری۔

پہلے بھی تو آپ بناتے تھے تو آج بھی بنا دیں ....

پہلے میں پاگل تھا.... اب مجھ سے یہ فضول کے چونچلے نہیں ہوتے وہ سخت الفاظ بول گیا تھا اسے اندازہ بھی نہیں ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

راحیمہ نے لفظ چونچلے سنتے اسے دیکھا اور باہر نکل گئی.....ہاتھ تھے اس کے ایسا نہیں تھا اسے بنانے نہیں آتے تھے بالکل بھی لیکن یہ عادت بھی اسی کی ڈالی ہوئی تھی۔

اس کے جاتے ہی افشان نے برش دور پھینکا.....ڈیم اٹ.....اور باہر نکل گیا۔

لان میں وہ صائمہ بلوچ کے پاس بیٹھی تھی کہ وہی لازمہ واپس اس کی شال لے کر آئی۔

صاب کہہ رہے ہیں یہ دوبارہ نہیں اترے.....راحیمہ نے سامنے دیکھا جہاں وہ گاڑی میں بیٹھتا گاڑی زن سے بھگا لے گیا تھا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

اسی پراسرار شخصیت کو دیکھتے اس کا سانس سوکھا تھا .....

وہ شخص اس کے قریب آتا نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھا..... ایانے نے اپنے وجود کو دیکھتے آنکھیں میچی۔

رایان ہمدانی واپس گیا اور اندر سے دو ناول لے کر آیا..... یہ پہلی بار تھا کہ اس کی نظر میں کسی عورت کے لیے حوس نہیں تھی۔

اس نے لا کر اپنا ہاتھ اس کے آگے کیا اور اسے باہر نکالا اور ناول دیتے رخ پھیرا۔

ایانے نے خود کو ناول میں لپیٹا اور گھٹنوں کے گرد بازو باندھ کر اپنا سر اندر کیا..... اس کی سسکیاں وہاں گونج رہیں تھی۔

ایک ٹوٹا شخص کیسا ہوتا ہے کوئی اس وقت ایانے زولفقار کو دیکھ کر پہچان جاتا۔

وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی..... اس شخص کی ہر غلطی کو معاف کیا تھا اس نے..... ہر ظلم سہا تھا..... اس کی ہر بات پر لبیک کہا تھا ....

اس کے کہنے پر محبت کا اظہار زبردستی کیا تھا..... اس کے آگے اس نے خود کو خاک کیا تھا۔

اور وہ شخص آج اسی عورت کے ساتھ اس کے قریب تھا..... جسے اس کے باپ نے چنا تھا۔

ہاں !

وہ سمجھ گئی تھی سب۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ایانے زولفقار سے شادی صرف اپنے دوست کی قسم کی خاطر کی تھی..... نہیں تو ایک شخص اپنے باپ کے خلاف کیسے جا کر اس عورت کو دھتکار سکتا تھا جس کے ساتھ اس نے ساری زندگی گزاری تھی۔

اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں.....

آہ...!!.....

میں ہی کیوں ہر بار..... احد قریشی میں ہی کیوں...؟اس کی چیخ اس موحول میں گونجی تھی۔

تم تو وفا بھی نہیں نبھا پائے..... محبت تو دور کی بات ہے، میں نے اس دنیا کو بھلا دیا تھا تمہارے لیے، تمہارے ہر ظلم کو ہر سزا کو مانا تھا میں نے اور تم نے کیا کیا؟

میں چلی جاؤں گی تم سے دور..... تمہاری پہنچ سے بہت دور..... تم سزا کے مستحق ہو احد قریشی.... میں سزا دوں گی تمہیں یہ وعدہ رہا۔

اس بار ایانے زولفقار دھتکارے گی تمہیں!!!.....

.....

راحیلہ نے دور تک اس کی گاڑی سے نکلتے دھویں کو نظروں کے حصار میں رکھا تھا۔

بنا وجہ کوئی بھی ہو اور غلطی کسی کی بھی..... آگے بڑھ کر معاملات حل کرنے میں پہل کرنے سے کوئی چھوٹا نہیں ہو گا صائمہ بلوچ نے اسے سمجھایا تو اس نے سر ہلایا۔

شام تک اس نے بس فارغ بیٹھ کر ہی وقت گزارا تھا اب بھی وہ ٹیرس پر کھڑی تھی جب اس کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

اب کی بار راحیہ نے کوئی نوٹس نہیں لیا اور وہیں کھڑی رہی شاں اب بھی نہیں تھی اس کے پاس یہی وجہ تھی کہ اس کے ہاتھ اور پاؤں برف بنے تھے۔

وہ صائمہ بیگم سے مل کر اوپر آیا نیچے سے اسے وہاں کھڑے دیکھ چکا تھا۔

واپس آتے چیزیں رکھتے بھینچے لبوں اور مٹھیوں سے اس کی طرف بڑھا اور جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف موڑا۔

اتنا تو میری بات کا مان رکھو راحیہ افشان بلوچ..... کہتے اس نے چادر اس پر پھینکی تھی۔

راحیہ نے گہری سانس بھری..... وہ اسے اور ناراض کرتی جا رہی تھی۔

کھانا کھائیں گے.....؟ وہ بہت بے تکا سوال پوچھ چکی تھی۔

افشان نے اسے دیکھا اور بنا جواب دیے چینج کرنے چلا گیا راحیہ نے ہونٹ کاٹے۔

آج وہ کافی تھک چکا تھا اس لیے کھانا کھا کر واپس اوپر آ گیا اور لیٹ گیا کافی کی شدید طلب کے بعد بھی اس نے راحیہ کو بنوانے کا نہیں کہا تھا۔

راحیہ نے اسے دیکھتے قدم اس کی طرف بڑھائے..... دل اندر سے لرز رہا تھا لیکن پہل کرنی تھی۔

شان...! دھیمی آواز میں مخاطب کیا گیا۔

شان..... سنیں !

اس وقت نہیں راحیہ میرے سر میں درد ہے اور میں سونا چاہتا ہوں اس کی جھنجھلاتی آواز گونجی۔

راحیہ لائیٹ اوف کرتے اپنی جگہ پر لیٹ گئی لیکن نیند کہاں آنی تھی اس سے منسلک مرد اس سے ناراض تھا۔

وہ جھنجھلاتے اٹھ کر بیٹھی اور اس کی طرف دیکھا جو اب اپنی انگلیوں سے کنپٹی سہلا رہا تھا۔

راحیہ نے اسے دیکھتے کچھ سوچا اور کمرے سے نکل گئی اور چائے بنا کر لائی۔

Posted On Kitab Nagri

ٹرے میں چائے کے کپ کے ساتھ پین کیک اور پانی کا گلاس بھی تھا۔

لائٹ اون کرتے اُسے اٹھنے کا اشارہ کرتے چائے اسے تھمائی۔

اس کا یہ عمل افشان بلوچ کے دل میں گھر کر گیا تھا اس لیے خاموشی سے کپ تھاما۔

اپنی نہیں لائی...؟

آپ کو بھول گیا ہے ہمیں نہیں پسند.... اسنے منہ بسورتے کہا۔

.....

ایکسکیوزمی!

اس شخص کو ایانے کا رونا پسند نہ آیا تھا اس لیے اسے متوجہ کرنا چاہا۔

ایانے نے سرخ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

کافی سردی ہے باہر..... آپ اندر چلیں وہ ہچکچایا.....

آج رایان درانی ہچکچایا تھا کسی لڑکی سے مخاطب ہونے پر۔

ایانے نے آہستہ سے سر ناں میں ہلایا اس وقت اس کا دماغ کام نہیں کر پا رہا تھا.... وہ یہ تک بھول گئی تھی کہ کسی انجان کے گھر تھی۔

ٹرسٹ می!

آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا...! اندر آدھی سرونٹس فی میل ہیں وہ اس سے فاصلہ رکھتے گھٹنوں کے بل بیٹھتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن ایا نے اس وقت وہاں سے نہیں اٹھنا چاہتی تھی۔

آپ مجھے گھر چھوڑ سکتے ہیں میرے..؟

اس نے سرخ نگاہوں کا زاویہ گیٹ کی طرف موڑتے پوچھا۔

یہ پہلی بات تھی جو اس نے رایان درانی سے کی تھی.....اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔

اس کی آواز کی گونج کئی لمحوں تک رایان درانی کو خود میں سنائی دی تھی۔

یہ آواز اسے سکون دے گئی تھی.....پر کیوں..؟

وہ نہیں جانتا تھا....وہ ایسا تو کبھی نہیں رہا تھا...تو کیوں آج ایک لڑکی کے آنسوؤں سے پگھل گیا تھا۔

او کے آئیں..؟

اس نے لمحے بھر سوچنے کے بعد کہا اور ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا بولا۔

وہ اٹھ کر اب گاڑی کے پاس کھڑی تھی ٹاول اب بھی لپیٹ رکھے تھے لیکن اتنی ٹھنڈ کے باوجود بھی اس کا جسم کانپ نہیں رہا تھا۔

رایان درانی نے اشارے سے ڈرائیور کو سائیڈ پر ہونے کا کہا اور اس کے لیے آگے کا دروازہ کھولا۔

وہ سب نظر انداز کرتی پیچھے کا دروازہ کھولتی بیٹھ گئی۔

ڈرائیور ہونق بنا گاڑی کے پچھلے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا اور اس لڑکی کو جو ان کے مالک کی تزلیل کر چکی تھی۔

وہ انتظار میں تھا کہ رایان درانی اب پھٹا لیکن اس کا انتظار انتظار ہی رہا۔

رایان درانی گھوم کر دوسری طرف سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی کھلے دروازے سے باہر نکالی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

افشان نے دھیان سے دیکھا وہ صبح والے اسی سرخ جوڑے میں تھی۔

کپڑے چینج کرو.....

اور کل سے سویٹر اترا نظر نہ آئے تمہارا مجھے اس کے کیئر کرنے کا انداز بھی آج سخت تھا۔

توبہ یہ تو مجھے سالم ہی نگل جانے کا ارادہ رکھتے ہیں.... اف ابھی تو ہمارے بچے بھی نہیں ہوئے وہ خود سے سوچتی بولی۔

پھر احساس ہوتے ہی اپنی ہی سوچ پر استغفار کیا .....

وہ چینج کر کے منہ دھو کر واپس آئی تو وہ بھی لیٹ چکا تھا۔

اس نے اس کے قریب بیٹھتے اس کا سر اپنی گود میں رکھا اور اپنے چھوٹے ہاتھوں سے اس کا سر دبانے لگی۔

وہ جو اسے منع کرنے لگا تھا ....

سکون محسوس ہوتے ہی خاموش ہو گیا لیکن اس کے ہاتھ کافی ٹھنڈے تھے۔

اس لیے اپنے گرم ہاتھوں میں انہیں تھاما.... راحیہ کے دل کی دھڑکن بڑھی تھی لیکن افشان کی آنکھیں بند تھیں۔

اس کے ہاتھوں کا ٹمپریچر نارمل ہوتے ہی اس کے ہاتھ چھوڑے تھے۔

راحیہ نے اس کا سر دوبارہ دبانا شروع کیا اور لمحے بعد وہ جھجکتی اس پر جھکی تھی اس کی دونوں بند آنکھوں پر لب رکھتے وہ پیچھے ہٹی۔

افشان نے اس کی گود سے سر ہٹا کر اپنے تکیے پر رکھ لیا تھا.... اب کی بار پشیمانی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

راحیہ نے پیچھے سے اس کے گرد اپنے بازو باندھے اور اونچے ہوتے سر اس کے کندھے پر ٹکایا۔

شان !...

لوگوں کو محبت ہوتی ہے یا کوئی پسند ہوتا ہے لیکن آپ ان سب سے بڑھ کر ہیں..... میں نے آپ کے ساتھ رہ کر دوبارہ سانس لینا سیکھا ہے آپ ضرورت ہیں میری اور ضرورت کبھی ختم نہیں ہوتی اس نے صاف لفظوں میں اپنے دل کا حال بیان کیا تھا۔

ابھی کل آپ کو مجھے چھوڑ کر جانا تھا راحیہ !! اب کہ اس کا لہجہ دھیما تھا۔

راحیہ نے اس کا رخ خود کی طرف تر پے موڑا تھا..... ہم دنیا کی ہر چیز چھوڑ سکتے ہیں لیکن اس شخص کو نہیں جس نے ہمیں چاہا ہے۔

" آپ قیمتی ہیں ہمارے لیے بہت قیمتی "

افشان نے اسے دیکھتے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور پھر اسے گھورا۔

بال برش نہیں کیے تھے صبح..؟

ہاں ! وہی تھا جو اس کی ہر چھوٹی بات کا خیال رکھتا تھا۔

نہیں!

کیوں؟

آپ نے کیوں نہیں باندھے تھے..؟

اف راحیہ بڑی ہو جائیں..... کل کو ہماری بیٹی کے بھی لگتا ہے مجھے ہی باندھنے پڑے گے کیونکہ اس کی ماں تو خود مجھ سے بندھواتی ہے اس نے جھنجھلاتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

راحیمہ کا چہرہ سرخ قندھاری ہوا تھا جسے افشان بلوچ نے مسکرا کر دیکھا تھا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

یہ پہلا سفر تھا جو اس نے احد قریشی کے بغیر کیا تھا.....اس کا دل ہر جزبات سے عاری تھا۔

گاڑی میں ایک وجود تھا جس کے دل نے دھڑکنے سے انکار کیا تھا....اور ایک تھا جس کا دل سو کی سپیڈ سے دور رہا تھا۔

ایا نے زولفقار کی خوشبو پوری گاڑی میں چھائی تھی جسے رایان درانی نے گہرا سانس بھرتے اپنے اندر اتارنا چاہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے دھیان میں تھا کہ گاڑی کے ٹائر جھٹکے سے چرچرائے۔

رایان درانی نے ہونٹ بھینچے جہاں ایک لڑکی سڑک پار کرنے کے چکر میں اس کی گاڑی کے آگے آگئی تھی۔

وہ جو دوبارہ گاڑی سٹارٹ کر کے نکلنے لگا تھا.....

پیچھے وہ نہ بیٹھی ہوتی تو باہر نکل کر اس لڑکی کا دماغ اچھے سے سیٹ کرتا۔

وہ لڑکی طیش کے عالم میں آگے آئی اور اس کی طرف کا دروازہ کھٹکھٹایا ...

اس نے بیزاری سے شیشہ نیچے کیا۔

اوئے اندھے ہو؟

نظر نہیں آتا.....اتنی بڑی گاڑی چلانی نہیں آتی تو یہ بڑے لوگ ناجانے تم لوگوں کو ڈرائیور کیوں رکھتے ہیں..؟

وہ آنکھوں کا چشمہ ہٹاتے بولی۔

تمیز سے آہستہ آواز میں بات کرو اور فوراً سے پہلے رفع دفع ہو جاؤ.....وہ گرایا۔

اچھا!!.....

اور جو میرا اتنا نقصان کیا ہے لارڈ صاحب نے وہ کون تمہارا پھوپھا بھرے گا.....؟

اس نے سڑک پر اپنے تھیلے سے باہر آئے ٹماٹروں کو دیکھ کر کہا۔

رایان نے اپنی نظر پیچھے دیکھا جہاں وہ آنکھیں موندے پڑی تھی...اپنے والٹ سے پیسے نکالے اس لڑکی کے آگے کیے۔

یہ لو اور نکلو.....تمہاری قسمت اچھی ہے کہ بچ گئی ہو وہ دھاڑا۔

Posted On Kitab Nagri

دانین اس کے خوف سے کانپی تو تھی لیکن لمحے کے لیے اور اس کے پیسے دیکھتے دوسری طرف سے آئی اور دروازہ کھولا۔

رایان درانی نے ماتھے پر سلوٹیں لیے اسے دیکھا..... آج اگر وہ اکیلا ہوتا تو اس لڑکی کو اس کی اوقات بتاتا۔

وہ لڑکی سارے ٹماٹر اور مٹر اندر ڈالتی اپنا تھیلا لیے آگے اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی۔

یہ ناپیسوں کا رعب کسی اور کو دکھانا..... یہ اگلی سڑک کے کنارے گھر ہے وہاں اتارو کیوں کہ تھیلا تو تم میرا پھاڑ ہی چکے ہو۔

یو.....

رایان نے کچھ سخت کہنے سے خود کو روکا اور نہایت ضبط کے ساتھ اس کی بتائی سڑک کے کنارے گاڑی کو روکا۔

وہ اس کے دیے پیسے جو سامنے پڑے تھے ان میں سے ایک سو کا نوٹ اٹھایا۔

اپنا پرس کھولا اور باقی اسّی روپے واپس رکھے..... یہ جو تم نے میرا تھیلا پھاڑا ہے نا یہ بیس کا ملتا ہے اب۔

اور دانین اپنا ایک پیسہ نہیں چھوڑتی وہ اسے دیکھتی غصے سے بولی۔

جسٹ شٹ اپ!

اترو فوراً اس سے پہلے میں کچھ غلط کر جاؤں رایان درانی نے ہاتھ سے اسے دفع ہو جانے کو کہا تو وہ بھی اتر گئی۔

باہر نکلتے اس کی گاڑی کو ایک ٹانگہ رسید کرتی سامنے بنے چھوٹے سے گھر میں گھس گئی۔

.....

آئم سوری! ہمیں ویسا نہیں کہنا چاہا تھا اس نے بل آخر اعتراف کر ہی لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

راحمیہ افشان بلوچ!

ایک بات پلے باندھ لو کہ چاہے ہماری کتنی بڑی لڑائی کیوں نہ ہو جائے تم یہ جانے کی بات نہیں کرو گی..؟

مطلب یہ کمزوری ہے آپ کی؟وہ مسکرائی۔

جسٹ ڈونٹ...!سنجیدہ لہجہ۔

اوکے سمجھ گئی گھوریں مت اب ....

اپنا یاد ہے کیا کیا تھا..؟اس کا اشارہ کس طرف تھا وہ سمجھ کے بھی انجان بن گیا۔

کیا کیا تھا..؟

زیادی بنیں نہیں شان.....میں ماما کو بتادوں گی۔

کیا بتائیں گی کہ میں نے آپ کو اتنا پیارا سا بوسہ دیا تھا..؟وہ دلکشی سے مسکرایا۔

راحمیہ نے اسے مسکراتے دیکھ سکون کا سانس بھرا.....یہ تو طے تھا کہ راحمیہ بلوچ کی کمزوری افشان بلوچ کی ناراضگی تھی۔

اف...!اس نے اسی کی شرٹ میں چہرہ چھپایا تو اس کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا۔

شان !..

ہمم؟

کیس واپس مت لیں...اگر آپ چاہتے ہیں ہم لڑیں تو ہم آپ کے لیے یہ بھی کریں گے اس کی بات سن کر افشان نے اس کا چہرہ سامنے کیا۔

نہیں!کسی پریشر میں مت کہیں یہ سب....؟

Posted On Kitab Nagri

نہیں سچ میں ہمیں یہ کرنا ہے..... خود کے لیے نہیں ان لڑکیوں کے لیے جن کے پاس ہر پل ساتھ دینے کے لیے افشان بلوچ نہیں....

سیدھی بات تھی لیکن کافی معنی رکھتی تھی۔

افشان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

لیکن کورٹ وغیرہ میں ہم نہیں جائیں گے اور نہ پڑھیں گے.... اس کی وہی ضد پھر سے شروع ہوئی تھی۔

آپ دونوں کام کریں گی.... نہیں تو پھر آپ کو اندازہ نہیں ہے میری ناراضگی کا ابھی تو مان گیا ہوں تب نہیں مانوں گا۔

آپ ایسا نہیں کریں گے وہ تڑپ ہی تو گئی تھی۔

بالکل میں ایسا ہی کروں گا اس نے اس کے بالوں کی لٹ کو کھینچتے کہا اس وقت اس کی آنکھوں میں جزبات کا سمندر تھا۔

جسے راحیہ بلوچ اچھے سے جان گئی تھی لیکن ہچکچاتی تھی .....

اس نے آگے بڑھتے افشان کی گردن میں منہ دیا کہ اس کی آنکھوں میں مزید دیکھنا اسے کہیں کا نہ چھوڑتا۔

افشان نے اس کے گرد حصار کھینچا اس حصار میں پہلی سی شدت تھی .....

راحیہ کی ہتھیلیاں نم تھی..... اس کے دل کی دھڑکن وہ بخوبی سن سکتی تھی اس لیے فوراً علیحدہ ہوئی۔

ہمیں نیند آئی ہے ....

اس کی آواز اس قدر آہستہ تھی کہ مخالف بمشکل سن پایا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے واپس قریب کرتے اس کے کندھے پر بوسہ دیا....اس ایک بوسے میں کیا کچھ نہ تھا مان، بھروسہ، محبت اور سب سے بڑھ کر عشق۔

اس نے راحیہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے تھے....راحیہ نے ہونٹ ترکیے اور آنکھیں بند۔

شان !...

لیکن اب وہ سن ہی کہاں رہا تھا وہ آہستہ آہستہ آج اس میں کھو گیا تھا.....اس میں کھوتا وہ اسے بھی خود میں گُم کر چکا تھا۔

کھڑکی سے جھانکتا چاند بھی ان دونوں کی آگے والی زندگی کے لیے دعا گو تھا۔

لیکن کل کس نے دیکھا تھا۔

.....

وہ صبح پہلے اٹھ چکا تھا...اسے دیکھا جو اس کے ہی تکیے پر سر رکھے گہری نیند میں اسے اچھی نہیں لگی تھی۔

اس لیے اس کے بالوں کی ایک لٹ کھینچتے اسے اٹھانا چاہا تھا۔

اُم ہم....اس نے افشان کا ہاتھ جھٹکا تھا۔

افشان نے اسے ایسا کرتے دیکھا اپنی بیزاری کے بھرے گلابی گالوں پر زور سے پھیری۔

آہ.....!وہ چیخ کر اٹھی تھی اور اسے دیکھا جو آج کھل کر مسکرا رہا تھا۔

یک دم راحیہ کے آنسو گرتے دیکھ وہ بوکھلا گیا .....

کیا ہوا..؟راحیہ یہاں دیکھو طبیعت ٹھیک ہے..؟اس کے آنسو صاف کرتے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مسلسل روتی اب اسے پریشان کر رہی تھی اس کی کندھے سے سرکی شرٹ واپس جگہ پر لاتے اسے دیکھا جو شو شو کر رہی تھی۔

ہمیں سونا ہے ابھی !...

اف تو ایسے بولا یار.... جان ہی نکال دیتی ہو.... افشان نے اسے گھورتے کہا۔

ویسے میں نے کہا تھا کہ میرے ساتھ اٹھا کرو اور مجھے میری کپڑے دیا کرو.... اور بال بھی اچھے سے برش کر وما سے آئیلنگ کروانا آج۔

ہمم..... اسے نے بند آنکھوں سے جواب دیا۔

افشان اسے دیکھتے مسکرایا.... اگر اس سے کوئی پوچھتا کہ اس کی زندگی میں سب سے قیمتی کیا ہے تو وہ دونوں بنا سوچے ایک دوسرے کا نام لیتے۔

اس پر جھکتے اس کی آنکھیں چومی تو وہ بھی مسکرائی افشان کا اس کی آنکھیں چومنا اسے کافی بھاتا تھا۔

اٹھ جائیں میڈیم! میرے جانے کے بعد سو جانا... افشان نے زبردستی اسے اٹھا کر بٹھایا تو وہ جھولتی اسی کے کندھے پر سر رکھ گئی۔

افشان نے اسے اٹھتے نہ دیکھ واپس تکیے پر لٹایا اور کمفرٹر اوڑھایا اور تیار ہو کر روم کی لائیٹس اوف کی اور نکل گیا۔

.....

رایان درانی نے اس گھر کو غور سے دیکھا تھا.... اور ایک نظر پھر پیچھے دیکھا جہاں وہ اب بھی آنکھیں موندے پڑی تھی شاید غنودگی میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے گھر کے دروازے پر گاڑی روکی جو اس کا سیکرٹری وہاں نکلنے سے پہلے اسے گوگل لوکیشن بھیج چکا تھا۔

ایانے زولفقار آپ کا گھر آگیا ہے گلا کھنکھارتے وہ تیز آواز میں اسے متوجہ کرنے کے لیے بولا۔

لوکیشن کے ساتھ نام بھی اسے ابھی ابھی معلوم ہوا تھا اپنے فون ہر آئے میسج سے۔

ایانے نے سوجی آنکھیں کھولتے اسے دیکھا اور چونکی پھر کھڑکی سے باہر دیکھ کر ایک گہری سانس بھری اور خاموشی سے اتر گئی۔

اب کی بار پھر وہ اس شخص سے مخاطب نہ ہوئی تھی..... جو انتظار ہی کرتا رہ گیا تھا۔

مخالف کئی لمحے وہیں کھڑا رہا تھا اس کے اندر جانے کے بعد بھی پھر گاڑی زن سے بھگاتے اس سیکم سے نکل گیا۔

یہ پہلی ملاقات تھی ایانے احد قریشی کی رایان درانی سے اور رایان درانی کی دانین وجاہت سے۔

وہ آکر شاور اون کرتے ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑی ہو گئی..... لیکن اس کے وجود میں لگی آگ ٹھنڈی نہ ہوئی تھی۔

احد قریشی کہاں تھا اسے اندازہ نہیں تھا، اسے اتنا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایک غیر مرد کے گھر میں گھسی تھی اور اسی کے ساتھ گھر آئی تھی۔

اپنی زندگی کی سنگین غلطی وہ کر چکی تھی لیکن دل ابھی یہ بات تسلیم کرنے کی حالت میں نہ تھا،

وہ بس احد قریشی سے دور جانا چاہتی تھی ....

کہاں..؟ یہ وہ خود نہیں جانتی تھی۔

اپنے گھر نہیں جا سکتی تھی... اپنے ماں باپ کو نہیں توڑ سکتی تھی.... ایک طرح سے وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ احد قریشی کی اصلیت ان پر کھلے۔

Posted On Kitab Nagri

جس سے وہ خود اب تک انجان رہی تھی..... حقیقت تو اسے اب بھی نہیں پتا تھی .....

وہ لاشعوری طور پر احد قریشی کے انتظار میں رہی تھی دل اسے دیکھنے پر آمادہ نہیں تھا لیکن .....

آدھے گھنٹے بعد باہر مین گیٹ کا دروازہ کھل کر بند ہوا تھا اس نے اپنا سر مزید کمفرٹر میں چھپایا۔

وہ آکر اس کے مقابل لیٹا سو گیا تھا.....اس کی سسکیاں پوری رات کمرے میں گونجتی رہی تھیں۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

صبح وہ اس کے اٹھنے سے پہلے ڈرائیور کے ساتھ جا چکی تھی۔

اس کی آنکھ دس کے قریب کھلی، سر بھاری تھا لیکن اب وہ بہتر محسوس کر رہا تھا۔

نہ تو آج کھڑکی کے پردے پیچھے تھے اور نہ کوئی چہل پہل تھی وہ شاور لے کر نیچے آیا اور اسے ڈھونڈا لیکن سارا گھر سونا پڑا تھا۔

رات کیا ہوا تھا اسے بالکل یاد نہیں تھا..... اسی لیے اب وہ بیچینی سے ایانے کو ڈھونڈ رہا تھا۔

وچکا اسے تب لگا جب گارڈ نے اسے بتایا کہ وہ ڈرائیور کے ساتھ کہیں گئی ہے۔

اس نے فوراً ڈرائیور کا نمبر ملایا تھا جس کا نمبر اوف جا رہا تھا..... وہ بیچینی سے وہیں چکر کاٹنے لگا۔

ایانے نے پہلے کبھی ایسا نہیں کیا تھا... وہ اس کے بغیر گھر سے کبھی نہیں نکلی تھی تو آج ایسا کیا ہوا تھا۔

گاڑی کا ہارن سنتے وہ لمبے ڈگ بھرتا باہر نکلا ضبط سے آنکھیں سرخ پڑ چکی تھیں۔

کہاں گئے تھے؟

وہ جی ایانے بی بی کو چھوڑنے..؟

کہاں؟

ان کے گھر ....

کس کے کہنے پر..؟ اس کے ہر جواب پر اس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا.... کیا ایسا کچھ اس نے کل کو کیا تھا لیکن ایسا بھی کیا سنگین کیا تھا کہ وہ ایسا قدم اٹھانے پر مجبور ہوئی تھی۔

کس کے کہنے پر..؟

وہ جی انہوں نے کہا تھا ...

Posted On Kitab Nagri

مجھ سے پوچھا تھا...؟اس نے مٹھی گاڑی کے بونٹ پر ماری تو ڈرائیور سہم گیا تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ بد تمیزی کر گیا ہے۔

سوری چچا لیکن آپ میری اجازت کے بغیر کیوں چھوڑ کر آئے ہیں..؟

اس کا بحث کرنے والا مدعا ہی فضول تھا لیکن کون سمجھاتا اسے ....

ڈرائیور بھی خوامخواہ ہی ڈر گیا تھا.....احد قریشی نے غصے پر قابو کرتے ان سے معافی مانگتے انہیں بھیج دیا جو بھی تھا بڑے تھے اس سے۔

اب وہ یہاں وہاں چکر گا رہا تھا جب کچھ سمجھ نہ آیا تو اندر سے گاڑی کی چابی اور والٹ لایا اور گاڑی اس کے گھر کی سمت بڑھائی۔

.....

اس ایک ہفتے اس کے خوب لاڈ اٹھانے کے بعد بالآخر وہ آج گھر سے نکلی تھی اور میڈیکل کالج گئی تھی۔

اس کی کلاس میں ایک لڑکی کو افشان اس کی حفاظت کے لیے مقرر کر چکا تھا۔

اس کی حفاظت پر کوئی رِسک نہیں لے سکتا تھا کیونکہ کیس کی پہلی سنوائی کی تاریخ بھی قریب تھی۔

فیصل بلوچ مہینے کی محنت کے بعد ضمانت کروا چکا تھا لیکن اب تک اس کی طرف سے کوئی بھی ایسا قدم نہ اٹھایا گیا تھا لیکن احتیاط لازمی تھی۔

وہ دوپہر تین بجے آچکی تھی کھانا کھاتے سو کر اب اٹھی تھی جب گھڑی سات کا ہندسہ عبور کر گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے دیکھا اس کی ساری بکھری چیزیں سمیٹی سائڈ پر پڑی تھی اس نے بالوں کو کیچر لگاتے یہاں وہاں دیکھا۔۔وہ نہیں تھا۔

نیچے آئی جہاں خاموشی تھی صائمہ بلوچ اس وقت اپنے کمرے میں آرام کرتی تھی۔

وہ ملازمہ کو کسٹرڈ بنانے کا کہتی سامنے کے کمرے میں چلی گئی جہاں وہ اکثر اپنا کام کرتا پایا جاتا تھا۔

آہستہ سے دروازہ کھولتے اسے دیکھا جو مصروف سے انداز میں فائل پت نشان لگا رہا تھا۔

آجاؤ!

اسے واپس جاتا دیکھ وہ بولا تو وہ بھی دروازہ بند کرتی انگڑائی لیتی اس کی طرف بڑھی۔

افشان نے ہاتھ بڑھا کر اسے گود میں بٹھایا اور اپنی فائل بند کی۔

وہ اس سے ٹیک لگاتی ایزی ہو گئی۔

کیسا گزرا پہلا دن..؟

بورنگ.... حسبِ توقع اس کا جواب وہی تھا وہ افشان نے سوچا تھا۔

آہستہ آہستہ سیٹل ہو جاؤ گی.....اس کے بالوں کو درست کرتے وہ بولا۔

آپ کو کہا تھا نہ کہ نا بھیجے مجھے وہاں لڑکے ایسے گھور گھور کر دیکھ رہے تھے مجھے وہ آنکھیں پٹپٹاتی بولی۔

کیوں؟

اس کا لہجہ یک دم بدلا تھا آنکھوں میں سرد مہری اتری تھی۔

مجھے کیا پتا میں تو خود اتنا ڈر گئی تھی وہ دھیمی آواز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں نے اسے دیکھا جو اس وقت صبح والے آسمانی رنگ کے جوڑے میں تھی بال اب بھی صبح کی طرح ہاف کیپر میں قید تھے۔

اس کے گال سردی کی وجہ سے ہلکے گلابی تھے وہ بنا میک اپ اور کسی تیاری کے خود کی طرف ہزاروں کو متوجہ کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

آج پہلی بار اس کا حسن اسے اچھا نہیں لگا تھا.... بے شک یہ اس کا اپنا فیصلہ تھا پر اب وہ بدل چکا تھا۔

کل سے نہیں جاؤ گی اس کالج !..

سچ میں...؟ وہ چیخی اور گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

ہاں ساتھ ہی گرلز کالج ہے وہاں جاؤ گی کل سے فارمیلیٹیز میں پوری کر دوں گا ساتھ جا کر اس کے بھرے گالوں پر لب رکھے وہ بولا۔

راحمیہ نے منہ بسورا.... پل کے لیے بھی وہ خوش نہیں ہونے دیتا تھا۔

نیند آپ بے کافی پوری کر لی ہے اس لیے آج آپ ہمیں وقت دیں گی وہ اس کے بازو پر لکیر کھینچتا بولا۔

جی نہیں !...

ہمیں پڑھنا ہو گا وہ ہتھے سے اکھڑی تھی۔

میں پڑھا دوں گا اپنے طریقے سے ڈونٹ وری ابھی جائیں کھانا لگوائیں میں آتا ہوں۔

راحمیہ منہ بناتی اٹھ گئی دروازے کے پاس جا کر اسے دیکھا جس کا دھیان فائل کی طرف تھا۔

زبان نکال کر شکل بناتے اسے دیکھا اور جھپاک سے باہر نکل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں نے اسے کے جاتے ہی چشمہ اتارتے رکھا اور دلکشی سے مسکرایا.....وہ حسین تھی بے حد ....

.....

وہ آتو گئی تھی لیکن اب کمرے میں بیٹھی تھی شرمندہ سی کیونکہ اس نے اپنے والدین سے جھوٹ بولا تھا۔
ان کو تو وہ مطمئن کر چکی تھی لیکن خود کو کیسے کرتی...؟
رات تک اس نے سوچا تھا وہ نہیں جائے گی لیکن صبح دوبارہ اس شخص کو دیکھتے اس کے کیے سارے ستم یاد آتے وہ پھر سے بکھر گئی تھی۔
اس لیے وہ حالات سے بھاگ آئی تھی۔
ابھی بھی وہ چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے بے مقصد کھڑی تھی کیونکہ چائے تو کب کی ٹھنڈی ہو چکی تھی۔
خیالات کے دائرے میں ارتعاش تب برپا ہوا جب نیچے سے اسے مختلف آوازیں آنے لگیں....
دل دھڑکنے کی رفتار حد درجہ تیز ہوئی تھی۔
تو کیا وہ سچ میں آگیا تھا..؟
اس نے آنکھیں میچی وہ جتنا اس سے بھاگنا چاہتی تھی وہ اتنا اس کے سامنے آرہا تھا۔
اس نے خود کو واش روم میں بند کیا....اس وقت اگر زندگی میں اسے کسی سے نفرت ہو رہی تھی تو وہ تھا احد قریشی۔
نا جانے وہ کتنی دیر وہیں بند رہتی لیکن نیچے سے آوازیں آنا اب بند ہو گئیں تھی وہ سمجھی وہ چلا گیا ہے اس لیے باہر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

جہاں وہ اس کے بیڈ پر ترچھا لیٹا واش روم کے دروازے پر نظریں ٹکائے تھا۔

ایا نے اسے دیکھتے ناپسندیدگی سے رخ پھیرا تھا۔

احد قریشی کو صدمہ ہوا..... یہ پہلی بار تھا جب ایا نے زولفقار بے اس سے اس قدر برے طریقے سے رخ پھیرا تھا ...

اس ایک نظر میں کچھ بھی نارمل نہ تھا..... وہ جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

وہ جو الماری میں سر دیے نا جانے کیا تلاش کر رہی تھی.... یا شاید خود کو مصروف دکھانے کا بہانہ تھا ....

احد نے جھٹکے سے اس کا رخ خود کی طرف موڑتے اسے الماری کا دروازہ بند کرتے دروازے کے ساتھ لگایا تھا۔

وہ آج اسے شدید حیرت میں مبتلا کر رہی تھی.... یہ اس کی تو ایا نے زولفقار نہیں تھی۔

نیچے اس کے والدین بتا چکے تھے کہ وہ اس کے ساتھ ہی صبح آئی ہے جو صبح اسے اس کے ضد کرنے پر چھوڑ کر گیا ہے کیونکہ وہ انہیں بہت مس کر رہی تھی۔

اتنا جھوٹ کس لیے..؟

وہ سمجھنے سے قاصر تھا ....

سب سوالات کا جواب ایک ہی شخص دے سکتا تھا جس کے چہرے پر اس وقت ناپسندیدگی کے سوا کچھ تھا ہی نہیں۔

اسے آج اندازہ ہوا تھا کہ کتنا تکلیف دہ ہے اپنے پسندیدہ شخص، خود سے منسلک عورت کی آنکھوں میں خود کے لیے ناپسندیدگی دیکھنا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

مرد خود بے رخی بھی کر جاتا ہے،ناراضگی کا اظہار بھی اور شکوے بھی لیکن اگر یہی سب عورت کرے اور وہ بھی وہ عورت .....

جو اسے کے دل کے نہایت قریب ہو اس کے لیے اس دنیا میں سب سے قیمتی ...

ایانے زولفقار یہ آنکھیں آج وہ نہیں ہیں جن میں مجھے اپنا عکس واضح دکھا کرتا تھا سرگوشی کی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آنکھیں جن میں اپنا عکس دیکھا کرتا تھا

آج وہ آنکھیں مجھے پہچاننے سے بھی انکاری ہیں

از قلم خود۔

ایانے نے ایک نظر اسے دیکھتے آنکھوں کا زاویہ موڑا۔۔۔احد قریشی نے جھٹکے سے اس کی تھوری سے اس کا چہرہ خود کی طرف موڑا تھا۔

کس کی اجازت سے آئی ہو۔۔؟

اب کہ اس کے ہاتھ کی پکڑ میں سختی تھی۔

ایانے نے سسکی بھری اور اس کی گرفت سے خود کا چہرہ چھڑوانا چاہا جو لہو چھلکانے کو تیار تھا لیکن ناکام رہی۔

دور رہو احد قریشی۔۔۔!اب کی بار اس کی آواز اونچی تھی اور لہجے میں آگ جیسی تپش۔

ایانے۔۔۔۔۔۔تمیز بھول گئی ہو۔۔۔؟

آپ کو پتا ہے آپ کے وائرائے آداب۔۔؟آنکھوں میں مرچی سے بھرنے لگی تھی جیسے۔

یہ کیسے بیہو کر رہی ہو۔۔؟

کیا مسئلہ ہے احد نے اس کے بال پیچھے سے مٹھی میں قید کرتے اس کا چہرہ خود کے چہرے کے قریب کیا۔

U deserve this behaviour mr ahad qureshi mind it...!!

ایانے۔۔؟بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔۔لیکن وہ بھول گیا تھا کہ اس سے بڑا برتاؤ وہ اس کے ساتھ کر چکا تھا۔

کیا کیا ہے میں نے۔۔؟جس کی وجہ سے تم یہ سب کر رہی ہو؟

ایانے نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔چہرے پر تمسخرانہ مسکراہٹ کا راج تھا۔

Posted On Kitab Nagri

واقعی مجھ سے پوچھ رہے ہیں... ؟آپ کو یاد نہیں..؟

نہیں !!....

کیا یاد نہیں مجھے... احد بے اس کے بازوؤں سے اسے جھنجھوڑتے کہا۔

.....

ان دونوں کی روٹین ٹف ہو گئی تھی ایک دوسرے کو وہ وقت نہیں دے پا رہے تھے جو دونوں کو چڑچڑا بنا رہا تھا۔

کل ہم چھٹی کریں گے اور آپ بھی راحمیہ نے کتابیں سائیڈ پر رکھتے اس کے ساتھ لگ کر بیٹھتے کہا۔

کس خوشی میں..؟

اس خوشی میں کہ آپ اب ہمیں وقت نہیں دے رہے۔

سوچ لیں !میرا وقت دینا آپ کو کافی مہنگا پڑے گا۔

اف شان باز آئیں....اور یہ اتنا بن ٹھن کے کیوں آتے ہیں مجھے لینے وہ اس کے بازو پر چٹکی کاٹتے بولی۔

وہ بھی سب بند کر کے اس کی طرف متوجہ ہوا... سمجھ گیا تھا اس کا مطلب۔

کیا مطلب ہے میں ایسے ہی رہتا ہوں گھر میں اس نے اپنے آپ کو دیکھتے کہا۔

جی نہیں یہ ٹراؤزر پہن کر آیا کریں نا.....رف سے حلیے میں.....او کے..؟

ایسے آتے ہیں جیسے شادی ہو دوسری۔

توبہ کرو لڑکی .....

ویسے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے وہ مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کرنا تو دور کی بات سوچ بھی نہیں سکتے مجھے پتا ہے وہ کونفیڈنس سے بولی اور وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔

ہماری برتھ ڈے پر کیا گفٹ دیں گے ہمیں..؟اس نے ڈیوڈ کے سر پر پیار کیا جو ان کے پاس دوڑا آیا تھا۔

اس بار ایسا کریں آپ ہمیں کچھ سرپرائز دے دیں اپنی برتھ ڈے پر افشان نے اسے دیکھتے کہا۔

یہ کیا بات ہوئی میری برتھ ڈے ہے اور میں ہی گفٹ دوں آپ کو..؟

ہاں تو کچھ نیا کرتے نا..؟

جی نہیں! آپ ہی گفٹس دیں گے زیادہ سارے اور میں ماما بابا سے ملنے جانا چاہتی ہوں۔

اوکے جو حکم! جانا ضروری ہے؟

افشان جانتا تھا اسے بہت دیر تک روکا ہے اس نے لیکن اس کا بھی حق تھا اور اب وہ باہر جا سکتی تھی خود۔

جی میں اتنا زیادہ مس کر رہی ہوں انہیں اس لیے دو ہفتے رہوں گی اس نے اس کے سر پر دھماکا کیا۔

سوچنا بھی مت دو ہفتے کیا دو دن کافی ہیں...ابھی تو تم نے کالج جانا شروع کیا ہے اتنی چھٹیاں نہیں کرو گی۔

آپ بھول رہے ہیں شان کہ وِنٹر وکیشنز ہوتی ہیں دس دن کی تو بس یہ دس دن ہم اپنے گھر گزاریں گے۔

اور میرے ساتھ نہیں گزارو گی..؟

آپ کے ساتھ تو روز گزارتی ہوں.....اس نے افشان کو اگنور ہی کیا تھا۔

اوکے میں کیا کہہ سکتا ہوں وہ دل برداشتہ ہوا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اچھا کل جو سب کیا مطلب کچھ بھی یاد نہیں.... حیرت انگیز بات یہ ہے کہ انسان نیکی ساری زندگی نہیں بھولتا

اپنی ...

اور ....

گناہ رات کا ہی یاد نہیں ہوتا اگلی صبح۔

اس نے اس کا حصار توڑتے چیختے کہا لیکن آواز آہستہ ہی رکھی کہ نیچے نہ جائے۔

مجھے صاف لفظوں میں بتاؤ اب کہ اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

اچھا کیا کیا یاد کرواؤ.... یہ یاد ہے کہ رات کو ایک دعوت پر گئے تھے ہم....اپ کی دوست کی ...

ہاہاہا سو کولڈ دوست ...

اچھا یا یہ یاد دلواؤ کہ اس دعوت میں آپ اپنے دوستوں کے ساتھ چلے گئے تھے مجھے ایک جگہ بٹھا کر۔

او یہ بھی یاد نہیں یہ تو یاد ہو گا کہ کسی اور کی قربت کی تاثیر نے آپ کو کافی متاثر کیا تھا۔

حد میں رہو اپنی لڑکی اس کا لہجہ سخت تھا بہت سخت۔

کیوں..؟ حقیقت پوچھی آپ نے.... میں وہیں بتا رہی ہوں لفظ بہ لفظ اس میں کوئی جھول نہیں ہے۔

سیدھے لفظوں میں بتاؤ.....اب کہ وہ سامنے موجود صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

تو سنیں! کل رات آپ مجھے چھوڑ کر پہلے اپنے دوستوں میں تھے اگر اتنا ہی بچپن کے دوستوں سے ملنا تھا تو مجھے

کیوں لے کر گئے؟

اعتراض اس بات پر نہیں ہے کہ دوستوں سے آپ ملنے گئے اعتراض اس بات پر ہے کہ تب تک میں اکیلی

نا جانے کتنوں کی نظروں کے حصار میں رہی۔

Posted On Kitab Nagri

الف.....وہ بیگانہ لہجہ ....

آگے بولو .....

پھر آپ کو گفٹس لینے جانا تھا اس سے پہلے کیا تھا وہ بھی جانے دیں اس کے بعد آپ آئے ہی نہیں...

میں نے وہاں کیا فیس کیا اس کا اندازہ بھی نہیں آپ کو اور شاید فرق بھی نہ پڑے۔

آپ کے انتظار میں مجھے باہر جانا پڑا لیکن آپ اپنی وہی دوست جس کی دعوت پر آپ مدعو تھے اس کے حصار میں تھے۔

ٹوٹا لہجہ، بکھرا وجود..... لیے اس نے یہ لفظ ادا کیے تھے۔

.....

وہ گھر آیا تو وہ کہیں نہیں تھی کمرہ خالی تھا آج اس کی کوئی چیز نہیں بکھری تھی اور پورے گھر میں ایک سناٹا تھا۔

اسے بے چینی ہوئی ایسا گھر تو اس کے آنے سے پہلے ہوا کرتا تھا....جب سے وہ آئی تھی گھر میں چہل پہل رہتی تھی۔

اسے گئے آج دوسرا دن تھا رات کو وہ تھکا تھا اس لیے سو گیا تھا لیکن اب آتے ہی اس کی کمی بُرے طریقے سے کھلی تھی۔

بنا چینج کیے اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر نکل گیا وہ تو وہاں جا کر اسے بھول ہی گئی تھی۔

نہیں !

اس کے پاس کون سا فون تھا جو وہ رابطہ کرتی.....اس نے کچھ سوچا اور باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک گھنٹے کے اندر وہ اس کے گھر کے باہر کھڑا تھا ہاتھ میں کئی شاپر لیے دروازہ کھٹکٹا رہا تھا۔

فاروق سرور نے دروازہ کھولا.... انہیں دھچکا ہی تو لگا تھا آج افشان بلوچ ان کے اس چھوٹے سے گھر کی دہلیز پر دستک دے رہا تھا۔

ان دونوں میاں بیوی کے ہاتھ پھول گئے..... داماد پہلی بار گھر آیا تھا۔

اس تکلف کی کیا ضرورت تھی بیٹا..؟انہوں نے اس کے ہاتھ سے شاپر لیتے کہا۔

ارے نہیں انکل !ان میں کچھ آپ سب کے لیے تحائف ہیں اور باقی سارے میری بیوی کے ہیں۔

اس نے بیوی پر زور دیتے یہاں وہاں نظریں گھمائی تھی دونوں میاں بیوی نم آنکھیں لیے مسکرائے تھے۔

ارے بیٹھو بیٹا.... کھانا کھا کر جانا اب آرام سے سمیرا بیگم بولی تو وہ وہیں کرسی پر بیٹھ گیا۔

راحیلہ کو بلا دیں پلیز اس کے لہجے میں بے قراری کی جھلک واضح تھی۔

اس کے کہتے ہی وہ اوپر سے سیڑھیاں اترتی دکھائی دی تھی بنا شال کے اس وقت بال بکھیرے وہ لاپرواہ سی راحیلہ اس کی والی راحیلہ سے قدرے مختلف تھی۔

آپ کب آئے...؟اس کو دیکھتے ہی وہ چیختے ایکسائٹمنٹ سے بھاگتی اس کی طرف آئی۔

ابھی آیا ہوں اس نے اس کو سنجیدہ نظروں سے دیکھتے کہا تو وہ مسکرا کر اس کے ساتھ بیٹھنے لگی۔

اٹھو فوراً !

سب نے افشان بلوچ کے چہرے پر چھائی سنجیدگی کو غور سے دیکھا تھا۔

بال باندھ کر منہ ہاتھ دھو کر کپڑے بدلو اور شال لے کر دس منٹ میں باہر آؤ اس کا لہجہ دوٹوک تھا۔

بعد میں کرلوں گی نا پلیز.... وہ منمنائی۔

Posted On Kitab Nagri

راحیہ.....! اس کے سخت لہجے کو محسوس کرتے وہ منہ بسورتی اٹھی اور اندر چلی گئی۔

علی افشان سے مل کر کافی خوش تھا..... افشان نے اس کے لیے لائی چوکلیٹس اور کھلونے اسے دیے تو وہ بھگتا باہر دوستوں کو دکھانے نکل گیا۔

.....

احد قریشی نے سگریٹ سلگاتے اسے بولنے کا اشارہ کیا کیونکہ ان میں سے کچھ بھی اسے یاد نہ تھا۔

اس کا دماغ یہ سب یاد کرنے کی کوشش میں اب پھٹنے کے قریب تھا دماغ کی شریانیں ابھر چکی تھیں۔

آپ اس وقت کیا کر رہے تھے وہ مجھ سے بہتر آپ جانتے ہیں احد قریشی ....

لیکن ایک ہی سوال ہے کیا ایانے زوالفقار کی قربت اور اس کی ذات میں کمی تھی جو .....

اس سے آگے کچھ نہیں سنوں گا وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔

کیوں..؟ سننا پڑے گا..... آگے سنیں ابھی بہت کچھ پڑا ہے اس کے بعد آپ کب تک وہاں اس کی باہوں کے حصار میں رہے میں نہیں جانتی۔

لیکن کم از کم اتنا تو خیال کرتے کہ بیوی کو ساتھ لائے ہیں..... محبت نہ سہی..... آپ کی پسند نہ سہی لیکن عزت تو تھی نا..؟

میں وہاں سے واپس کیسے آئی یہ بات نہ آپ نے پوچھی نا جاننے کی کوشش کی...! آپ کو صرف خود کے بارے میں جاننا تھا.....

میں نے بتا دیا اب آپ جا سکتے ہیں اس نے قطار بہ قطار بہتے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کیا۔

Posted On Kitab Nagri

احد کے جوتے اس کے قریب آ رکے تھے..... میں برداشت نہیں کروں گا کہ کل رات تمہیں کسی غیر مرد .....

ہاہاہا..... اچھا اب بہت غیرت جاگ رہی ہے.... اس کے لفظ ادا ہونے سے پہلے اس نے اسے ایک بار پھر جھنجوڑا تھا۔

پاگل ہو گئی ہو..؟

میں نے تب سے سب خاموشی سے سنا ہے لیکن تمہارے متعلق میں ایک بات بھی نہیں سنوں گا۔

پر مجھے تو بتانا ہے.... سب بتانا ہے... بتانا ہے کہ میں کیسے ایک غیر مرد کے گھر میں گھسی۔

کیونکہ مجھے اعتبار نہ ہوا کہ وہ شخص جس کی آنکھیں میرا عکس جھلکاتی تھی وہ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔

رات کو اسی غیر شخص نے جسے میرا مسیحا بنا کر بھیجا گیا تھا اس نے گھر چھوڑا مجھے شاید نہیں تو میرا مردتو .....

احد نے اس کے آنسو صاف کرنا چاہے لیکن وہ اس کا ہاتھ جھٹک چکی تھی۔

کون تھا وہ...؟

آپ کو جانا چاہیے کپکپاتی آواز۔

کون تھا وہ..... کون سا گھر تھا.... اس کی آنکھیں کی سرخی اور دماغ کی شریانیں پھٹنے کے قریب تھی۔

میرے گناہوں کی سزا تم مجھے دو گی ایانے احد قریشی.... جو مجھے قبول ہو گی لیکن یاد رکھنا پچھتاوے ہم دونوں کے حصے میں آئیں گے۔

اور میں ہر گز تمہارے ساتھ کسی کا نام نہیں سنوں گا.... ہر گز نہیں آئندہ اس قسم کی بکواس سے گریز کرنا اور جو تم نے کیا ہے اس کی سزا بھی تمہیں ملے گی۔

Posted On Kitab Nagri

یاد رکھنا !

جاؤ احد قریشی اب کہ وہ چیخی تھی۔

احد نے ایک نظر اسے دیکھا اور الٹے قدموں سے واپس لوٹ گیا۔

ایا نے زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی سب بکھر گیا تھا یا ختم ہو گیا تھا۔

احد قریشی کیسے گھر پہنچا تھا وہ نہیں جانتا تھا لیکن سب جاننے کے بعد وہ معاملہ سمجھ گیا تھا بچہ نہ تھا۔

اس بات کا غصہ اور طیش اسے زیادہ تھا کہ ایا نے زوالفقار کسی اور کے ساتھ گھر تک آئی تھی ....

کیوں..؟

میں چھوڑوں گا نہیں تمہیں علیزے...!احد قریشی کی زندگی میں کہرام برپا کر کے اچھا نہیں کیا تم نے۔

وہ لڑکی جس کی آنکھیں مجھ سے ہٹتی نہیں تھی آج وہ مجھے دیکھنے سے انکاری تھی.... وہ جسے میری قربت کی تاثیر پگھلاتی تھی آج وہ میرا ہاتھ بھی جھٹک گئی ہے یہ چوٹ بہت گہری تھی اس کا انجام اس سے زیادہ بُرا ہو گا.... جس میں تم بھی شامل ہو ایا نے احد قریشی۔

اس کے بعد کمرے کی خاموشی کو شیشے کے ٹوٹنے کی آواز نے ختم کیا تھا۔

.....

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

فاروق سرور سے کام کے متعلق باتیں کرتے اسے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا اور میڈیم آئی ہی نہیں تھی۔

انکل آپ راحیہ کو بلا دیں کافی وقت ہو گیا ہے مجھے نکلنا بھی ہے اب کہ وہ تنگ آ کر بولا۔

فاروق سرور نے سمیرا سرور کو اشارہ کیا تو انہوں نے راحیہ کو آواز دی وہ بھی اندر سے اس کے پاس سے ہی آئیں تھی۔

وہ ناک پھلائے باہر آئی اور آ کر سامنے بیٹھ گئی.....بتایہ جانے کہ افشان بلوچ کو برے طریقے سے ڈسٹرب کر چکی تھی وہ۔

لائیٹ پرپل جارجٹ کے جوڑے میں سلیقے سے دوپٹہ پھلائے بالوں کو ہلکا سا کرل کیے، ڈارک لپسٹک لگائے وہ حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ آپ کی چیزیں ہیں چیک کر لیں..... افشان نے جزبات کو بمشکل قابو میں کرتے اسے کہا تو وہ چونکی اور پھر فوراً شاپر تھامے۔

جس میں چوکلیٹس، گجرے، جھمکے اور چوڑیاں تھی وہ ایک ایک چیز کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی۔

فاروق سرور اور سمیرا سرور انہیں رشک سے دیکھتے مسکرا دیے تھے۔

ایک اور گفٹ بھی ہے آپ کے لیے.... افشان نے اس کی طرف جھکتے آہستہ سے کہا،

سچ میں.....؟؟؟؟ وہ چیخی۔

اف چلو میرے ساتھ وہ جو گاڑی میں بھول گیا تھا اس کا نیا فون اب اسے یوں دیکھ کر اس نے اسے یہاں لا کر دینے کا ارادہ بدل دیا۔

میں کچھ دیر تک چھوڑ جاؤں گا اسے.... اس نے راحیہ کا ہاتھ تھامتے کہا اور باہر نکل گیا۔

آپ کہیں باہر لے کر جانے کے بہانے مجھے گھر تو نہیں لے کر جا رہے...؟ وہ آبرو چکاری شکی لہجے میں بولی تو وہ مسکرایا۔

گاڑی میں بیٹھتے فون کا ڈبہ اٹھا کر اسے دیا تو اس کی آنکھیں اور بڑی ہوئی۔

شان کیا یہ واقعی میرا ہے وہ ڈبے کو الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگی۔

جی! آپ کا ہی ہے..... اس نے اس کے چہرے کی مسکراہٹ کو آنکھوں میں بساتے کہا۔

افشان نے اس کے ہاتھوں میں پہنے گجروں پر لب رکھے تو وہ ٹھہر گئی۔

تھینک یو سو مچ..... وہ پرجوشی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

افشان نے کئی لمحے اسے دیکھا تھا وہ کنفیوز ہوئی تھی گلی میں کوئی نہ تھا اندھیرا چھا گیا تھا اس لیے کچھ خاص نظر نہ آرہا تھا۔

افشان نے اس کی طرف جھکتے اس کے کندھے پر بوسہ دیتے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا تھا ہاں یہی خوشبو وہ اپنے گرد ناپاتے بے چین تھا۔

گھر چلیں راحیہ! اس نے جزبات سے بھرپور لہجے میں کہتے اس کے ہاتھ تھامے،

پر ابھی تو آئی ہوں وہ معصومیت سے بولی۔

آپ مجھے مس نہیں کر رہیں؟

تھوڑا تھوڑا وہ شرارت سے بولی۔

اوکے! اس کا لہجہ نارمل تھا... لیکن راحیہ کو لگا وہ ناراض ہو گیا ہے۔

اوکے کل تک رہ لوں پلیز...؟

ابھی میں نے اتنا کچھ ماما سے بنوا کر کھانا ہے وہ آنکھیں پٹپٹاتے بولی اسے ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔

افشان نے تیر نشانے پر لگنے پر دل میں خوشی سے قہقہہ لگایا.....اوکے کل شام کو میں لے جاؤں گا آپ کو ....

بدلے میں مجھے کیا ملے گا..؟

اب وہ اپنے مطلب کی بات پر آئی تھی آنکھیں چھوٹی کیے استفسار کیا گیا۔

جو آپ کہیں گی.....اس وقت وہ اس کی بات مان گئی تھی یہی کافی تھا۔

پکا نا؟؟ وہ انگلی اٹھاتے بولی؟

Posted On Kitab Nagri

وعدہ دیا!اس کی انگلی چومتے اس کے بالوں کی لٹ کھینچے کہا تو وہ کھلکھلائی۔

.....

اس کی رات وہیں بیٹھے کٹی تھی.....اسے اندازہ ہوا کہ احد قریشی سے اسے محبت نہیں عشق تھا۔

اس نے لباس ٹھیک کیا اور کپڑے لے کر واش روم چلی گئی فاطمہ بیگم دو بار اس کا دروازہ بجا کر جا چکی تھی۔

آگے کیا کرنا تھا کیا نہیں اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا....اس کے ساتھ یہ کیا ہو رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن چوٹ گہری لگی تھی اور یہ مرہم کب بڑھتے کچھ اندازہ نہ تھا۔

وہ نیچے آئی تو زولفقار صاحب اور فاطمہ بیگم دونوں ناشتے کی میز پر بیٹھے کسی بات پر تبادلہ خیال کر رہے تھے۔

اسلام علیکم! آہستگی سے کہا گیا۔

وعلیکم السلام! یہ آنکھوں کو کیا ہوا ہے؟طبیعت ٹھیک ہے؟سب سے پہلا سوال زولفقار صاحب کی طرف سے آیا تھا۔

بس رات کو سر میں درد تھا....طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے خود کو نارمل کرنا چاہا۔

چلو ناشتہ کرو!زولفقار آپ اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں....فاطمہ بیگم نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا جو تپ رہا تھا۔

نہیں ابھی کچھ کھانے کو دل نہیں کر رہا اس نے آنکھیں میچی...رات کو ایک ہی جگہ بیٹھے رہنے سے اب جسم بھی دکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ذوالفقار صاحب حد درجہ پریشان ہو گئے....وہ کبھی بیماری میں بھی اس حد تک کمزور نہیں پڑتی تھی۔

کمرے سے اپنی چادر لائے.....ایانے کو فاطمہ بیگم جرسی پہنا کر شال اوڑھا چکی تھی۔

ہاں جی بیٹا ایانے کو تو بخار ہو گیا ہے کافی تیز.....زکام بھی لگتا ہے ہم ڈاکٹر کے پاس ...

نہیں بیٹا آپ کام چھوڑ کر نہیں آئیں.....احد قریشی کا فون تھا۔

نہیں انکل بائیک پر اور سردی لگ جائے گی.....اسے سوپ وغیرہ دیں تب تک...خالی پیٹ دوا نہیں دے سکتے ....

میرا انتظار کریں میں پہنچ رہا ہوں.....ہیٹر اون کر کے اس کے سامنے بٹھائیں.....میں پہنچتا ہوں بس.....اسے سردی بہت لگتی ہے پر وہ ایسے ہی لاپرواہ رہتی ہے وہ منمنایا۔

وہ جو دکھتے سر سے پڑا تھا بستر پر صبح کے پانچ بجتے ہی نماز ادا کی ....

دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے اس کے لبوں سے ایک لفظ ادا ہوا تھا۔

ایانے۔

.....

اگلے دن وہ اسے لینے آچکا تھا راحیلہ منہ بسورتی پیکنگ کر رہی تھی ابھی بھی وہ سمیرا سرور سے گول گپے بنوا کر کھا رہی تھی۔

شان آپ کھائیں گے..؟افشان جو اسے کب کا گھور رہا تھا اسے دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

جی نہیں !اور بہت کھا چکی ہیں آپ چلیں اب نہیں تو رات ہو جائے گی وہ سنجیدہ سا بولا کیونکہ پچھلے پندرہ منٹ سے وہ اس لڑکی کو کھاتے ہی دیکھ رہا تھا۔

شاااان !...

اس نے افشان کے قریب آتے اس پر جھکتے کہا افشان نے آنکھیں پھاڑے اس کی حرکت دیکھی تھی۔

سیدھی ہو کر کھڑی ہو اس نے آنکھیں دکھاتے کہا کیونکہ سامنے ہی علی بیٹھا فرائز کھا رہا تھا۔

اُف سنیں تو اگر آج ہم یہیں رہ لیں تو..... وہ آنکھیں پٹپٹاتے بولی۔

افشان نے کھڑے ہوتے اس کا بیگ پکڑ کر اس کا ہاتھ تھاما اور سب کو خدا حافظ کہتا باہر نکل آیا۔

راحیلہ نے سارے راستے خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھا تھا۔

میں آپ سے سخت والا ناراض ہوں آپ کو چاہیے مجھے منائیں اسے دیکھتی بولی جو مصروف انداز میں ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

مجھے نہیں لگتا میں نے کچھ ایسا کیا ہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہوں اس نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔

آپ کو تو قدر ہی نہیں ہے میری.... جس دن میں آپ سے دور ہو گئی اس دن آپ کو میری قدر .....

افشان نے گھور کر اسے دیکھا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ سامنے والی گاڑی سے ان کی گاڑی ٹکرائی تھی۔

اس گاڑی والے نے سنبھل کر گاڑی ان کے آگے سے بنائی اور واپس تیز رفتار میں سامنے سے لاتے انہیں سنبھلنے کا موقع دیے بغیر ان کی گاڑی سے ٹکرائی اور فرار ہو گیا۔

سامنے کا شیشہ ٹوٹ کر ان پر برسا تھا افشان کا سر سٹیرنگ پر لگا تھا جس سے کانچ کے چھوٹے ٹکڑے اس کے ماتھے پر لگے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے چکراتے سر کے ساتھ رخ موڑ کر رامیہ کو دیکھا جو بیہوش پڑی تھی۔

اس نے اذیت سے یہاں وہاں دیکھا، وہ بے بس تھا، اس وقت کچھ کرنے کی ہمت نہ رکھتا تھا وہ۔

فون پر ایک نمبر ملایا اسے اس وقت ایک ہی شخص یاد آیا تھا اور وہ تھا احد قریشی۔

احد!.....

ہاں بول..... کیا ہوا ہے افشان بول سن رہا ہے...؟

ایکس....یڈنٹ .....

کہاں پر ہو اس وقت..؟ جگہ بتاؤ فوراً ....

افشان سن رہا ہے مجھے..... جگہ بتا میں پہنچ رہا ہوں یار ....

افشان نے جگہ بتاتے فون کاٹا تھا کہ اب اسے پتا تھا احد قریشی اسے کہیں سے بھی کیسے بھی ڈھونڈ نکالتا۔

.....

ساری رات افشان کی ٹینشن میں گزاری تھی اس نے۔

اس کے بعد بنا ناشتہ کیے وہ تیار ہوا تھا..... بھوک لگی تھی لیکن ملازمہ کے ہاتھ سے کھانا اس نے کب کا چھوڑ دیا تھا۔

ایا نے زولفقار اچھے سے جانتی تھی کہ وہ بنا ناشتہ کیے کبھی گھر سے نہیں نکلا تھا اور آج .....

ابھی وہ گاڑی نکالتا کہ زولفقار صاحب کا فون آیا تھا... اس نے جھٹ سے اٹھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے ایانے کی حالت کا بتا رہے تھے جسے سُن کر اس نے لب بھینچے.....وہ لڑکی اس کے بغیر ایک دن نہیں نکال سکی تھی۔

اس نے ریش ڈرائیونگ کرتے گاڑی ان کے گھر کی طرف دوڑائی اس کا بائیک پر اس ٹھٹھرتی سردی پر جانا وہ افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔

ہزار ناراضگی سہی لیکن وہ اس کی تکلیف پر بلبلا اٹھا تھا.....پندرہ منٹ میں وہ ان کے گھر کے باہر تھا۔

دروازہ ناک کرتے وہ بیچینی سے دروازہ کھلنے کا انتظار کیے بغیر چھ سات بار بیل بجا چکا تھا۔

کہاں ہے..؟ بنا سلام دعا کیے اس بے دروازہ کھلتے ہی فاطمہ بیگم سے استفسار کیا۔

اندر ہے بیہوش ہو گئی ہے.....پلیز بیٹا جلدی لے کر جائیں اسے کل تک تو ٹھیک تھی وہ روتی اسے بتانے لگی۔

تب ہی فوراً دوبارہ بیل بجنے پر فاطمہ بیگم نے دروازہ کھولا اب کی بار ڈاکٹر تھا جسے احد قریشی فون کر کے بلا چکا تھا یہاں.....کہ ہسپتال جاتے کافی وقت لگتا انہیں۔

اندر جاتے اسے دیکھا جو اپنے باپ کے کندھے کے ساتھ لگی نڈھال تھی ہونٹ اب نیلے پڑ چکے تھے۔

اس کے قریب آتے بھینچے ہونٹوں سے اس کے ہاتھ پکڑ کر مسلے اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔

ڈاکٹر نے یہی بتایا تھا کہ اسے سردی لگی ہے اور کل سے کچھ نہ کھانے کی وجہ سے وہ فینٹ ہو گئی تھی۔

دوائی وہ پاس والے کلینک سے لا چکا تھا اسے باہوں میں بھرتے اس کے کمرے میں لے جا کر لٹایا۔

ہیٹر اون کرتے اس پر دو کمفرٹر اوڑھے اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے گرمائش پہنچانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اس تھوڑے سے وقت میں اس نے ایانے زولفقار کو اپنے ہاتھ کا چھالا بنالیا تھا زولفقار صاحب اب سامنے کرسی پر بیٹھے تھے۔

ایانے زولفقار کے لیے احد قریشی کی حد درجہ کیئر کو دیکھتے اب وہ پر سکون تھے۔

فاطمہ بیگم نے سوپ بنا کر لا کر اسے دیا تو اس نے ایانے کو زبردستی اٹھا کر بٹھایا جو نیم بیہوشی میں اس کے کندھے سے لگی تھی۔

آہستہ آہستہ اسے سوپ پلاتے اس کی خود کی آنکھیں شدید تھکن میں ہونے کا ثبوت پیش کر رہی تھی۔

زولفقار صاحب نے محسوس کرتے ہی فاطمہ بیگم کو اشارہ کیا تو دونوں دروازہ بند کرتے چلے گئے۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ایک بار پھر راحیہ کو دیکھا تھا جس کے سر سے خون نکل رہا تھا ہلکی سی لکیر کی مانند۔

راج.....راحی.....اس نے ہاتھ لگا کر اسے متوجہ کرنا چاہا تھا۔

اسے اس وقت خود کی پرواہ نہیں تھی اسے یہ تک اندازہ نہ تھا کہ کتنے نقصان کا شکار وہ ہو گیا ہے اسے اس وقت ساتھ بیٹھی لڑکی سے مطلب تھا۔

بارہ منٹ کی تکلیف اس نے آنکھیں موندے نا جانے کیسے سہی تھی....

اپنے آپ کو زبردستی جگائے رکھا تھا کہ رات کے اس وقت وہ ایسے بیہوش نہیں پڑ سکتا تھا بیچ سڑک میں۔

احد اوئے سن رہا ہے..؟

چونکے سڑک سنسان تھی اس لیے رات کے وقت کسی کا گزر اب تک نہ ہوا تھا وہاں سے۔

اپنے پیچھے گاڑیوں اور ایمبولینس کی آواز سنتے اس نے راحیہ کا ہاتھ چھوڑ کر آنکھیں موندی تھی۔

اس یقین سے کہ احد قریشی سب سنبھال لیتا۔

احد نے قریب آتے انہیں دیکھا....اور افشان کی طرف کا دروازہ اندر کی طرف ٹوٹے شیشے سے ہاتھ ڈال کر کھولا۔

افشان.....؟

Posted On Kitab Nagri

احد.....راحی.....اے ج.....گاؤ ....

احد نے انہیں ایمبولینس میں شفٹ کروایا تھا.... پولیس کی گاڑی بھی اب وہاں کی جانچ پڑتال کے لیے پہنچ گئی تھی۔

راحیہ ڈر کی وجہ سے بیہوش ہو گئی تھی اور اس کی سیٹ بیلٹ افشان نے باندھی تھی اور اپنی بھول گیا تھا۔

جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ راحیہ تو بچ گئی تھی لیکن اسے کافی چوٹیں لگیں تھی اور اب وہ زیرِ علاج تھا۔

احد قریشی کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے ایک دوست کو وہ پہلے کھو چکا تھا ایک کو آج وہ اس حال میں ہسپتال لایا تھا۔

ڈاکٹرز کو جمع کر لیا تھا اس نے.... معائنے کے بعد بتایا گیا تھا کہ اس کا سیدھا ہاتھ فریکچر ہو چکا ہے اور ماتھے اور گال پر کانچ کے ٹکڑوں کے نشان تھے اب بس جنہیں نکال لیا گیا تھا۔

خطرے کی بات نہیں تھی اب۔

ساری رات اس نے وہیں کھڑے نکالی تھی اور اب وہ ان دونوں کو افشان کی زوہیر گھر شفٹ کروا چکا تھا۔

.....

ایا نے ذوالفقار تم پل میں مجھے پاگل کرنے کا ہنر رکھتی ہو.... اس کے بال کان کے پیچھے اڑستے اس کا چہرہ دیکھا۔

جو کل تک لہو چھلکا رہا تھا اور آج زردی مائل تھا۔

اسے لٹاتے اس نے اپنے جوتے اتارے اور اس کے سنگل بیڈ پر بمشکل سیدھا ہوتے اسے حصار میں لیا۔

کچھ دیر میں وہ بھی نیند کی وادیوں میں جا چکا تھا... چونکہ رات کا نہ سویا تھا اس لیے اس وقت گہری نیند میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایانے کی آنکھیں گرمی کے احساس سے کھلی تھی سو ہیٹر اور دو کمفرٹر کی وجہ سے اب وہ گرمی محسوس کر رہی تھی۔

آنکھیں کھولتے اس نے اپنے آپ پر سے ایک کمفرٹر ہٹایا تھا ماحول سے روشناس ہوتے ہی اس کی نظر اپنے مقابل لیٹے شخص پر گئی تھی۔

وہ اسے اٹھاتی کہ نظر اس کے پر سکون چہرے پر گئی تھی وہ نیم بیہوشی میں اس کی موجودگی کو محسوس کر چکی تھی۔

لیکن اب اسے اس کا وجود اپنے پاس گوارا نہ تھا اپنے آپ پر سے اس کا ہاتھ ہٹاتے اس نے اسے جگانا چاہا تھا۔

لیکن وہ پلکیں موندے بمشکل خود کو سنبھالے کنارے پر گہری نیند میں سویا تھا ایانے نے گہری سانس بھری وہ چاہ کر بھی اسے اٹھا نہیں پا رہی تھی۔

اس کے ساتھ لیٹے کئی لمحے خود کو اسے دیکھنے سے روکا تھا لیکن برداشت کی حد سوا ہوتے ہی نظریں اسی کے صبیح چہرے پر آ رکی تھی۔

احد قریشی ایانے زولفقار کی نیند حرام کر کے کتنا پر سکون سو رہے ہو تم۔

میں چاہ کر بھی تم سے منہ نہیں موڑ سکتی ہر بار تمہارا چہرہ دیکھتے، تمہیں خود سے قریب دیکھتے میری دھڑکنوں میں انتشار برپا ہوتا ہے، تمہارے ساتھ کا احساس کتنا خوش کن ہے مجھے خود کو بھی اندازہ نہیں ہے۔

" ایانے زولفقار تم پر سو بار خود کو وار سکتی ہے"

لیکن وہ منظر میری آنکھوں سے نہیں جاتا ....

میری زندگی کا وہ ایک منظر جس نے مجھے بے سکون کر دیا ہے اس نے احد کے چہرے پر ہاتھ رکھتے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

میرا دل کہتا ہے احد کہ آپ مجھ سے بے وفائی نہیں کر سکتے لیکن میری آنکھوں دیکھا منظر میں کیسے جھٹلا دوں...؟

میں جانتی ہوں وہ پورا سچ نہیں لیکن یہ تکلیف ہر دکھ سے زیادہ ہے کہ مجھ سے منسلک شخص کے حصار میں کوئی اور عورت تھی .....

.....

اس کی نظروں کی تپش تھی کہ وہ گہری نیند سے جاگ گیا تھا اسے خود کے قریب دیکھتے اس نے گہری سانس بھری۔

ماتھے پر ہاتھ لگا کر ٹمپریچر چیک کیا جو اب تھوڑا کم تھا سکون کی سانس بھرتے پھر سے آنکھیں موندی۔

ایانے نے اٹھنا چاہا تھا لیکن بنا کچھ کہے اس پر سے پھر سے اپنا ہاتھ لے کر دوسری طرف رکھ کر اس کا راستہ روکا۔

مجھے جانا ہے....

آواز نہایت آہستہ تھی اسے اب احساس ہوا کہ وہ کافی جگہ لیے ہوئی تھی نہیں تو بیڈ اتنا بھی چھوٹا نہ تھا کہ وہ پورے نہ آتے۔

اس نے پیچھے کھسکتے اسے جگہ دی تو اس کی طرف رخ موڑتے لیٹا۔

اب کیسا محسوس کر رہیں ہیں..؟ آنکھیں موندے ہی اس سے سوال کیا۔

ویسا ہی جیسا اس رات کیا تھا ایک چھوٹا سا جواب ان دونوں کو نئے سرے سے زخمی کر گیا تھا۔

احد قریشی نے آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑتے بنا کہے کئی سوال کر ڈالے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مفہوم سمجھتے بھی وہ نا سمجھ بن گئی تھی۔

اس کے مزید قریب ہوتے اس کی بالوں پر لب رکھتے اس نے گہرا سانس بھرتے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا تھا۔

یہی وہ خوشبو تھی جسے اپنے پاس محسوس نہ کرتے وہ بے چین تھا۔

یہ جانتے ہوئے کہ میں ناشتہ کیے بغیر آفس نہیں جاتا تم نے ایک بھی بار مجھ سے نہیں پوچھا؟

ایانے کو شرمندگی نے آن گھیرا لیکن چہرے کے تاثرات کو بدلا نہیں۔

ناراضگی اور شکوے شکایتیں اپنی جگہ.... لیکن اس مقدس رشتے میں اتنا تو پاس ہو کہ ہم ایک دوسرے کے لیے کھڑے ہوں وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا۔

ناشتہ لاؤ..؟وہ منمنائی۔

ضرورت نہیں ہے!!!

اس وقت آپ مجھے میسر ہیں یہ کافی ہے نہیں تو کب میری دسترس سے نکل جائیں اب مجھے پتا نہیں اس نے مزید اسے قریب کرتے کہا۔

دور رہیں اب کی بار اس کی آواز میں سختی تھی۔

اچھا اور اگر میں ایسا نہیں کرتا تو کیا کریں گی آپ ؟اور گھر چلیں کب تک یہاں رہیں گی....؟

میرا گھر ہے میں جب تک چاہے رہوں گی پہلے سوال کو نظر انداز کرتی وہ بولی۔

آپ کا اپنا گھر اس وقت دھول مٹی سے بھرا پڑا ہے اس کا اندازہ ہے آپ کو..؟

مجھے فرق نہیں پڑتا.....اور آپ کو اب جانا چاہیے پھر سے وہی لہجہ اپناتی وہ غلطی کر گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا چاہتی ہیں..؟

آپ سے دوری۔

ہمیشہ کے لیے..؟ایک آخری سوال !

اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا.... یہ سوال وہ کر بھی کیسے سکتا تھا .....

.....

رایان درانی نے سگریٹ سلگانے کے لیے گاڑی روکی وہ اب تک ایانے زولفقار کا مکمل پتا نہیں لگوا پایا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ گاڑی دوبارہ سٹارٹ کرتا واپسی کے راستے پر ڈالتا سامنے وہی لڑکی اسے کسی سے لڑتے دکھائی دی تھی۔

وہ دو لڑکوں سے لڑ رہی تھی.... کیوں وہ نہیں جانتا تھا بیزاری سے نظروں کا زاویہ بدلتے گاڑی موڑی۔

لاشعوری طور پر سامنے لگے شیشے سے پیچھے دیکھا جہاں اس لڑکے نے اس کے بازو پر ہاتھ پھیرا تھا وہ جانتا تھا وہ ہاتھ کیسے پھیرا گیا تھا۔

آنکھیں یک دم سرخ پڑی تھی گاڑی کا دروازہ بند کرتے وہ لمبے ڈگ بھرتا ان کی طرف گیا۔

کیا ہو رہا ہے..؟

جو بھی ہو رہا ہو تُو نکل اسی لڑکے نے بد تمیزی سے جواب دیا۔

تم نے ہاتھ کیسے لگایا مجھے؟اس نے اس لڑکے کو دھکا دیتے چیختے کہا۔

تیری اتنی ہمت دوسرا لڑکا آگے بڑھتا رایان نے اسے پیچھے کو دھکا دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سامنے گاڑی کھڑی ہے جاؤ!!اس نے اس لڑکی کو دیکھتے سختی سے کہا تو وہ خاموشی سے چلی گئی۔

رایان نے ان دو لڑکوں کو دیکھا جو کب سے اکڑ رہے تھے...اس وقت کے کمشنر کا نام پتا ہے؟

نہیں.....!ان دو لڑکوں نے ایک دوسرے کو دیکھا ....

بھانجا ہوں میں ان کا ....

ایک فون کال اور تم دونوں تھانے میں اور چونکے معاملہ ان کے اپنے بھانجے کا ہے تو ظاہر ہے اتنی جلدی نہیں چھوٹو گے تم۔

ان دونوں نے ایک دوسرے کو ہونق نگاہوں سے دیکھا اور ایک نظر اسے دیکھتے تھوک نگلا جو پورے کونفیڈنس میں کھڑا تھا۔

تو تم کیا لگتے ہو اس لڑکی کے....؟وہ دونوں ڈر تو گئے تھے لیکن بھرم مارتے بولے۔

کچھ نہیں.....اس نے پر سکون انداز میں جواب دیا۔

تو پھر...؟تم کیوں آئے بیچ..؟دوسرے لڑکے نے حیرت سے کہا۔

آواز آہستہ !پہلی بات اور دوسری یہ کہ تمہارے بھائی کا دل آگیا ہے اس پر تو خود سمجھ جاؤ وہ لوفرانہ انداز میں کہتا بولا تو وہ دونوں بھی کھسیا گئے۔

ہم چلتے ہیں وہ دونوں مڑتے کہ رایان نے ان میں سے ایک کے منہ پر پنچ مارا تھا۔

یہ کس لیے..؟ہم جا تو رہے تھے.....وہ دونوں بولے۔

Posted On Kitab Nagri

یہ اس لڑکی کو ہاتھ لگانے کی چھوٹی سی سزا اب شکل گم کرو.....اس نے ہاتھ جھاڑتے ان کو دفع ہونے کا اشارہ کیا تو وہ چلے گئے۔

.....

وہ واپس آیا تو وہ گاڑی کے پاس باہر ہی کھڑی تھی، سادہ سیاہ شلوار قمیض میں چادر اوڑھے چوٹی بنائے، سانولا رنگ لیے وہ پرکشش سی بیس اکیس سالہ لڑکی تھی۔

اندر بیٹھنے کو بولا تھا تمہیں.... تم منہ اٹھا کر اب تک سڑک پر کھڑی ہو ....

وہ جو اسے شکریہ کرنے لگی تھی اس کی بات سنتے ہتے سے اکھڑ گئی۔

اوہیلو ارڈ صاحب.... پہچان تو تم نے بھی مجھے لیا ہے ابھی اس دن کا غصہ نہیں میرا اترا دوبارہ نہیں چڑھاؤ نہیں تو ....

نہیں تو کیا..؟ وہ اس لڑکی کا بلاوجہ کا ایٹیٹیوڈ دیکھ کر آگے بڑھا۔

پہلی بات کہ دور رہو.... اور دوسری یہ کہ جو اس دن تم نے میری ٹمائر گرائے تھے نا اس کے لیے وہ میری منحوس پھپھو نے مجھے بخشا نہیں۔

یہ ذرا سا ٹھر روپے دو.... اس نے ہاتھ آگے کرتے اس سے کہا تو رایان نے دلچسپی سے اس کا چہرہ دیکھا۔

کس چیز کے پیسے مانگ رہی ہو....؟

شکل سے تو اچھی کھاسی لگتی ہو بھیک کیوں مانگتی ہو پھر اس کے عنابی لب ہلکا سا مسکرائے تھے جسے وہ چھپا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اوئے..... تمیز سے رہو تم.... زیادہ نہ شوخے ہونے کی ضرورت نہیں ہے ساٹھ روپے ٹماٹروں کے مانگ رہی ہوں اس دن میری پھوپھی نے بھی ایسے ہی نکلوائے تھے مجھ سے۔

اور جو تم نے میری گاڑی کو ٹانگ رسید کی تھی وہ..... رایان یاد کرتے بولا ....

کتنا فضول تھا سڑک کنارے کسی لڑکی سے ساٹھ روپے کے ٹماٹروں کے لیے بحث کرنا لیکن وہ کر رہا تھا۔

ہاں !

تمہاری اس بھاڑے کی گاڑی کو کیا ہو گیا ڈرائیور صاحب وہ اس پر چوٹ کرتی بولی۔

کیونکہ اس دن پیچھے ایا نے کو دیکھ کر پہلے وہ سمجھی تھی وہ ڈرائیور ہے لیکن بعد میں اس کے بولنے کے انداز سے وہ جان گئی تھی کہ اسی کی گاڑی ہے۔

یہ ڈرائیور کسے بولا ہے..... رایان درانی نے صدمے سے اسے دیکھا۔

دیکھو آج تم نے میری مدد کی ہے اس لیے ساٹھ روپے معاف کر رہی ہوں نہیں تو دانین کسی کو اتنی جلدی نہیں بخشتی وہ اسے انگلی دکھا کر کہتی وہاں سے چلی گئی۔

کیا یاد کرو گے عیش کرو .....

رایان درانی نے کئی لمحے اسے جاتے دیکھا تھا اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی جس سے وہ خود بھی انجان تھا۔

.....

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

چونکے راحمیہ کو اتنی چوٹ نہ آئی تھی اس لیے اب وہ ایک کونے میں بیٹھی افشان کو دیکھ رہی تھی جو دواؤں کے زیرِ اثر سو رہا تھا۔

نرس باہر احد سے اس کی دوا کے بارے میں ڈسکس کر رہی تھی۔

راحمیہ اتنا ڈر گئی تھی کہ تب سے اس نے ایک بھی لفظ ادا نہیں کیا تھا۔

احد نے اسے باہر بلایا تھا اب وہ اس کے سامنے سر جھکائے بیٹھی تھی۔

راحمیہ! مجھے امید ہے آپ افشان کا بہت خیال رکھیں گی احد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تو اس کے تب سے رکے آنسو نکل آئے۔

Posted On Kitab Nagri

رونا نہیں ہے مضبوط بنیں..... کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے بس ابھی اس کا دایاں ہاتھ حرکت نہیں کر سکتا۔

راحیمہ نے سسکی بھری تھی ....

باقی وہ تھوڑی دیر تک ہوش میں آجائے گا بالکل فٹ ہے وہ.... اتنا کمزور نہیں ہے اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

گھر کے تمام ملازم بھی حرکت میں آگئے تھے۔

احد ایانے کو بھی نہیں بلا سکتا تھا جو اس وقت خود اس مائینڈ اوف اسٹیٹ میں نہ تھی اس لیے فاروق سرور سے رابطہ کر کے انہیں بلا لیا گیا تھا۔

سمیرا سرور کو فاروق سرور نے نہیں بتایا تھا کہ بلاوجہ کی ٹینشن کو سر پر سوار کر لیتی۔

ان کے آتے ہی احد گھر کے لیے روانہ ہوا تھا کل دوبارہ آنے کے لیے۔

فاروق سرور نے زبردستی اسے کھانا کھلا کر کمرے میں بھیج دیا تھا۔

وہ کمرے میں آئی جہاں وہ سیدھا لیٹا تھا ایک ہاتھ پٹی میں لپٹا تھا اور چہرے پر جگہ جگہ بینڈیج تھا۔

اسے احد قریشی کی بات یاد آئی۔

افشان بلوچ اتنا مضبوط ہے کہ اس نے اتنی تکلیف میں بھی اپنے اعصاب کو کمزور نہ پڑنے دیا آپ کے لیے....

کیونکہ آپ ساتھ تھی رات کے وقت اس کے اس سنسان سڑک پر..... میں جب پہنچا تو اس کے منہ سے پہلا لفظ راحیمہ ادا ہوا تھا۔

راحیمہ کو احساس ہوا کہ آج وہ اسے معتبر کر گیا تھا..... آہ وہ کیوں ایسا تھا...؟

کیوں اس پر مر مٹنے کو تیار تھا..؟ اتنی محبت...؟

Posted On Kitab Nagri

کیا اتنی محبت وہ بھی کرتی تھی اس سے ؟اس کے سرہانے بیٹھتے اس کے چہرے کو دیکھتے اس کے من میں سوال آیا تھا۔

ہاں !۔!! راحمیہ بلوچ کو افشان بلوچ سے بے حد محبت تھی اس کے دل نے اقرار کیا تھا۔

اس نے گہری سانس بھرتے اس پر احتیاط سے جھک کر اس کے سر پر بوسہ دیا۔

وہ رات راحمیہ بلوچ نے افشان بلوچ کو دیکھتے گزاری تھی..... کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے..؟اور پھر سارے کا سارا کیسے ہو سکتا ہے..؟

.....

اگر میں کہوں ہاں تو..؟

اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی۔

تو بھی اجازت نہیں !آپ کا دھیان میں آپ سے بہتر رکھ سکتا ہوں اس لیے ہم ابھی اسی وقت گھر جا رہے ہیں۔

بالکل نہیں !

مجھے کہیں نہیں جانا.... اس کی آنکھوں میں اب پانی تھا اس کے آخری سوال نے اسے جھنجھوڑ دیا تھا۔

جائیں پلیز !

ابھی نہیں!

آپ کیا چاہتے ہیں مجھ سے ؟

دو گی..؟

Posted On Kitab Nagri

نہیں !!

تو اتنے بڑے سوال پوچھا بھی نہیں کرتے میں کیا مانگ لیتا اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہے آپ کو۔

خاموشی کا دورانیہ بڑھا تھا۔

اس نے ایانے کو قریب کرتے اس کے بالوں میں منہ چھپایا وہ اس وقت کیا چاہتا تھا خود بھی نہیں جانتا تھا۔

اسی قربت کی تاثیر کے لیے ترسا ہوں میں..... ایانے احد قریشی .....

اپنے کان کی لو پر اس کے ہونٹ محسوس کرتے وہ جی جان سے کانپی تھی.... لیکن سچ تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر نامکمل تھے۔

وہ شخص کون تھا؟ اب کی بار کچھ یاد آتے وہ گرایا تھا اس کی پکڑ میں سختی تھی۔

میں نہیں جانتی !..

ساتھ والا گھر تھا.... اس نے علیزے کا نام لینے سے گریز کیا تھا۔

ہمم.....

اوکے !

آپ اسے کچھ نہیں کہیں گے.... اس نے مدد کی تھی میری ....

اچھا!!! !!

آج پہلی بار ان کے پاس لفظ ہوتے ہوئے بھی نہیں تھے... ہزاروں شکوے، ہزاروں سوال، ہزاروں جوابات اور ہزاروں باتیں لیے بھی وہ خاموش تھے۔

ناشتہ بناد یتی ہوں گھڑی پر گیارہ بجتے ہی وہ اسے دیکھتے ہچکچاہٹ سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں!!اگر کل دوپہر سے بنا کھائے رہ سکتا ہوں تو اب بھی مشکل نہیں ہے اس کا لہجہ سخت تھا۔

کیا کسی اور عورت کے قریب جاتے آپ کو میرا خیال نہیں آیا..؟نہ چاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کر گئی تھی۔

اور اگر میں کہوں وہ سب دھوکا تھا تو یقین کریں گی..؟

ایانے احد قریشی آپ پر اندھا اعتماد کرتی تھی جسے آپ توڑ چکے ہیں احد اس نے نم لہجے میں کہا۔

.....

افشان کی آنکھ کھلی تو وہ بیڈ کی ٹیک پر سر ٹکائے بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی تھی۔

افشان نے آہستہ سے اپنے دوسرے ہاتھ کا استعمال کرتے اس کھینچ کر لٹانا چاہا تھا لیکن خود کے جسم میں درد کی لہر سرایت کر گئی۔

تو منہ سے سسکی برآمد ہوئی جسے سن راحیہ جو کچی نیند میں تھی فوراً جاگ گئی۔

شان.... کیا ہوا...؟

کہاں درد ہو رہا ہے وہ اسے دیکھتے بولی آنکھیں سرخ تھی نیند کی ڈوروں سے۔

کچھ نہیں ہوا..؟یہ کیسے لیٹی ہو؟سیدھی ہو کر لیٹو افشان نے اسے دیکھتے کہا۔

تو راحیہ نے اس کے ساتھ احتیاط سے لیٹتے اسے دیکھا جو چھت کو گھور رہا تھا۔

افشان !....

ہمم ....

میری غلطی کہ وجہ سے ہوا نہ یہ سب..؟رندھی آواز میں کہا گیا !..

Posted On Kitab Nagri

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے..؟

کیونکہ آپ میری بات کے جواب میں مجھے دیکھ رہے تھے اور یہ ہو گیا۔

تمہیں کہا تھا تم مجھ سے دور جانے کی بات نہیں کرو گی راحمیہ افشان بلوچ پہلی بار میں نے معاف کیا تھا اور آج تمہیں قسمت نے خود سزا دے دی وہ سنجیدہ تھا بے حد سنجیدہ۔

راحمیہ کے آنسو قطرہ بہ قطرہ گرے تھے۔

آئم سوری۔ ....

سیر سلی..؟

ایک شیشہ لو اور اسے زمین پر پھینکو.... اس کے ان گنت ٹکڑوں کو یہ بے معنی لفظ بولو اور دیکھو کیا وہ تمہاری معافی سے واپس جڑ جائیں گے ....

راحمیہ نے اسے دیکھا جو اب اس کی طرف سے رخ پھیر گیا تھا۔

شان... می.... میں... میرا وہ مطلب نہیں تھا.... اور.... اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی اسے منہ میں عجیب سا محسوس ہوا تو اٹھ کر واش روم چلی گئی۔

افشان نے آنکھیں میچی..... آج جو ہوا تھا وہ بھول نہیں پا رہا تھا اگر وہ نہ دیکھتا تو آج وہ اس کے ساتھ نہ ہوتی۔

یہ احساس، یہ سوچ ہی جان لیوا تھی.... جان تو اس کی تب بھی فنا ہوئی تھی جب اس نے اپنے سے آگے والی گاڑی کے لیفٹ بیک شیشے سے لال جی نکلتی محسوس کی تھی۔

جس کا نشانہ راحمیہ تھی..... اس کا دماغ سُن پڑا تھا..... تو کیا ایسے نکلنا اب ان کے لیے سیو نہیں رہا تھا۔

وہ اکیلا ہوتا تو ہینڈل کر لیتا.... لیکن راحمیہ ساتھ تھی اور مخالف کے نشانے پر بھی وہ نہیں راحمیہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس سرخ جی کا مقصد وہ اچھے سے سمجھتا تھا.... لیکن راحیہ کی کسی سے کیا دشمنی..؟

.....

احد نے حصار توڑتے جیب سے فون نکالا اور ایک نمبر ڈائل کیا۔

علیزے چلی گئی ہے..؟ اسے اٹھتا دیکھ اسے جھٹکے سے وہیں بٹھایا تھا۔

نہیں سر! ان کی کل صبح کی فلائٹ تھی جو وہ رات کو ہی کینسل کروا چکی ہیں وہ حادثہ ہونے کے بعد۔

اس گلاس کا سیمپل بھجوایا تھا چیکنگ کے لیے؟

جی سر رپورٹس میں نے رات ہی میں کلیکٹ کر لی تھی... آپ کا اندازہ درست تھا اس جوس میں دوا تھی۔

احد نے تمسخر اڑاتی مسکراہٹ لیے ایانے کو دیکھا جو بے یقین بیٹھی تھی۔

لیکن سر وہ آپ کے لیے نہیں تھی.... ایانے میڈیم کے لیے تھی۔

اچھا وجہ بھی دہرا دو.... اس نے اٹھ کر بیٹھتے پرسکون ہوتے چہرے کے ساتھ ایانے کا دھواں دھواں ہوتا چہرہ دیکھتے کہا۔

کیونکہ علیزے میڈیم کو برا لگا تھا جب آپ نے ان پر ایانے میڈیم کو ترجیح دی انہیں اپنی تزلیل محسوس ہوئی تھی اسی کا بدلہ لینے کے لیے وہ نشہ آور دوا ملائی گئی تھی جوس میں جو آپ نے غلطی سے پی لی۔

میرے ساتھ... لیکن کیوں..؟

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ میڈیم وہ آپ کو ذلیل کر کے آپ کا تماشا بنواتی یہ بہت چھوٹا سا ڈرامہ تھا جو انہوں نے سوچا نہیں تو ایسا کوئی ارادہ نہ تھا ان کا۔

اسکے بعد احد سر کو باہر جاتا دیکھ وہ سمجھی کہ آپ لوگ جا رہے ہیں اس لیے پیچھے آئی تھی کیونکہ ابھی آپ کے ساتھ کچھ نہیں ہوا تھا۔

لیکن احد سر وہ وہاں سر تھامے دیکھ وہ قریب آئی تھی احد سر نے گرنے سے بچنے کے لیے ان کا سہارا لیا تھا کیونکہ اس دوائی سے انسان اپنے ہوش و حواس میں نہیں رہتا۔

آپ کے ساتھ بھی یہی ہوتا.... آپ بھی کچھ بہت بڑا کرتی لیکن سر نے کافی حد تک اپنے اعصاب کو قابو میں رکھا تھا۔

اس نے آپ کو آتے دیکھ سر کا ہاتھ اپنے گرد باندھا تھا..... یہ سب وقت کا کھیل تھا جس پر آپ کو یقین ہو گیا ہر مرد کا کردار اتنا صاف نہیں ہوتا لیکن کچھ ہوتے ہیں جن کے ساتھ قسمت کھیل جاتی ہے۔

ویڈیو اور رپورٹس کی تصاویر بھیج رہا ہوں چیک کر لیں آئی ہوپ ایوری تھنگ ول بی کلیئر آفٹر دیٹ.... اس نے کہتے فون کاٹ دیا تھا۔

احد نے کہتے ویڈیو چلاتے فون اس کے ہاتھ میں دیا.... ویڈیو کو دیکھتے اسے لگا وہ زمین میں دھنستی جا رہی ہے۔

اب کمرے میں خاموشی تھی ....

بے حد خاموشی۔

.....

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

رایان درانی نے اسے جاتا دیکھ گاڑی میں بیٹھ کر سٹارٹ کی اور گھر کی طرف دوڑائی۔

اس دن کے بعد اسے وہ لڑکی یاد بھی نہیں آئی تھی ایسا ہی تھا وہ زیادہ کسی کو سر پر نہیں چڑھاتا تھا لیکن ایانے اسے اب بھی یاد تھی۔

ایانے اسے پسند آئی تھی لیکن وہ لڑکا کون تھا.....یہ بات وہ اب تک نہیں پتا لگوا پایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت اس کا چہرہ ہر جزبے سے عاری تھا.... دنیا کی نظر میں اس کا بیشک بہت مقام سہی لیکن تھا وہ ایک ادھورا انسان۔

جس کے پاس ایک بھی رشتہ اپنا نہ تھا، باپ تھا جسے دولت کی اتنی لت تھی کہ اس لت کے نشے میں وہ سب فراموش کر بیٹھا حتیٰ کہ اسے بھی۔

اس کی ماں اس کے باپ کی بے رخی برداشت کرتے بہت سال پہلے ہی چل بسی تھی۔

اب وہ تھا اور اس گھر کی عالیشان چار دیواری.... کبھی کبھی اسے یہاں گھٹن ہونے لگتی تھی جہاں نوکروں کے علاوہ کوئی نہیں تھا بات کرنے کو۔

ابھی بھی خود کو بے بس محسوس کرتے اس نے وہی کیا تھا جو ہمیشہ کرتا تھا گاڑی کی چابی اٹھائی تھی اور باہر نکل گیا تھا۔

آج اس کا دل اس سفید پاؤڈر کو لینے کا بھی نہیں کیا تھا اس لیے باہر نکل گیا۔

گاڑی کو سی سائیڈ پر روکتے وہ باہر نکل آیا اور کھلے آسمان تلے گہرا سانس بھرا۔

پاس پڑے پتھر پر بیٹھ کر اس نے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لیا زیادہ رش نہیں تھا لیکن لوگ کسی نا کسی کے ساتھ تھے کوئی اس کی طرح اکیلا نہ تھا۔

اس نے زندگی میں سب کچھ کے دیکھا تھا لیکن تنہائی سے وہ پھر بھی نہیں نکل پایا تھا ابھی بھی وہ احساس کمتری کا شکار ہو رہا تھا لوگوں کو دیکھ کر۔

کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی ریان درانی ہے جس کی حکومت اس کے پورے بزنس پر تھی.... اس نے لڑکیوں کے ساتھ خاصی وقت گزاری کی تھی لیکن یہ بھی اسے تنہائی سے دور نہ کر پایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے بعد آخری حل کے طور پر اس نے نشے کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا جو اسے زیادہ نہیں لیکن کچھ وقت کے لیے ہوش سے بیگانہ ضرور کر دیتا تھا۔

میں ہی کیوں اکیلا بنایا گیا...؟اس نے سامنے پڑے پتھر کو ٹھوکر لگاتے سوچا۔

ابھی وہ کچھ اور سوچتا کہ نظر سامنے کے منظر پر پڑی جہاں وہ لڑکی ہوا کے پریشر سے بچتی اپنے بالوں کو چہرے سے ہٹا کر بار بار بیزاری سے کان کے پیچھے اڑس رہی تھی۔

.....

ایانے نے فون واپس اسے پکڑاتے آنسو صاف کیے تھے اور خود کو کمفرٹر میں چھپایا تھا اس وقت وہ کسی کا بھی سامنہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

احد نے اس کا رخ جھٹکے سے خود کی طرف موڑا۔

کیا کہنا چاہیں گیں اب..؟اس کے آنسو صاف کرتے استفسار کیا گیا۔

اس نے احد کے ہاتھ جھٹکے تھے.....احد نے جلتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا اور اس کی ہاتھ کی کلائی کو موڑا تو وہ سسکی۔

میں نے بولا تھا پچھتاوے ہم دونوں کے حصے آئیں گے ایانے احد قریشی۔

ایانے نے آنکھیں میچی....حالات اتنی جلدی بدل جائیں گے اسے اندازہ نہ تھا کیا کچھ نہ بولا تھا اس نے۔

کیا سزا دوں اب آپ کو خود بتادیں....؟اس کی کلائی چھوڑتے بولا۔

ایانے نے اسے دیکھا تھا.....وہ لاجواب تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں خود تجویز کرتا ہوں زیادہ اچھا رہے گا وہ کہتے ایانے کے چہرے پر جھکا تھا۔

ایانے کی ایک نہ سنتے اس نے اپنی شدتیں اس پر لٹائیں تھی۔

ایانے نے اسے دور کرتے زخمی نظروں سے دیکھا تو وہ مسکرایا تھا.... تزیہ مسکراہٹ۔

اب بھی چاہتی ہیں کہ میں چلا جاؤں تو ایک بار بولیں میں واپس نہیں آؤں گا یہ وعدہ ہے میرا ....

اس نے ایانے کی شرٹ کو کندھے سے سرکاتے سنجیدگی سے کہا۔

ایانے نے اس کا کالر تھامتے ہچکی لی تھی.....وہ کیسے ایسا کر سکتا تھا....

بولیں !

ایانے نے روتے سر نہ میں ہلایا تھا اور یہی غلطی کی تھی اس نے ....

کیونکہ اس کے بعد احد قریشی نے اپنی تمام تر شدتیں اس پر انڈیلتے اسے بتایا تھا کہ وہ اسے کس قدر تباہ کر گئی ہے۔

ایانے کی سسکیاں اسے اپنے کانوں میں سنائی دی تو اس نے اسے دیکھا اس کی شرٹ درست کرتے اس کے بال سمیٹے۔

ایانے نے اس کے سینے میں سر دیے اپنے آپ کو قابو کرنا چاہا تھا۔

آپ نے.... مجھ.... مجھے ....

گھر چل کر بات کریں گے اس معاملے پر.... سامان سمیٹے اٹھ کر فوراً اور حلیہ درست کریں اس کے بکھرے سراپے کو دیکھتے وہ کہہ کر اٹھ گیا۔

ایانے نے اسے دیکھا.....ابھی نہیں جانا ....

Posted On Kitab Nagri

میں دوبارہ لینے نہیں آؤں گا.... پھر جب دل چاہے گا آجائے گا اس نے کہتے ایانے پرسے کمفرٹر ہٹاتے اسے سویٹر دوبارہ پہنایا تھا۔

ایانے نے شال اوڑھتے اسے دیکھا جواب جھک کر اس کے جوتے ہیڈ کے نیچے دیکھ رہا تھا۔

ایانے نے خود جھک کر اپنے سلیپرز نکال کر پہنے اور اسے دیکھا جو واش روم جا کر منہ ہاتھ دھو کر آیا تھا۔

اسے بنا دیکھے دروازے کی طرف بڑھا تھا ایانے نے جھجھکتی سے پہلو بدلا۔

سامان تو سمیٹ دیں ساتھ.... وہ منمنائی۔

یہیں رہنے دیں اگلی بار لیں جایئے گا ابھی چلیں اس نے کہا تو ایانے نے آگے بڑھتے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

سردی لگ رہی ہے .....

احد نے اپنی شال بھی اسے اوڑھاتے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور نیچے کی طرف بڑھ گیا۔

.....

یہ سوچ آتے اس کا دماغ اس پر ہنسا تھا اور ایک ہی نام اس کے ذہن میں آیا تھا۔

فیصل بلوچ .....

ابھی اس کا دماغ آگے کچھ نہیں سوچ رہا تھا.... اس کا دماغ مفلوج ہو گیا تھا اگر اس نے دیر کر دی تو ....

یہی سوچتے اس نے اپنی گاڑی کو رلیس دیتے سامنے والی گاڑی میں دے ماری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مخالف کو افشان بلوچ سے یہ توقع نہ تھی اس نے تیزی سے گاڑی آگے بڑھائی اور موڑ کر اس سے پہلے کہ افشان کچھ کرتا اسی کی گاڑی کو سائڈ سے مارا تھا کہ افشان کی گاڑی سامنے لگے درخت سے لگی تھی جس کا شدید نقصان ہو تھا نہیں۔

مخالف اب راحیہ کو لے جا سکتا تھا کہ فیصل بلوچ کی طرف سے یہی حکم تھا کہ مار دینا نہیں تو چھین لانا ....

لیکن وہ جانتے نہیں تھے کہ افشان کو کس حد تک چوٹ لگی ہے اس لیے سب چھوڑتے بھاگ نکلے تھے۔

ابھی افشان کچھ اور سوچتا کہ راحیہ تھکی سی باہر آئی تھی اور ٹاول سے چہرہ پونچھتی صوفے پر گرنے کے انداز سے لیٹی تھی۔

راحیہ ....

راحی کیا ہوا ہے.. ؟وہ جو خود میں اٹھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا اسے دیکھتا ہلکا سا سیدھا ہوا۔

پتا.... نہیں.... وہ ہانپتی بولی۔

یہاں آؤ !!

افشان نے اس وقت خود کو نے حد سے زیادہ بے بس محسوس کیا تھا.... ایسا نہیں تھا کہ وہ چل نہیں سکتا تھا لیکن اس وقت وہ خود میں ہمت نہ پاتا تھا۔

راحیہ یہاں آؤ فوراً..... اس نے اب کی بار اونچی آواز میں کہا تو وہ اس کے پاس آکر بیٹھی۔

کیا ہوا ہے اس کے بال کان کے پیچھے اڑستے افشان نے استفسار کیا۔

پتا نہیں.... مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا اس نے افشان کو دیکھتے کہا۔

افشان نے اس کے چہرے سے پسینہ اپنے بائیں ہاتھ سے صاف کیا جو اس وقت پسینے سے بھری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیسا محسوس کر رہی ہو.....؟اسے خوف سمجھ نہ آئی کہ کیا کہے۔

مجھے نہیں معلوم بتایا تو ہے.....اب کہ وہ اونچی آواز میں چیخی تھی۔

افشان نے خاموشی سے اسے دیکھا تھا.....وہ کیوں اتنا چڑچڑی ہو رہی تھی ایسا تو کچھ کہا بھی نہیں تھا اس نے اسے۔

صبح بھی فاروق سرور نے بتایا تھا کہ اس نے ناشتہ کرنے کے بعد ایسا ہی بیہیو کیا تھا علی کے ساتھ۔

ریلیٹ کرو.....اس کے چہرے پر ہلکا سا تھمتھپاتے افشان نے کہا۔

.....

کیسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں آپ...؟اس نے سامنے والے سے استفسار کیا چونکہ رایان دور نہ تھا اس لیے ان کی آواز بآسانی سن سکتا تھا۔

جو میرے ساتھ میرے سرکل میں موو کر سکے.....مخالف نے جواب دیا۔

میں کر سکتی ہوں آپ کے سرکل میں موو اون..؟اس نے خود کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔

ہاں!لیکن کچھ تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔

جیسا کہ..؟

جیسا کہ بس آپ کو خود پر دھیان دینا ہے،بال بہت بڑے ہیں آپ کے جو اچھا تاثر نہیں دے رہے انہیں ٹرم کروا لیں،کپڑوں میں اچھی خاصی محنت کی ضرورت ہے آپ کو،باقی رنگ کا کیا ہے پارلر بنائے ہی اس لیے گئے ہیں وہ شخص ایک ایک کر کے اسے اس کی خامیاں گنواتے پر سکون تھا۔

اووووو!!!!اس لڑکی نے اوو کی صورت میں ہونٹ سکیڑے۔

Posted On Kitab Nagri

پہلی بات مجھے اپنے بال بے حد عزیز ہیں جنہیں میں کٹوانے سے تو رہی، دوسرا ہاں کپڑوں کا مسئلہ ہو سکتا ہے لیکن وہ کیا ہے نا مجھے تنگ کپڑوں سے الرجی ہے میرا سانس گھٹتا تو کھلے ہی پہنوں گی بیشک آپ نئے لے دی جیے گا وہ استہزایہ مسکرائی۔

اور رنگ.....رنگ کا کیا ہے یہ جیسا ہے پارلر کے ہزار ٹریٹمنٹ کے بعد بھی ویسا ہی رہے گا اور مجھے اپنا سانولا رنگ آپ کے اس سفید چہرے سے زیادہ پرکشش لگتا ہے۔

اہمم.....اس نے کچھ سوچتے گال پر انگلی رکھی۔

تمہیں کیسا لڑکا چاہیے.....بتا دو پھر کسی اتفاقِ رائے پر پہنچے گے سامنے کے لڑکے نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے کہا۔

کچھ زیادہ ڈیمانڈز نہیں ہے کیونکہ میں کوئی حور پری نہیں ہوں نا کوئی شہزادی جو خواب بنتی پھرو۔

مجھے ایک سادہ سا بندہ چاہیے، جو جیسا بھی ہو لیکن مجھے میری ذات کو ایسے ہی قبول کرے اس نے کہتے بالوں کا جوڑا بنانے کے لیے بال سمیٹے تو رایان نے آئیبرو اچکائی۔

وہ وہی لڑکی تھی .....

میں یہی ہوں، میں بہت خاص نہیں ہوں، نہ ایکٹر ہوں نا کہیں کی شہزادی اور نہ کسی ناول کی ہیروئین جو افسانوں میں رہتی ہوں میرا تعلق حقیقت کی دنیا سے ہے اور میرے خیال زندگی ایک جنگ ہے خوشیوں اور مشکلات کے درمیان.....میں اٹینشن سیکر نہیں ہوں اور نہ ہی وہ لڑکی کہ آپکو خود کی طرف مائل کروں.....میں ایک عام سی لڑکی ہوں، کھلی آنکھوں سے خواب نہیں دیکھتی اور نہ مہنگے شوق رکھتی ہوں لیکن مجھے ایک اگر کسی ایسے شخص کو سمیٹنا پڑے جو بکھرا ہو تو مجھے اس میں بھی کوئی مسئلہ نہیں، مسئلہ یہ ہے کہ مجھے لوگوں کو خوش نہیں خود کو مطمئن کرنا ہے میں خود کو کسی کے لیے نہیں بدلوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو پھپھو نے کیوں چنا ہے میں جانتی ہوں اس میں ان کا اپنا فائدہ ہے لیکن آپ اور میں ایک اچھا میچ نہیں ہیں امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے۔

ہاں سمجھ گیا ہوں وہ لڑکا بیزاری سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا۔

اس کے جاتے ہی دانین نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کرنا چاہا تھا۔

مجھ سے شادی کرو گی....؟اپنے پاس سے آتی آواز پر اس نے مندی آنکھیں کھول کر مخالف کو دیکھا۔

.....

وہ زوالفقار صاحب اور فاطمہ بیگم کو مطمئن کر کے اسے گھر لے آیا تھا۔

اب وہ دونوں ایک دوسرے سے رخ موڑے لیٹے تھے.....زندگی میں بہت بار ایسے حالات بن جاتے ہیں جب غلطی کسی کی نہیں ہوتی بس وقت آپ کو سنبھلنے کا موقع نہیں دیتا۔

بچے پسند ہیں آپ کو....؟

وہ جو کب سے اسے متوجہ کرنا چاہتی تھی بالآخر زہن میں کچھ ترتیب دیتی بولی۔

نہیں....!اس کا موڈ اس وقت خراب تھا لہٰذا جواب بھی اسے توقع کے مطابق آیا تھا۔

اس کا مطلب آپ کو اپنے بچے بھی پسند نہیں ہوں گے ایانے نے اٹھ کر اسے دیکھتے کہا۔

وہ جب آئیں گے تب دیکھیں گے احد نے کہتے منہ پر کمفرٹر لیا کیونکہ اب وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اور اگر وہ آنے والے ہوں تو...؟ایانے نے مسکراہٹ چھپاتے ہوا میں تیر چھوڑا تھا۔

کیا مطلب ہے اس بات کا...؟جو بالکل نشانے پر لگا تھا۔

آپ کو کیا لگ رہا ہے..؟ایانے نے اسے مزید تنگ کیا اس کے سینے پر بازو رکھتے اس سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

پہلی بات تو دور ہو کر لیٹیں اور دوسری بات مجھے کچھ نہیں لگتا احد قریشی نے اسے زیادہ فری ہوتے دیکھ کہا۔

اچھا تو جو تھوڑی دیر پہلے خود قریب آئے تھے اس کا کیا..؟

ایا نے بحث نہیں کرو..... مجھے آرام کرنا ہے اس نے کہتے اپنے آپ پر سے اس کا بازو اٹھایا اور اپنا بازو آنکھوں پر رکھ کر آنکھیں بند کی۔

آپ کو تو لگتا ہے بچے چاہیے ہی نہیں..... ایا نے منہ بسورتے کہا۔

شوہر پر بھروسہ کرنا سیکھ لیں پہلے پھر کوئی آگے قدم بڑھایئے گا اس نے اس پر چوٹ کی تھی اور وہ بلبلا اٹھی تھی۔

بس کریں احد.... اب آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ سے معافی مانگو....

ہاں تو جب میں غلطی کرتا ہوں تو معافی مانگتا ہوں آپ میں بھی اتنے گٹس ہونے چاہیے۔

آپ معافی مانگتے ہیں.... جو آپ کرتے ہیں اسے معافی نہیں منمانی کہتے ہیں اس نے آسے گھورتے کہا۔

"تم بھی وہ ٹرائی کر سکتی ہو.... ہو سکتا ہے میں مان جاؤں" احد نے سنجیدگی سے کہا اور سائیڈ لیمپ اوف کر دیا۔

ایا نے چند لمحے اسے تکتی رہی اور پھر خاموشی سے اس کی طرف جھکی۔

بند آنکھوں اور لرزتے ہونٹوں سے اس پر جھکی وہ بے حد کنفیوز تھی۔

احد اسے خود پر جھکا محسوس کر سکتا تھا لیکن وہ کتنی بزدل تھی وہ جانتا تھا۔

.....

صبح اٹھتے اس نے اپنی بائیں طرف دیکھا تھا جہاں وہ ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے پر سکون سو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

افشان نے اسے دیکھ کر خود میں سکون اترتا محسوس کیا تھا وہ تھی تو وہ خوش تھا اپنی زندگی سے مطمئن تھا لیکن اگر کل اسے کچھ ہو جاتا تو.....

اس سے آگے اس نے نہیں سوچا تھا اسے کھینچ کر قریب کرتے وہ مسکرایا تھا۔

"راحمیہ افشان بلوچ تم ضروری ہو میرے لیے بے حد، بے انتہا "....

"اچھا تو پھر آپ کو چاہیے مجھے ایسے گھوریں نہیں"..... وہ جو اس کی نظروں کی تپش اور پھر اپنی طرف کھینچنے سے جاگ گئی تھی بولی۔

چالاک لڑکی جاگ رہی تھی...؟ افشان نے اس کے بال چہرے سے ہٹاتے پوچھا۔

ہاں تو ایسے کسی کو کوئی گھورے گا تو اس کی نیند تو خراب ہو گی نا..... راحمیہ نے منہ بسورتے کہا۔

افشان نے جھک کر اس کا ناک چوما وہ اسے دیکھ کر حساس ہو رہا تھا۔

تو میرے دیکھنے سے آپ کو نظر تھوڑی لگ جائے گی.... اور آپ میری ہیں میں جیسے چاہے دیکھو .....

راحمیہ نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا جہاں جگہ جگہ کٹ لگے تھے اس کے چہرے پر وہ کٹ بھلے تو بالکل نہیں لگ رہے تھے۔

اس نے جھکتے آہستگی سے اس کے چہرے پر لب رکھے.... "پتا ہے اس دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف دہ کیا ہے"..؟

کیا..؟ وہ اس کے اس عمل سے خوش ہوا تھا ....

کسی اپنے، جان سے پیارے شخص کو تکلیف میں دیکھنا.... اس نے افشان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

اس کی آنکھوں میں افشان کو واضح اپنا عکس دکھا تھا اس کے لبوں کے ساتھ آنکھیں بھی مسکرائیں۔

Posted On Kitab Nagri

کتنا خوبصورت تھا اپنے محبوب کی آنکھوں میں اپنے لیے وہی سب دیکھنا جو آپ اس کے لیے محسوس کرتے ہیں۔

افشان آپ کو اپنا صدقہ دینا چاہیے.....اس نے کچھ یاد آتے کہا۔

اچھا اور ول کیوں...؟افشان نے دلچسپی سے پوچھا۔

کیونکہ آپ کو میری نظر لگ گئی ہو شاید.....وہ ہونٹ کاٹتی بولی۔

نہیں آپ کی نہیں لگے گی مجھے نظر بے فکر رہیں ....

لیکن آپ کے سونے کے بعد میں آپ کو دیکھا کرتی تھی نا بار بار.....اس نے جیسے اعتراف کیا تھا۔

ہاہاہاہاہاہا!!افشان کا زندگی سے بھرپور قہقہہ بلند ہوا۔

.....

ایا نے اس کے لبوں سے اپنے لب لمحے کے لیے مس کرنے کے بعد فوراً خود کو پیچھے کیا۔

اُف.....اس نے دل کی دھڑکنوں کو نارمل کرنا چاہا۔

احد نے اب کی بار بھی کوئی ری ایکشن نہیں دیا تو ایا نے کوفت کے ساتھ رونا آیا۔

احدددددد.....آئی ہیٹ یو....اس نے کہتے اسے سینے پر مکہ مارا اور کر بھی کیا سکتی تھی۔

اگر آپ معافی منگوانا چاہ رہے ہیں تو بھی سن لیں میں معافی نہیں مانگوں گی کیونکہ جو بھی میں نے کیا ہے وہ سب سے مشکل مرحلہ تھا اس کا اشارہ اس نامحسوس سے بوسے کی طرف تھا۔

اب وہ اپنے تکیے پر سر گرائی لیٹ گئی تھی آنکھوں سے آنسو گرا تھا جو مخالف نے اپنے لبوں سے چُنا تھا۔

کتنا مشکل لگ رہا ہے تمہیں معافی مانگنا....احد نے اسے قریب کرتے کہا لیکن اپنے حصار میں نہ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا دو دو بے معنی سے لفظ آئم سوری کہنا ضروری ہے..؟

جب آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ میں شرمندہ ہوں اس نے احد کا بازو خود پر رکھتے اس کے حصار میں آنا چاہا۔

تم زیادہ فری نہیں ہو رہی آج..؟ احد نے اسے پیچھے کرتے کہا لہجہ سنجیدہ تھا۔

احد دد.....! وہ اسے زچ کر رہا تھا آج۔

زبردستی آپ مجھے یہاں لے کر آئیں ہیں بھولیں نہیں وہ احسان جتانے والے انداز میں بولی۔

ہاں تو گھر گندا ہو رہا تھا تمہیں پتا ہے مجھے گندگی نہیں پسند۔

میں کام والی لگتی ہوں آپ کو..؟

لگتی تو نہیں ہو لیکن بنی تو رہتی ہو نا احد نے اس کے حلیے پر اب کی بار چوٹ کی تھی۔

ایا نے اسے دیکھتے اس کے سر کے بال مٹھی میں لے کر کھینچے تھے۔

ایا نے یہ کیا بدتمیزی ہے...؟ وہ چیخا تھا۔

ہٹیں پیچھے جائیں اپنی جگہ پر.....ایا نے اسے دھکا دیتے کہا۔

احد نے اسے اٹھا کر ہلکا سا اپنے اوپر کیا تھا کہ اس کے بال ان دونوں کو چھپا گئے تھے۔

محبت کی ہے مجھ سے..؟

نہیں!.....

آپ سے جو ہے وہ کچھ محبت سے بڑھ کر ہے شاید دیوانگی اور عادت....اور یہ دونوں محبت جیسی بیماری سے زیادہ خطرناک ہیں اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

پھر بھروسہ کیوں نہیں کیا میرا...؟

Posted On Kitab Nagri

بھروسہ تھا بس دل اس منظر کو قبول نہیں کر پایا تھا.....اور کبھی نہیں کر پائے گا.....وہ میری زندگی کا ایک برا لمحہ تھا شدید برا جس میں میری دیوانگی کسی اور کی باہوں میں تھی۔

تکلیف ہوئی تھی..؟

ہاں بہت.....!اتنی کہ میں اس تکلیف کو بیان کرنے کی سکت بھی خود میں نہیں پاتی ہوں۔

مجھے بھی ایسے ہی تکلیف ہوئی جب میں نے سنا کہ وہ لڑکی جو میرا عشق ہے وہ رات کے اس پہر کسی غیر مرد کے ساتھ اس کے گھر پر تھی اور پھر اس کے ساتھ واپس آئی احد نے اس کے بال کان کے پیچھے کیے۔

آپ کو شک.....؟کیا کہنا .....

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

افشان بس کریں!اس نے افشان کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اسے ہنسنے سے باز رکھنا چاہا۔

سب سے پہلے تو ڈونٹ کال می افشان اگین.....شان اچھا لگتا آپ کے منہ سے اور دوسرا مجھے آپ کی اور ماما کی نظر کبھی نہیں لگ سکتی۔

اور اگر آپ کو ایسا لگتا ہے تو بس دعا پڑھ کر پھونک دینا مجھ پر....اس نے اس کے چہرے کے زاویے دیکھتے اسے حل بتایا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے..چلیں اب انھیں ناشتہ کریں اور دوائیں راحیہ نے اس کے بال خراب کرتے کہا اور اٹھ گئی۔

اس کے جاتے ہی افشان نے آنکھیں موندلی .....

وہ چیخ کر کے باہر آکر اسے گھورنے لگی ایک ہاتھ میں برش لیے.....

افشان سمجھ کے بھی نا سمجھ بن گیا۔

آپ نے جان بوجھ کر ایک ہاتھ پر زیادہ چوٹ لگوائی ہے کہ راحیہ کے بال نہ بنانے پڑے جو روز روز وہ منہ اٹھا کر بنوانے آجاتی ہے۔

ہاہاہا یار.....!کیا ہوا گیا ہے آج آپ کو.....اس نے راحیہ کو دیکھا تو وہ بھی مسکرا پڑی۔

صحیح سے باندھو خراب کیے نا تو سزا ملے گی پہلے ہی دیکھو جھاڑو جیسے ہو رہے ہیں افشان نے جان بوجھ کر اس کے گھنے بالوں پر چوٹ کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

راحمیہ نے بے دلی سے باندھتے اسے دیکھا.... جھاڑو ہیں تو جھاڑو ہی سہی آپ بعد میں ٹھیک کر دینا نہیں وہ منہ چڑاتی باہر نکل گئی۔

ناشتہ لے کر واپس آئی تو نرس افشان کی پٹی بدل رہی تھی بیشک وہ قریب نہ تھی اس کے لیکن اتنا دور بھی نہ کھڑی تھی۔

راحمیہ نے اس کا انتظار کیا اور اس کے بعد سنجیدگی سے اس کے پاس ٹرے رکھ کر بیٹھ گئی۔

افشان نے اس کا اترا چہرہ محسوس کیا تھا لیکن نرس کے باہر نکلنے کا انتظار کیا۔

کیا ہوا۔؟ وہ باہر چلی گئی تو اس نے پوچھا۔

آپ نہ اس چڑیل کو بھیجیں واپس... آتا جاتا اس کو کچھ ہے نہیں ایک کونے میں بیٹھی فون پر لگی رہتی ہے ...

اور پھر آپ کے قریب کھڑا ہونے کی کیا ضرورت ہے میں سب خود کر لوں گی آپ اس کو بھیجیں۔

اوکے اوکے..... کول ڈاؤن... لیکن اسے تو سب دواؤں کا اندازہ ہے اور ....

میں سب لکھوا لیتی ہوں.... پٹی بھی بدل دوں گی لیکن اسے یہاں سے بھیجے.... اور ...

اوکے ٹھیک ہے.... اگر تم یہ سب اچھے سے نہ کر پائی تو اس کو واپس بلانا پڑے گا کیونکہ مجھے جلد سے جلد ٹھیک ہونا ہے... میرے کام کا کافی حرج ہو رہا ہے اوکے..؟

اوکے !

.....

تمہارے معاملے میں کسی اپنے پر بھی بھروسہ نہیں رکھتا یا نے احد قریشی وہ تو پھر ایک غیر شخص تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کتنا تکلیف دہ تھا میرے لیے یہ سُننا کہ میرے ہوتے ہوئے مجھ سے منسلک عورت کو کسی اور کا سہارا لینا پڑا۔

احد .....

شٹش .....

کیا جانتی تھی تم اس کے بارے میں..؟

کبھی سوچا ہے حالات اس سے بدتر ہو سکتے تھے... تم نے بھروسہ کیسے کیا آج کے دور میں کسی غیر پر احد نے اس کی کمر پر اپنی گرفت سخت کی۔

میں مانتی ہوں میری غلطی ہے... لیکن اس وقت مجھے سمجھ نہ آیا کہ میں کیا کروں ایانے نے اپنی کمر پر اس کی انگلیوں کی سخت پکڑ کو محسوس کرتے کہا۔

تو جب بھی تمہیں کچھ سمجھ نہیں آئے گا تم ایسا ہی کوئی قدم اٹھاؤ گی احد نے اس کے بالوں کی لٹ کھینچے کہا۔

نہیں..... میں ....

احد آپ مجھے تکلیف پہنچا رہے ہیں.... اس کے دانت اپنے گال پر محسوس کرتے وہ چیخی تو اس نے ایانے کو دیکھا۔

آج کے لیے اتنی سزا کافی ہے مجھے لگتا ہے کافی کچھ سمجھ گئی ہو گی تم ایانے احد قریشی اس نے اسے واپس اس کی جگہ پر لٹاتے کہا۔

میں آئندہ دھیان رکھوں گی ایانے کو اس کا تکلیف پہنچانا بُرا لگا تھا اور اب خود سے ایسے دور کرنا۔

یو شوڈ بی..... احد نے اسے دیکھتے کہا تو ایانے نے بچی لی تھی۔

کیا مسئلہ کیا ہے تمہارا...؟

میرے قریب آنے پر مسئلہ میرے دور جانے پر مسئلہ چاہتی کیا ہو احد نے سخت لہجے میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

آئی ہیٹ یو احد ....

پتا ہے مجھے....اور کچھ بتاؤ اسے ساتھ لگاتے اس کی پیٹھ تھپتھپائی اتنی سزا کافی تھی اس کے لیے اس سے زیادہ وہ اسے نہیں رلا سکتا تھا۔

اب بتاؤ کس کے بچوں کی بات کر رہی تھی کچھ منٹوں کی خاموشی کے بعد وہ اس کا ماتھا چومتا بولا۔

کسی کے بھی نہیں.... کیونکہ آپ کو تو پسند نہیں ہیں...اب وہ ہلکی پھلکی ہو گئی تھی اس لیے غصہ دکھاتے بولی۔

نہیں! تم سچی کہہ رہی ہو اب ہمیں اپنی فیملی کا سوچنا چاہیے....احد نے شرارت سے کہتے اس کا ناک دبایا۔

پر میں کیسے سنبھالوں گی انہیں احد...؟

وہ جو شرارت میں اسے چھیڑ رہا تھا اسے سنجیدہ ہوتے دیکھ چونکا۔

کیوں...؟اس میں کیا مشکل ہے؟

وہ تو چھوٹا سا ہوتا ہے اگر میرے ہاتھ سے پھسل گیا تو....وہ گر جائے گا تو اس کا تو کچھ بچے گا ہی نہیں ایانے نے ماتھے پر سلوٹیں لیے پوچھا۔

.....

کیا میں آپ کو جانتی ہوں وہ اس وقت کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے بنا اس پر غور کیے سنجیدہ سا لہجے میں پوچھنے لگی۔

شاید آپ غور کریں اور زہن پر زور ڈالیں تو جان جائیں گی کہ ہم دو بار مل چکے ہیں مس دانین اس نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا جو اس کا خاصہ نہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دانین جو اپنا سامان سمیٹ رہی تھی اسے نظریں اٹھا کر دیکھا اور پہچانتے ہی گھورا۔

پلیز کیا معاف کیے تم تو سر پر ہی چڑھ گئے ہو.... وہ واپس اپنی ٹون میں آتی بولی۔

دیکھو! آرام سے بات کرو سب ہمیں ہی دیکھ رہے ہیں آو.... رایان درانی نے اب کی بار سخت لہجے میں کہا جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھی۔

اور میں آپ کے ساتھ کیوں آوں گی..؟ اب کی بار وہ بھی سنجیدگی سے بولی۔

شادی کرو گی...؟ اس نے بنا کچھ سوچے اس سے پوچھا تھا۔

آپ کا دماغ ٹھیک ہے مسٹر..... نہ آپ مجھے جانتے ہیں نا میں آپ کو .....

کیا فرق پڑتا ہے.... جان جائیں گے... کچھ لمحات پہلے میں نے گفتگو سنی آپ کی..... ایک شخص چاہیے مجھے تمہارے جیسا جو کم از کم میری تنہائی کو تو ختم کرے وہ صاف گوئی سے بولا۔

پر میں ہی کیوں...؟

کیونکہ دو ادھورے لوگ ایک دوسرے کو بہتر طریقے سے جوڑے رکھ سکتے ہیں اور اس لیے بھی کہ یہ میرا فیصلہ ہے۔

وہ جو دھیان سے اسے سن رہی تھی اس کے آخری جملے پر اسے گھورنے لگی۔

دانین وجاہت ایسی لڑکی نہیں ہے کہیں اور جا کر ڈھونڈے آپ کو کوئی جو آپ کی تنہائیوں کی ساتھی بنے.....

بہت سی لڑکیاں یہ کام چند پیسوں کے لیے ہی ک .....

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی وہ اسے کھینچ کر قریب کر گیا تھا۔

دانین وجاہت یہ بات جان لو کہ رایان درانی شادی اب تم سے ہی کرے گا اسے میری ضد سمجھ لو یا مقصد۔

Posted On Kitab Nagri

وانین پہلی بار کسی مرد کے لمس سے واقف ہوئی تھی یہی وجہ تھی کہ اس کا سارا وجود کانپ رہا تھا۔

وہ اسے دھکا دیتی پیچھے ہٹی اور بنا دیکھے بھاگ گئی وہ جانتا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔

.....

رایان درانی نے ایسا کیوں کیا تھا وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس لڑکی کی باتیں سن کر اسے لگا تھا کہ کہیں نا کہیں وہ ایک جیسے ہیں۔

نامکمل سے .....

ایا نے زولفقار کون تھی اب اس کو یاد بھی نہ رہا تھا..... وہ وقتی اٹریکشن تھی جو اسے ہوئی تھی لیکن اس وقت وہ لڑکی اس کے اعصاب پر چھا گئی تھی۔

وہ پانچ منٹ بے مقصد وہاں کھڑا رہا تھا پھر غصے میں وہ بھی اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

گاڑی اس علاقے سے نکالتے ہی اسے وہ باہر سڑک پر چلتی نظر آئی تھی جہاں دوپٹہ اس کا ہوا کی وجہ سے اڑ رہا تھا جسے بمشکل اس نے ہاتھوں سے قابو کیا تھا۔

کبھی وہ لوگوں کی نظر سے بچنے کی خاطر قمیض تھامتی کبھی دوپٹہ جو بہت تیز ہوا سے اڑ رہے تھے۔

دکانیں ہونے کے باعث وہاں کئی لوگ تھے جو بیشک آنکھیں بند کیے نہیں بیٹھے تھے۔

رایان درانی کے ماتھے پر سلوٹوں کا اضافہ ہوا گاڑی سائیڈ پر روک کر وہ اتر کر اس کی طرف گیا اور زبردستی اس کا ہاتھ تھامتا اسے گاڑی میں دھکا دیتا بٹھا گیا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے...؟ وہ چیخی۔

Posted On Kitab Nagri

آواز آہستہ.....اور دوسری بات اگر یہ چھوٹی سی قمیضیں اور ریشمی دوپٹے سنبھالے نہیں جاتے تو ایک عدد چادر ملتی ہے بازاروں سے وہ اس پر چوٹ کر رہا تھا۔

یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے مسٹر..... حد میں رہو اپنی اور تم بھی باقیوں کی طرح گھور کر ٹھنڈی آہیں بھر لیتے۔

اس نے اس کا بازو کھینچتے اسے سیٹ سے لگایا اور اس کے قریب ہوا۔

مس دانین اوقات میں رہو..... بیوی کے رتبے پر جلد ہی فائز ہو جاؤ گی تب یہ لمبی زبان میں برداشت نہیں کروں گا.....اور ...

الف..! کیا تم پاگل ہو..... جو منہ اٹھا کر کسی بھی راہ چلتی لڑکی کو شادی کرنے کا کہہ رہے ہو.....اس نے اسے دور کرتے گاڑی کا دروازہ کھولنا چاہا جو لاک تھا۔

جانے دو مجھے اس نے مڑ کر اسے دیکھا جو سنجیدگی سے سامنے دیکھ رہا تھا۔

بنا کچھ کہے اس نے گاڑی فل اسپیڈ میں دوڑائی تھی اس کے گھر کے راستے پر جو زیادہ دور نہ تھا۔

گاڑی روکو مجھے جانا ہے.... سن رہے ہو..؟

اس نے گاڑی اس کے گھر کے سامنے لا کر روکی اور نیچے اتر کر جھٹکے سے اسے نیچے اتارا اور اس کے گھر کے دروازے کی طرف بڑھا۔

رک جاؤ پلیز.....وہ خوفزدہ ہوئی تھی اس سے اب.....وہ کون تھا کیا چاہتا تھا کیا کر رہا تھا.....؟

رایان نے اسے روتا دیکھ دروازہ کھٹکھٹایا جو کھلا تو اس نے بنا اجازت لیے قدم اندر کی طرف بڑھائے۔

.....

Posted On Kitab Nagri

ہاہاہا..... توبہ کرو لڑکی گرانا ہی کیوں ہے اسے شرم نہیں آتی تمہیں ....

احد کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ایانے کو بچے بہت پسند ہیں لیکن انہیں سنبھالنے کا تجربہ نہیں تھا اس کے پاس بالکل بھی۔

ہاں ہمیں سنبھال کے رکھنا ہو گا اسے ....

آپ کو پھر ایک نقصان ہو گا..... وہ کچھ سوچ کر بولی ...

کیا..؟ احد اس کی باتوں کو اب انجوائے کر رہا تھا۔

آپ جو مجھے خود سے چپکا کر سوتے ہیں نا یہ نہیں ہو گا پھر وہ درمیان میں آجائے گا نا ...

آجائیں گے کا کیا مطلب ہے وہ کون سا سات آٹھ ہونے احد نے اسے خود کے ساتھ لگاتے گھورا جیسے ابھی سے ایسا کچھ ہو رہا ہو۔

اوہو..... ٹوئنز تو وہ ہوتے ہیں نا ایانے نے اس کی کم عقلی پر اسے کو سا تو وہ حیران ہونے کے ساتھ دلفریبی سے مسکرایا۔

بیگم جتنی تمہاری صحت ہے نا تم ٹوئنز کے خواب مت دیکھو وہ ہنسا تھا اب کھل کر۔

ایسے تو نا کہیں..... مجھے اتنا شوق ہے اس نے کہتے زبان دانتوں تلے دبائی اور نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو پر شوق نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اگر ایسا کچھ ہوتا ہے تو یہ میری زندگی کا تمہاری طرف سے دیا سب سے بہترین تحفہ ہو گا اس نے ایانے کے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتارتے کہا تو وہ مسکرائی۔

اچھا اور اس کے بدلے آپ مجھے کیا گفٹ دیں گے...؟

کیا چاہیے...؟ احد آج کھل کر اسے سننا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو یاد نہیں رہتی اب میری باتیں.... میں نے بتایا تھا آپ کو احد ایک بار ایانے نے اس کی ناک کو زور سے پریس کرتے کہا۔

ایک خواب.....؟ تمہارا ایک خواب یاد ہے مجھے احد نے اس کے بازو کو ہلکا سا مروڑتے کہا جو قابو میں نہیں آرہے تھے۔

خواب ایک نہیں ہو سکتے بہت سے ہوتے ہیں آج اتنے مہینوں بعد بھی وہ اپنی اسی بات پر اڑی تھی۔

لیکن میرا ایک خواب تو تم پورا کر رہی ہو نا اس نے ایانے کو معنی خیزی نظروں سے دیکھا تو وہ گلابی ہوئی۔

برف دیکھنی ہے مجھے..... میں اس برف میں گول گول گھومنا چاہتی ہوں محسوس کرنا چاہتی ہوں اس نے کسی منظر میں کھوتے کہا۔

احد اس کی اتنی اکسائٹمنٹ صرف برف کے لیے دیکھ کر حیران تھا کوئی لڑکی برف دیکھنے کے لیے کیسے اتنی دیوانی ہو سکتی ہے۔

اور کشمیر دیکھنا ہے مجھے ایانے نے اس کا کار لر تھامتے اسے مزید خود کی طرف متوجہ کرتے کہا۔

چلو سو جاؤ اب نیند آرہی ہے مجھے وہ کچھ زہن میں ترتیب دیتا بولا۔

ایانے نے گھڑی پر وقت دیکھا اور اسے دیکھ کر منہ بسورا جو ہمیشہ کی طرح اسے خود سے چپکا کر سو رہا تھا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

اب وہ دونوں بیٹھے تسلی سے ناشتہ کر رہے تھے۔

پہلا نوالہ لیتے ہی وہ واش روم میں گئی تھی اب وہ باہر آتی پھر سے صوفے پر ٹیک لگائے پسینے میں بھیگی تھی۔

افشان نے اسے سنجیدگی سے دیکھا اور نرس کو بلایا۔

آپ ان کا چیک اپ کریں کانٹڈلی اگر ضرورت پڑتی ہے تو ہاسپٹل چلتے ہیں اس نے اس پر نظریں ٹکاتے کہا۔

وہ راحیہ کو لے گئی تھی باہر کہ معاملہ وہ نہیں جانتی تھی۔

واپس پر وہ اکیلی اندر آئی تھی اور اس کے سامنے کرسی پر بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھیں مسٹر افشان ابھی وہ چھوٹی ہیں جو مسئلہ نہیں ہے مسئلہ یہ ہے کہ وہ کافی کمزور ہیں اور انہیں اچھی ڈائٹ اور کافی کیئر کی ضرورت ہے۔

آپ سیدھا سیدھا بتائیں کا سندلی اس نے تنگ آتے کہا۔

آپ کی وائف ایکسپیکٹ کر رہی ہیں لیکن کومپلیکیشنز ہو سکتی ہیں آپ کو بہت دھیان دینا ہو گا اور ایک بار ہاسپٹل بھی چیک کروالیں وہ سب بتا کر جا چکی تھی۔

وہ وہیں خاموش بیٹھا تھا..... وہ تو ابھی خود چھوٹی تھی وہ کیسے اتنی بڑی ذمہ داری کو سنبھال لیتی وہ انیس سالوں کی تو تھی بس۔

افشان بلوچ نے کئی لمحے خوشی کے ساتھ اس کی فکر میں گزارے تھے وہ اولاد جیسی نعمت سے منہ نہیں موڑ رہا تھا لیکن .....

سارا دن باہر گزارنے کے بعد وہ رات میں آج اس کے پاس آئی تھی ایسا پہلی بار ہوا تھا اور کیوں ....

وجہ وہ دونوں ہی جانتے تھے۔

راحمیہ نے آکر چینج کیا اور اس کے پاس بیٹھ گئی کھانا کچھ دیر پہلے وہ دونوں کھا چکے تھے لیکن علیحدہ علیحدہ۔

اس نے راحمیہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرا ...

آپ خوش نہیں ہیں نا وہ اتنی آہستہ بولی کہ وہ بمشکل سن پایا۔

راحمیہ !

کیا آپ یہ اولاد نہیں چاہتے...؟

تمہارا دماغ خراب ہے یہ کس قسم کی فضول باتیں کر رہی ہو وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

اولاد کسی بھی میاں بیوی کے رشتے کو مکمل کرتی ہے... تم نے کیسے سوچ لیا کہ مجھے اولاد نہیں چاہیے یا.... وہ ایک دم سے بڑی بن گئی تھی۔

تو فکر کس بات کی..؟ شان میں نہیں ہزاروں لڑکیاں اس سے بھی چھوٹی عمر میں ماں بن جاتی ہیں اور پھر یہ تو ہماری پہلی اولاد ہے۔

.....

ہم پتا چلا کہاں ہے علیزے...؟ اس نے کرسی کی بیک پر سر ٹکاتے مخالف سے پوچھا۔

نہیں سر! شاید وہ کہیں چھپ گئی ہیں وہ بے حد ڈر گئی ہیں آپ سے شاید ....

ٹھیک ہے پتا لگواؤ اس نے جو کیا ہے اس کا ایک چھوٹا سا نظرانہ پیش کرنا ہے اسے۔

احد کو اب بھی یقین نہ آتا تھا کہ وہ معصوم سی لڑکی جو اس کی اچھی اور مخلص دوست ہوا کرتی تھی وہ کب اتنا بدل گئی۔

اسے یاد تھا یانے سے اس کی شادی پر بھی اس نے ناراضگی نہ دکھائی تھی لیکن اس کے بعد اس میں واضح تبدیلی آئی تھی۔

وہ بدل گئی تھی اس نے غلط صحبت اختیار کر لی تھی احد نے اس پر دھیان دینا چھوڑ دیا تھا دوست ہونے کی حیثیت سے اس نے اسے باز رکھنا چاہا تھا۔

لیکن اگر اس کے والدین اسے کچھ نہ سمجھا سکے تھے تو وہ کون ہوتا تھا لیکن ان سب کے باوجود وہ احد سے کافی اچھے سے ملتی تھی یہی وجہ تھی کہ ان کی دوستی اب تک برقرار رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن یہ حرکت کر کے اس نے احد قریشی کو برے طریقے سے نقصان پہنچایا تھا.....اس نے اسے استعمال کیا تھا ایانے کو تکلیف پہنچانے کے لیے۔

اس کی ہمت کیسے ہوئی کہ اس نے ایانے کو نشہ دینا چاہا کیا وہ اتنا گر گئی تھی وہ تو شکر تھا کہ وہ کسی سنگین نقصان سے بچ گئے تھے۔

اب احد نے اپنے ایک خاص بندے کو اس کا پتا لگوانے کا کہا تھا لیکن وہ نا جانے کہاں روپوش ہو گئی تھی۔

احد نے اسے دماغ سے جھٹکتے ایانے کو سوچا، اس کی رات کی تمام باتیں یاد کرتے اس کے ہونٹوں پر تبسم بکھرا۔

ٹکٹس بک ہو گئی ہیں؟ نمبر ملاتے وہ مدعے پر آیا۔

جی سر.....کل رات کو نکلنا ہے آپ کو ....

اوکے !

احد بہت پہلے ایانے کا پاسپورٹ بنوا چکا تھا چوری چھپے....اس نے جس دن بتایا تھا کہ وہ کشمیر دیکھنا چاہتی تھی اسی کے بعد یہ سب اس نے شروع کیا تھا۔

لیکن کل رات اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر وہ پل میں فیصلہ کر گیا تھا۔

اس وقت ان دونوں کو خود کے لیے وقت چاہیے تھا جو شاید اسی ٹرپ سے ممکن تھا۔

.....

رکو کہاں جا رہے ہو.... کون ہو تم نگہت بیگم نے اسے روکنا چاہا۔

وہ صحن میں اسے لے کر آیا جو چھوٹا سا تھا اندر سے اب اس کے پھوپھا اور ان کی بیٹی فاریہ بھی باہر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

کون ہے یہ دانی...؟امجد اسلام نے دانین سے پوچھا جس کے جواب کے منتظر وہاں سب تھے۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں اس سے اس کے بجائے جواب رایان درانی کی طرف سے آیا تھا .....

اس کے بعد سکتہ چھایا تھا وہاں۔

اے کہاں منہ کالا کر کے آئی ہو..؟پہلی آواز اس کی پھپھو کی تھی اس نے زور سے آنکھیں میچی۔

میں نہ کہتی تھی آپ کو خون بیشک میرے بھائی کا ہے لیکن ہے تو بوجھ نا دیکھو....آج کیا عزت رہنے دی ہماری وہ زہر اگلتی بولی۔

یہ جھوٹ بول رہا ہے میں اسے نہیں جانتی دانین نے جھٹکے سے اپنا بازو اس کے ہاتھ سے نکلتے کہا۔

جانتی نہیں تو تیرے ساتھ گھر کیسے آیا...؟اور تو تو کسی سے ملنے گئی تھی نا؟

بیٹا کون ہو تم..امجد اسلام جو اچھے انسان تھے انہوں نے نرمی سے پوچھا کہ بیٹیوں کے معاملے بہت حساس ہوتے ہیں۔

انکل! یہ سچ بول رہی ہیں یہ نہیں جانتی مجھے لیکن میں جانتا ہوں انہیں اور کیا یہ کافی نہیں کہ میں نے کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا اپنی پسند آپ کے سامنے رکھی کہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں وہ لفظوں کو ذہن میں ترتیب دینے کے بعد بولا۔

بیٹھ جاو انہوں نے اسے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھنے کا کہا اور خود بھی بیٹھ گئے۔

اب پھپھو بھی بیٹھ گئی کہ اس کی حیثیت کا اندازہ وہ اس کی گاڑی سے اس کے حلیے سے لگا چکی تھی۔

یہی ہمارا معاشرہ تھا کہ بنا جانے بنا پوچھے ہم اپنی بیٹیوں کو مجرم بنا دیتے ہیں.....جو اپنا خون نہیں ہوتے ان کا درد ہمیں محسوس نہیں ہوتا.....لیکن اگر دولت دکھ رہی ہے تو بیٹی نہیں دکھے گی اور سب قبول ہو گا لیکن اگر اس

Posted On Kitab Nagri

وقت اس کی جگہ کوئی محلے کا لڑکا اس کا ہاتھ تھامتے آتا تو اس کی یہی پھپھو جو کہنے کو اس کے مرحوم باپ کی بہن تھی واویلا مچا کر اس کی کردار کشی کرتے نہ تھکتی.... اس وقت دنیا میں پیسے اور شہرت سے سب ممکن ہے۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

گھر جاتے اس نے کچن میں جھانکا جہاں وہ ماتھے سے پسینہ صاف کرتی پیاز کاٹتی شوشو کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

احد نے قریب جاتے اسے ڈرایا جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ وہ پاگل لڑکی اپنی انگلی کٹوا بیٹھی تھی۔

آہ !.....

پاگل ہو...دھیان کہاں ہے تمہارا.... غلطی اس کی خود کی تھی لیکن الزام اس نے اس پر لگایا تھا۔

احد آپ نے مجھے بہت برے طریقے سے ڈرایا ہے اگر آپ کو احساس ہو تو....اس نے اسکی غلطی اسے باور کروانی چاہی۔

احد نے سنک کے پانی کے نیچے اس کی انگلی رکھی اور اسے ایک نظر دیکھا جو رو رہی تھی۔

اب بچوں کی طرح رو کیوں رہی ہو...؟ بڑی ہو جاؤ اب بچوں کا بہت شوق ہے تمہیں اپنا تمہارا بچپنا ختم نہیں ہو رہا۔

احد نے اسے لتاڑا تو وہ اور شو شو کرتی رونے لگی..... شوہر اگر آپ کی ہر چھوٹی بات پر اس طرح کیئر دکھائے تو آپ حد سے زیادہ ڈرامہ باز بنتے ہو اس نے دل میں سوچا۔

احد نے فرسٹ ایڈ باکس لا کر اس کی پٹی کی اور پانی کا گلاس پیا اور اسے دیکھا جو اب اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

کھانا بن گیا تھا احد نے اسے دیکھ کر پوچھا جب کہ جواب اسے معلوم تھا۔

کتنے ہی کوئی آپ بے حس ہیں میری انگلی کٹ گئی ہے اور آپ کو کھانے کی پڑی ہے ایا نے نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔

میں بے حس نہیں ہوں تم زیادہ ڈرامہ باز بن رہی ہو ہلکا سا کٹ لگا ہے بس۔

اچھا نا...! چلیں پز آرڈر کرتے ہیں ایا نے ماتھے سے پسینہ اپنے دوپٹہ سے صاف کرتی اسے دیکھ کر آنکھیں پٹپٹاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

جب کہ تمہیں پتا ہے مجھے باہر کا کھانا نہیں پسند۔

ہاں تو کون سا روز کھاتے مجھے تو یاد بھی نہیں ہے ہم نے باہر کا کھانا کب کھایا تھا۔

منگواتا ہوں بس کرو اسے تقریر کرتے دیکھ وہ بولا۔

اور حلیہ درست کرو یہ کیا بنی رہتی ہو تم گھر میں احد نے اسے دیکھ کر کہا تو وہ شرمندہ ہوئی۔

کپڑے بدلنے کے بعد اب وہ دونوں پیزا اور کولڈ ڈرنک لیے مووی دیکھ رہے تھے۔

.....

راحیہ! مجھے فکر صرف تمہاری طرف سے ہے.... کافی کو مسپلیکیشنز ہو سکتی ہیں اور ابھی تم نے پڑھائی شروع کی تھی تم کیسے یہ سب..؟

میں انوکھی تو نہیں ہوں شان.... اور اچھا ہے مجھے پڑھنا نہیں پڑے گا اب کہ وہ شرارت سے بولی۔

تم خوش ہو...؟

بہت خوش .....

تم نے مجھے آج مکمل کیا ہے راحیہ افشان بلوچ اس سے بہترین کوئی تحفہ نہیں ہو سکتا میری زندگی کا... اس کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ سب بھول گیا تھا۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا تم اپنے ساتھ اپنے سے بھی ایک قدم آگے ہمیشہ افشان بلوچ کو پاؤ گی اسے ماتھے پر پیار کرتا وہ بولا۔

جلدی سے ٹھیک ہو جائیں ہم ڈھیر ساری شوپنگ کریں گے.... کھلونے، کپڑے، شوز سب .....

Posted On Kitab Nagri

اور ہم... ہم نا اپنے بے بی کا ایک چھوٹو سا روم بھی تیار کروائیں گے... شان اور جھولے، جھولے بھی لگائی گے وہ پر جوش سی اسے سب بتا رہی تھی۔

اس کی آنکھوں کی چمک دیدنی تھی.... افشان بلوچ نے اسے اتنا خوش پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

اس کی آنکھیں آج پہلی بار نم ہوئی تھی... شاید اولاد نعمت ہی ایسی تھی کہ ہر مضبوط مرد بھی اسے پاتے آبدیدہ ہو جاتا ہے۔

پٹی چینج کرواب میری اس نرس کو تو بھگا دیا ہے تم نے افشان نے اسے نان سٹاپ بولتے دیکھ ٹوکا۔

اوہاں میں بھول گئی وہ تیزی سے بیڈ سے اتری اور سامنے ڈریسنگ کے دراز سے فرسٹ ایڈ باکس لائی جسے وہ استعمال کے بعد وہی رکھ دیتی تھی کہ اس کے شوہر نامدار کو بکھرا کمرا نہیں بھاتا تھا۔

افشان نے اسے ایسے اترتے دیکھ ٹھنڈی آہ بھری.... انہیں چیزوں کا ڈر تھا اسے.... وہ خود سے اتنی لاپرواہ کیوں تھی...؟

اس کے لیے اب اسے اور بھی دھیان دینا تھا..... یہ کہنا جھوٹ نہ تھا کہ افشان بلوچ اس کے ہر چھوٹے کام پر نظر رکھتا تھا جیسے وہ بچہ ہو۔

ابھی اسے کچھ نہ کہا.... وہ اسے پریشر ائیز نہیں کرنا چاہتا تھا.... ابھی وقت تھا آہستہ آہستہ وہ خود بھی سمجھ جاتی۔

اس نے دھیرے سے اس کی پٹی اتاری اور زخم صاف کرتے وہ چہرے کے زاویے ایسے بنا رہی تھی جیسے اس کی اپنی چوٹ ہو۔

افشان اسے دیکھتا دھیما سا مسکرا رہا تھا جو سی سی خود کر رہی تھی جیسے زخم اس کا صاف ہو رہا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

شرٹ بھی بدل دیں تب سے یہی پہنی اب کہ اس نے بیزارگی سے بولا کہ یہ سب اس کی نفاست بھری طبیعت کو نہیں بھا رہا تھا۔

راحمیہ نے آرام سے اس کی شرٹ کے بٹن کھولے اور دھیرے سے اتاری اب وہ دوسری شرٹ لینے گئی تھی اور اب تک نہ آئی تھی۔

.....

سامنے سکرین پر لڑکا لڑکی کو پرپوز کر رہا تھا ایانے کی آنکھیں پھیلی۔

احد نے اس کی آنکھوں میں اشتیاق دیکھتے خود بھی فون سے نظریں اٹھا کر سکرین پر دیکھا۔

پتا نہیں کون سے لڑکے ہوتے ہیں جو ایسے گھٹنوں پر بیٹھ کر لڑکی سے اپنا حالِ دل بیان کرتے ہیں ایانے نے آہ بھری۔

بہت ہی کوئی چیپ لگتا ہے اکیلے میں تو سمجھ آتا ہے یہ پبلک میں کرنے کا کیا تک بنتا ہے احد نے اس کے ساتھ اتفاق نہ کرتے کہا۔

ہر لڑکی کا خواب ہی رہ جاتا ہے یہ ویسے وہ اب تک وہیں اٹکی تھی،

ویسے احد کتنا ہینڈسم ہیرو ہے.... آپ کو پتا ہے اس کی ساری موویز میں نے دیکھی ہیں ایک کہ لیے تو میں نے امی سے ڈانٹ بھی کھائی تھی کیونکہ اگلے دن میرا امتحان تھا اور .....

بس کرو ایانے.... اتنا بھی کوئی حسین نہیں ہے احد نے بیزاری سے کہتے سکرین اوف کی تو ایانے کا منہ کھل گیا۔

احدددددددد!!! ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں لیکن مجھے اب نیند آ رہی ہے احد نے عام سے لہجے میں کہا۔

ساڑے سے دس ہوئے ہیں ابھی احد اور کل سنڈے ہے آپ اتنی جلدی تو نہیں سوتے وہ روہانسی ہوئی۔

احد کو اور غصہ آیا پہلے وہ اس کے سامنے بیٹھی کسی اور کے حسن کے قصیدے پڑھ رہی تھی اور اب .....

یہی میں کسی لڑکی کا اتنا ذکر کرتا تو تم نے ناراض ہو جانا تھا چلو اب اٹھو چلیں کمرے میں احد نے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔

بات تو وہ سہی کہہ رہا تھا ایانے نے باقی کی مووی کل دیکھنے کا ارادہ کرتے سامان سمیٹا۔

وہ اوپر پہنچی تو وہ لیٹ چکا تھا وہ بھی منہ دھو کر لائٹس اوف کرتی لیٹنے لگی کہ نظر اپنی طرف کے دراز پر پڑے ان کاغذات پر پڑی۔

احد آپ کے کام کے ہیں یہ پیپرز.... انہیں سنبھال دو بعد میں گم نہ جائیں.... اس نے احد کو دیکھ کر کہا جس نے بازو سے آنکھیں ڈھکی تھی۔

نہیں یہ میرے نہیں ہیں اس نے سرسری سے لہجے میں کہا۔

ایانے نے کاغز کھول کر پڑھتے ایک نظر اسے دیکھا اور ایک نظر واپس اس کاغذ کے ٹکڑے پر۔

اگلے لمحے اس کی زوردار چیخ کمرے میں گونجی تھی جس کی توقع احد کو تو نہیں تھی کم از کم۔

احد ہم.... مطلب یہ ٹکس.... یہ ہماری.... مطلب ہم جا رہے...؟ وہ خوشی سے اس کی طرف لپکی۔

ہاں ہم جا رہے ہیں.... یہ میری طرف سے تمہارے لیے ایک چھوٹا سا تحفہ.... تمہارا ایک خواب احد قریشی نے پورا کیا احد نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔

جزاک اللہ!! اس نے فرطِ جزبات سے اس کی آنکھوں پر بوسہ دیا وہ خوش تھی آج بے حد خوش۔ .....

Posted On Kitab Nagri

احد نے اسے دیکھتے خود میں سکون اترتا محسوس کیا تھا..... سب مکمل تھا اب.... وہ ساتھ تھے.... پاس تھے۔
لیکن دونوں نہیں جانتے تھے کہ زندگی آگے مزید امتحان لینے والی تھی۔

.....

مجھے کل صبح ہی نکاح پڑھوانا ہے.... آپ کی مرضی سے یا ناراضگی سے میں نہیں جانتا.... وہ دوٹوک انداز میں بولا۔
بیٹا ایسے فیصلے اتنی جلدی نہیں لیے جاتے.... ہمیں وقت دو امجد اسلام نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔
آپ میری ساری معلومات کل تک نکلوالیں میرے فادر آپ سے فون پر بات کرلیں گے کیونکہ وہ زیادہ تر دوسرے شہر میں ہی پائے جاتے ہیں اور گھر میں کوئی اور نہیں ہے وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا بولا۔
ہمیں نہیں کرنی یہ شادی نکلو یہاں سے.... دانین نے آگے بڑھتے اس کا کالر تھامتے کہا۔
اسے بتادیں انکل اس پر رایان درانی اپنے نام کی مہر لگا چکا ہے یہ اب کسی کی نہیں ہو سکتی میرے سوا .....
آپ سب پتہ نکلوالیں بیشک... میں اسے اچھی زندگی دینا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں ہم ایک دوسرے کا سہارا بنیں ہم نے ایک جیسی محرومیاں دیکھی ہیں اور..... وہ انہیں اشارہ کرتا سائیڈ پر لے گیا۔
انکل میں جانتا ہوں آپ کے من میں ہزار شک و شبہات ہوں گے لیکن ....
کیا گارنٹی ہے کہ آپ کی بیوی اس کی شادی اور کہیں نہیں کروائیں گی بنا جانچ پڑتال کے کیونکہ ان کے مطابق تو وہ بوجھ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میرا یقین کریں میں اپنی مرحوم ماں کی قسم کھاتا ہوں میں اسے خوش رکھوں گا اس نے ان کا ہاتھ تھامتے کہا تو وہ ذرا سا مسکرائے۔

کل شام آجانا اپنی امانت لینے.... تب تک ہم اپنی تسلی کے لیے جانچ پڑتال کروالیں گے انہوں نے اس کا شانہ تھپتھپایا۔

وہ اس کے پاس آیا جہاں وہ سر ہاتھوں میں دیے ہچکیوں سے رو رہی تھی ....

جتنا رونا ہے رو لو مس وانین کیونکہ زندگی بدلنے والی ہے کل تک کا وقت ہے تمہارے پاس خود کو اس قابل بنالو کہ خود کو میرے حوالے کر سکو۔

وہ کب کا جا چکا تھا اور وہ وہیں بیٹھی تھی سردی میں فاریہ نے اسے اندر آنے کا کہا تھا لیکن وہ وہیں بیٹھی رہی تھی۔

اب امجد اسلام نے اس کے پاس بیٹھتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا ....

بیٹا تمہاری پھپھو تمہاری شادی ویسے بھی ان دو تین ماہ میں کروا کر ہی دم لے گی تم جانتی ہو اس بات کو اچھے سے۔

اس کی آنکھوں میں مجھے سچائی دکھی ہے وہ تنہا ہے تمہارا ساتھ چاہتا ہے بس....

لیکن میری بیٹی اتنی بے مول نہیں کہ ایسے کسی کے ساتھ اسے چلتا کر دوں کل اپنی تسلی کر لوں گا سب اس کے بعد اگر مجھے لگا وہ میری بیٹی کے لیے مناسب ہے تو کل شام نکاح ہو گا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

راحیہ آجاؤ یار کچھ بھی لے آؤ اس نے آواز لگائی تو وہ ایک گیلے تولیے اور اس کی شرٹ کے ساتھ برآمد ہوئی۔

اس کے بازو، گردن، کمر اور سینے کو اچھے سے اس نے صاف کیا تھا۔

افشان نے اسے دیکھا.... وہ اتنی بھی ناسمجھ نہ تھی۔

وہ بہتر طریقے سے جانتی تھی کہ وہ صاف اور صفائی میں رہنے کا عادی تھا۔

اب اس کے بال بناتے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور واپس اپنا دوپٹہ گیلا کر کے لائی اور اس کے چہرے کو ہلکے سے صاف کیا۔

اب ٹھیک ہے؟ اب تو نہیں گندا گندا لگ رہا...؟ راحیہ نے مصروف سے انداز میں پوچھا۔

افشان نے جھٹکے سے اسے گود میں بٹھایا.... میں تو ٹھیک ہوں تم بتاؤ تمہیں کیسا لگ رہا ہوں.؟

مجھے ویسے گندے گندے بھی پسند تھے..... اور اب بھی کیونکہ آپ تب بھی میرے تھے اور اب بھی ....

Posted On Kitab Nagri

وہ صاف گوئی سے کہتی اس کے چہرے پر لگے زخم پر لب رکھتی بولی۔

اچھا جی..... !اس کا مطلب میں تم سے زیادہ خوبصورت ہوں..؟

اب ایسا بھی نہیں کہا میں نے.....اس کے جواب پر افشاں دل کھول کر ہنسا تھا۔

اچھا پانی کا گلاس لاؤ میڈ سن کھالوں پھر سوتے ہیں اسے باہر بھیج کر اس نے نمبر ڈائل کرتے فون کان سے لگایا۔

کہاں ہے وہ...؟

سر ہم پتہ لگوا .....

یو.....پتا لگوا رہے ہو دو دن سے میں یہی بکواس سن رہا ہوں.....تم لوگوں سے ایک انسان کا پتا نہیں لگوایا جا رہا۔

سر وی آر سوری....لیکن اس کا کوئی بھی موبائل فون اس وقت اون نہیں....اور نہ کوئی لوکیشن ٹریس ہو رہی ہے اور .....

تم لوگوں سے نا ہو پائے گا اب دھیان سے سنو کیا کرنا ہے یہ ہو جانا چاہیے نہیں تو .....

تالیہ کو واپس بلواؤ کسی طریقے سے....کیسے یہ سب تم مجھ سے زیادہ اچھے سے جانتے ہو.....اسے اندازہ ہونا چاہیے دوسروں کی بیٹی پر نظر رکھ کر اپنی بھی عورتیں محفوظ نہیں رہتی۔

لیکن سر انہیں آپ نے بہت مشکل سے اس ملک سے بھیجا تھا کہ وہ آپ کی پرسنل لائف کو متاثر نہ کرے اگر اب بھی وہ آتیں ہیں تو مسئلہ ہو جائے گا وہ اسے سمجھانا چاہتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن وہ اس وقت پھر اشیر تھا جو شکار کے انتظار میں تھا، کب شکار آتا اور وہ اسے شکست دیتا۔

یہ جانے بغیر کہ اب کی بار مخالف سے زیادہ نقصان اسے خود کو اٹھانا پڑے گا۔

.....

میں ان سب کے لیے تیار نہیں ہوں ابھی پھوپھا پھر چاہے وہ کوئی بھی ہو وہ دل کی بات زبان پر لائی۔

یہاں رہو گی تو مزید تمہیں تکلیف ہی ملے گی اور کیا گارنٹی ہے کہ جیسے تمہاری پھپھو چنے گی وہ اچھا انسان ہو گا .....

اور شادی تو ایک دن کرنی ہے تو اب کیوں نہیں...؟

کیا میں خوش رہوں گی اس نے خالی آنکھوں سے پوچھا تو ان کا دل دکھا۔

میری دعا ہے تم ہمیشہ خوش رہو.....رب العزت میری بیٹی کی زندگی میں انگنت خوشیاں لکھے بس رب کے آگے جھک کر اپنے لیے مانگو آج ...

یقیناً فیصلہ کرنا آسان ہو گا اور زندگی سہل۔

اگلے روز وہ اپنے تئیں ساری جانچ پڑتال کروا چکے تھے کچھ ہی لمحوں بعد نکاح ہونا تھا۔

وہ اس وقت سادہ سے حلیے میں چادر میں چھپی اپنا آپ کسی اور کے حوالے کر بیٹھی تھی۔

اب وہ دانین وجاہت نہیں دانین رایان درانی تھی .....

وقت نے اچھا کھیل کھیلا تھا اس کے ساتھ.....وہ کیا سے کیا بن گئی تھی لیکن وہ جزبات سے عاری تھی اس وقت نہ آں سوئہ مسکراہٹ۔

Posted On Kitab Nagri

شادی سے ہمیشہ ڈر لگا تھا اسے.....وہ اکیلی رہی تھی اب تک سوائے پھوپھا کے کسی کے ساتھ دو لمحے سکون کے نہ گزارے تھے اس نے۔

اس نے اپنے آپ کو اتنا دنیا میں مصروف کرنا چاہا تھا کہ جب رات کو وہ بستر پر لیٹے تو اسے تنہائی کا احساس نہ ہو۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچتی ساتھ بیٹھے وجود نے اس کا لرزتا ہاتھ اپنی مٹھی میں بھر لیا تھا۔

وہ عجیب احساسات میں گھرا تھا.....اس نے زندگی میں یہ پہلا فیصلہ تھا جو بنا سوچے سمجھے لیا تھا۔

نہ وہ اس کی پسند تھی اور نہ محبت.....اور پہلی نظر کی محبت پر تو اسے بالکل بھی بھروسہ نہ تھا لیکن کچھ تھا جو اسے اس سے ملاتا تھا۔

اس نے اپنے باپ سے فون کروایا تھا جو کچھ باتوں کے بعد مان گیا تھا ایسا بھی کیا تھا کہ وہ مانتا نا۔

رایان کا دل مطمئن تھا کہ اب اس گھر میں ایک اور وجود آباد ہونے والا تھا۔

وہ اس اچانک بننے والے رشتے کو کتنا نبھا پاتا یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا لیکن نکاح جیسا مضبوط رشتہ ان دونوں کو بدلنے والا تھا۔

وہ دعاؤں میں رخصت ہو گئے تھے ایک نئے سفر کو جو یقیناً خوشگوار ہونے والا تھا۔

مسافتیں طے کرنی پڑتی ہیں
زندگی کی تلخیوں کو پینے کے لیے
منزل پر پہنچ کر
بھی سکون نہ ملا

Posted On Kitab Nagri

میں نے آنکھیں تھکا لی

جس سفر کے لیے

بڑا مشکل ہے مر

کر پھر سے جینا

یادوں کو سینے سے لگا

کر یار کو بھلانے کے لیے

فقط زندگی نے مجھے

سانسوں کی مہلت دی ہے

میں اپنے مرنے کے فیصلے پر

پشیماں نہ ہوں اس لیے

آنسوؤں کا گہرا

رشتہ ہے مجھ سے اب

میں غلطی سے بھی

ہنس نہ پڑوں اس لیئے

آہ! اب تو غم سہتے سہتے

زخم پھر سے رسنے لگے ہیں

میں رب سے دوبارہ زندگی نا

Posted On Kitab Nagri

مانگ لوں شاید اس لیے

از قلم خود۔

.....

وہ اس انجان شخص جو اب اس کا سب سے قریبی رشتہ تھا اس کے ساتھ کیسے آئی تھی وہ نہیں جانتی تھی۔

گاڑی جھٹکے سے رُکی تو وہ سوچوں کے گرداب سے باہر آئی۔

رایان درانی نے اس کے اترنے کا انتظار کیا لیکن وہ اب بھی گم سُم بیٹھی تھی۔

ڈرائیور نے ہونق نگاہوں سے وہ منظر دیکھا جب رایان درانی نے اس کے آگے ہاتھ کیا تھا اور وہ اس کے ہاتھ کو ٹھکراتی خود نیچے اتری تھی۔

ایانے کے بعد یہ دوسری لڑکی تھی جس نے اس کے شدید غصے والے مالک کو دھتکارا تھا۔

وہ اب اتر کر خود اندر چلی گئی تھی جانا کس طرف تھا وہ نہیں جانتی تھی بس سامنے کے گیٹ سے اندر گھس گئی۔

بیشک وہ گھر اس کے گھر کے آگے شاندار تھا لیکن آج پہلی بار اسے یہ سہولیات نہایت زہر لگی تھیں۔

اوپر سے دایاں کمرہ..... رایان نے اسے یہاں وہاں نظریں گھماتے دیکھ کر کہا۔

وہ خاموشی سے چلی گئی تو رایان کو اندیشہ ہوا کیا یہ وہی لڑکی تھی جس سے وہ ملاقات وہ کر چکا تھا۔

وہ خود بھی اوپر پہنچا تو گہری سانس بھری اب اس کے اس محل جیسے گھر میں کوئی تھا، اس کے کمرے میں اس کے علاوہ بھی کوئی وجود تھا۔

یہ احساس کافی الگ سہی لیکن کافی خوش کن تھا۔

اس نے صوفے پر نیم دراز ہوتے اپنی کن پٹی سہلائی کہ اس وقت وہ شدید تھکن سے دوچار تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ باہر نکلی تو وہ وہیں صوفے پر آنکھیں بند کیے پڑا تھا۔

کھٹکے کی آواز پر اس نے اسے دیکھا جو اس کے سامنے کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا..؟ کوئی مسئلہ ہے؟

اس نے استفسار کیا اور کھڑا ہو گیا اس کے مقابل لیکن مخالف کی اگلی حرکت سے اسے شدید دھچکا لگا تھا۔

اس نے اپنا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا تھا اور ایک قدم مزید اس کے قریب ہوئی۔

چلو اب سارے ڈرامے ہو گئے ہیں دنیا کو دکھانے کے لیے نکاح بھی کر لیا تم نے اب دکھاؤ اپنا اصل اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

رایان درانی کی آنکھیں سرخ ہوئی وہ کیا سمجھ رہی تھی اسے.... بیشک اس کا کیریکٹر شفاف نہ تھا لیکن اس نے یہ نکاح شفاف دل سے کیا تھا۔

تمہارا دماغ ٹھکانے پر ہے.... یہ کیا بکواس کر رہی ہو..؟ اب کی بار اس کی آواز اونچی تھی۔

آواز اونچی کرنے سے حقیقت نہیں بدل جائے گی رایان درانی کہ تمہارا دل نہیں تمہاری نیت خراب تھی.... مجھ پر اور .....

.....

افشاں نے زیادہ دھیان رکھنا شروع کر دیا تھا رامیہ کا وہ کتنی لاپرواہ تھی اسے اندازہ تھا۔

اب وہ پہلے سے بہتر تھا.... اور کچھ اس نے ہمت کی تھی اس لڑکی کے لیے جس کے ساتھ اب ایک نئی زندگی جڑ چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

راحیہ ٹھیک سے کھاؤ.....اسے کھانے کی پلیٹ میں چمچ ہلاتے دیکھ اس نے ٹوکا۔

دل نہیں کر رہا.....اس نے بے دلی سے کہا۔

کیوں دل نہیں کر رہا...؟ کیا کھانا ہے بتاؤ۔

پیزا.....وہ جھٹ پلیٹ اپنے آگے سے کھسکھاتی بولی۔

کچھ ہیلدی کھانے کی عادت ڈالیں راحیہ.....ایسے کیسے چلے گا اس نے سنجیدگی سے کہا تو اس نے گردن جھکائی۔

افشان بلوچ نے گہری سانس بھری.....اس کے آگے وہ ہمیشہ ہار جاتا تھا۔

او کے منگوا رہا ہوں لیکن اس کے بعد ایک مگ دودھ پینا پڑے گا بولو منظور ہے..؟

منظور ہے اس نے کچھ سوچتے تیزی سے سر ہاں میں ہلایا تھا۔

افشان نے آرڈر کر دیا تھا اب وہ بے صبری سے انتظار کر رہی تھی۔

ڈیوڈ کو گود میں بٹھا کر وہ ٹی وی پر نظریں گاڑے بیٹھی تھی افشان فائل سے نظر اٹھا کر اسے بھی دیکھ لیتا جو کارٹون سیریز بھی اتنے دھیان سے دیکھ رہی تھی۔

بیل ہوتے ہی وہ اپنی جگہ سے اچھی تھی اور نیچے کو بھاگی تھی۔

راحیہ.....افشان کی سخت آواز گونجی تھی جو اس نے سنی نہ تھی۔

گارڈ اس سے پہلے کہ وہ نیچے جاتی اس کے ہاتھ میں پکڑا گیا تھا ڈبہ۔

وہ واپس ڈبہ لے کر آئی تو افشان نے اسے دیکھا لیکن اب بھی وہ ڈیوڈ سے باتیں کرتی ڈبہ رکھ رہی تھی۔

یہاں آؤ.....افشان بلوچ کی سنجیدہ آواز گونجی۔

راحیہ نے ایک نظر اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں اس وقت کچھ تو تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے خاموشی سے قدم اس کی طرف بڑھائے،

ڈبہ لے کر آؤ..... پھر سے اس کی سخت آواز گونجی تو اس نے تھوک نگلتے ڈبہ اٹھایا اور اس کے ہاتھ میں دیا۔

اسے افشان بلوچ کے غصے سے بے حد خوف آتا تھا... لیکن اب افشان نے اپنے غصے کو کافی حد تک کنٹرول کر لیا تھا۔

آج پھر اسے غصے میں دیکھ کر وہ ڈری تھی۔

.....

وہ آ گئے تھے کشمیر.... سارے راستے اس نے بے صبری سے اس جگہ کا انتظار کیا تھا اور اب فائینلی وہ اپنے کوچ پہنچ چکے تھے۔

جو احد قریشی نے بک کروایا تھا... اسے ایانے کو لے کر ہوٹلز میں نہیں گھومنا تھا اس لیے۔

احد چلیں چینج کریں پھر باہر چلتے ہیں وہ اس کا بازو پکڑتی بولی جو سامان اندر لا رہا تھا۔

دماغ سیٹ ہے اس وقت میں شدید تھک چکا ہوں اور ہم کہیں نہیں جا رہے ابھی آرام کرو شام کو لے جاؤں گا۔

پر.... وہ منہ بسورتی بولی۔

ایانے..... اس کی آواز میں واضح تنبیہ تھی جسے سمجھتی وہ اندر چلی گئی۔

وہ تو سو گیا تھا لیکن وہ باہر نکل گئی اس چھوٹے سے کوچ کو دیکھتی وہ بے حد خوش تھی۔

وہ تب سے اس کوچ کو دو سے تین بار دیکھ چکی تھی اور ہر بار وہ اتنی ہی خوش ہوتی تھی۔

وہ چھوٹا سا کوچ دو کمروں ایک ٹیرس، ایک کچن، اٹیچ واش روم زاور ٹی وی لان پر مشتمل تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کمرے میں آئی جہاں وہ اب تک گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا وہ کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی۔
اور کھڑکی کے شیشے سے دھند صاف کرتی باہر گرتی برف کو دیکھنے لگی۔
دل میں خوشی کی دوڑ تھی کیونکہ برف دیکھنا اس کا بچپن کا خواب تھا سننے میں شاید نہایت فضول لگے لیکن اس کا یہ شوق نا جانے کب سے تھا جو آج پورا ہوا تھا۔

احد.....

احد...

انھیں دیکھیں سنو فالنگ ہو رہی ہے اس نے احد کے چہرے سے کمفرٹر ہٹاتے کہا کیونکہ اس سے زیادہ انتظار نہیں کر سکتی تھی وہ۔

ایانے چلتے ہیں یار صبر کرو تھوڑا وہ نیند میں کسمسایا۔
ایانے نے اسے اٹھتے نا دیکھ گہری سانس بھری۔
پھر کچھ سوچتے واپس کھڑکی کی طرف گئی اور ہلکی سے کھڑکی کھول کر ہاتھ باہر نکالا ہلکی سے برف ہاتھوں میں پھرتے اسے نے کھڑکی بند کی اور واپس اس کی طرف آئی۔
تھوک نگلتے قدم اس کی طرف بڑھائے جو اب بھی نیند میں غوطہ زن تھا اور پھر اس کے قریب جاتے آپنے ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھاما۔
برف ہونے کی وجہ سے اس کے ہاتھ ٹھنڈے تھے بے حد.... گیلے ہاتھ چہرے پر لگتے ہی وہ بدک کر اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایااااااا

Posted On Kitab Nagri

رایان درانی نے اسے دھکا دیا اور اس کے سلیپنگ سوٹ کا پہلا بٹن کھولا اور اس کے بالوں کو زور سے مٹھی میں بھینچا۔

دانین جو تب سے پورے کونفیڈنس سے کھڑی تھی اب اسے اپنی جان سولی پر لٹکتی محسوس ہوئی۔

وہ جذبات کی رو میں کیا کر بیٹھی تھی اپنے آپ کو ہی پیش کر بیٹھی تھی۔

ہٹو .....

کیوں اب کیا ہوا.... ابھی تو آغاز ہوا ہے میری نیت کی خرابی کا اندازہ تمہیں آگے آگے ہو جائے گا ....

تم..... تم یہ سب کسی اور کے ساتھ .....

رایان درانی نے اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے لیا تو وہ چیخی ....

دور رہو..... ہٹو.... رایان ....

اس کے منہ سے پہلی بار اپنا نام سنتے رایان درانی کے دل میں عجیب احساس پیدا ہوا تھا۔

اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں خوف واضح تھا.... رایان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری۔

بس یہیں تک تھی ہمت مس دانین رایان درانی.... اور ویسے بھی اب تو یم میاں بیوی ہیں مجھے نہیں لگتا اب تمہیں کوئی اعتراض ہونا چاہیے...؟

مجھے وقت چاہیے..... خود کو بہت کنٹرول کرنے کے بعد بھی اس کی آنکھ کے کنارے سے ایک آنسو گرا تھا۔

مخالف نے اپنی انگلی سے اس آنسو کو چنا ....

کیوں....؟ ابھی کیوں نہیں.... تمہارے مطابق تو میری نیت خراب تھی تو میں انتظار کیوں کروں گا اور تمہیں وقت کیوں دوں گا..؟

Posted On Kitab Nagri

رایان نے اس کے چہرے پر لکیر کھینچے کہا تو وہ سہمی۔

صاف رنگت، تیکھے ہونٹ جن پر ہلکی لپسٹک کا بسیرا اب تک تھا، آنکھوں میں کاجل، بکھرے بال اور ناک میں نوز رنگ وہ بیشک بہت خوبصورت نہ سہی لیکن قریب سے دیکھا سے آج دنیا کی حسین لڑکی لگی تھی۔

.....

بیٹھو! اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے اس کے پاس بیڈ پر بیٹھی۔

مجھے نہیں لگتا ہمیں یہ بے بی چاہیے.... اس نے جتنی آرام سے کہا تھا راحمیہ نے اتنی اسپیڈ سے چہرہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔

کیا دیکھ رہی ہو..... سنجیدہ ہوں میں۔

آپ... آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں....؟

کیسے کہہ سکتا ہوں... اپنی حرکتیں دیکھی ہیں تم نے..... بچی نہیں رہی ہو اب تم.... یہ اچھل کود بہت ہو گئی... سنجیدہ ہو جاؤ خود کی ذات کو لے کر ....

راحمیہ کی آنکھوں کے گوشے بھیگے تھے لیکن وہ کنٹرول کرتی وہیں بیٹھی رہی۔

اب میں نہ دیکھو تم یہاں وہاں چھلانگیں لگاتی پھر رہی ہو..... سمجھی..؟

ہمم..... کرتی وہ بنا اس کی اگلی بات سنے کھڑی ہو گئی تو افشان نے اسے آئیبرو اچکاتے دیکھا۔

یہ پکڑو اور کھاؤ.... افشان نے اسے ڈبہ اٹھانے کے لیے کہا جسے اس نے خاموشی سے تھام لیا اور باہر چلی گئی۔

کہاں جا رہی ہو اب..؟

Posted On Kitab Nagri

ماما کے پاس.....وہ دو لفظی جواب دیتی باہر نکل گئی تو افشاں نے سرد آہ خارج کی اسے سمجھانا اب ایک مشن کے جیسا تھا۔

وہ نیچے جا کر صائمہ بلوچ کے پاس بیٹھ گئی جو نماز ادا کر رہی تھی۔

کیا ہوا میری بیٹی کو..؟اس کا اترا منہ دیکھ کر وہ بولی اور ویل چیر جو اب چند دن کی مہمان تھی اسے گھسیٹتے بولی۔

کچھ خاص نہیں.....آپ آئیں پیزا کھاتے ہیں اس نے ان کا ہاتھ تھامتے کہا۔

چلو!!انہوں نے اس کا ساتھ دیا لیکن وہ ایک سلائس کھا کر بس کر چکی تھی.....وجہ اب اس کا من نہیں تھا۔

بس ایک سلائس...؟آپ کو تو بہت پسند ہے پیزا رامی انہوں نے اسے دیکھتے استفسار کیا۔

کھانا کھایا تھا نا اس لیے پیٹ بھرا ہوا ہے.....اچھا ماما آپ میرے بالوں میں تیل لگا دیں گی پلیز.....اس نے بات گھما دی تھی۔

ہاں وہ پڑی ہے بوتل جاؤ لے کر آؤ .....

انہوں نے اس کے بالوں میں مالش کی تھی اس کے بعد وہ برتن اٹھاتی باہر نکل گئی اور انہیں گڈ نائیٹ کہا۔

.....

اب وہ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے.....ایانے کو بے صبری سے باہر جانے کا انتظار تھا۔

بیل ہوتے ہی وہ دونوں چونکے تھے یہاں وہ کسی کو جانتے نہ تھے تو کون ہو سکتا تھا۔

احد نے اسے کھانا کھانے کا اشارہ کیا اور خود اٹھ کر باہر گیا.....باہر کوئی نہ تھا وہ دروازہ بند کر کے اندر آتا کہ اسے نیچے ٹوکری پڑی دکھائی دی۔

Posted On Kitab Nagri

اب ایا نے بھی تجسس میں باہر آئی تھی اس نوکری پر نظر پڑتے ہی وہ چیخی تھی۔

بلی.....احد یہ آپ نے منگوائی ہے نا میرے لیے...اف یہ کتنی پیاری ہے...احد...

ایا نے ہٹو دور اس سے.....یہ میں نے نہیں منگوائی اور میں کیوں منگواؤں گا...مجھے جانور پالنا بالکل نہیں پسند۔

تو پھر یہ یہاں کیسے آئی؟احد کے من کا سوال اس نے پوچھا تھا۔

پتا نہیں.... چلو اندر تم جس کی ہو گی وہ لے جائے گا اس نے سوچتے کہا۔

اس جگہ جہاں کوئی انہیں جانتا تھا نہ، نا یہ جانتا تھا کہ اس کو بیچ میں ابھی کوئی رہ رہا ہے یا نہیں کوئی کیسے انہیں کچھ بھیج سکتا تھا۔

لیکن احد ایسے بھی تو ہو سکتا ہے کہ کوئی اسے یہاں چھوڑ گیا ہو پالنے کے ڈر سے...اور دیکھیں کیسے سردی سے وہ دبک کر بیٹھی ہے۔

ایا نے ایک بار میں بات مان جایا کریں یار اس نے اسے منع کرنا چاہا تھا۔

لیکن وہ بچپن سے ٹھہری رحم دل اب بھی اس بلی کو ایسے پڑا دیکھ اس نے نم آنکھوں سے احد کو دیکھا وہ اسے کیسے اس حال میں باہر چھوڑ سکتی تھی۔

نو ایا نے پلیز.....ایا نے کو روتے دیکھ اس نے گہری سانس بھری، وہ لڑکی پاگل تھی اور اب اسے بھی ساتھ کر رہی تھی۔

اچھا ابھی رکھ لو لیکن میں سوسائٹی کے گارڈ سے پوچھتا ہوں جس کی ہے اس کو وہاں پہنچائے اس نے اسے اجازت دیتے کہا۔

تو وہ فوراً ٹوکری اٹھاتے بنا اس کی اگلی بات سنے اندر بھاگ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اندر آیا تھا تو اس نے ہیئر چلا کر اس کی نوکری کو آگے رکھا ہوا تھا اور اب اسے دیکھ رہی تھی۔

ہاتھ نہیں لگاؤ.... کافی جراثیم ہوں گے.... ایانے نے اسے گود میں اٹھانا چاہا تھا لیکن وہ انکار کر گیا۔

آپ بہت ہی کوئی سڑو، کھڑوس اور بے رحم شخص ہیں احد آپ کا تو الگ سے حساب ہو گا وہ اس کے قریب آتی بولی۔

تمہیں شرم آرہی ہے شوہر کو اتنے سارے لقب دیتے اس نے مصنوعی ناراضگی سے اس کھینچ کر قریب کیا۔

جیسے آپ کی حرکتیں ہیں نا آپ کو تو ہر روز ایک نیا لقب ملنا چاہیے....

.....

اچھا..؟ جیسا کہ..؟

جیسا کہ..... وہ سوچتی بولی۔

احد نے اسے سوچتا دیکھ مزید قریب کرتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے قریب کیا۔

جیسا کہ ڈائنا سور، شیر، عفصیل، نک چڑے اور.....

ہاں اور کچھ بھی ہے تو اپنے مجازی خدا کی شان میں بول دو.... یہ ماما کو ریکارڈنگ کر کے بھیجو تو انہیں اندازہ ہو کہ تم کیسی ہو۔

کیسی ہوں میں اس نے احد کے شانے پر ہاتھ جڑتے کہا۔

یہ ایسی ہو تم ضدی..... اس نے اس بلی کی طرف اشارہ کرتے کہا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

لیکن کچھ اور بھی تھا جو ان لوگوں کو کھینچ کر رہا تھا کہا وہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بس کریں! آپ بے رحم ہیں.... معصوم سی جان پر آپ کو رحم نہیں آیا اگر آج میں اسے اندر نہ لاتی تو.....

تو..؟ کوئی اور لے جاتا.... اور اس انجان جگہ پر ہم کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتے جھلی لڑکی اس نے اس کے کندھے پر شرٹ پر لگی ڈوریوں کو گھورتے کہا۔

اف..... احد آپ تو نا..... اس نے کہتے واپس مڑنا چاہا تو احد نے جھٹکے سے اسے واپس موڑتے احساس دلایا تھا کہ وہ اسی کے حصار میں ہے۔

چھوڑیں مجھے تیار ہونا ہے... باہر بھی جانا ہے.... شاپنگ کرنی ہے... او ....

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی احد قریشی اس کے کندھے پر لگی ڈوریوں کو کھینچ کر کھول چکا تھا جس سے اس کی شرٹ ایک کندھے سے ہلکی سے سرک گئی۔

ایا نے نے صدمے کی حالت میں اسے دیکھا۔

یہ سب پہن کر باہر جاؤ گی...؟ اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

ہاں پہ .....

چینج کرو اسے فوراً..... اب کی بار اس کی آواز میں سختی تھی۔

لیکن اتنی اچھی تو ہے احد..... مجھے یہ شرٹ بے حد پسند ہے آپ کو پتا ہے یہ میں نے ماما سے ضد کر کے خریدی تھی انہوں نے کہا تھا جب کبھی گھومنے جاؤ گی تب پہننا۔

پہن سکتی ہو لیکن میرے سامنے، گھر میں .....

لیکن .....

جو میں کہہ رہا ہوں وہ سمجھ میں نہیں آرہا تمہارے.....؟ احد نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تو وہ رکی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کیوں ایسا تھا پل میں بے حد کیئر کرنے والا اور پل میں .....

اوکے !اس نے بے دلی سے کہتے اس سے زبردستی اپنا آپ چھڑوایا اور اندر چلی گئی جب کہ وہ اس کے پیچھے نہیں گیا تھا۔

اس نے آئینے میں جا کر اپنا عکس دیکھا.... کیا قباحت تھی اس شرٹ میں.....؟اس نے جائزہ لیا۔

کالے رنگ کی وہ شرٹ جو گھٹنوں سے کافی اونچی تھی نیٹ کے بازو تھے جنہیں شرٹ سے وہ ڈوریاں ملاتی تھیں جو کندھے پر لگی تھی۔

بیک بھی ڈیپ تھا ہلکا سا..... لیکن نیٹ لگی تھی پیچھے بھی پھر کیا مسئلہ تھا اس میں اس نے بے دلی سے چینج کی۔

اس کا موڈ بڑے طریقے سے خراب ہو چکا تھا اس لیے باہر نہ گئی وہیں صوفے پر بیٹھ گئی۔

وہ جو تیار ہو کر بیٹھا تھا اور اب اس کے انتظار میں تھا کہ وہ آئے گی تو اسے لے کر نکلے گا اس کا انتظار انتظار ہی رہا۔

.....

میں.....و...

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی رایان درانی اس پر جھکا تھا اور آہستگی اور نرمی سے اس کے لبوں کو قید کیا تھا۔

دانین کی سانسیں رکی تھی اس نے اسے دور کرنا چاہا تھا جو وہ ہو بھی گیا تھا۔

اسے دیکھا جو بڑی بڑی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

ایک بات یاد رکھنا بیوی.....

اگلی بار خود سے دعوت دو گی تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گا اس کے بالوں پر لب رکھتے وہ پیچھے ہٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وانین نے بے یقینی سے اسے دیکھا.... وہ اس سے دور ہوتا بیٹھ گیا تھا اب اسے بھی اس کی کلائی سے پکڑتے اپنے مقابل بٹھایا۔

اتنی حیرت کیوں بیوی....؟ جب قریب تھا تب تم سے برداشت نہیں تھا اب دور ہو گیا ہوں تو تم بے یقین ہو۔

وانین نے چہرہ ہاتھوں میں گراتے سسکی بھری..... یہ سب کیا ہو رہا تھا اس کا دل و دماغ ابھی یہ سب قبول نہ کر پا رہا تھا۔

وہ کیا کوئی بھی لڑکی اتنی جلدی کسی بھی رشتے کو قبول نہیں کر سکتی... جو زبردستی بنا ہو۔

وہ بھی تب جب اسے سوچنے کے لیے نہ وقت ملا ہو اور نہ اس کی اجازت طلب کی گئی ہو۔

ہمارے معاشرے میں اب بھی اس جدید دور میں لڑکیوں سے ان کی مرضی نہیں پوچھی جاتی.... یہ جانتے ہوئے کہ یہ حق ہر عورت کو اسلام دیتا ہے .....

ابھی بھی اس ڈر سے کہ لڑکیاں باغی نہ ہو جائیں انہیں بنا جانے سوچے سمجھے باندھ دیا جاتا ہے کسی اور کے گلے اور خود بری الزمہ ہو جاتے ہیں کہ اپنی زمہ داری ہم نے پوری کر دی۔

رایان نے اس کا ہاتھ تھامتے دبایا... اس کی کمر سہلائی تو وہ ہچکچاتی دور ہوئی۔

رایان نے اسے واپس اپنے ساتھ کھینچے اس کے گرد بازو سے ہلکا سا حصار باندھا۔

وہ لڑکی جو نظر آتی تھی ویسی نہیں تھی وہ حساس تھی بے حد اسے اندازہ ہوا۔

ششش.... اس کے آنسو صاف کرتے اسے دیکھا جو مسلسل رو رہی تھی۔

اب تو دور ہو گیا ہوں تم سے اب کیوں رونا آ رہا ہے بیوی تمہیں...؟

اس نے اسے دیکھتے کہا تو وہ سیدھی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے مجھے ڈرا دیا تھا.....اس نے شوشو کرتے کہا اس کے منہ سے آپ سننا کتنا دلفریب تھا وہ اندازہ نہ لگا سکا۔
کیوں ڈر گئی تھی اب کہ اس نے اس کی طرف جھکتے رازداری سے پوچھا۔
مجھے لگا آپ !...
کیا...؟ تمہیں لگتا ہے میں اتنا گرا ہوا ہوں کہ وہ لڑکی جو مجھے جانتی تک نہیں جسے میں زبردستی شادی کر کے لایا ہوں آتے ساتھ میں اس سے زبردستی اس رشتے کو منوانے کے لیے اس طرح کی گھٹیا حرکت کروں گا..؟
میں.....اس کے پاس کہنے کو کچھ نہ تھا۔
پہلے تو یہ کانپنا بند کرو یار..... شوہر ہوں تمہارا.....اب کہ وہ سختی سے بولا تو اس نے خود کو کمپوز کیا۔

.....

وہ کمرے میں گئی تو وہ بالکونی میں کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔
وہ چینج کرنے واش روم میں گئی تب تک وہ بھی بیڈ پر آ چکا تھا۔
واپس آتے اپنا تکیہ سیٹ کرتے اس نے کمفرٹر اوڑھا اور لیٹ گئی اب کی بار وہ ایک لفظ نہیں بولی تھی۔
کھا آئی ہو...؟
جی .....
اور پھر خاموشی.....افشان بلوچ نے اسے دیکھا جو اس سے رخ موڑے لیٹی تھی لیکن وہ اسے منانے کا ارادہ نہ رکھتا تھا...کچھ باتیں اسے سمجھنی تھی ابھی اور اسی میں اس کی بھلائی تھی۔
ہمیں کل بابا کے ساتھ گھر جانا ہے دس منٹ بعد اس کی آواز کمرے میں گونجی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی نہیں تھوڑے دنوں میں چلی جانا... افشان نے اس کی پیٹھ دیکھتے کہا۔

نہیں.....! ہمیں کل ہی جانا ہے بابا کو ہم فون کر کے بتا چکے ہیں اس نے ضدی انداز میں کہا۔

افشان نے اس کا رخ اپنی طرف موڑتے اسے دیکھا... کس سے پوچھ کر فون کیا تھا..؟

ماما سے.....اس کے اطمینان میں اب بھی کوئی فرق نہ آیا تھا جو افشان بلوچ کو آگ لگا گیا تھا۔

ماما کی رضامندی صرف ضروری ہے تمہارے لیے..... مجھ سے نہیں پوچھنا تھا..؟

آپ کو بتا تو رہی ہوں اب... اور ویسے بھی کافی دیر ہو گئی ہے.... میں نے ان سے یہ ٹیوز بھی شیئر کرنی ہے۔

اوکے! تو پھر ہم کل شام کو اکٹھے جائیں گے اور ان کو بتا آئیں گے اور واپس میرے ساتھ ہی آؤ گی تم۔

نہیں مجھے رہنا ہے اور میں خود ہی بتا دوں گی..... بابا کو میں نے آنے کا کل شام میں کہہ دیا ہے۔

راحیمہ افشان بلوچ یہ تمہاری سوچ ہے کل تم جاؤ گی اس نے اس کی طرف دیکھتے کہا تو راحیمہ نے جواب نہ دیا اور واپس رخ موڑ کر لیٹ گئی۔

وہ ایسی ہی تھی.... افشان بلوچ کی ناراضگی کو وہ بہت فیل کرتی تھی اور اس کے بعد ایسا ہوتا تھا کہ وہ افشان کو اور زیادہ زچ کر دیا کرتی تھی۔

اوکے میں پک کر لوں گا تمہیں..... اوکے سی یو ٹو مورو..... فون پر اس کی آواز اس نے نیند میں سنی تھی۔

کون آ رہا تھا... اسے اندازہ نہ ہوا اور نہ اس نے زیادہ انٹرسٹ لیا تھا.... اب افشان بھی لائٹس اوف کر تا لیٹ گیا تھا۔

وہ بھی واپس نیند کی وادیوں میں کھو گئی اس سے پہلے اس نے افشان کا خود کو اپنے حصار میں لینا محسوس کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دھیمی دی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آکر دم توڑ گئی۔

.....

افشان نے نیند میں اس کا ہلنا محسوس کیا تھا.... وہ بار بار کروٹیں بدل رہی تھی۔

لیکن نیند حاوی ہونے کی وجہ سے اس کا زیادہ دھیان نہ جا پاتا..... لیکن اب اسے ہلکی سسکیاں سنائی دی تو وہ فوراً بیدار ہوا۔

اسے دیکھا جو اوندھے منہ پڑی تھی چہرہ تکیے میں چھپا تھا اب سسکیوں کی آواز نہ سہی لیکن اس کا وجود ہل رہا تھا۔

راحی..... یہاں دیکھو ..

کیا ہوا ہے اس نے فوراً اس کا چہرہ تکیے سے اٹھاتے اپنے سامنے کیا تو دنگ رہ گیا۔

اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے جا بجا اور چہرہ پسینے سے بھیگا تھا، وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔

اس نے گھڑی پر وقت دیکھا جو تین بجا رہی تھی.... اس نے خود کو کوسا وہ کیوں بھول گیا تھا۔

شششش..... اس نے راحیہ کا پسینے سے بھرا چہرہ اپنے ہاتھوں سے صاف کیا اور اس کے بال ماتھے سے پیچھے کیے۔

وہ کیسے بھول گیا تھا کہ وہ جب بھی اسے ڈانٹتا تھا تو وہ کھانا نہیں کھاتی تھی..... اف اس نے ماتھے پر ہاتھ مارا اور اسے وہیں چھوڑتا لڑکھڑاتے قدموں سے نیچے گیا۔

فرج میں دیکھا جہاں پیزے کے ڈبے سے صرف دو سلائس نکلے تھے مطلب اس نے ایک ہی کھایا تھا ماما کے ساتھ .....

اس نے دیکھا کھانا ہیوی ہو جاتا جو وہ اس وقت اسے نہیں دے سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب اسے اپنی تکلیف بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی.....اس کی پٹیاں بھی کل پر سو میں کھل جاتا وہ کافی بہتر تھا اب۔

اس نے بریڈ نکالتے ٹوسٹ کی اور دودھ کا گلاس گرم کرتے ٹرے میں رکھا اور اوپر چلا گیا۔

اس گھر کے ملازم رات کے تین بجے اپنے مالک کو ایسے کھانا گرم کر کے لے جاتے دیکھتے تو ان پر غشی طاری ہو جاتی۔

جا کر ٹرے بیڈ پر رکھی اور اس کی طرف جا کر اسے اٹھا کر بٹھایا جس کی آنکھیں ہلکی سی سوجی تھی۔

زبان دی ہے نا رب العزت نے... تو بتایا کیوں نہیں کہ بھوک لگی ہے افشان کو اس پر غصہ آ رہا تھا۔

وہ پہلے بھی ایسے کرتی آئی تھی لیکن اب اسے سمجھدار ہونا چاہیے تھا..... لیکن نہیں وہ کس سے امید رکھ رہا تھا۔

راحیہ نے اسے نم نظریں اٹھا کر دیکھا تھا.....افشان نے اپنے غصے کو کنٹرول کیا اور بریڈ کا سلائس اس کے آگے کیا جو اس نے خاموشی سے کھایا تھا۔

دودھ نہیں پینا دل خراب ہو گا وہ منمنائی۔

راحیہ افشان بلوچ رات کے تین بجے اس سے زیادہ میں تمہارے نخرے دیکھنے کے موڈ میں نہیں ہوں... لہٰذا خاموشی سے یہ گلاس اٹھاؤ اور ختم کرو اسے۔

راحیہ نے اس کا چہرہ دیکھتے فوراً گلاس اٹھایا اور ختم کر کے ہی دم لیا کہ اب کی بار وہ اس کی بات نہ مانتی تو نا جانے کیا کرتا وہ۔

افشان نے برتن سائڈ ٹیبل پر رکھے اور لیمپ اوف کیا اور واپس سے اسے حصار میں لیا۔

میڈیسن کھائی تھی آپ نے..؟ کچھ یاد آتے اس نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

جلدی یاد نہیں آگیا..؟آج وہ خود جل رہا تھا اور اسے بھی جلا رہا تھا۔

افشاااااں.....پلیز !

.....

وہ اٹھ کر اندر گیا تو وہ وہیں بیٹھی فون پر لگی تھی۔

میں باہر انتظار کر رہا ہوں پچھلے پندرہ منٹ سے اب کہ اس کی آواز میں نرمی تھی۔

او آئم سوری اس نے بنا اسے دیکھے کہا کپڑے اب وہ بدل چکی تھی۔

چلو اٹھو چلیں نہیں تو اندھیرا ہو جائے گا اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتے کہا۔

نہیں کل چلے جائیں گے ابھی میرا موڈ نہیں ہے وہ منمنائی ....

وہ جانتی تھی کہ اب وہ مزید غصہ ہو گا لیکن جتنا ہو چکا تھا اس سے زیادہ اور کیا کر سکتا تھا۔

ایانے تم نے مجھے زبردستی اٹھایا ہے نیند سے....اور اب تمہیں جانا نہیں ہے.....

ہاں بس میرا موڈ بدل گیا....اس نے ابھی بھی فون پر دیکھتے کہا۔

احد نے اس کے ہاتھ سے فون لے کر سامنے دیوار میں دے مارا تھا....

میں بات کر رہا ہوں تم سے.....میری بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے شاید جو تم اس فون میں گھسی ہو اس کی آواز اونچی تھی۔

کیا چاہتے ہیں آپ..؟سانس بھی آپ کے مطابق لوں..؟

Posted On Kitab Nagri

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا،اور اگر اسی طرح کی حرکتیں کرنی ہیں تو بتادو میں واپسی کی فلائٹس بک کروا تا ہوں یہ سب تم گھر جا کر بھی کر سکتی ہو۔

کروالیں اب کی بار اس نے دو لمحے ٹھہرتے پر سکون لہجے میں کہا تو اسے آگ ہی لگ گئی۔

تمہیں میں پاگل نظر آتا ہوں... یہ سب تمہارے لیے، تمہاری خوشی کے لیے کیا ہے میں نے ایانے زوالفقار اور تم.....

تیار ہو فوراً پانچ منٹ سے زیادہ تمہیں لگے تو تم سزا کے لیے تیار رہنا اس نے اسے دیکھ کر کہا اور جھٹکے سے اسے چھوڑتا باہر نکل گیا۔

ایانے نے اپنا فون دیکھا جس کا تو خاتمہ ہو چکا تھا پھر کپڑے نکالے اور واش روم گئی اب کی بار اسے ضد نہیں کرنی تھی۔

گھٹنوں تک آتی سرخ شرٹ پہنتے اس نے ہلکا سا سویٹر پہنا اور شال لیتی باہر آئی جہاں وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

چلیں! اس نے اسے دیکھتے کہا تو احد نے اوپر سے لے کر نیچے تک اس کا جائزہ لیا۔

اور پھر اسے ہاتھ سے پکڑ کر واپس اندر لایا.... اس نے خود پر بہت کنٹرول کیا تھا پر نہیں وہ لڑکی آج اسے شدید غصہ دلا رہی تھی۔

اپنا سوٹ کیس کھولتے اس میں سے جیکٹ نکالی، کیپ اور دستانے نکالے۔

اس کی جرسی کے اوپر اسے اپنی جیکٹ پہنائی جو کافی کھلی اور موٹی تھی اور پھر اس کے سر پر ٹوپی پہناتے اس کے ہاتھ تھام کر دستانے چڑھائے۔

Posted On Kitab Nagri

ایانے نے خاموشی سے اسے یہ سب کرتے دیکھا تھا، اسے لگا وہ چھوٹی سی بچی ہے۔

اب اس پر تنقیدی نگاہ ڈالتے وہ اسے لیے باہر نکلا اور لاک لگانے لگا۔

بلی کو بھی لے جاتے..... لیکن احد کی گھوری نے اس کی آواز کو بریک لگایا تھا۔

وہ بلی انہیں جاتا دیکھ رہی تھی..... اس کے گلے میں لگی گھنٹی یہ پیغام کسی دوسرے تک پہنچا رہی تھی۔

.....

مس دانین ایک بات دماغ میں بٹھا لو کہ میاں بیوی کا رشتہ ان سب سے بہت اوپر ہے، بہت پاکیزہ ....

تم سے شادی میں نے کیوں کی مجھے وجہ اب بھی سمجھ نہیں آتی.... لیکن تمہیں سنتے مجھے لگا کہ ہم دو الگ لوگ اب تک ایک جیسی زندگی گزارتے آئیں ہیں تنہا۔

تمہیں پتا ہے کچھ دن پہلے ایک لڑکی مجھے پسند آئی تھی ایانے زولفقار..... وہ شفاف تھی بے حد تمہاری طرح.... لیکن وہ میرے حصے میں نہیں آئی۔

آج تک بہت سے لڑکیاں میری زندگی میں آئی اور گئی.... کہی سمجھی ہو وقت گزاری کے لیے.... اس نے اس کی آنکھوں کی حیرت دیکھتے کہا۔

میں نے اپنا وقت ان حرام سرگرمیوں میں گزارا ہے کہ شاید میں اس تنہائی سے نکل آؤ جو روز رات کو مجھے اپنے بستر پر لیٹتے محسوس ہوتی ہے۔

لیکن نہیں میں ناکام رہا..... کیونکہ یہی میرا مقدر تھا.. مجھے لگا اب مجھے شادی کرنی ہے میں نے سب وہ حرام کام چھوڑ دیے۔

Posted On Kitab Nagri

اور ایانے ذوالفقار کو دیکھ کر مجھے لگا کہ مجھے اس سے شادی کرنی ہے لیکن نہیں وہ مجھ سے پہلے کسی اور کو مل چکی تھی اس بات کا پتا مجھے چار دن پہلے لگا۔

دانین نے نامحسوس انداز میں اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا.....رایان محسوس کرتا زخمی سا مسکرایا۔

عجیب لگ رہا ہے نا شادی کی رات اپنے شوہر کے منہ سے ایسی واہیات باتیں سننا ....

لیکن میں بہت پریکٹیکل قسم کا بندہ ہوں.....ابھی بتا رہا ہوں سب...تاکہ کل کو تمہیں کسی اور کے منہ سے سن کر شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

تم میرے حصے میں آئی ہو.....یہ فیصلہ میرا بہت جلد بازی کا تھا لیکن مجھے یقین ہے یہ میری زندگی کا سب سے بہترین فیصلہ ہو گا۔

دانین نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں سچائی تھی وہ شفاف تھا بالکل.....اپنے گناہ وہ خود تسلیم کر چکا تھا کیا کوئی اس سے زیادہ صاف دل کا ہو سکتا تھا۔

اور اگر وہ لڑکی اب بھی آپ کو ملتی ہے تو.....؟اس نے دل کی اٹھتے سوال کو پوچھا۔

اب تم ہو بیوی.....کیا فرق پڑتا ہے دانین بائیں آگے پیچھے کون ہے اس نے اس کے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے کہا۔

اس کے بعد خاموشی کا لمبا دورانیہ تھا۔

سب بدل گیا تھا.....کہنے کو وہ رشتہ کچھ لمحے پہلے بنا تھا لیکن تھے تو وہ اب ایک دوسرے کا لباس۔

دانین کو اس کی سچائی بھائی تھی.....بیشک اس کے دل نہ چاہین تھا کہ اس سے منسلک مرد یہ سب کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن کیا کسی میں اتنی ہمت ہوتی ہے کہ اپنے گناہ تسلیم کر لے.....اس نے خود سے پوچھا اور جواب تھا نہیں !

.....

لیکن وہ مطمئن تھی کہ اسے ابھی سب معلوم ہو گیا تھا کل کو کسی راہ چلتے سے پتا چلتا تو تب شاید اسے تکلیف ہوتی۔

وہ اٹھ کر واش روم میں بند ہو گئی تھی اسے وقت چاہیے تھا جو مخالف کی طرف سے اسے ملا تھا۔

وہ واپس آئی تو وہ بیڈ کے ایک کنارے پر آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا تھا کمرے میں اب مدھم سا اندھیرا تھا۔

وہ کئی لمحے وہیں کھڑی سوچتی رہی وہ بڑے طریقے سے تھکن کا شکار تھی اور اب سونا چاہتی تھی۔

دس منٹ کھڑے رہنے کے بعد اس نے جھجکتے اپنے قدم کمرے میں موجود واحد صوفے کی طرف بڑھائے تھے۔

اس بیڈ کی یہ ساتھ والی جگہ اب سے دانین رایان درانی تمہاری ہے تم مجھے روز یہیں ملو اب کہ کمرے میں رایان درانی کی سخت اور سنجیدہ سی آواز گونجی۔

تو اس نے تھوک نگلا.....اس کے سامنے کیوں اس کی زبان اس کا ساتھ چھوڑ رہی تھی۔

اس نے کچھ کہنا چاہا پھر لب سی لیے لیکن قدم بیڈ کی طرف نہیں بڑھائے۔

میں اٹھا کر لے جا سکتا ہوں نیت تو تم میری خراب بنا ہی چکی ہو بیوی.....وہ ایک بار پھر اس پر چوٹ کرتا بولا۔

دانین نے تھک کر اپنے قدم بیڈ کی طرف موڑے اور ایک کنارے لیٹ گئی خود پر بلینکٹ اوڑھاتے اس نے خود کو پر سکون کرنا چاہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کمرے میں موجود اب وہ نفس برے طریقے سے تھکے تھے لیکن مطمئن تھے کہ اب اکیلے نہیں ہیں.....ہزار سوچوں میں ڈوبے وہ دو لوگ اب ایک ہی کشتی کے مسافر تھے۔

اس نے سانس روکی جب مخالف نے بھی وہی کمفرٹر کھینچ خود پر لیا تھا۔

اس نے ڈر کر آنکھیں میچی اور پھر جب کچھ حرکت نہ ہوئی مخالف کی طرف سے تو اس نے گہرا سانس بھرا۔

وہ نیند میں تھی لیکن اسے محسوس ہوا کہ وہ جھکا ہے اس پر.....اس نے آنکھیں کھولنے کی غلطی نہ کی تھی۔

مخالف نے اس کے دائیں کان سے بال ہٹاتے اسے پہلے انگلیوں سے سہلایا تھا اور پھر آہستگی سے اپنے لب رکھے۔

میری غلطی ہے آئم سوری ....

اس کے کان کو دیکھتے وہ ہلکا سا بولا اور واپس اس سے فاصلہ بناتا اپنی جگہ پر چلا گیا۔

اس کے دور ہوتے ہی دائین کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری تھی.....یقیناً یہ سفر دلفریب ہونے والا تھا۔

اب کہ وہ پہلی بار پشیمان ہوئی تھی اپنے لفظوں پر جو اس نے اسے بولے تھے۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

کھالی تھی تمہیں احساس ہی نہیں ہے اپنی زمہ داریوں کا تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔؟

آپ تب سے ایسا ہی کہہ رہے ہیں افشان اس نے اس کی طرف دیکھتے کہا۔

پیزا منگوایا تھا اسپیشل کھایا کیوں نہیں۔۔؟افشان نے اس کی سوجی آنکھوں پر انگلی پھیرتے کہا۔

من نہیں تھا۔

اور آپ کا من کیوں نہیں تھا۔۔؟وہ بھی بتادیں۔

آپ نے ڈانٹا تھا .....

افشان .....

کول می شان او کے ؟اس نے اپنی گرفت میں سختی لاتے کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

آپ کو سچ میں یہ بے بی نہیں چاہیے۔۔؟اس نے افشان کا کالر تھامتے کہا۔

سوال کافی مشکل ہے لیکن جواب نہایت آسان.... کہ میں ایک نئی زندگی کے لیے تمہاری زندگی کو مزاق بنتا نہیں دیکھ سکتا ...

Posted On Kitab Nagri

پر کہاں بن رہا... مزا....

نظر آرہا ہے مجھے..... ویسے ہی یہاں وہاں بھاگنا.... اپنی مرضی کا الٹا سیدھا کھانا.... اور کبھی نہ کھانا ایک ڈیمو تم اپنی حالت کا ابھی مجھے دکھا چکی ہو.... کیا تمہیں ابھی بھی لگتا ہے یہ رسک لینا چاہیے..؟

میں کوشش کرتی ہوں... پر بھول جاتی ہوں ....

بھول کیا جاتی ہو.... یہ کہ اب جلد ہی تم ماں کے درجے پر فائز ہو جاؤ گی..؟

آپ ایسا کیوں کرتے ہیں..؟

بات نہیں گھماؤ راحمیہ..... سیدھے سے جواب دو.... تم نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے... ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ کومپلیکیشنز ہو سکتی ہیں۔

میں دھیان رکھوں گی اب سے.... اس نے روندھے لہجے میں کہہ کر اس کا کالر چھوڑا۔

کل سے وقت پر کھانا کھاؤ، میڈیسن لو، رات کو آدھا گھنٹہ واک کرو.... اور تمہیں یہاں وہاں اچھلتے کودتے نہ دیکھوں میں۔

کل تو میں ماما کے گھر جا رہی واپسی پر پکا یہ سب کروں گی وہ چہچہائی۔

بھولو مت میں نے ابھی تک اجازت نہیں دی..... افشان نے واپس سے اس کے ہاتھ اپنی گردن کے گرد باندھے۔

پلیز نا بس چار پانچ دن کی تو بات ہے پھر اس کے بعد میں آپ کی سب باتیں مانوں گی راحمیہ نے اس کے مزید قریب ہوتے آنکھیں پٹپٹائی۔

صبح دیکھیں گے افشان نے اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپاتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ چیٹنگ ہے شان.... آپ ایسا نہیں کر سکتے.... اپنی گردن پر اس کے لب محسوس کرتے وہ چیخی۔

.....

باہر جاتے اس نے احد کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا برف میں گول گول گھومتی وہ کھلکھلا رہی تھی۔

"یہی زندگی ہے" وہ اونچی آواز میں بولی۔

بلکل یہی زندگی ہے..... احد نے اس کی بات دہراتے خود میں سکون اترتا محسوس کیا۔

بہت پر سکون لمحہ ہے خود سے جڑے لوگوں کو خوش اور مطمئن زندگی گزارتے دیکھنا۔

ایانے آجائیں روڈ پر کافی بھیڑ دیکھتے اس نے ایانے کو اشارہ کیا جو برف ہاتھ میں لیتی اس کے گولے بنا رہی تھی۔

ام ہم..... ابھی نہیں.... اس نے آواز لگائی۔

احد نے اس کی ناک کو سردی سے سرخ پڑتا دیکھ چائے والے کو دو چائے لگانے کا کہا اور واپس اسے دیکھا جو کچھ فاصلے پر تھی اس سے۔

ایانے..... واپس آئیں..... اب کہ اس کی آواز میں سختی تھی لیکن وہ کہاں اسے بھاؤ دے رہی تھی۔

یہ لیں آپ کی چائے سو روپے ہوئے آپ کے چائے والے نے ایک نظر اسے دیکھتے کہا آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا۔

احد نے چائے اس کے ہاتھ سے لے کر پیسے اسے پکڑائے اور سامنے کھڑی ایانے کو ہاتھ کھینچ کر ساتھ لے کر آیا۔

اف کتنا اچھا ہے یہ سب احد..... آپ کو بھی برف کو ہاتھ میں لینا چاہیے..... وہ یہاں وہاں کی باتیں کرتی اسے بھلی لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ چائے پیے پہلے ناک دیکھیں سرخ ہو گئی ہے اب..... چلیں آج کے لیے اتنا کافی ہے اب شاپنگ کرتے ہیں کچھ احد قریشی نے اس کی ٹوپی کو سیٹ کرتے کہا۔

اوکے.....! اس نے شاپنگ کا سن کر تیزی سے ہاں میں سر ہلاتے اسے دیکھا تھا۔

فون دیں اپنا.... اس نے اپنے ہاتھ اس کے آگے کیے۔

احد نے اپنا فون اس کے ہاتھ پر رکھا جو دستانوں سے ڈھکے تھے۔

دستانے گیلے تھے اس نے ایانے کو گھورا اور اس کے ہاتھ چائے والے کے چولہے کے اوپر کیے۔

ان کی باتیں سنتا وہ شخص نا جانے کیوں لیکن ایک لمحے کے لیے پشیماں ہوا تھا اپنے کیے پر.....

اس کے ہاتھ گرم کرتے اس کی چائے کا کپ پھوک مار کر اس کے لبوں کے قریب کیا۔

اپنی چائے وہ پی چکا تھا اور ایانے ٹھنڈی کر کے چائے پینے کی عادی تھی۔

واہ!!! آج تو مجھ پر بڑا پیار آرہا ہے نہیں تو ہر وقت غصہ ناک پر رہتا ہے ایانے نے اسے دیکھتے شرارت سے کہا۔

چائے پئیں! دھیان سے احد نے اسے گھوری ڈالی جو سب کا خیال کیے بغیر اسے کاندھا مار کر بولی تھی۔

سڑو سی کہتی ہوں میں..... نا جانے وہ کون سے شوہر ہوتے ہیں جو اپنی بیویوں کو رومانٹک جملے بولتے ہیں اس نے ٹھنڈی آہ بھری۔

احد ہلکی مسکراہٹ اور گھوری کے ساتھ اس کی باتیں سن رہا تھا.... وہ یہاں آکر کچھ زیادہ ہی خوش تھی۔

.....

صبح وہ اس سے پہلے اٹھ گئی تھی وہ اب تک سو رہا تھا کھڑکی سے آتی روشنی میں سب واضح تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس پر نظریں ٹکائے سب سوچنے لگی تھی.....وہ کوئی اکیلی نہیں تھی اس دنیا میں جس کی شادی یوں اچانک ہوئی تھی۔

اور شادی آج نہیں تو کل تو ہونی تھی.....اس کی پھپھو جس شخص سے کرواتی وہ بھی انجان ہی ہوتا....اور کیسا ہوتا کون جانتا تھا۔

اس نے رایان کو دیکھا.....جو پر سکون سویا تھا....وہ حسین مرد تھا جو اپنی غلطیوں کو بنا ڈرے قبول کر گیا تھا کیا اس سے زیادہ کوئی صاف دل کا ہو گا۔

رایان نے کسمساتے آنکھیں کھولی نظریں سیدھا اس کی آنکھوں سے ٹکرائی تھی .....

وہ دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو تک رہے تھے۔

بس کرو بیوی کب تک گھورو گی یار.....رایان نے گہری سانس بھرتے کہا...اسے یہ اجنبیت کی دیوار خود گرانی تھی اور اس نے پہل کر دی تھی۔

جواب میں وہ دلفریبی سے مسکرائی تھی رایان نے اس کی ہنسی کو دل میں بسایا تھا۔

یہاں آؤ....اب کہ وہ سنجیدگی سے بولا تو اس کی مسکراہٹ تھمی۔

دانین نے اسے دیکھا آیا وہ مزاق تو نہیں کر رہا لیکن وہ سنجیدہ تھا اس نے تھوک نگلا اور ہلکا سا قریب ہوئی۔

اس کی دل کی دھڑکنوں کی رفتار اس وقت کافی تیز تھی جو مخالف کو بھی محسوس ہو رہا تھا۔

رایان درانی نے کئی لمحے اس کا انتظار کیا تھا لیکن وہ وہیں تھی اس نے نفی میں گردن ہلاتے اٹھنا چاہا۔

اس لڑکی پر اسے کافی محنت کرنی تھی اور وہ پہلی تھی جس پر وہ خود اپنا وقت ،اپنا دماغ ،اپنی محنت لگانے والا تھا۔

اور ایسا وہ خود بھی چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں آرہی تھی.....وہ اٹھتا کہ اس کی آواز سنتا مسکرایا.....وہ لڑکی اسے پاگل کرنے والی تھی انقریب۔

اس کے قریب آتے اسے دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو بولا کیا بات ہے۔

رایان نے اسے دیکھا.....وہ اسے قیمتی ہوتی جا رہی تھی ہر لمحے کے بعد۔

ناشتہ بنانا آتا ہے..؟وہ جان بوجھ کر اپنا سوال بدل گیا تھا۔

آپ نے یہ پوچھنے کے لیے مجھے اتنا قریب بلایا ہے وہ آنکھیں بڑی کرتے بولی۔

نہیں بلایا تو اس لیے نہیں تھا.....جس کے لیے بلایا تھا وہ کرتا تو بیوی بس .....

.....

چائے ختم ہو چکی تھی اب وہ چہل قدمی کرتے جا رہے تھے احد نے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔

اس سڑک پر چلتے وہ دو لوگ مکمل تھے بالکل.....ہر فکر سے آزاد،ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے وہ خوش اور مطمئن تھے۔

ایا نے ایک لمحے کو رکی تھی اس نے آنکھیں جھپکی۔

کیا ہوا...؟

کچھ نہیں.....وہ مسکرائی لیکن خود میں وہ کچھ تبدیلی محسوس کر رہی تھی۔

واپس سے چلتے اب وہ بازار آئے تھے جس کی روشنیاں دیکھنے لائق تھے۔

ایا نے کی آنکھوں کا اشتیاق جو چیزوں کو دیکھ کر امڈا تھا وہ ٹھنڈا پڑا تھا۔

اس نے احد کے ہاتھ کو سختی سے تھاما اور اوپر کی طرف دیکھ کر گہری سانس بھری۔

Posted On Kitab Nagri

ایانے کیا ہوا۔۔؟طبیعت ٹھیک ہے ؟احد نے اسے یہ سب کرتے دیکھ پوچھا۔

مجھے کیا ہونا ہے بس گرمی لگ رہی ہے اس نے مسکراتے کہا.....اب کی مسکراہٹ نے اس کا ساتھ تو نہ دیا تھا لیکن اداکاری اچھی تھی اس کی۔

گرمی.....اس برف باری میں کچھ لمحے پہلے آپ کانپ رہی تھی اب اچانک سے گرمی لگ رہی ہے احد نے اس کے سر پر ہاتھ مارا ہلکا سا۔

ایانے نے اسے دیکھ کر اپنی جیکٹ کا پہلا بٹن کھولا اور گہرا سانس بھر کر خود کو نارمل کرنا چاہا۔

مجھے لگتا ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے احد کی آنکھوں میں اب فکر تھی۔

اس نے یہاں وہاں دیکھا دائیں جانب ایک ریسٹورنٹ تھا وہ فوراً اس کا ہاتھ تھامتا اندر لے کر گیا۔

پانی کی بوتل دیں فوراً.....احد نے چیخ کر کہا اور اس کی پیٹھ تھپتھپائی جو اوپر کی طرف دیکھتی گہری سانسیں لے رہی تھی۔

میری طرف دیکھو یہاں.....کیسا محسوس کر رہی ہو..؟بتاؤ اس نے ایانے کو دیکھا جس کی آنکھوں سے اب آنسو گر رہے تھے۔

یو ڈیم اٹ !سنائی دے رہا ہے میں نے پانی مانگا ہے اس نے پاس پڑے ٹیبل کو جھٹکے سے الٹاتے چیختے کہا۔

تو دیر بھاگتا پانی کی بوتل لایا اب کہ مینیجر بھی پہنچ گیا تھا ریستوران ابھی کھلا تھا اس لیے رش نہ ہونے کے برابر تھا لیکن ان کا سارا اسٹاف جمع ہو گیا تھا۔

اور اس دیوانے کو دیکھ رہا تھا جو اپنی بیوی کے منہ سے پانی کی بوتل لگاتا مسلسل اس کی پیٹھ سہلا رہا تھا۔

ووومٹ کرو.....اس نے ایانے کی پیٹھ پر آہستہ سے تھپکی دیتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

اج.....دد.....ایانے نے ٹوٹے لفظوں میں اس کا نام لیا اور سختی سے اس کا ہاتھ تھاما جو اسی کے ہاتھ میں تھا۔

.....

صبح وہ اس سے پہلے اٹھ گیا تھا کل کا دن نہایت ضروری ہونے والا تھا ان کی زندگیوں کا ایک اہم دن۔

اپنی ماں کی پڑھی ڈائری اسے آج بھی یاد ہے...انتقام کی ایک آگ اس کے سینے میں نا جانے کب سے دفن تھی.....یقیناً یہ آگ جلد ہی بھڑکنے والی تھی۔

اس کا کچھ پتا چلا..؟اس نے فون ملاتے سخت آواز میں پوچھا۔

سر وہ.....کچھ کلو ملے ہیں کسی سیاسی جماعت کے سربراہ کے ساتھ اس کی ڈیل ہوئی ہے امید ہے وہ جلد ہی پاکستان پھر سے آئے گا۔

اوکے !اور تالیہ ؟

سر انہوں نے تین دن بعد آنا تھا لیکن آپ کے فون کال کے بعد ان سے انتظار نہیں ہوا اور وہ .....

یہ بات پہلے نہیں بتا سکتے تھے..؟

سر وہ شام تک پہنچ جائیں گی پاکستان.....مخالف نے بتایا۔

اوکے !ہر منٹ کی انفارمیشن مجھے ملنی چاہیے وہ جب بھی آئے مجھے انفارم کرو استقبال میں خود کروں گا۔

اوکے سر...اور ایک اہم بات بتانی تھی وہ ہچکچایا۔

اتنی باتوں کے بعد تمہیں وہ اہم بات یاد آرہی ہے ؟افشان بلوچ کی سخت آواز گونجی۔

سر ایک ڈاکومنٹ بھیجا ہے آپ کو چیک کر لیں مجھے امید ہے اس کے بعد سب اور آسان ہو جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے!!اور فون کاٹ دیا گیا۔

افشان نے فوراً اس ڈاکومنٹ کو کھولا تھا اور ایک نظر دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر تبسم بکھرا۔

اف فیصل بلوچ! ساری زندگی گناہ تم نے اتنی چھپ کر کیے ہیں لیکن آج تمہاری بیٹی چوک گئی... باپ سے لگتا ہے اچھی کلاس نہیں لی چت چت... اس نے ڈاکومنٹ کو دیکھتے کہا۔

کافیوں کا سکون چھینا ہے اور کافیون کو زندہ موت مارا ہے تم نے.... اب میں تمہیں بتاؤ گا سکون زندگی سے جب چلا جاتا ہے تو کیسا لگتا ہے۔

کہنے کو میرے باپ کے بھائی ہو تم.... افسوس یہ ہے کہ ہماری رگوں میں ایک ہی خون ہے لیکن الگ الگ ..... میرے باپ کا قتل، میری ماں کو ہراساں کرنا، میری بیوی سے زبردستی کرنے کا انجام اور مجھ پر قاتلانہ حملہ.. پلاٹ کافی اچھا تھا۔

وقت آگیا ہے فیصل بلوچ کہ تمہیں رب سے تمہارے گناہوں کی سزا دلوائی جائے..... اس نے ایک میسیج ٹائپ کرتے بھیج دیا۔

وہ ڈاکومنٹ کتنی ہی ایجنسیز کو فارورڈ کیا جا چکا تھا اب تباہی کس کی تھی یہ تو وقت نے بتانا تھا۔

اس نے تمام پلاننگ کر لی تھی..... مخالف کو کب اور کہاں گرانا تھا یہ افشان بلوچ کے علاوہ کون جانتا تھا اچھے سے۔

اس نے احد کے نمبر پر کال ملائی اور فون کان سے لگایا۔

ہاں بول!

Posted On Kitab Nagri

ثبوت مل گئے ہیں..... میں نے ایجنسیز کو فارورڈ کر دیے ہیں... رات میں وہ آجائے گی اور مجھے امید ہے علیزے سے اس کا رابطہ ضرور ہو گا۔

اوکے ! لیکن تو جانتا ہے میں ابھی نہیں آسکتا... ایانے کے ساتھ ہوں۔

ہاں جانتا ہوں اس کے بغیر سانس کہاں آتا ہے تجھے اور پورا کشمیر دکھا کر لائی میری بہن کو... یہاں کا کام میں تب تک سنبھال لوں گا لیکن فیصل بلوچ کے آنے پر تو مجھے اپنے برابر کھڑا ملنا چاہیے۔

علیزے کی لوکیشن ٹریس نہیں ہو پا رہی لیکن اگر تالیہ آتی ہے تو یہ کام نہایت آسان ہے.... اور رہی بات تیری بہن کی تو بس مت پوچھ کتنا پاگل کیا ہوا مجھے اور مت بھول تیری وائی نے تجھے گھن چکر بنایا ہوا ابھی کل رات بھی موصوف کھانے کی ٹرے اوپر لے جاتے پائے گئے ہیں احد قریشی نے کہتے قہقہہ لگایا۔

او..... ! سالے تجھے کس نے بتایا ہے.... یہ مامانے صبح صبح ہی تجھے خبر دے دی ہوئی ہے..... افشان نے ماتھا مسلا۔

اوکے چل اب ! فون رکھ رہا ہوں اور ایک بات یاد رکھنا احد قریشی کو تو اپنے ساتھ اپنے سے ایک قدم آگے پائے گا ہمیشہ..... ملتے ہیں جلد ہی۔

.....

مجھے بھوک لگی ہے اور میں ناشتہ نہیں بناتا جانتی وہ ہلکا سا بولی اس کی بات کو سرے سے اس نے اگنور کیا تھا۔

میں بنوا لیتا ہوں.... اس نے اٹھتے کہا۔

میں ملازموں کے ہاتھ کا نہیں کھاتی.....

Posted On Kitab Nagri

اب عادت ڈال لو....

نہیں.... مجھے نہیں کھانا....

باہر سے منگوا دیتا ہوں.... کہاں کل وہ کچھ بول نہیں رہی تھی اور آج میڈم کے نخرے آسمانوں پر تھے.... شاید اس لیے کہ اس کے دل میں اب خوف کچھ کم ہوا تھا۔

نہیں باہر کا کھانا مجھے سوٹ نہیں کرتا.... اب کہ وہ بھی اٹھتی بولی۔

چاہتی کیا ہو تم بیوی.... اب کہ اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

کھالوں گی کچھ بھی.... وہ اس کی سنجیدگی سے ڈرتی تھی یہ بات رایان درانی جان گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دونوں ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے..... بریڈ کو وہ ناک چڑھاتی کھا گئی تھی۔

لیکن ہمت نہ ہوئی کہ بتا سکے کہ اسے ناشتے میں یہ ہلکی سی ایک دو بریڈ کھانے کی عادت کبھی نہ رہی تھی۔

وہ بیوی ناشتہ کیا کرتی تھی پراٹھا چائے..... کیونکہ اسے بھوک بہت لگتی تھی لیکن یہاں شرم آڑے آئی تھی۔

وہ کھا کر بنا کچھ کہے اٹھ کر چلی گئی تو رایان نے اس کی کرسی کو دیکھا۔

ملازم سب کو پتا تھا کہ وہ شادی کر چکا ہے لیکن اپنے کھڑوس سر کی بیوی جو انہیں کھڑوس ہی لگی تھی اس کی طرح انہیں کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی ان سب کی۔

وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا تھا کام کرنے.... آج آفس نہیں گیا تھا وہ ....

کیونکہ اس کا پہلا دن تھا گھر اور اکیلے وہ کیسے رہتی جب اسے یہاں کا کچھ معلوم ہی نہیں تھا۔

لیکن اب وہ صبح کا بیٹھا دوپہر کے تین بجے فارغ ہوا تھا..... کہنے کو وہ گھر ہی تھا لیکن نا ہونے کے برابر۔

اس نے باہر نکل کر دیکھا جہاں ملازم سب کام کر کے جا چکے تھے اور روز کی طرح خاموشی تھی ہر سو۔

Posted On Kitab Nagri

جواسے آج بھی اتنی ہی بری لگی تھی جتنی کہ روز لگتی تھی۔

دانین کا خیال آتے ہی وہ کمرے میں گیا لیکن وہ وہاں نہیں تھی سارا گھر خالی تھا۔

اس کا دل بھی یک دم خالی ہوا..... وہ کہاں گئی تھی بنا پوچھے بنا بتائے۔

اس نے چیخ کر گارڈ کو بلایا جس نے یہی کہا تھا کہ ملازموں کے علاوہ کوئی باہر نہیں نکلا۔

وہ پول والی سائیڈ آیا تو وہ پانی میں پاؤں ڈالے چہرہ جھکائے بیٹھی تھی۔

اس نے غصے کو قابو کرتے گارڈ کو جانے کا اشارہ کیا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس کی طرف گیا۔

دماغ خراب ہے اتنی سردی میں تم اس پانی میں پاؤں ڈالے بیٹھی ہو اور یہاں.....

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا..... اس کے چہرے پر پھیلے آنسوؤں کو دیکھتا رکا۔

کیا ہوا..... ؟واپس جانا ہے گھر..... ؟کیا چاہیے..... نہیں رہنا یہاں تو اٹھو میں چھوڑ آتا ہوں واپس .....

وہ خود ہی اس کے رونے کا جواز بناتا بولنے لگا۔

اسے کھڑا کیا اور اس کے پاؤں کو دیکھا جو سردی سے ہلکے سفید پڑ گئے تھے اپنے سلیپرز اتار کر اسے دیے اور پہننے کا اشارہ کیا۔

دانین نے اس کی طرف دیکھا..... مرد کی یہی چھوٹی چھوٹی نوازشات عورت کے دل میں گھر کر جاتی ہیں.....

دانین نے اس کے سلیپرز پہنے جس میں اس کے پاؤں چھپ ہی تو گئے تھے۔

کمرے میں آتے اسے دیکھا جو صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور چہرہ صاف کر رہی تھی۔

ہیٹر اون کیا اور واش روم چلا گیا..... کھانے کا وہ منع کر چکا تھا تب اسے یاد نہیں تھا کہ گھر میں ایک اور وجود بھی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

گھڑی پونے چار بجا رہی تھی....

چلو سامان سمیٹو اسے کہہ کر وہ واش روم گیا تھا۔

دانین نے افسردگی سے دروازے کو دیکھا..... کیوں سب اتنا مشکل لگ رہا تھا اسے۔

اگر وہ اس کے ساتھ اچھے سے بات کر رہا تھا تو اسے کیا تکلیف تھی...؟اور گھر کیوں جانا تھا اب یہی اس کا گھر تھا...اس کا اپنا گھر۔

اپنا گھر" یہ سوچ آتے ہی اسے خوشی کا احساس ہوا تھا..

چلیں؟ وہ باہر آتا اسے دیکھتا بولا۔

وہ قریب آئی تھی اس کے خوف سے.... بھوک لگی ہے!!!!..

ڈونٹ ٹیل می کہ تب تم بھوک سے رو رہی تھی رایان نے کسی اندیشے کی خاطر پوچھا۔

اس نے سر ہاں میں ہلاتے اس کے اندیشے پر مہر لگائی تھی۔

اف بیوی.....اپنی حرکتیں درست کرو نہیں تو میں کروں گا اس کے سر پہ ہلکا سا ہاتھ جڑتے اسے باور کروایا اور خود فون نکال کر فوراً کھانا آرڈر کیا تھا۔

.....

اس نے راحیہ کو دیکھا جو اب تک سو رہی تھی... کیسے نا سوتی رات کو اسے اتنا خوار کروایا تھا اب سکون سے ہی سوتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ حد درجہ فکر مند تھا اسکے لیے لیکن اسے یہ بات کہاں سمجھ آنی تھی، کل رات وہ اسے اس کے گھر بھیجنے کے حق میں نہیں تھا لیکن اب تالیہ کے آنے کا سنتے اس نے پلین تبدیل کیا تھا۔

وہ اسے وہاں نہیں بھیجنا چاہتا تھا ایسے وہ اس کی نظروں سے دور ہو کر نا جانے کیا کرتی اس کے سامنے کتنی لاپرواہ تھی دور ہو کر تو بس۔

لیکن اب اس نے کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا اس لیے فاروق سرور کو فون ملایا۔

انکل راحمیہ کو آج میں چھوڑ جاؤں گا..... لیکن آپ کو میں نے اس کی حالت کا بتایا تھا.... پلیز اس کا زیادہ دھیان رکھیے گا.. مجھے کچھ ضروری کام ہے ہو سکتا ہے میں چکر نہ لگا پاؤ جلدی... لیکن آنٹی سے بولیں کچھ فضول نہ بنا کر کھلائے اور نہ یہ اچھلے دوڑے، اور سوئیٹر جیکٹ بھی..... وہ نا جانے کب سے کتنی ہی ہدایات کر چکا تھا انہیں...

بیٹے! وہ بچی تو نہیں رہی اب.... فاروق سرور نے مسکرا کر جواب میں بس اتنا سا کہا تھا۔

انکل! وہ بچی سے بھی زیادہ بچی ہے ابھی رات کو محترمہ مجھ سے ڈانٹ کھانے کے بعد اپنا پسندیدہ بیز اچھوڑ چکی تھی اور پھر آدھی رات کو مجھے خوار کروایا ہے آپ کی بیٹی نے۔

ہاہاہا..... افشان بلوچ کو ہماری بیٹی ٹف ٹائم دے رہی ہے وہ اب اس کی باتیں انجوائے کرتے تھے جو صرف ان کی بیٹی کے مطلق ہوا کرتی تھی۔

ایسا ویسا..... وہ کہتا دل کھول کر مسکرایا تھا اور پھر دو چار باتوں کے بعد فون کاٹ دیا۔

اور قدم اس کی طرف بڑھائے جس کا اٹھنے کا کوئی موڈ نہ تھا افشان نے اپنے ٹھنڈے ہاتھ اسکے چہرے پر لگائے۔

جو اس نے تیزی سے جھٹکے تھے اس نے ہونٹ کاٹ کر مسکراہٹ روکی اور پھر اس کی گردن پر ہاتھ رکھے۔

شاااااان.....! وہ اتنی زور سے چیخی کے اسے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنے پڑے۔

Posted On Kitab Nagri

آہستہ لڑکی! ماما نے آجانا ہے یہ سمجھ کر کے میں نا جانے کیا ظلم کر رہا تم پر افشان نے اسے کھینچ کر سیدھا بٹھایا تو اس نے رونے جیسی شکل بنائی۔

خبردار جو رو کر دن خراب کیا اپنا..... اٹھو پیکنگ کرو گھر جا رہے ہم تمہارے۔

کیا!!!!!سچ میں..... اس نے پھر سے چیختے افشان کو گلے لگایا رات تک وہ مان نہیں رہا تھا اور اب اچانک .....

کتنے دن کے لیے..؟اس نے الگ ہوتے اسے دیکھتے پوچھا۔

کتنے دن رہنا چاہو گی..؟

دس.....وہ کہتے کھلکھائی تو افشان نے اسے گھورا۔

لے جاؤ گا جب میرا دل کرے گا لیکن وہاں جا کر تمیز سے رہنا سمجھ رہی ہو۔

اس نے تیزی سے سر ہاں میں ہلایا۔

چلو اب جا رہی ہو تو ڈوز تو دیتی جاؤ تب تک سرائیو کر سکوں تاکہ...افشان نے اس کے گلابی ہونٹ دیکھتے کہا تو اس نے افشان کے کاندھے پر ہاتھ جڑا۔

ہٹیں پیچھے مجھے پیکنگ کرنی ہے اف کتنا مزا آئے گا اس نے افشان کو پیچھے ہٹاتے نیچے اترنا چاہا۔

تو افشان نے اسے خود پر گراتے اس کے لبوں کو قید کر کے خود کو سیراب کیا تھا.....اس کی قربت کی تاثیر مہکاتی تھی اسے۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید گستاخیوں پر اتر تا دروازہ نوک ہوا تو وہ فوراً اس سے دور ہوا۔

راحیہ نے کھنکھاتے اسے زبان نکال کر چڑایا اور واش روم بھاگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں نے اسے دروازہ بند کرتے تک دیکھا تھا..... کتنی حسین تھی وہ.....اور مسکراتے وہ اور بھی حسین لگتی تھی مکمل سی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اتباع:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

کال دی ایمبولینس پلیز.....اب کہ اس کی آواز میں عاجزی تھی.....وہاں کا عملہ فوراً حرکت میں آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایانے نے نیچے جھکتے ووومٹ کی تھی کیونکہ احداب تیزی سے اس کی کمر تھپتھپا رہا تھا،اسے اکسا رہا تھا کہ وومٹ کرے۔

شاید کچھ کچھ وہ سمجھ گیا تھا۔

ایانے نے واپس اوپر ہوتے اسے نم آنکھوں سے دیکھا تھا.....احد کے دل پر لرزاں طاری ہوا تھا۔

ابھی کچھ لمحے پہلے اس چہرے کی شادابی دیکھنے لائق تھی اور اب وہ ایسا مرجھایا تھا کہ..... لمحوں کا کھیل تھا۔

احد قریشی نے اس کا گندا چہرہ اپنے ہاتھوں سے صاف کیا تھا.....اس کے چہرے کی اڑی رنگت وہاں کھڑے ہر شخص نے دیکھی تھی۔

ایانے نے اس کے ساتھ لگتے آنکھیں بند کی تھی۔

ایانے یہاں دیکھو.....آنکھیں نہیں بند کرو.....اس نے ایانے کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے کہا۔

سر آپ انہیں روم میں.....اس سے پہلے کہ مینیجر بولتا ویٹر باہر ایمبولینس کے آنے کی اطلاع دینے لگا۔

احد نے اسے فوراً باہوں میں بھرا تھا اور باہر کی طرف دوڑا.....وہاں موجود کچھ لوگوں کی آنکھوں میں افسردگی، کچھ کی آنکھوں میں حسد، جلن کچھ کی آنکھوں میں چمک،اور کچھ کی آنکھوں میں حسرت تھی۔

سارے راستے اس نے اس لڑکی کو دیکھتے گزارا تھا جو اس کی زندگی جینے کا واحد مقصد تھی اب.....

جسے اس نے خود سے زیادہ چاہا تھا، جس کی تکلیف پر آج وہ پاگل ہو گیا تھا وہ عام نہیں تھی وہ خاص تھی بے حد خاص۔

پلیز تیز چلائیں اس کی آواز کی عاجزی ہی تھی جو سب اس کے آگے اس کی بات ماننے سے انکار نہیں کر سکتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ایا نے ذوالفقار نے اسے کیا بنا دیا تھا..... وہ تو لوگوں کو حکم دینا جانتا تھا، لوگوں سے اپنی منوانا جانتا تھا لیکن اب .....

ہسپتال کے آگے گاڑی رکتے اس نے واپس اسے باہوں میں بھرا اور تیزی سے اسے اندر لے گیا۔

لوگوں نے دیکھتے اسے دیوانہ ہی قرار دیا تھا جو ڈاکٹر کو آوازیں دے رہا تھا۔

ایا نے بیہوش تھی اس کی چہرے کی پیلی رنگت اس کا دل ہولا رہی تھی۔

اب وہ اندر تھی اور وہ باہر کھڑا تھا..... کتنا بے بس تھا.... زندگی، بیماری اور موت ایسی چیزیں ہیں جن پر کسی کا بس نہیں چلتا۔

اس کی آنکھ سے پہلا آنسو اس کے جوتے پر گرا تھا..... یہ تکلیف ہر تکلیف سے بڑی تھی وہ وجود آج پھر اسے رلا گیا تھا۔

ایا نے اس کی یہ حالت دیکھتی تو اپنے آپ کو دنیا کی سب سے خوش قسمت عورت تصور کرتی۔

مسٹر احد قریشی.... کیبن میں آئے.... لیڈی ڈاکٹر نے نکلتے اس شخص کو دیکھتے کہا جو چہرہ گرائے اور کندھے جھکائے بیٹھا تھا۔

کیا کھایا تھا انہوں نے آخری بار .....

چائے! اب اس کی آنکھوں کی سرخی واضح تھی، بھینچے ہوئے جبڑے اس کی برداشت کا پتا دے رہے تھے۔

کہاں سے پی تھی وہ چائے.... میرا مطلب ہے گھر سے.... یا..؟

باہر سے اس نے مختصر جواب دیا۔

اس میں پوئزن ملایا گیا تھا.. احد قریشی نے سرخ آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولی اب دماغ کی رگیں بھی تنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا !!!.....

کیا اچھا.....آپ کو اندازہ ہے کس قدر نقصان ہو سکتا تھا...آپ کیسے اتنے..ن ..

آگے بولیں.....احف نے اسے گھورتے کہا تو وہ خاموش ہوئی۔

آپ کی وائف ٹو ویکس پریگننٹ ہیں.....شاید آپ کو اندازہ نہیں تھا اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے وہ گھبرائی تھی۔

ہم.....اس نے خود کو کافی حد تک نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی نہیں تو وہ احد قریشی تھا دنیا کو آگ لگانا خوب آتا تھا اسے۔

.....

وہ گاڑی ڈرائیو کرتا اس کی خوشی محسوس کر سکتا تھا جو باہر کے مناظر دیکھنے میں گُم تھی۔

بھول مت جانا مجھے وہاں جا کر.....فون دلوایا ہے آپ کو.....اس کا استعمال بھی کرنا ہے۔

اوکے !اس نے اپنا رخ موڑتے اس کو دیکھ کر مسکراتے کہا.....آج وہ بہت خوش تھی۔

گھر کے باہر گاڑی روکتے اس نے اس کا سامان نکالا تو وہ میڈیم اس کا انتظار کیے بغیر ہی اندر چلی گئی۔

ارے بیٹا افشان کو ساتھ نہیں لائی اندر..؟فاروق سرور نے اسے گلے لگاتے پوچھا۔

بابا وہ میرا سامان نکال رہے ہیں وہ کہتی سمیرا سرور کے قریب چلی گئی۔

بیوی جب فری ہو جائے تو پھر ایسے ہی شوہر سے کام کرواتی ہے اس نے آتے ہی ماحول کو خوشگوار کیا۔

اس کی بات پر سب مسکرائے تھے.....علی دوڑ کر افشان کے پاس آیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا آپ ڈیوڈ کو بھی لائے ہیں..؟

نہیں بیٹا.... اس کو لاتا تو ان میڈیم نے اُسی کے پیچھے دوڑنا تھا اس نے علی کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

تو اور کیا کچھ میرے لیے لائے ہیں.... اس نے زمین پر چپل گھسیٹتے معصومیت سے پوچھا۔

آ.... نہیں مجھے یاد نہیں رہا... افشان کو بُرا لگا کہ وہ کیوں اس کے لیے کچھ نہیں لایا۔

اوکے !....

اس نے اداس چہرہ جھکایا تو فاروق سرور نے اسے اپنے پاس بلایا اور سمجھایا کہ ایسے نہیں پوچھتے لیکن وہ تو علی تھا۔

اچھا آجاؤ یار ! اپنی بیوی کے لیے بھی کچھ چیزیں خریدنی ہیں تم بھی آجاؤ جو چاہے لے لینا... اس نے پل میں سوچ کر کہا تو وہ کھلکھلایا۔

اس کی ہنسی راحیہ سے بہت ملتی تھی .....

ارے نہیں بیٹا.... پھر کبھی سہی ابھی تو فریش ہو جائیں کھانا لگاتی ہوں میں سمیرا سرور نے کہا۔

کچھ نہیں ہوتا آنٹی... راحیہ کے بھی گرم سلیپرز لینے تھے.... ہیں نہیں اس کے پاس.... اور کچھ ڈائٹ کا سامان ....

کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا... ان کی سوئی وہیں اٹکی تھی وہ مسکرایا۔

آپ کھانا لگائیں... ہم فوراً پاس کے مارٹ سے ہو کر آتے ہیں... کھانے کا اس کا ابھی کوئی موڈ نہیں تھا لیکن انہیں ایسے منع کرنا اسے مناسب نہ لگا۔

راحیہ نے بدل دیا تھا اُسے..... پہلے وہ وہی کرتا تھا جو وہ چاہتا تھا... اور اب وہ اس کے مطابق سب کر رہا تھا۔

افشان کی نظر راحیہ پر گئی جو صوفے پر بیٹھی مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں بلوچ نے اسے دیکھتے آبرو اچکائی تو اس نے نفی میں سر ہلایا اب وہ فاروق سرور سے کچھ کہہ رہی تھی کہ وہ باہر نکل گیا۔

.....

بروقت وومنٹ آنے سے کافی کچھ ہم مینڈیل کر چکے ہیں شی اینڈ یور بے بی بوتھ آر سیونا۔

احد قریشی نے گہرا سانس بھرا جیسے ہوا میں آکسیجن کی مقدار برابر ہوئی تھی۔

لیکن انفیکشن کی وجہ سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے نہیں تو ہلکا سا نقصان ان کی اور ان کے بے بی کی زندگی پر بھاری پڑ سکتا ہے۔

احد قریشی نے مشکور نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا ...

اس ایک نظر میں کیا کچھ نہ تھا... جنون، شدت، فکر، پریشانی، کچھ کھونے کا ڈر۔

ڈسچارج کب تک ہوگا..؟اب کہ اس کی آواز دھیمی تھی۔

صبح تک.... رات وہ انڈر آبزرویشن رہیں گی وہ پروفیشنل انداز میں بولی تو وہ بھی سر ہلاتا شکریہ ادا کرتا باہر نکل گیا۔

وہ باہر آکر وہیں بینچ پر بیٹھ گیا..... یہاں آنے سے پہلے اس نے سوچا نہ تھا کہ ایسا کچھ ہوگا۔

وہ کتنا خوش تھی.... اس نے آج مانا تھا کہ نظر بد انسان کی ہستی مسکراتی زندگی کو کیسے برباد کر سکتی ہے۔

آج بروقت وہ ہمت نہ کرتا تو وہ وہ دونوں آج اپنی پہلی اولاد کھو دیتے.....

یہ احساس کتنا خوش کن تھا.... لیکن اس وقت اس کا سارا دھیان اندر موجود لڑکی پر تھا جو اس کا سب کچھ تھی اس نے کسی کو بھی ایانے کی حالت کا نہیں بتایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن کچھ تھا جو آس پاس نارمل نہ تھا.....اس نے چائے والے کو ذہن میں لاتے سوچا۔

ہیلو!

اس چائے والے کا پتا لگواؤ.....

سر ہم یہ کام کر چکے ہیں وہ اس چائے والے ٹھیلے کا مالک تھا ہی نہیں....اس کا کوئی دوست تھا جسے یہ کام کرنے کے لیے کہا گیا تھا..... عموماً اس ٹھیلے پر کوئی اور آدمی ہوتا ہے۔

چوبیس گھنٹے مجھے لگتا ہے کافی ہے کسی شخص کو اسی کے شہر سے ڈھونڈ نکالنے کے لیے۔

جی سر.....! وہ سمجھ گئے تھے انہیں کیا کرنا ہے۔

وہ اب تک اسے ملنے نہیں گیا تھا....وہ جانتا تھا وہ ہوش سے بیگانہ تھی لیکن کیا وہ اس سے نظر ملا پاتا؟

کیونکہ وہ چائے اس نے اپنے ہاتھوں سے پلائی تھی اسے۔

اس نے ہمت کرتے دروازہ کھولا اور اندر گیا جہاں وہ آنکھیں موندے پڑے گی...اس چہرے کی شادابی اب ماند پڑ چکی تھی۔

اس نے آنکھیں بند کر کے کھولی جیسے خود کو پر سکون کرنا چاہا تھا۔

یہ پچھتاوا ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا کہ میں اچھے سے تمہاری حفاظت نہ کر پایا میرے سامنے میں نے اس وجود کو زندگی اور موت سے لڑتے دیکھا ہے جو میرا سب کچھ ہے۔

ایانے احد قریشی.....تم جانتی ہو تم بل میں میری جان نکال سکتی ہو اس کے بالوں میں آہستگی سے ہاتھ پھیرتے اس نے کہا۔

ان کی کہانی کہاں سے شروع ہوئی تھی...جہاں اسے اندازہ تک نہ تھا کہ وہ اس کے ساتھ نبھا پائے گا یا نہیں ....

Posted On Kitab Nagri

ایک انتقام، ایک ہمدردی کا رشتہ آج اس کا دنیا میں سب سے قیمتی رشتہ بن گیا تھا۔

.....

اب وہ سکون سے اس کے سامنے بیٹھی کھانا کھا رہی تھی رایان درانی بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ بنا کسی چیز کا خیال کیے کھا رہی تھی.... شاید وہ بھوک کی کافی کچی تھی وہ تین سینڈوچ کھانے کے بعد اب جوس پی رہی تھی۔

رایان کو اپنی طرف دیکھتا دیکھ وہ کھسیائی۔

جانا ہے ابھی بھی گھر..؟

نہ... نہیں... میں .....

اگلی بار بھوک لگے تو کچن کس طرف ہے.... یہ پتا ہے تمہیں نہیں پتا تو بھی دیکھ لو....

یہ گھر اور اس کی ہر چیز کا تمہیں پتا ہونا چاہیے وہ اس پر یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ یہ گھر اب اس کا ہے۔

دانین وجاہت نے سر ہاں میں ہلانے پر اکتفا کیا جوس کا سٹرا اب بھی منہ میں تھا۔

اور کچھ کھانا ہے..؟ رایان نے اسے دیکھتے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

اب وہ اپنی جگہ پر لیٹ گیا اور ٹی وی اون کیا تو وہ برتن رکھ کر واپس آئی۔

آتے ہی وہ واش روم گھس گئی.... رایان نے شاور کی آواز نہ سنی تھی ٹی وی کی آواز کی وجہ سے۔

وہ کانپتی واپس آئی تو رایان نے حیرت سے اسے دیکھا جو تھی تو اسی لباس میں لیکن بال گیلے تھے۔

اس نے گھڑی پر وقت دیکھا جو بارہ دس بجا رہی تھی اور واپس اسے دیکھا جو وہیں کھڑی تھی کشمکش میں۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت وہ پوری بھیگی ہوئی تھی۔

کیا ہوا۔۔؟

پتا نہیں.... شاور کیسے اون ہو گیا اور یہ اس نے خود کی طرف اشارہ کیا وہ مکمل طور پر بھیگ چکی تھی۔

وہ اسے خاموشی سے دیکھتا رہا اور ہاہاہاہا میں اس کے منہ سے ہنسی کا فوارہ چھوٹا تھا۔

وانین شرمندہ ہوئی... اور اسے غصہ بھی آیا ایسا بھی کیا کر دیا تھا اس نے کہ وہ شخص ایسے منہ پھاڑ کر پاگلوں کی طرح ہنس رہا تھا۔

میں نے کوئی جوک تو نہیں سنایا ہے اب کہ وہ کنٹرول نہ رکھتی بولی وہ بھی خاموش ہوا.... چہرے پر ہلکی مسکراہٹ اب بھی تھی۔

ادھر آؤ.... رایان نے کچھ سوچتے اسے بلایا۔

نہیں..... آپ ہنس لیں پہلے مجھ پر وہ منہ بسورتی بولی... پانی کی بوندیں اس کے کپڑوں سے اب بھی ٹپک رہیں تھی۔

اوکے میں آجاتا ہوں رایان نے اسے دیکھتے ٹی وی بند کیا اور اٹھ کر اس کی طرف گیا۔

.....

علی کو کافی ساری چیزیں دلوائی تھی اس نے.... وہ جانتا تھا کہ راحیمہ کی طرح وہ بھی کتنی چیزوں کا خواہشمند تھا۔

واپسی پر اس کے چہرے پر بھی وہی رنگ تھے جو کچھ دیر پہلے راحیمہ کے چہرے پر تھے اس نے خود میں سکون اترتا محسوس کیا۔

Posted On Kitab Nagri

کتنا خوش کن تھا خود سے منسلک لوگوں کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنا اس نے آج محسوس کیا تھا۔

صائمہ بلوچ بھی اب ہلکا ہلکا چلنے لگی تھیں..... سب بہتر ہو رہا تھا۔

اس نے گاڑی روکی تو علی اپنی چیزیں لیتا اندر دوڑ گیا، راحمیہ اسے دیکھنے باہر تک آئی تھی جو سامان نکال رہا تھا۔

یہ مجھے پکڑا دیں اتنا سامان دیکھ کر وہ بولی تھی ....

نہیں تھوڑا سا ہی ہے میں پکڑ لوں گا وہ چھ سات بڑے شاپنگ بیگس کو تھوڑا سا کہہ رہا تھا۔

شان اتنے زیادہ آپ نہیں پکڑ پائیں گے، ایک عدد مجھے دے دیں لیکن افشان کی گھورتی اسے چپ کروا چکی تھی۔

اندر سارا سامان لاتے انہوں نے کھانا کھایا تھا... اس کے بعد چائے کا دور چلا تھا جو راحمیہ نے بنائی تھی۔

راحمیہ یہ آپ کا سامان ہے سارا.... سلیپرز ہیں.... یہیں پہننے ہیں آپ کو... پاؤں ٹھنڈے نہیں رہنے چاہیے پھر ٹھنڈ لگ جاتی ہے، اور چادر اتری اگر تمہاری تو تم دیکھنا پھر۔

اوکے...! اس نے منہ بسورتے کہا۔

یہ فروٹس ہیں رکھ لو انہیں دھو کر صبح یہی کھانے ہیں بس.... وہ جو پہلے سے ڈائٹ کونشیس تھا اب زیادہ حساس ہو رہا تھا.... سویٹرز بھی ہیں کچھ، سوکس ہیں.... ڈرائے فروٹس ہیں.... اور کچھ سکن کیئر کی چیزیں... وہ اسے سب نکالتا بتا رہا تھا۔

شان یہ سب ہے میرے پاس آلریڈی ہے اس نے جھنجھلاتے کہا۔

کم بھی تو پڑ سکتا ہے نا..... تمہیں باہر نہ جانا پڑے بس... اس نے گہری سانس بھری شاید وہ کچھ زیادہ حساس ہو رہا تھا۔

سمیرا سرور اور فاروق سرور انہیں مسکراتے دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

انکل یہ گھر سے باہر نہ نکلے پلیز یہ آپ کی زمہ داری ہے اور آنٹی یہ اوٹ پٹانگ چیزیں مت کھائے یہ.....اب وہ سب کو ہدایات دے رہا تھا جیسے وہ چھوٹی بچی ہو کوئی۔

آپی تو لگتا ہے بے بی ہیں چھوٹی سی.....ہاہاہا..... علی نے اپنی گاڑی کو چھوڑتے سر اٹھا کر کہتے قہقہہ لگایا تو راحیہ نے روتی شکل بنا کر افشان کو دیکھا اور اوپر چلی گئی۔

راحی بیٹا بڑی بات! واپس آئیں فاروق سرور نے اسے ایسے اٹھ کر جاتے دیکھ کر کہا۔

یہ آپ نے اس کو اتنا لاڈ دے کر بگاڑا ہے سمیرا سرور نے فاروق سرور کو لتاڑا۔

تو اپنے داماد کے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا...وہ بھی یہی کر رہا ہے انہوں نے سارا الزام افشان پر ڈالا۔

اب کیا کہہ سکتے ہیں اسے آنٹی.....وہ رونے لگتی ہے اس نے لاچار شکل بنا کر کہا تو ان کے قہقہے فوارے کی مانند چھوٹے۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

صبح اس نے آنکھیں کھولی تو سیدھا اس شخص سے ٹکرائی جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔

اس نے اسے اپنی طرف تکتا پا کر مسکراہٹ پاس کی .....

وہ مسکراہٹ جو اس کے چہرے پر ہمیشہ رہا کرتی تھی۔

لیکن بدلے میں اس کا سنجیدہ چہرہ اسے کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔

ہوش میں آجائیں احد مری نہیں ہوں زندہ ہوں...ہاہاہا....وہ دھیمی آواز میں بمشکل بولی تھی۔

اگلے لمحے اس نے قریب ہوتے اس کی گردن تھام کر اپنی گرفت سخت کی تھی۔

اس نے کھانستے بمشکل اس کو دور ہٹایا تھا .....

مر نے تمہیں میں دیتا بھی نہیں ایانے احد قریشی.....میری اولاد کے بارے میں تم نے ایسا سوچا بھی کیسے..؟

ایانے نے نم آنکھیں لیے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا.....لیکن اس کی اولاد کی بات پر وہ ٹھٹکی۔

کیا مطلب .....

Posted On Kitab Nagri

مطلب تم اچھے سے سمجھ لو..... کہ میری اولاد مجھے بالکل تندرست چاہیے.....اس پر میں کوئی بھی سمجھوتا نہیں کروں گا۔

ہمم .....

اور آئندہ اس طرح کی کوئی بکواس کی تو سزا کا ایک نظرانہ تم دیکھ چکی ہو اس کی طرف جھکتے اس نے سخت لہجے میں کہا۔

سر!!! ہمیں میڈیسن دینی ہے اور کچھ چیک اپ کرنا ہے آپ کو باہر جانا ہوگا.....وہ کوئی جواب دیتی اس سے پہلے نرس اندر آتی بولی۔

وہ اس پر سلگتی نگاہ ڈالتا باہر نکل گیا۔

جی میم آپ کنسیو کر رہیں ہیں.....اس نے نرس کو دیکھا تو اس نے پیشہ ورانہ انداز میں مسکراتے کہا۔

ایا نے اب سمجھی تھی اس کا انداز، اس کی بات.....تو کیا اس شخص کے لیے اب اس کی اولاد ہی سب تھی۔

یہ بات اس کے زہن میں گھر کر گئی تھی.....اس کے ساتھ یہ کیسے ہوا... کس نے کیا یہ سب اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔

اس کی سوئی وہیں اٹکی تھی.....تو کیا اب اس کی کوئی اہمیت نہ رہی تھی...اس شخص کے لیے اس کی اولاد ضروری تھی؟؟

یہ سوچ آتے ہی اس کے چہرے پر اولاد کے آنے کی جو خوشی تھی وہ ماند پڑی۔

احد قریشی وہ شخص تھا جسے وہ بانٹ نہیں سکتی تھی.....آج اس نے ایا نے پر کسی کو فوقیت دی تھی وہ بھول گئی کہ جس کو دی تھی وہ اس کی اپنی اولاد تھی۔

Posted On Kitab Nagri

چلو !!

گھر چلنا ہے وہ فار مسلیٹیز پوری کرتا واپس آیا اسے بیٹھا دیکھ کر بولا۔

مجھے اپنے گھر واپس جانا ہے وہ سنجیدہ سے بولی۔

اس وقت میرا دماغ خراب نہیں کروانا نے.....اس نے اس کا سامان سمیٹتے کہا۔

مجھے واپس اپنے گھر جانا ہے.....ڈو یو گیٹ دیٹ مسٹر احد قریشی.....اب کہ اس کی آواز میں تپش تھی۔

.....

وہ بھیگا سراپا لیے کنفیوز سی کھڑی تھی.....اس پر تضاد یہ کہ اس کا دوپٹہ بھی نہیں تھا اس کے پاس۔

رایان نے اسے دیکھا اور اس کا ہاتھ تھامتا واش روم میں لایا...اور اسے سارے نکتوں کے بارے میں سمجھایا۔

باہر آتے وہ کانپ رہی تھی کیونکہ گھر میں وہ گرم پانی سے نہایا کرتی تھی اور آج چونکے اسے اندازہ نہیں تھا کسی چیز کا اس لیے اس کے ساتھ یہ ہوا تھا۔

کپڑے بدل لو اب اس سے پہلے کہ ٹھنڈ لگ جائے رایان نے دروازہ اور کھڑکیاں بند کرتے ہیٹر اون کرتے کہا۔

کپڑے تو نہیں ہیں.....وہ مزید شرمندگی سے بولی۔

کیوں..مطلب کہاں ہیں.....

میں لائی نہیں ساتھ....میں ان کی ولائی کوئی چیز ساتھ نہیں لانا چاہتی تھی اس نے سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔

رایان کو احساس ہوا کہ اب اسے اس کی چیزوں کا خود بھی احساس ہونا چاہیے۔

یہ لو فلحال یہ پہن لو کل تمہارے نئے کپڑے منگوادوں گا....وہ الماری سے اپنے کپڑے اس کو نکال کر دیتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ میں کیسے پہنو.....؟

جیسے پہنتے ہیں اس نے اس کے سر پر ہلکا سا ہاتھ جڑتے کہا تو اسے احساس ہوا کہ وہ کتنا فضول بولتی ہے۔

وہ کپڑے لے کر چینجنگ روم میں گھسی اور پانچ منٹ کے بعد باہر آئی چہرہ لال کے ساتھ روہانسی بھی تھا۔

رایان جو اپنے دھیان فون استعمال کر رہا تھا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا..... وہ کافی کیوٹ لگ رہی تھی اس کے ڈھیلے کپڑوں میں۔

آجاؤ اب ....

یہ ہیٹر کے پاس بیٹھو اس نے اسے بلاتے اپنے پاس جگہ بناتے کہا کیونکہ ہیٹر اس کی طرف پڑا تھا۔

وانین اس کے پاس آئی لیکن بیٹھی نہیں کیونکہ جگہ نہایت مختصر تھی۔

بیٹھ جاؤ اب بیوی!! اس نے اسے گھورتے کہا تو وہ فوراً بیٹھی۔

اب وہ دونوں بالکل ساتھ بیٹھے تھے.... رایان نے اس پر وہی کمفرٹر اوڑھایا جو اس نے خود پر اوڑھا تھا۔

وانین فاصلہ بنانے کے چکروں میں بالکل کنارے پر بیٹھی تھی جو رایان محسوس کر چکا تھا۔

اپنے ہاتھ اس نے گود میں رکھے تھے..... اگلے لمحے اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا جب وہ اس کے ہاتھ تھام چکا تھا۔

رایان نے اس کے ہاتھ تھامتے اپنی شرٹ کے بازو جو اس نے پہنی تھے جو لمبے تھے اوپر کی طرف موڑے۔

وانین کے پاؤں اسے ٹچ ہوئے تو اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم بھی اب ٹھنڈا پڑ چکا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے پاؤں کو اپنی ٹانگ کے درمیان رکھتے اس نے اسے گھورا جو اپنا نچلا ہونٹ بُرے طریقے سے کاٹ رہی تھی۔

.....

میں دیکھتا ہوں..... افشان کہتا اپنی جگہ سے اٹھا ایسے ناراض کر کے تو نہیں جا سکتا تھا اسے۔

کوئی بات نہیں بیٹا... خود ہی ٹھیک ہو جائے گی... آپ اپنی میٹنگ سے لیٹ نہ ہو جانا.... وہ جو انہیں بتا چکا تھا کہ پانچ بجے اس کی میٹنگ ہے۔

کوئی بات نہیں آنٹی.... میں ایسے چلا گیا تو میڈیم اور غصہ ہو جائیں گی جو میں افورڈ نہیں کر سکتا اس نے کہتے قدم اس کے کمرے کی طرف بڑھائے۔

رب العزت دونوں کو ایسے ہی ہنستا مسکراتا رکھے..... دونوں کے منہ سے اکٹھی یہ دعا نکلی تھی جو کب قبولیت کا درجہ پاتی کون جانتا تھا۔

اس نے دروازہ کھولنا چاہا جو لاکڈ تھا اندر سے..... راحی دروازہ کھولو ...

لیکن اندر سے کوئی آواز نہیں آئی تھی ....

راحیہ آئی سیڈ اوپن دی ڈور رائٹ ناؤ..... اس نے کہتے دروازہ پھر سے بجایا۔

آپ جائیں ہمیں کوئی بات نہیں کرنی ہے اس کا جواب اسے موصول ہوا تو اس کے ماتھے پر سلوٹیں پڑی۔

دروازہ کھولو راحیہ! میں آخری بار کہہ رہا ہوں اب کہ اس نے سخت آواز میں کہا تو راحیہ نے فوراً دروازہ کھولا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے غصے سے ہی تو ڈرتی تھی اب دروازہ کھول کر وہ سامنے بیڈ پر بیٹھ گئی افشان نے دروازہ لاک کرتے اسے گھورا۔

یہ کیا حرکت تھی...؟اس کے پاس آتے اسے جھٹکے سے کھینچ کر اٹھایا ....

میں بچی نہیں ہوں.....اب بڑی ہو گئی ہوں...واقف ہوں آپ کی اور اب ہمارا بے بی بھی آجائے گا....لیکن آپ کی وجہ سے سب مجھے چھوٹی بچی سمجھتے ہیں اس نے شکووں کی ایک لمبی لسٹ تیار کر رکھی تھی۔

یہ میرے کیئر کرنے کا انداز ہے جو ہمیشہ ایسے ہی رہے گا پھر بیشک تم تین چار بچوں کی ماں ہی کیوں نہ بن جاؤ۔

افشان نے اس کی کمر کے گرد بازو باندھتے اسے قریب کیا تو اس نے نظریں جھکائی۔

اب بولو !

اور کیا شکایت ہے..؟کیونکہ یہ شکایت تمہاری ایسے ہی رہی گی ہمیشہ افشان نے اس کے بال کان کے پیچھے اڑستے کہا۔

کچھ بھی نہیں جائیں اس نے جھکے چہرے کے ساتھ کہا اور اس کا حصار توڑنا چاہا۔

افشان نے جھک کر اس کے بالوں میں منہ دیتے اس کی کمر پر گرفت سخت کی۔

خیال رکھنا! مجھے تم ایسی ہی چاہیے ہو جیسی میں چھوڑ کر جا رہا ہوں راحمیہ افشان بلوچ اس کی گردن پر دھیرے سے لب رکھتے اس نے سر اٹھایا۔

آپ کب تک آئیں گے مجھے لینے.....؟

کیوں مجھے مس کرو گی؟

Posted On Kitab Nagri

اس نے سر ہاں میں ہلاتے اقرار کیا تھا.... یہ بات وہ بھی جانتا تھا کہ وہ یہاں آتی خوشی سے تھی لیکن دو تین دن کے بعد اسے افشان بلوچ یاد آنے لگتا تھا۔

مجھے بتا دینا جب اداس ہو جاؤ گی میں آجاؤں گا لینے او کے افشان نے اس کے کندھے پر جھک پر لب رکھتے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائی۔

آپ بھی اپنا دھیان رکھنا وہ دھیرے سے بولی تو افشان کو خوبصورت لگی۔

.....

ہوش و حواس میں ہو اپنے...؟ کیا فضول باتیں کر رہی ہو اب وہ پلٹتے اس کی طرف آیا۔

مجھے یہاں نہیں رہنا..... یہاں میں محفوظ نہیں ہوں اس نے بیڈ سے پاؤں نیچے لٹکاتے کہا۔

اووو.....!! تو تمہیں لگتا ہے یہ وجود اب تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا..... اس کے دل میں جو پچھتاوا پہلے سے تھا وہ ایانے کی زبان سے سن کر وہ پاگل ہونے کو تھا۔

مجھے کچھ نہیں کہنا ہے اور نہ کچھ سننا ہے مجھے اپنے گھر واپس جانا ہے اس نے بمشکل کھڑے ہوتے کہا۔

کہ کمزوری اور انجیکشن کی وجہ سے اس کا ابھی فوراً کھڑے ہونا مشکل تھا۔

احد نے سلگتی نگاہ اس پر ڈالتے اسے تھاما.... جیسے کہنا چاہتا ہو تمہیں میرے سہارے کی ضرورت ہے۔

ایانے کو تھامتے اس نے گاڑی میں شفٹ کیا تھا اور پھر سارا راستے خاموشی سے کٹا تھا۔

وہ گھر اسے تھامتا کمرے تک لایا اور بیڈ پر لٹایا بلی نے انہیں دیکھتے قدم آگے نہیں بڑھائے تھے وہ نیچے ہی رہی تھی جب کہ وہ اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن ان کے گھر آنے کا پیغام کسی تک بآسانی پہنچ چکا تھا۔

کیا کھاؤ گی...؟

کچھ نہیں !...

میں تمہیں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں ایانے کہ اپنی اولاد کی صحت پر میں کوئی سمجھوتا نہیں کروں گا۔

ایانے نے ذخمی نظروں سے اسے دیکھا.....اسے اب بھی اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

وہ خود ہی نیچے گیا اور اس کے لیے فریش جوس اور ایگ بوائل کر کے لایا تھا۔

جو اس نے خاموشی سے کھایا تھا.....اب بھی ان کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

واپسی کی فلائٹس بک کروائیں پلیز.....میں آج میں گھر جانا چاہتی ہوں وہ تھکی آواز میں بولی اور آنکھیں موند لیں۔

اوکے ! ریسٹ کرو میں کرواتا ہوں وہ باہر نکل گیا.....تو اس نے بھی آنکھ کے کنارے سے آنسو صاف کیا۔

وہ کمزور پڑ رہی تھی....اور سہارا دینے والا منہ موڑے ہوئے تھا۔

اسے اپنی اولاد اتنی ہی عزیز تھی جتنی کہ احد قریشی کو.....لیکن وہ کیسے اس کی ذات کو نظر انداز کر گیا تھا پل میں۔

واپس آتے اس نے شاور لیا تھا اور فون لے کر برابر میں اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔

آپ کو نہیں لگتا جو ہوا....اس کے بعد ہمیں پولیس کمپلین کرنی چاہیے..؟اس نے کچھ سوچتے اس سے مخاطب ہوتے کہا۔

نہیں...!اس کی انگلیاں اب فون پر تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔

لیکن کیوں؟

جب میں کہہ رہا ہوں اس کی ضرورت نہیں تو اس کا مطلب ہے تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

فکر کرنے کی ضرورت نہیں..... کیا مطلب.....اب میں اکیلی نہیں...ہوں...اور کیا ہم کسی شدید نقصان کے ہونے کا انتظار کریں .....

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

کل سے روٹین بدلو اپنی.... خبردار اس وقت شاور لیا کل سے....دوپہر میں لیا کرو ....

اوکے!!اور اس کے ساتھ ہی وہ نیچے گر تی کہ افشان اسے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب ان کے کندھے ایک دوسرے سے جڑے تھے...دانین کی دھڑکنوں کا شور اسے خود بھی سنائی دے رہا تھا۔

رایان نے کسی احساس کے تحت اس کی طرف دیکھا اس کے بائیں گال پہ کان کے پاس ایک تل تھا۔

اس کی نظریں اس تل پر جم سی گئیں۔

وہ اپنے دل کی ماننا اس کی طرف جھکا....پہلے اس کے کندھے سے ہٹکی سی سرکی شرٹ کو اپنی جگہ پر کیا۔

اور ....

پھر اس کے کان کے پاس اس تل پر ہلکے سے لب رکھتے اس کے بالوں میں منہ دیا۔

میں.....مجھ...مجھے.....جانا...ہے ...

دانین فوراً سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی...اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کرے۔

اس کا لمس محسوس کرتے اسے اپنے جسم میں بجلی سی دوڑتی محسوس ہوئی تھی وہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

رایان نے سنجیدگی سے اسے دیکھا.....جواب سامنے کھڑی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔

وہ اپنی طرف کا لیمپ اوف کرتا لیٹ گیا....دانین کو یک دم اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔

وہ بھی کچھ لمحے وہیں کھڑے رہنے کے بعد خاموشی سے اپنی جگہ پر آ کر لیٹ گئی.....دل میں اس نے پھر سے خود کو کوسا تھا۔

دانین وہ تمہیں کھا نہیں جاتا.....اس کے دل سے آواز آئی تو اس نے آنکھیں میچی۔

سنیں !....

جوابِ ندارد ....

رایان....اس نے پھر سے کہا تھا، صرف اسے بلانے کا ایک بہانہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رایان مجھے سوکس چاہیے... میرے پاؤں بہت ٹھنڈے ہیں اس نے دوبارہ اٹھ کر بیٹھتے کہا۔

الماری کے سب سے نچلے ڈرار میں ہیں لے لو اس نے بنا سر سے کمفرٹر اتارے کہا۔

دانین اٹھ کر گئی اور سوکس نکالنے لگی ...

گرے کلر کی گرم ہیں وہ پہنو.... دو سیکنڈ بعد اس کی دوبارہ آواز گونجی تھی۔

دانین وجاہت کے دل نے قبول کیا کہ وہ اس کی فکر کرتا تھا ....

.....

اس نے فون سائیڈ پر رکھتے اسے اپنی طرف کھینچا.. تو اس کے منہ سے ہلکی سی سسکی برآمد ہوئی۔

تمہیں لگتا ہے میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا.... اور ہمیں پولیس کی ضرورت ہے..؟

نہی.... نہیں... پر..... احتیاط ضروری ہے.... وہ بالکل نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہوا۔

ان کی تو کسی سے کبھی دشمنی نہ رہی تھی لیکن اب.... سب الگ ہو رہا تھا... کسی نے اسے زہر دیا تھا لیکن کیوں..؟

لیکن اگر میں مر جاتی تو.... اس کا خوف باہر آیا تھا .....

ایا نے احد قریشی.... موت برحق سہی لیکن احد قریشی کے زور بازو میں اتنا تو دم ہے کہ آخری سانس تک ہمت نہیں ہارے گا تمہاری حفاظت کے لیے۔

اسے گود میں بٹھاتے اس کے بال چہرے سے ہٹاتے کہا تو اس نے خاموشی سے اس کا چہرہ تکا۔

کیا دیکھ رہی ہو..؟

Posted On Kitab Nagri

یہی کہ میرے شوہر کے لیے اب میں سیکنڈ پرائیورٹی بن گئی ہوں اس نے احد کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

تم اپنا مقابلہ ہماری اولاد سے کرو گی تو یہ نہایت بچگانہ حرکت ہے۔

اچھا!!

تم سب سے پہلے تھی، ہو اور رہو گی اس سے زیادہ میں لفظوں کے جال پھینکنے پر یقین نہیں رکھتا اور تم سے بہتر کون جانتا ہو گا کہ احد قریشی کے لیے سب سے ضروری کون ہے اس کے کاندھے پر ہونٹ رکھتے اس نے اس کی قیمت کا اندازہ اسے کروایا تھا۔

ہم واپس کب جائیں گے؟ کافی دیر کے بعد وہ بولی تھی۔

ابھی نہیں...! کچھ دن لگیں گے ....

پہ ....

شش!!! ابھی کچھ کام ہے مجھے.. یہاں کچھ لوگوں پر حساب باقی ہے احد قریشی کا اور میں ادھار نہیں رکھتا اس کا گال تھپتھپاتے اسے باور کروایا کہ وہ اس معاملے پر کچھ نہیں بولے گی۔

اور جو آج ہوا وہ...؟ اس کی گردن کے گرد ہاتھ باندھتے پوچھا گیا۔

وہ شخص اپنی موت کو دعوت دے بیٹھا ہے تم سب چھوڑ دیہ یاد رکھو کہ کشمیر ہم تمہاری ضد پر آئے تھے۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ شخص جس نے وہ چائے بنائی تھی اب کب تک بچے گا.....اور اس کے پیچھے کون تھا یہ بھی اب اس کا سر درد نہیں تھا۔

کیونکہ کوئی تھا اس کا محافظ اور اس کا محافظ کسی کو چھوڑ دے جو اس کو تکلیف پہنچائے یہ تو ممکن نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

احد قریشی کی زندگی میں وہ کیا اہمیت رکھتی تھی اس کا اندازہ اسے خود بھی تھا..... آج نرس نے اسے بتایا تھا کہ اس کے شوہر کی آنکھوں میں آنسو تھے جب وہ اندر بیڈ پر بے جان پڑی تھی۔

.....

افشان نے گھڑی پر نظر ڈالی جو پانچ پانچ بجا رہی تھی۔

چلو! میں نکلتا ہوں مجھے ضروری کام سے جانا ہے اس نے راحیمہ کا حصار توڑتے کہا۔

راحیمہ نے خالی آنکھوں سے اسے دیکھا.... افشان کے خدا حافظ کا جواب بھی اس نے نہ دیا تو وہ واپس مڑ کر آیا۔

اب کیا ہوا..؟

آپ کے کام مجھ سے زیادہ ضروری ہو گئے ہیں شان..... اس نے افشان کا یک دم حصار توڑنا شدت سے محسوس کیا تھا۔

نہیں یار..! لیکن اس وقت مجھے کافی ضروری کام ہے.... میں رات کو فون کروں گا پھر بات کرتے ہیں ...

لیکن جواب میں اس نے ایک بھی لفظ منہ سے نہیں نکالا تھا۔

اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر افشان جھنجھلایا..... راحیمہ یار اب کیا مسئلہ ہو گیا ہے؟

کچھ نہیں آپ جائیں اس نے کہتے رخ موڑ کر جانا چاہا..... وہ پریگننٹ ہونے کے بعد ایسے ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر خفا ہو جاتی تھی۔

افشان نے اسے کھینچ کر دیوار کے ساتھ لگایا..... اب بولو کیا چاہتی ہو نہ جاؤ؟

میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا اس نے افشان کے ہاتھ اپنے بازو سے نیچے کرتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

تو پھر.....؟اس نے گہرہ سانس بھرتے کہا اس کے موڈ سوئینگز کو ٹیکل کرنا آسان کام نہیں تھا۔

افشان نے پھر اس کے بازوؤں کو گرفت میں لیا اور اس نے پھر سے جھکا تو افشان کی آنکھوں میں تنبیہ تھی۔

اس نے جھک کر اب کی بار اس کے نچلے لب پر اپنے ہونٹ رکھے۔

پھر وہ اس کے دور ہونے پر بھی دور نہیں ہوا تھا....اس کا سانس اکھڑتا دیکھ وہ پیچھے ہٹا۔

اتنی سزا کافی تھی..اس نے اب کہ اس کا لب اپنی انگلی کی مدد سے سہلاتے کہا۔

آئی ہیٹ یو.....راحیہ نے اسے دیکھتے کہا۔

بٹ آئی ڈونٹ...افشان کہتا گہرا مسکرایا تھا.....آئندہ آپ میرے ہاتھ نہیں جھٹکے گی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

وہ پہن کر واپس آ کر لیٹ گئی.... ہزاروں سوچوں نے دماغ پر قبضہ کیا تھا جس کی وجہ سے بنا محسوس کیے کروٹیں بدل رہی تھی۔

ہلنا بند کرو بیوی.....

رایان کب سے محسوس کر رہا تھا وہ کروٹیں بدل رہی ہے اس کی طرف کروٹ لیتے وہ تنگ آ کر بولا۔

ہاتھ لگا کر روکا تو تم اٹھ کر چلی جاؤ گی.... وہ اس پر لطیف سا طنز کرتا بولا .

وانین نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا.. وہ کیوں اتنی بیوقوفوں والی حرکتیں کر رہی تھی۔

اس نے دیکھا وہ سو چکا تھا.... لیکن اسے نیند نہیں آ رہی تھی.... وہ جاگتے جاگتے تھک گئی تو آہستگی سے اٹھی اور باہر نکل گئی۔

باہر آ کر اس نے آسمان پر بکھرے ستاروں کو دیکھا..... کاش ماما، بابا آپ ہوتے آج... تو زندگی اتنی مشکل نہ ہوتی۔

وہ کافی دیر وہاں کھڑی رہی تھی..... پھر تھک کر واپس آ گئی..... اسے لگ رہا تھا وہ بنا مقصد کے زندگی گزار رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جانتی تھی وہ بہت حسین نہیں تھی.... ایک عام شخص ہی اس کا مقدر بننے والا تھا لیکن ایسے اس نے کبھی نہیں چاہا تھا۔

اس نے اپنے آپ کو بدل دیا تھا.... بچپن میں وہ ایسی ہی تھی جیسی وہ رایان سے شادی کے بعد بن گئی تھی۔

لیکن لوگوں نے اسے اس معصومیت کے ساتھ جینے ہی کہاں دیا تھا اس لیے اس نے خود کو بد تمیز بنالیا۔

وہ لوگوں سے لڑنا سیکھ رہی تھی، اسے لگتا تھا ایسے بد تمیزی سے وہ لوگوں سے اپنا ڈر چھپا سکتی ہے، ان سے چھپا سکتی ہے کہ وہ اندر سے کتنی ڈرپوک ہے۔

اب تک اس کی زندگی میں کوئی نا تھا جو اس کا ہاتھ تھام کر اسے بتاتا کیا صحی ہے اور کیا غلط.... اس نے اکیلے زندگی گزاری تھی۔

کئی بار وہ لوگوں کو ان کے خاندانوں کے ساتھ دیکھتی تو احساسِ کمتری کے شکار سے وہ، دو دن تک کمرے سے نا نکلتی۔

اس نے خود کو اڑیل، ضدی، نڈر، بد تمیز اور منہ پھٹ بنالیا کہ لوگ اسے ڈرا نہ سکیں.... اس پر حاوی نہ ہو سکیں اس نے بی اے کرنے کے بعد خود کے لیے کمایا تھا۔

لیکن اب رایان کے پاس آنے کے بعد وہ پھر سے وہی چھوئی موئی جاہت بن گئی تھی جو ڈرتی تھی سب سے۔

جس کی معصومیت اس کے چہرے سے جھلکتی تھی، وہ سادہ شخصیت کی مالک تھی.... وہ یہاں آکر کچھ محسوس نہیں کر پا رہی تھی۔

اس کا دل خالی تھا... منجمد، ہر حال سے آگاہ ہونے کے باوجود لاتعلق سا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن آج رایان کے قریب آنے پر اسے کچھ عجب احساس ہوا تھا۔۔۔اس نے اسے دھتکارا نہ تھا وہ بس اس کا اچانک سے رد عمل سامنے آیا تھا۔

"کاش۔۔۔۔!کاش۔۔۔۔میرے پاس لوگوں کا ہجوم نہ سہی کچھ لوگ تو ہوتے جو فقط میرے ہوتے"

اس نے تھک کر قدم واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھائے اور واپس جا کر لیٹ کر آنکھیں موند لی۔

اس کے لیٹنے پر رایان نے اسے آنکھیں کھول کر دیکھا تھا۔۔۔اس کی چمکتی پلکیں اس بات کی گواہ تھی کہ وہ رو چکی تھی۔

کسی شام اے میرے ہم نفس

کچھ نہ کہہ، بس پاس بیٹھ

لفظوں کے جال نہیں

آنکھوں کے بہکاوے نہیں

بس تو ساتھ بیٹھ اور محسوس کر

تنہائی میری، ذات میری

خاک سی اوقات میری

Posted On Kitab Nagri

مجھے پرکھ نہیں
بس پڑھ کے دیکھ
کسی شام اے میرے ہم نفس
کچھ نہ کہہ، بس پاس بیٹھ
دو دن نہ سہی، دو گھڑی سہی
ہوا میں سانس لے اور دیکھ مجھے

میرے چہرے کی شادابی
یا آنکھوں کے گہرے حلقے
کچھ تو محسوس کر اور بیان کر
کسی شام اے میرے ہم نفس
کچھ نہ کہہ، بس پاس بیٹھ
مجھے محسوس کر وا کہ
سب نہیں، تو صرف تُو سہی
میرا حال بھی، میرا مستقبل بھی
کسی شام اے میرے ہم نفس
کچھ نہ کہہ، بس پاس بیٹھ

Posted On Kitab Nagri

پاس بیٹھ اور ہاتھ تھام

ہاتھ تھام کر ایک وعدہ کر

کہ اب تنہائی نہیں، سرد شامیں نہیں

بس تو سہی، تیری قربت سہی

کسی شام اے میرے ہم نفس

کچھ نہ کہہ، بس پاس بیٹھ

از قلم سُنیہا رؤف۔

.....

ہاں تو...؟

تو یہ کہ اتنا پیسہ میں نے اس بیڈ پر تمہارا آرام کرنے کے لیے نہیں لگایا..... کشمیر دکھانا ہے تمہیں اس کی ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنے ہاتھ کی انگلیاں پھنساتے کہا۔

نہیں...! میں اب باہر نہیں جاؤں گی اس کی آواز میں ایک ڈر تھا۔

جسے محسوس کرتے احد نے مٹھیاں بھینچی .....

میں ایک بار چوکا ہوں تمہیں تحفظ دینے کے لیے.... تم میری اتنی محنت پر پانی نہیں پھیر سکتی ایسے۔

نہیں احد..... مجھے اب یہاں نہیں رہنا..... یہ جگہ سیف نہیں ہے.... ابھی بچ گئی ہوں مگر اگلی بار کا کیا بھروسہ ہے؟

Posted On Kitab Nagri

مجھ پر تو ہے نا..؟اس نے بات ہی ختم کر دی تھی۔

خود سے زیادہ اس کی آنکھوں پر لب رکھتے اس نے اسے مان بخشا تھا۔

یہاں نہیں..... جہاں میں چاہتا ہوں اس نے آنکھوں پر منع کرتے اپنے لب پر انگلی رکھتے اسے مدہوش نگاہوں سے دیکھا۔

یار قریب ہو،اور ہوش رہے

لگتا ہے صاحب ہوش میں نہیں ہیں آپ

از قلم خود۔

ایانے نے آنکھیں چھوٹی کرتے اس کے کندھے پر ہاتھ جڑا۔

احد نے کئی لمحے اسے دیکھا اور پھر اس کی گردن میں سر چھپایا تھا۔

ایانے نے اس کے لب اپنی گردن پر محسوس کرتے آنکھیں بند کی لیکن اب اسے اپنی گردن نم محسوس ہوئی۔

تو اس نے جھٹکے سے اسے دور کرتے اس کا چہرہ دیکھا جہاں ایک آنسو اب بھی رخسار پر تھا۔

احدد !.....

مجھے افسوس رہے گا کہ میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکا.... یہ احساس کافی جان لیوا ہے کہ اگر آج میں اپنی پہلی اولاد کو کھو دیتا۔

ایانے نے اس کا چہرہ صاف کرتے اس کے گرد حصار کھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا کچھ نہیں ہے احد.... یہ سب فضول سوچیں ہیں.... آپ جتنا سوچیں گے اتنا اس میں ڈوبتے جائیں گے....

ایانے احد قریشی کی حفاظت اور کوئی کر ہی نہیں سکتا۔

آپ محافظ ہیں میرے... اور محافظ حفاظت کرنے میں کبھی نہیں چوکتا.... بس حالات ایسے تھے....

اور آپ کی اولاد اور میں بالکل سیو ہے.... کسی بھی قسم کا پچھتاوا خود سے نکال دیں ....

آپ اہم ہیں میرے لیے... آپ سے میں ہوں.... اس نے اسے مان بخشا تھا.... اپنے لفظوں سے اس کے دل پر لگے زخم بھرے تھے ..

.....

اور جو کچھ دیر پہلے آپ نے اپنا حصار توڑا تھا وہ دوبدو جواب دیتی بولی تو اس کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ نے رقص کیا۔

او.... تو یہ بات تھی ایسے بول دیتی..... میں دوبارہ حصار میں لے لیتا اس نے شرارت سے کہا تو راحیہ نے اس کے سینے پر مکہ برسایا۔

جائیں اب دیر نہیں ہو رہی آپ کو..؟

ہو گئی جو ہونی تھی اب بیوی کو ناراض تو نہیں چھوڑ کر جا سکتا تھا، اور بتاؤ ابھی اوپر کیوں آگئی اچھا لگتا ہے ایسے ؟

تو مجھے بچوں کی طرح ٹریٹ نہیں کریں نا پھر..... وہ جھنجھلائی۔

ابھی کچھ دیر پہلے میرے جانے پر آپ کا حال ایک روٹھے بچے جیسا تھا راحی مت بھولیں ....

وہ شرمندہ ہوتی اس کے ساتھ لگ گئی افشان نے اس کے بالوں پر لب رکھتے گہرا سانس بھرا۔

Posted On Kitab Nagri

چلیں اب جائیں بھی .....

پکا نا سوچ لو.... یا کچھ اور بھی ظلم ہے تو کر لو اپنے مجازی خدا پر افشان نے اسے دیکھتے کہا۔

ہاہاہا..... ! نہیں اتنا کافی ہے آج کے لیے .....

اوکے دین ٹیک کیئر.... وہ کہتا باہر نکلنے لگا تھا۔

شاااان .....

ہاں جی فرمائیں !

پرسوں چیک اپ ہے میرا..... تو ...

یاد ہے مجھے..... آجاؤ گا ٹائم سے ....

اوکے ! ! خدا حافظ اب کی بار اس نے مسکراتے کہا تو وہ بھی اسے آنکھوں میں بساتا باہر نکل گیا۔

ہاں جی منالیا بیوی کو... ؟ اس کے واپس آتے سمیرا بیگم نے شرارت سے اس سے پوچھا۔

مت پوچھیں کتنی مشکل ل ہے آپ کی بیٹی اس نے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے کہا تو وہ ہنسی۔

یہ تو ہے..... لیکن زیادہ لاڈ پیار بھی اچھا نہیں.... سختی بھی رکھو... اب تو ماں بننے والی ہے لگتا ہی نہیں ہے۔

تو آپ کچھ سکھا کر بھیجیں اسے..... بالکل کمی ہے یہ .....

شاااااان میں سن رہی ہوں..... وہ جو اسے باہر تک چھوڑنے جا رہی تھی سنتے بولی۔

سمیرا بیگم افشان کو دیکھتے مسکرائی تو اس نے منہ بسورا اور باہر نکل گیا۔

راحیہ شرم کرو.... شوہر ہے وہ تمہارا..... ایسے اسے تنگ نہ کیا کرو ....

Posted On Kitab Nagri

ماما یہاں وہ معصوم بن رہے ہیں نہیں تو مجھے گھر میں بہت تنگ کرتے ہیں وہ ان کی بات کا کوئی اثر نہ لیتے اپنی باتیں انہیں سنانے لگیں۔

ماما ہم کل شاپنگ پر جائیں گے بے بی کی.... اس نے کچھ سوچتے کہا۔

نہیں!! افشان کروادے گا اس نے سختی سے باہر جانے سے منع کیا ہے۔

اوہو...! ماما کچھ نہیں ہوتا ان کو کیا پتا چلے گا..... بس تھوڑی دیر کے لیے جائیں گے اور انہوں نے مجھے مہنگے برینڈز سے دلوانے ہیں لیکن جو مزہ لوکل بازاروں کا ہے نا وہ کہیں نہیں۔

کل اس سے فون کٹ کے پہلے اجازت لینا پھر ہی کہیں جاؤ گی تم وہ کہتی برتن سمیٹنے لگی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

صبح اٹھتے اس کی نظر سیدھا اس چہرے پر گئی تھی جس کے چہرے کی شادابی اسے بھلی لگتی تھی۔
وہ عام ہوتے ہوئے بھی اب خاص تھی، اس کے پاس تھی اور اسی کی تھی۔
اس نے جھکتے اس کے بھرے گالوں پر لب رکھے، یک دم اسے رات کا منظر یاد آیا تو وہ پیچھے ہٹا اور خود کو کوسا۔
وہ کیوں اسے دیکھ کر خود کو بے بس محسوس کرتا تھا.... آج تک لڑکیوں کی خود پیش کش پر اس نے قدم آگے نہیں بڑھایا تھا۔
خود وہ لڑکیوں کی طرف بھرنا اپنی توہین سمجھتا تھا اور وہ واحد تھی جس کی طرف اس کا دل لپکتا تھا۔
وہ اٹھ گیا اور فریش ہونے گیا چونکہ آج اتوار تھا اسی لیے اسے کہیں نہیں جانا تھا۔
وہ واپس آیا تو وہ اب تک سو رہی تھی، اسے یاد آیا رات کو وہ باہر گئی تھی اور واپسی پر اس کی پلکیں گیلی تھی یعنی وہ روئی تھی لیکن کیوں....؟
وہ چاہتا تھا کہ اجنبیت کی دیوار گرے اور وہ خود اس کے حصار میں آکر اسے بیان کرے کہ وہ کیسا محسوس کرتی ہے، سب بتائے اسے اپنی محرومیاں، اپنی خواہشات سب۔
اس نے بریش زور سے ٹیبل پر جان کر پٹخا وہ چاہتا تھا وہ بھی اٹھے اس کے ساتھ۔
اس کی توقع کے عین مطابق اس نے بھی آنکھیں کھولی تھی اور گھڑی پر دس بجے دیکھ کر وہ بھی اٹھ کر بیٹھی تھی۔
وہ فوراً فریش ہونے گئی اور آکر بال باندھے تب تک رایان باہر ناشتے کے لیے جا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے ان کپڑوں میں باہر جانا مشکل لگ رہا تھا لیکن اور کوئی راستہ نہ تھا اور گھر میں تھا ہی کون ملازمین کے سوا اس لیے نکل گئی۔

رایان نے اسے اسی حلیے میں باہر آتے دیکھا تو لب بھینچے.. میل سرونٹس بھی تھے اس کے گھر میں۔

پہلی بار اسے احساس ہوا کہ اب اس کے گھر میں میل سرونٹ کی ضرورت نہ رہی تھی۔

وہ پاس آکر بیٹھنے ہی لگی تھی کہ رایان نے اسے دیکھا وہ لاپرواہ سے حلیے میں تھی۔

واپس جاؤ اور میری الماری میں تھرڈ والے سیکشن میں شال پڑی ہے وہ اوڑھ کر آؤ اس نے سنجیدگی سے کہا۔

دانین نے چہرہ اٹھا کر اسے آنکھیں بڑی کرتے دیکھا جیسے اس کے ایسے کرنے کے پیچھے کا مقصد جاننا چاہتی ہو۔

سمجھ نہیں آرہی..؟

رایان نے سخت لہجے میں کہا تو وہ فوراً شال لینے بھاگی اور دو سیکنڈ میں واپس آئی .

اب وہ اس کی شال میں بالکل چھپ سی گئی تھی وہ بھی مطمئن سا اپنی پلیٹ پر جھک گیا۔

اس نے دو تین لمحے یہاں وہاں دیکھا ملازمہ اسے ٹوسٹ دیتی کہ وہ بول پڑی۔

میں اپنا ناشتہ خود بناؤ گی..... رایان نے اب کی بار سر اٹھا کر اسے دیکھا جو ملازمہ کی راہنمائی میں کچن میں جا چکی تھی۔

دس منٹ بعد وہ پلیٹ لیے واپس اپنی جگہ پر موجود تھی... رایان نے دیکھا اس کی پلیٹ میں انڈا پراٹھا تھا اور ساتھ چائے کا کپ۔

.....

Posted On Kitab Nagri

ہٹیں پیچھے کتنے بھاری ہیں آپ.... کئی لمحے بعد اس نے ماحول کو بدلنے کی خاطر کہا۔

شرم آتی ہے...؟تم موٹی کو جو میں باہوں میں لے کر گھوما ہوں وہاں اس کا کیا؟

موٹی تو میں کہیں سے بھی نہیں ہوں.....

ہاں یہ تو مجھ معصوم کو پتا ہے جو لے کر دوڑا ہے تمہیں .....

اف احد آپ بہت خراب ہے.....اور افسوس ایک یہ رہے گا کہ میں نے یہ سین اپنی آنکھوں سے کیوں نہیں دیکھا۔

ہائے !

کتنا رومینٹک سین ہو گا جب آپ مجھے باہوں میں لے کر بھاگے ہوں گے اور آس پاس والی لڑکیاں جل کر خاک ہوئی ہوں گی۔

ہاہاہا.....اس نے قہقہہ لگاتے اس کی بات کو انجوائے کیا ....

اب وہ سن رہا تھا اور وہ اس کے قریب بیٹھی نا جانے کیا کیا بتا رہی تھی اسے۔

احد نے جھکتے اس کے لفظ چھینے تھے اس سے.....وہ کافی دیر جھکا اس پر دل میں لگی آگ کو بجھاتا رہا تھا۔

اس سے دور ہوا تو وہ آنکھیں بند کیے گہری سانس لے رہی تھی .....

احد قریشی نے اس کے گلے سے دوپٹا نکال کر سائیڈ پر رکھا اور اسے بیڈ پر جھکا کر اس پر جھکا اور اسے خود میں چھپایا۔

احد....اس نے ہلکی آواز میں اسے پکارا لیکن وہ کہاں اب اس کی سننے والا تھا۔

"تم ضروری ہو مجھے بے حد" اس کی کان کو لو کو لبوں میں دباتے وہ بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایانے نے اپنی سانسیں روکی تھی.....وہ مدہوش ہوتا اب اس کی شرٹ ایک کندھے سے سرکا چکا تھا اپنے آتشی لب اس کے کندھے پر رکھے تھے اس نے۔

ایانے آنکھیں بند کرتے اب اسے محسوس کر رہی تھی جو قطرہ قطرہ اسے اپنی چاہت کے رنگوں میں رنگ رہا تھا۔

ان کا کل کیا تھا.....کون جانتا تھا....وہ بے فکر تھے آج ایک دوسرے کے ساتھ....ایک دوسرے کے پاس۔

محبت اقرار سے

آگے کی شہ ہے

تم جو سمجھو

تو خاص ہے یہ

جو نہ سمجھو تو

تمہاری طرح عام ہے یہ

پل میں جو بدل دے

تمہیں ایسا نشہ ہے یہ

آسمان سے زمین پر گرا دے

ایسے کھیل کی بازی ہے یہ

اقرار کر بھی دو تو فقط

لفظوں کا مجموعہ ہے یہ

Posted On Kitab Nagri

از قلم خود۔

.....

گاڑی سے نکلتے اس نے پاکستان کی سرزمین پر ایک گہرا سانس بھرا وہ خوش تھی بے حد۔

وہ جو سامنے ہی بیٹھا تھا اسے دور سے دیکھتا مسکرایا۔

اووو.....فیصل بلوچ کہانی کا آغاز تم نے کیا تھا اختتام افشان بلوچ کرے گا....ایسا اختتام جو تمہاری زندگی کو سیاہ کر ڈالے گا۔

تالیہ اسے ڈھونڈتی یہاں وہاں دیکھ رہی تھی کہ وہ اسے سامنے ہی بینچ پر بیٹھا دکھا۔

افشاان!!!اس نے دور سے دیکھ کر افشان کو آواز دی تو اس نے فوراً فون سے سر اٹھا کر اوپر دیکھا جیسے ابھی ہی دیکھا ہو اسے۔

کیسی ہو..؟

بہت اچھی....مجھے تو اب بھی یقین نہیں آرہا کہ تم نے مجھے واقع ہی بلایا ہے !...

کوئی بات نہیں جلد ہی تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ میں نے تمہیں بلایا ہے

میں بہت زیادہ ایکسائٹڈ ہوں ....

کیا تم نے یہاں آنے کا اپنے باپ کو بتایا ہے یا اپنے بھائی کو؟

نہیں بالکل نہیں تم نے منع کیا تھا اور میں تمہاری بات کیسے نہ مانتی۔

اچھی بات ہے وہ تمسخر سے مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

اب کہاں جانا ہے ہمیں کیا تم میرے رہنے کا انتظام کسی ہوٹل میں کروا چکے ہو؟

اگر میں کہوں ہاں تو؟

تو یہ کہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی ابھی اور جہاں تک مجھے یاد ہے تم نے بتایا تھا کہ تم گھر میں اکیلے ہوتے ہو۔

ہاں لیکن تم کہاں میری اپنی ہو۔۔؟

میں تمہاری ہی ہوں افشان..... بچپن سے میں نے تمہارے ساتھ کا خواب دیکھا ہے نا جانے تم نے شادی کیوں کر لی۔؟

بس مجبوری تھی کچھ.... وہ یک دم لہجہ بدلتا بولا۔

کوئی بات نہیں..... لیکن اب ہم ساتھ میں خوش رہیں گے..... تم جلد اپنی بیوی کو طلاق دے دینا پھر ہم شادی کر لیں گے۔

بالکل..... افشان نے کہا تو وہ افشان کے گلے لگ گئی دور سے یہ منظر کسی کے کمرے نے محفوظ کیا تھا۔

میں بھی..... افشان نے کہتے اسے خود سے دور کیا ....

اب اس کا چہرہ سپاٹ تھا ....

چلو !

.....

ایک نیا سورج انکے انتظار میں تھا وہ اٹھی تو وہ اسی کی طرف کروٹ لیے سو رہا تھا۔

ایانے کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر شاید اسے اٹھنے کا کہا تھا۔

اٹھیں! احد آج ہمیں گھومنے جانا ہے.....ایسے نہ اٹھنے سے اس نے اسے جھنجھوڑا۔

ہم ام.....ابھی تو صبح بھی نہیں چڑھی لڑکی ....

اس کے لڑکی کہنے پر اسے کیا کچھ یاد آیا تھا.....اسے اندازہ ہوا وہ اس کی زندگی میں کبھی کوئی اہمیت نہیں رکھا کرتی تھی اور آج وہ اس کے بغیر سانس تک نہ لیتا تھا۔

بتایا تو تھا تمہارے بغیر کچھ نہیں ہوں اس کے جواب کا انتظار کرتے اس نے آنکھیں کھولی تو وہ کسی سوچ میں غرق تھی۔

وہ کیا سوچ رہی تھی اسے اندازہ ہو گیا تھا اس لیے جھٹکے سے اسے قریب کرتے حقیقت سے آگاہ کیا اسے۔

چھوڑیں مجھے احد اور اٹھیں وقت دیکھیں دس بج رہے ہیں آج شاپنگ کرنی ہے ماما اور بابا سب کے لیے کچھ نہ کچھ لینا ہے۔

فلحال مجھ پر توجہ دو! باقی سب بعد میں دلوادوں گا اس نے اس کے بالوں کی خوشبو خود میں اتارتے کہا۔

بالکل نہیں!....

اٹھیں بہت وقت ہو گیا ہے ناشتہ بھی کرنا ہے پھر شام بھی جلدی ہو جاتی ہے اسے اس کی مضمانیوں پر اترتے دیکھ وہ بولی۔

ظالم لڑکی ہو تم احد نے مسلسل اس کی مزاحمت دیکھتے اسے گھورا۔

ایانے نے اس کے بال کھینچے اور اٹھ گئی اس سے پہلے کہ وہ بیڈ سے اٹھتی اس کے لمبے بال احد کے ہاتھ میں تھے۔

آ...احد چھوڑیں!! میرے بال ٹوٹ جائیں گے .....

Posted On Kitab Nagri

اچھا اور جو میرے اتنے سارے توڑے ہیں.... ان کا کیا؟

کہاں توڑے ہیں.... جھوٹ نہیں بولیں اور چھوڑیں درد ہو رہی ہے اس کے انتازی سے پکڑنے پر بھی اس کا ایسا ری ایکشن تھا۔

احد.... اب کہ اس نے رندے لہجے میں کہا تو احد نے گھور کر اس کے بال چھوڑ دیے۔

بہت بڑی ڈرامے باز ہو تم ایانے اس نے ایانے کو دیکھ کر کہا تو وہ کھلکھلائی۔

چلیں اٹھیں ہمیں نکلنا چاہیے اب اس نے احد کو دیکھتے کہا اور واش روم میں بند ہو گئی۔

یہ بھی اچھا ہے! بیویوں پر پہلے ہی رعب رکھنا چاہیے بعد میں اگر ہاتھ سے نکل جائیں تو آپ تو گئے کام سے اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے کہا۔

اس کے بعد وہ ناشتہ کرتے شاپنگ کے لیے جا چکے تھے یہ جانے بغیر کہ ان کے گھر میں وہ چھوٹی سی بلی بھی ہے ....

جس کی گلے میں لگی گھنٹی ان کی زندگیوں کو کافی قریب سے جانچ رہی ہے۔

.....

اب ہم کہاں جا رہے ہیں.. ؟اس نے تیزی سے اس کے ساتھ قدم ملاتے کہا۔

کیا تم تھوڑی دیر خاموش رہ سکتی ہو... ؟افشان نے فون پر میسج ٹائپ کرتے کہا تو اسے اپنی تزلیل محسوس ہوئی۔

اب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر جا چکے تھے .....

افشان نے ہوٹل میں اس کی بکنگ کروائی تھی پہلے سے... وہ اسے لے کر گھر جانے کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

راحیلہ کی جگہ وہ کسی کا پر چھایا بھی اس گھر میں برداشت کرنے کے حق میں نہ تھا۔

ہم گھر کیوں نہیں جا رہے...؟

کیونکہ میرے گھر میں ابھی لائٹ کا کنکشن کٹا ہوا ہے افشان نے فون واپس رکھتے اسے ایک نظر دیکھا جو اس وقت بلیک سلیولیس ٹاپ اور سکرٹ میں تھی جو گھٹنوں تک تھی، بالوں کو ڈائی کروا کر کھلا چھوڑا گیا تھا، گہرا میک اپ... وہ اتنی تیاری کے بعد بھی اسے زہر ہی لگ رہی تھی۔

اچھی لگ رہی ہو..... چہرے پر ہلکی پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ اس نے کہا۔

تالیہ اپنی تعریف اس کے منہ سے سنتی ہی خوشی سے اس کے گلے لگ پڑی..... دور کیمرے کی آنکھ نے ایک بار پھر یہ منظر محفوظ کیا تھا۔

تو ہم ہمارے گھر چلتے ہیں..... ساتھ ہی تو ہے ہمارا گھر..... تالیہ نے پہلی بار دماغ لگاتے کہا۔

کیا یہاں رہنے میں تمہیں کوئی مسئلہ ہے..؟ افشان کا لہجہ پل میں پتھر ہوا تھا۔

نہیں..... کچھ خاص نہیں... وہ کھسیائی وہ ہیر امشکل سے ہاتھ لگا تھا ایسے کیسے اپنی بیوقوفی سے وہ جانے دیتی۔

اس نے افشان بلوچ کا جائزہ لیا جو اس وقت سفید شرٹ اور پینٹ پر نیلی جیکٹ پہنے ہوا تھا..... بال بکھرے سے ماتھے پر پڑے تھے، سفید رنگ اور بھینچے ہونٹ اس کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔

افشان بلوچ نے اپنی پوری ٹیم کو الرٹ کر دیا تھا کیونکہ کل فیصل بلوچ بھی اپنی ڈیل کی وجہ سے پاکستان آنے والا تھا۔

ریسٹ کرو..... میں بھی اپنے کمرے میں جا رہا ہوں پھر ڈنر اکٹھے کریں گے..... اس نے تالیہ کو کہا۔

ہم ایک روم میں کیوں نہیں رہ سکتے افشاان اس نے اس کے پاس آتے اس کا بازو تھامتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں نے منمیاں بند گی..... کیونکہ یہ پاکستان ہے یورپ نہیں.....اس نے مسکراتے کہا۔

لیکن کسی کو کیا پتا چلے گا..؟

یہ ہوٹل کی انتظامیہ جانتی ہے مجھے.....اپنے نہیں تو کم از کم میرے نام کا خیال کرو.....اور ویسے بھی جلد ہم اکٹھے ہی رہیں گیں ڈونٹ وری۔

اوکے !!

تمہاری یہ بات بھی مان لیتی ہوں اس نے ناخنوں کو دیکھتے ادا سے کہا تو افشاں باہر نکل گیا۔

روم نمبر ایک سو باسٹھ....

ایک ایک حرکت پر نظر رکھو.....سارے کیمرا زاون ہونے چاہیے...وہ کب کیا کہاں کرتی ہے سب سے آگاہ رہو .....

سر ان کا فون چاہیے ہو گا ہمیں.... مخالف نے کہا۔

رات کو مل جائے گا.... لیکن صرف ایک گھنٹے کے لیے...وہ چپ جلدی سے لگا کر اپنے لیپ ٹاپس سے کنکٹ کرنی ہو گی.... سارا ڈیٹا کاپی کر لینا۔

اوکے !...

بی کیئر فل.... آنکھیں اور کان دونوں کھلے رکھو۔

جی سر سمجھ گئے .....

.....

Posted On Kitab Nagri

آپ کو ساڑھی لینی چاہیے ایانے اسے بچوں کے سیکشن سے لگاتار شاپنگ کرتے دیکھ وہ بولا۔

نہیں اب میں کہاں پہن پاؤں گی ساڑھی احد.....اس نے منہ بسورتے کہا۔

کیوں اب کیا آپ نے بوڑھی ہو جانا ہے اس کے فضول سے جواب سے وہ مطمئن نہیں تھا۔

نہیں اب تو میرا بے بی ہو جائے گا نا اس کے ساتھ میں کیسے پہن سکتی ہوں؟

میں سنبھال لوگا اپنا بے بی کو جب آپ پہنیں گی.... چلیں یہاں سے بہت شاپنگ ہو گئی ہے آپ نے آدھا کڈز سیکشن خرید لیا ہے۔

احد تو ہمارا بے بی پہنے گا نا یہ سب وہ پر تجسس لہجے میں بولی۔

ہاں پہنے گا لیکن اس نے بڑا بھی تو ہونا ہے..... خیر باقی سب کے گفٹس بھی لیں مجھے افشان اور راحیہ کے لیے بھی لینے ہیں گفٹس۔

احد ایانے کو افشان اور اپنی دوستی کے قصے سنا چکا تھا.... ایانے جانتی تھی کہ اس کا ایک ہی دوست ہے جو اسے جان سے پیارا ہے۔

احد قریشی کے لیے دوستی کیا معنی رکھتی تھی اس سے بہتر کون جان سکتا تھا جس کے کہنے پر اس نے ایانے سے شادی کی تھی۔

اب ساری شاپنگ کے بعد وہ فورڈ کورٹ میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کھانا کیا ہی کھا رہے تھے احد نے اسے بس پانی کی ایک بوتل لے کر دی تھی۔

احد مجھے سخت بھوک لگی ہے وہ جھنجھلائی جس نے اسے کچھ بھی کھانے کو نہیں لے کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں بیک فورڈ نہیں ہے ایانے اور ایک بار پھر میں یہاں کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا اس نے اسے جواب دیتے اپنے سامنے دیکھتے کہا۔

جہاں اسی کے گارڈ پورے فورڈ کوٹ میں بکھرے تھے... یہ کام اب ضروری ہو گیا تھا..... ایانے کی جان پر اب وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا۔

تو ہم کیا کریں گے...؟ گھر جاتے بہت وقت لگے گا احد اور میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں اسے غصہ آنے لگا تھا اب۔

اوکے رکو میں کچھ کرتا ہوں.... اس نے گھڑی پر نظر ڈالتے کہا جواب شام کے پانچ بجا رہی تھی۔

بھوک تو اسے بھی لگی تھی لیکن..... وہ برداشت کر سکتا تھا لیکن ایانے نہیں... اور اس حالت میں تو بالکل نہیں ....

اس نے اٹھتے اپنے پیچھے کھڑے گارڈ کو آنکھ کے اشارے سے الرٹ ہونے کو کہا اور خود سامنے بنے ریستوران میں گھسا۔

وہ وہاں کھڑا تھا جہاں سے ایانے اسے نظر آ رہی تھی.... اس نے اپنے سامنے اس کے لیے سیلیڈ تیار کروایا تھا شیک لیتے اور دو سیلڈ پکڑتے وہ واپس آیا۔

احد مجھے برگر کھانا تھا ...

جی نہیں... یہ کھائیں وہ کافی ہیوی ہوتا ہے اور اوئلی بھی اور ابھی آپ کو احتیاط کی کتنی ضرورت ہے آپ اچھے سے جانتی ہیں۔

اوکے.... اس نے ہاں میں سر ہلاتے کھانا شروع کیا.... وہ بات جلد سمجھ جانے والوں میں سے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کھانا کھا کر احد نے اس کا ہاتھ تھاما اور آگے بڑھا.....ایک دکان پر رکتے اس نے وہی ساڑھی لی جسے دیکھتے اس نے ایانے کو ساڑھی لینے کو کہا تھا۔

ایانے کی آنکھوں میں اس ساڑھی کو دیکھ کر چمک آئی تھی جو احد نے بخوبی محسوس کی تھی۔

اپنا سارا سامان اس نے گاڑی میں شفٹ کروایا تھا اور اب وہ دونوں سیڑھیاں اترتے مال سے باہر آ رہے تھے۔

وہ دونوں نہیں جانتے تھے کہ زندگی اب کی بار انہیں کافی گہرا رنج دینے والی تھی۔

.....

آپ کھائیں گے..؟ رایان کو خود کی اور اپنی پلیٹ کی طرف دیکھتے اس نے پوچھا۔

نہیں..... تم کھاؤ .....

رایان کو اب سمجھ میں آیا کہ کل اس کے چہرے کے زاویے ٹوسٹ کو دیکھ کر کیوں خراب ہوئے تھے۔

دانین نے پہلا نوالہ کھایا اور آنکھیں بند کی.... جیسے اچھے سے محسوس کیا ہو ذائقہ۔

رایان جو اپنی کافی کا آخری سپ لے کر اٹھنے لگا تھا اس کے اس عمل سے چونکا.....اسے یقین نہ آیا کہ دانین وجاہت وہ کت سکتی ہے۔

دانین نے نوالہ بنا کر اس کے آگے کیا تھا.... نا جانے کیوں لیکن وہ چاہتی تھی وہ بھی یہی کھائے۔

وہ یہ سب ناشتے میں نہیں لیتا تھا لیکن اس کے ہاتھ کو کیسے ٹھکراتا جو پہلی بار اس کی طرف بڑھا تھا۔

جامو شی سے واپس بیٹھا اور اس کے ہاتھ سے نوالہ کھایا.... جو اچھا لگا تھا اسے۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا ہے... اس نے سادہ سے لہجے میں تعریف کی... اسے اس کا یوں خود کو اپنی پلیٹ سے ایسے کھانا پیش کرنا بے حد بھایا تھا جس کا اظہار اس نے نہیں کیا۔

ہیں نا اچھا ہے نا... مجھے تو بہت پسند ہے...

اس کے بغیر مجھے ناشتے میں کچھ بھی پسند نہیں... پتا ہے جس دن مجھے پراٹھا نہ ملے مجھے لگتا ہے میری صبح ہی نہیں ہوئی وہ تان سناپ بولتی اسے چونکا گئی۔

اس نے رایان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا... اسے احساس ہوا وہ کتنا بول گئی ہے تو یک دم خاموش ہوئی۔

ایک اور نوالہ مل سکتا ہے..؟

رایان کو اس کا یوں چپ ہونا نہیں بھایا تھا اس لیے بولا۔

ضرور !!...

اس کے دوبارہ سے نوالہ بناتے اسے کے آگے کیا اب کی بار رایان نے ایسے کھایا تھا کہ اس کے ہونٹ دامین کی انگلیوں سے مس ہوئے تھے۔

دامین نے فوراً ہاتھ کھینچا اور اپنا پراٹھا ختم کیا... آیا کہ وہ دوبارہ نہ مانگ لے..... رایان کے عنابی لبوں پر اس کی اسپیڈ دیکھ کر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

چلو... شاپنگ پر چلنا ہے... ساری چیزیں خرید لینا... رایان آج اس کے ساتھ دن گزارنا چاہتا تھا۔

اسے لیے وہ مہنگے مال میں آیا تھا اب اس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتی وہ یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔

اس نے کیا ہی لینا تھا... اس کی ساری شاپنگ رایان نے کی تھی، اب وہ تھک چکی تھی اور گھر جانا چاہتی تھی شاید رایان بھی سمجھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ کھاؤ گی..؟

اس نے ٹائم دیکھا تین بج چکے تھے...اور وہ جانتا تھا وہ بھوک کی کچی ہے۔

دانین نے ہاں میں سر ہلایا ....

اوکے پیک کروا لیتا ہوں گھر جا کر کھائیں گے... یہیں پر رکو میں آتا ہوں۔

دانین وہیں کھڑے لوگوں کو دیکھنے لگی..... بھیڑ اب کافی بھر گئی تھی دس منٹ تک اس نے انتظار کیا لیکن وہ نہیں آیا۔

تو اس نے یہاں وہاں دیکھنا شروع کیا...اب اسے گھبراہٹ ہوئی تھی... بھیڑ سے....اس نے قدم آگے کی طرف بڑھائے اسے ڈھونڈنے کے لیے۔

اس سے پہلے کہ بھیڑ میں وہ دھکا لگنے سے گرتی رایان اس تھام چکا تھا اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالتے اس نے اسے اپنی بائیں طرف کیا۔

دانین نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا...ایسے مال میں اس کا پہلی بار آنا ہوا تھا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اتباع:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

رات کو ڈنر کرتے بھی وہ خاصی تیار ہو کر آئی تھی.....اب وہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ڈنر کر رہے تھے۔

مجھے تو جب تم نے فون کیا تھا اندازہ نہ تھا کہ تم نے مجھے واقعی پاکستان بلایا ہے وہ سیلڈ کھاتی بولی۔

بس مجھے لگا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہمیں ایک ہو جانا چاہیے افشان کہتا مسکرایا تو وہ کھلکھلائی۔

تمہاری بیوی کے ساتھ کیا مسئلہ ہوا..؟

اور تم نے شادی کب اور کیوں کی.؟اب وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھی۔

افشان نے پورے پلین کے ساتھ اس کو بلایا تھا...جانے سے پہلے اس نے جو حرکت کی تھی افشان نے اس کی گاڑی پر حملہ کروایا تھا۔

فیصل بلوچ کو اپنی بیٹی عزیز تھی اسی لیے اسے یورپ بھیج دیا کہ یہاں اس کے کافی دشمن بھی تھے اور اس کی بیٹی کو جان کو اب خطرہ بھی تھا۔

اس کے بعد وہ وہاں جا کر ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہوئی کہ اسے سب بھول گیا بس یاد تھا تو افشان بلوچ۔

افشان بلوچ کو اندازہ تھا کہ تالپ افشان بلوچ پر بُرے طریقے سے فدا ہے ....

Posted On Kitab Nagri

باہر کے ملک میں ایک وقت میں چھ بوائے فرینڈ کے ساتھ حرام ریلیشن شپ کے باوجود اس کے کمرے کی دیواروں پر جگہ جگہ افشان بلوچ کی تصویریں چسپا تھی۔

یہی وجہ تھی کہ اس نے اسے یہاں بلایا تھا.....ایک تو وہ اس کے ذریعے اس کے باپ کو وہرا گھاؤ دینا چاہتا تھا اور دوسرا علیزے کا تعلق بھی کہیں نا کہیں اس سے تھا۔

وہ کھانا کھا رہے تھے کہ پانی ختم ہونے پر افشان نے مخصوص ویٹر کو پانی لانے کا کہا تو وہ پانی لایا لیکن جان بوجھ کر لڑکھڑاتے ہوا اور سارا پانی ان کے ٹیبل پر گرا۔

تمہارا دماغ خراب ہے..!تالیہ سے پہلے وہ چیخا...یہ سب اسی کا پلین تھا۔

جاہل نہ ہو تو.....تالیہ کھڑی ہوتی بولی ....

سوری سر.....افشان نے اپنے پیچھے کھڑے ویٹر کو اشارہ کیا تو وہ میز پر پڑا تالیہ کا فون اٹھاتا غائب ہو گیا۔

تالیہ کا بس چلتا تو وہ اس ویٹر کا قتل کر دیتی....افشان نے بھی اس بحث کو چلنے دیا تھا۔

وہاں پر ہجوم بھی بڑھا تھا اور مینیجر بھی آ پہنچا تھا...وہ ویٹر مسلسل معافی مانگ رہا تھا۔

اوکے جاؤ! فون کی گھنٹی بجتے اس نے ویٹر سے کہا۔

جاہل عقل بھی سیکھو تھوڑی....جاتے تالیہ نے آخری فقرہ بولا تھا اسے۔

.....

سامنے سے دو بلے بھاگتے آئے تھے سرھیاں اترتے احد کی نظر اس پر پڑی تھی لیکن ایانے کی نہیں۔

ایانے پیچھے منہ کر کے اس بچے کو دیکھ رہی تھی جو غباروں کو نشانہ لگاتا بے حد خوش تھا۔

Posted On Kitab Nagri

احد نے ان بلوں کو پاس آتے دیکھ سامنے دیکھا جہاں سکیورٹی بھی اسی بلے کے پیچھے تھی کیونکہ مالز میں جانور الاوڈ نہ تھے۔

وہ احد کے پیروں میں لوٹا تھا اور دوسرا ایانے کی طرف بڑھا تھا۔

احد کی ٹانگ پر پنجا مارا تو احد کے ہاتھ سے ایانے کا ہاتھ چھوٹا تھا۔

اب کی بار ایانے بھی متوجہ ہوئی تھی اپنے سامنے اس بھاری بھرکم بلے کو دیکھ اس کی چیخ نکلی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ سنبھل پاتی وہ بلا اب اس کے پیروں میں لوٹ رہا تھا.... اور پل میں منظر بدلا تھا۔

وہ بیلنس قائم نہیں کر پائی تھی اور منہ کے بل نیچے گرتی چلی گئی احد کے ہاتھ میں صرف اس کا دوپٹہ آیا تھا جو اس نے اسے تھامنے کے لیے پکڑا تھا۔

بھاری نفری جو پہلے تھی اس کی حفاظت کے لیے اس کے پاس بھاگی تھی لیکن اب وقت اور حالات دونوں ان کے ہاتھ سے نکل گئے تھے۔

ایانے کے پاؤں جو سلیپرز میں قید تھے اس پر بھی بلے کے پنجوں کے نشان تھے وہ کاٹ چکا تھا اسے ٹانگ پر یہی وجہ تھی کہ وہ اپنا بیلنس نہیں بنا پائی تھی۔

ایانے.....! احد چیخ کر اس کی طرف بڑھا تھا۔

اور اسے تھامنا چاہا تھا... وہ کامیاب بھی ہوا تھا لیکن تب جب وہ چھ سیڑھیوں سے تیز رفتاری سے گر چکی تھی۔

اسے روکا جا چکا تھا.... مال کی انتظامیہ اور مال میں موجود عوام سب اکٹھی ہو چکی تھی۔

احد نے سرخ آنکھوں سے مڑ کر اس بلے کو دیکھا جو اب بھی وہیں موجود تھا.... اس نے ان کے علاوہ کسی پر حملہ نہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

احد نے اپنے گارڈ کو ایک نظر دیکھا تھا اس دو بدے کو دیکھنے کے بعد.....اس کے بعد وہ گارڈز سمجھ گئے تھے انہوں نے کیا کرنا ہے۔

ایانے کا سر سیڑھیوں سے ٹکرایا تھا اس کے منہ سے ایک دلخراش چیخ نکل کر ہوا میں گم ہو گئی۔

احد نے اسے اٹھاتے اس کا سر گود میں رکھا.....اس کے چہرے کا خون دیکھتے اس کی آنکھیں ساکت تھی۔

وہ بیہوش تھی اور وہ پاس ساکت بیٹھا تھا.....حالات پل میں بدلے تھے....ان کی دنیا پل میں بدل گئی تھی۔

اس کے ہاتھ، آنکھیں ساکت تھی.....جیسے دنیا یہی رک گئی ہو....اس کا ذہن اسی لمحے میں اٹکا تھا جب اسے تھامنے کے لیے اس نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کے ہاتھ میں صرف اس کا دوپٹہ رہ گیا تھا۔

سرہوش کریں !...

Your wife need a doctor.....

اسے ہسپتال پہنچاؤ !

کال دی ایمبولینس !...

کافی خون بہہ چکا ہے! کیا پتا بچی بھی ہے یا نہیں ...

بچ سکتی ہے حالات اتنے بڑے نہیں ہیں ..

بے کافی جنگلی اور خطرناک تھے

افسوس ہوا...اس مال کی انتظامیہ کے خلاف سخت ایکشن لیا جانا چاہیے

اس کے شوہر کو بتاؤ کہ اس کی بیوی کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے .....

اس کے کان میں مختلف آوازیں گونج رہی تھی اس کے گارڈ نے لوگوں کو پیچھے کرتا اس کا کندھا ہلایا ....

Posted On Kitab Nagri

سر جلدی کریں گاڑی میں ڈالیں میم کو..... ہم اور دیر نہیں کر سکتے..... جلدی کریں کافی خون بہہ رہا ہے ۔

وہ ہوش میں آیا تھا۔

اور پھر کانپتے ہاتھوں سے اس کا وجود اٹھا کر وہ باہر کی طرف بھاگا تھا.... کیسے..؟ اسے ہوش نہیں تھی۔

.....

خبردار بیوی جو روئی تم..... آنسو واپس لے کر جاؤ۔

رایان نے اس کے کندھے سے ہاتھ گزارتے اس حصار میں لیتے تحفظ فراہم کیا۔

رایان.... میں ڈر گئی تھی ....

میں جان گیا ہوں میری بیوی کتنی بہادر ہے فکر نہیں کرو اس نے کہا... کیونکہ دانین نے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

واپسی پر وہ خاموش رہی تھی.... رایان نے بھی اسے چھیڑنا مناسب نہ سمجھا۔

وہ گھر آئے تو سب ملازم جا چکے تھے.... دانین نے برتنوں میں کھانا نکالا اور انہوں نے خاموشی سے کھانا کھایا۔

وہ اس کے سارے بیگس کمرے میں لے گیا... وہ بھی برتن سمیٹتی واپس آئی اور اسے دیکھا جو اس کی چیزیں نکال رہا تھا۔

باقی جو کچھ چاہیے ملازمہ کو بول دینا اوکے... اس نے اسے دیکھ کر کہا وہ جانتا تھا بہت کچھ وہ اسے نہیں کہے گی ابھی۔

چلو اب پہن کر دیکھو سب سیٹ ہیں اس نے کپڑوں کو دیکھتے دانین سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وانین نے اتنے سارے کپڑوں کو دیکھا اور پھر اسے..... ٹھیک ہی ہوں گے سب....

نہیں ٹرائے کرو... تاکہ اگر کوئی سائز کا پرابلم ہو تو کل ہی تبدیل کروالیں ہم... رایان نے اسے دیکھتے اپنی بات پر زور دیا۔

تو وہ بھی بیگس اٹھاتی چینجنگ روم میں چلی گئی اور باری باری کپڑے پہن کر اسے دکھانے لگی۔

ہر ایک سوٹ پہن کر وہ باہر آتی اور معصوم چہرہ بنا کر کھڑی ہو جاتی تو وہ اسے بے حد حسین لگتی۔

اوکے بیوی... سب سیٹ ہے... رایان نے اسے دیکھتے کہا تو وہ واپس اندر چلی گئی اور دس منٹ بعد واپس آئی۔

وہ جو کسی فائل کو ڈھونڈ رہا تھا اسے دیکھ کر چونکا..... جو شارٹ شرٹ اور کیپری پہنے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

یہ قمیض اسے کھلی نہ تھی باقیوں کی طرح... اور اس سوٹ کے ساتھ شاید دوپٹہ بھی نہ تھا اس لیے وہ بنا دوپٹے کے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

بلیک ویلوٹ کا وہ سادہ سا جوڑا جس کے بازو نیٹ کے تھے اور گلے اور دامن پر ہلکا سا پرل لڑکا کام ہوا تھا کافی نفیس تھا۔

یہ جوڑا رایان کو کافی پسند آیا تھا اور اب وہ اس میں کافی جچ رہی تھی.... وہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتا اس کی طرف آیا۔

آئینے میں کچھ دیکھتا وہ اس کی طرف بڑھا اور اس کی پیچھے لگی ڈوریوں کو باندھنا چاہا۔

اس سے پہلے وہ دو قدم پیچھے ہٹی تو رایان کے چہرے کے زاویے پل میں بدلے ....

وانین کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا تو واپس اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی اور اسے دیکھا جو اسے سنجیدگی سے دیکھتا واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

دانین نے دل میں خود کو دس بار کوسا... اگر وہ اس رشتے میں اپنے انٹرسٹ ڈال رہا تھا تو وہ کیوں نہیں..؟

.....

امی چلیں نا... ! اس نے صبح سے سمیرا بیگم کا سر کھایا ہوا تھا۔

راحمیہ میں نے کہا نا کہ افشان نے منع کیا تھا.... علی سکول جا چکا تھا اور فاروق سرور کسی کام سے نکلے تھے جنہوں نے شام کو ہی واپس آنا تھا۔

انہیں پتا بھی نہیں چلے گا اور ہم واپس آ جائے گے اس کی ایک ہی رٹ تھی۔

ہرگز نہیں .....

ایسا کرو فون ملاؤ اس کو اور اجازت لو اگر وہ مانتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ....

راحمیہ نے سنتے منہ بسورا.... اس کا شاپنگ سے زیادہ چاٹ اور گول گپے کھانے کا من تھا جو وہ باہر جا کر ہی کھانا چاہتی تھی۔

اوکے ! اس نے کچھ سوچتے ہاں میں سر ہلایا اور فون اٹھاتے ایسے ظاہر کروانے لگی جیسے سچ میں نمبر ملایا ہو۔

وعلیکم السلام ! جی میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں... ؟ افشان مجھے نا باہر جانا ہے تھوڑی سے شاپنگ کرنی ہے.....

ہم تھوڑی دیر میں آ جائیں گے، اوکے تھینک یو خدا حافظ !

اس نے فون بنا ملائے سمیرا بیگم کو دکھانے کے لیے یہ سب کیا تھا۔

دیکھیں مان گئے ہیں وہ چلیں ! اس نے کہا تو انہیں بھی ماننا پڑا کہ اب وہ اپنے شوہر سے اجازت لے چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گھر سے نکل گئے تھے، وہ شادی کے بعد پہلی بار افشان کے بغیر نکلی تھی یہ جانے بغیر کہ اس کا انجام کیا ہونے والا تھا۔

اس نے خوب شاپنگ کی تھی اپنے سے زیادہ بے بی کی وہ بے حد خوش تھی وہ چھوٹے چھوٹے کپڑے دیکھ کر۔

گاڑی روک! سامنے کی دکان میں اس لڑکی کو دیکھا اس نے گاڑی رکوائی۔

ڈرائیور کے گاڑی روکتے ہی وہ نیچے اترا... اس لڑکی کو تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتا تھا۔

اسے دیکھتے اس کے لبوں پہ خباثت بھری مسکراہٹ ابھری... یہ تو سالی اور بھی حسین ہو گئی ہے۔

لیکن کیا یار وہ منحوس ہاتھ صاف کر گیا اس پر.... اس دن نا بچاتا تو یہ خوبصورت کلی بھی میرے ہی ہاتھوں مسلی جاتی۔

اے نومی! فون دے! ذرا کچھ تصویریں بنانا تو بنتا ہے آخر بھانجے صاحب کو آگ بھی تو لگانی ہے۔

اس نے فون لیتے کچھ دور کھڑی راحیلہ کو کیمرے پر زوم کر کے مختلف اینگلز سے تصویریں لیں اور مسکراتا واپس گاڑی میں بیٹھ گیا۔

راحیلہ سب فکروں سے آزاد آج گھوم رہی تھی.... کہیں نا کہیں اسے ڈر بھی تھا افشان کا اور ساتھ آس پاس موجود لوگوں کا۔

وہ آ تو گئی تھی لیکن دل خوفزدہ تھا مختلف لوگوں کو دیکھ کر اس کی ہتھیلیاں نم ہوئی تو سمیرا بیگم نے اسے دیکھا۔

کیا ہوا..؟

Posted On Kitab Nagri

گھر جانا ہے مجھے...!اس کی آنکھیں یک دم نم ہوئیں تھی شام کا وقت ہو رہا تھا لوگوں کی بھیڑ بھرنے لگی تھی۔

چلو چلتے ہیں اس کی حالت کو سمجھتے انہوں نے قدم بڑھائے۔

دکان سے باہر آکر وہ رکشہ ڈھونڈتی کہ ایک بائیک جس کو نادان بچہ چلا رہا تھا وہ کنٹرول نہ کر پایا اور بائیک راحمیہ کو لگی۔

اسے زیادہ چوٹ نہیں آئی تھی بس ٹانگ پر ہلکا سا زخم اور پاؤں پر ہلکا سا دباؤ آیا تھا۔

سمیرا بیگم نے اسے دیکھتے جلدی سے رکشہ کروایا اس کو پاس کے کلینک سے پٹی کروائی اور واپس آئیں۔

وہ اس سب صورتحال سے بے حد پریشان ہو گئی تھیں۔

.....

آپ کو نہیں جانا چاہیے تھا راحی! کوئی نقصان ہو جاتا اگر پھر...؟

فاروق سرور بے حد پریشان تھے اب وہ خود بھی رو رہی تھی۔

افشان بیٹے کو فون کریں آپ سرور... سمیرا بیگم نے کہا تو وہ سیدھی ہوئی۔

نہیں ماما.....ان کو نہیں بلانا.... وہ ضروری میٹنگ میں گئے تھے اس نے تھوک نگلتے کہا۔

بیٹا میٹنگ کل تھی اس کی فاروق سرور نے یاد دلاتے کہا تو وہ سٹپٹائی۔

نہیں آج بھی تھی انہوں نے بتایا تھا اس نے ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے اگلا جھوٹ بولا۔

وہ نہیں جانتی تھی افشان اب کیا کرے گا رات کو فون پر بھی اس نے اسے باہر نکلنے سے منع کیا تھا کجا کہ بازار جانا .....

Posted On Kitab Nagri

وہ کتنا حساس اور جنونی تھا اس کے لیے اس سے زیادہ کون اچھے سے جانتا تھا۔

دوسری طرف افشان تیزی سے اپنے پلین پر عمل کر رہا تھا۔۔۔اس کے پاس لمحے کا وقت بھی نہیں تھا۔

مختلف ایجنسیز سے وہ رابطے میں تھا۔۔۔ایک پلین انہوں نے بھی بنا رکھا تھا۔

تالیہ فون بھول چکی تھی وہاں اور واپس ہوٹل کے روم میں آ گئی۔۔۔افشان اس کے ساتھ ہی تھا۔

پندرہ منٹ بعد اسے اپنے فون کا یاد آیا تو وہ فوراً بھاگی تھی۔۔۔افشان نے اس کے چہرے پر پریشانی پہلی بار دیکھی تھی تب سے۔

وہ پورے ریسٹورنٹ میں گھومتی پاگل ہو رہی تھی لیکن اس کا فون ہی نہیں مل رہا تھا۔

تالیہ وہ ڈھونڈ رہے ہیں ریلیکس۔۔۔!ایسا کیا خزانہ تھا جو تم اتنا پاگل ہو رہی ہو افشان نے اسے یہاں وہاں چکر لگاتے دیکھ کہا۔

تمہیں نہیں پتا افشان اس میں بہت ضروری چیزیں ہیں۔۔۔ان کو بولو جلدی کریں نہیں تو میں ان کے نقشے بگاڑ دوں گی۔

اوکے میں کچھ کرتا ہوں ریلیکس۔۔۔!افشان کی فون کی رنگ ٹون بجی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

اور پانچ منٹ بعد وہ اس کے فون سمیت برآمد ہوا تھا۔

اب کہاں سے ملا؟

ویٹر نے سنبھال کر رکھا تھا وہ چلا گیا تھا چھٹی لے کر اسے بلایا ہے دوبارہ انہوں نے اسی نے کہیں رکھا تھا افشان نے تفصیلی جواب دیا۔

اوکے!تھینک گوڈ!نون سینس تھا وہ۔۔۔۔جاہل عوام وہ نخوت سے کہتی اپنا فون چیک کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ واپس اپنے کمرے میں آگیا تو اسے انجان نمبر سے فون آنے لگا.... فون سنتے ہی احد کے گارڈ نے اسے صورتحال سے آگاہ کیا تھا۔

اس نے فوراً فلائیٹ بک کروائی تھی....اس کے دوست کے مشکل وقت میں وہ سب سے پہلے وہاں پہنچنا چاہتا تھا ....

اس لیے وہ دو گھنٹوں بعد روانہ ہو گیا...اس نے راحمیہ کو بھی اپنے جانے کا نہیں بتایا تھا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

قریبی ہسپتال پہنچتے وہ وہیں بینچ پر بیٹھا تھا..... خالی ہاتھ... ہفتے پہلے اس جگہ کا رخ کیا تھا اس نے ....

اس وقت اس کی آنکھیں پرنم تھی.... لیکن اب کی بار ساکت۔

وہ وہیں ٹھنڈے بینچ پر بنا سردی کا خیال کیے بیٹھا رہا ڈاکٹرز کی بھاگ دوڑ شروع ہو گئی تھی۔

اب کی بار اسے اندر لے جایا گیا تو وہ اٹھ کر دروازے کے پاس بھی نہیں گیا تھا۔

We are at city hospital..... Sir your friends need you badly...

اس کے گارڈ کا پہلا فون افشان بلوچ کے فون پر گیا تھا.... اب کی بار ان کے گھر بھی اطلاع جا چکی تھی۔

افشان کو آنے میں کافی وقت لگ گیا تھا..... اس نے ایانے اور احد کے والد کو آنے سے منع کیا تھا لیکن وہ نہیں مانے تھے۔

فلائیٹ سے آنے میں بھی انہیں وقت لگ گیا تھا.... اب کہ ایانے کا آپریشن بھی کیا جا چکا تھا .....

لیکن احد وہیں بیٹھا تھا وہ اٹھ کر اس بار ڈاکٹر سے ملنے نہیں گیا تھا نرس دوبارا سے ڈاکٹرز کا پیغام دے چکی تھی۔

احد .....

افشان کی آواز سنتے اس نے گردن ہلکی سی موڑ کر دیکھا.... اور آہستگی سے کھڑا ہوا۔

افشان لمبے ڈگ بھرتا اس کے قریب گیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا احد نے اسے گلے لگایا تھا۔

میں اس کی حفاظت نہیں کر پایا افشی..... اس نے کہا تو افشان نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

وہ ایانے زوالفقار کے لیے کتنا حساس تھا وہ جانتا تھا ....

ڈاکٹرز نے کیا کہا ہے...؟

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں پتا ....

تُو ملا نہیں ....

اور ایانے اسے ہوش آیا..؟

مجھے نہیں معلوم .....

افشان کو اب کی بار اس پر غصے کے ساتھ ترس بھی آیا..... ذوالفقار صاحب اور فرہان وید قریشی بھی آ گئے تھے۔

افشان نے اسے دیکھتے اپنے قدم ڈاکٹر کے کمرے کی طرف بڑھائے تو سب ساتھ ہو لیے۔

آپ کو میں پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے بلا رہی ہوں مسٹر احد..... اسی فی میل ڈاکٹر نے احد کو دیکھتے کہا جس کی آنکھیں سرخ تھی۔

میں آپ کو پہلے ہی بتا چکی تھی مسٹر احد کہ اس کیس میں کو مپلیکیشنز ہو سکتی ہیں آپ کو احتیاط کی ضرورت ہے ....

بہر حال آپ کی وائف سیو ہیں اور بالکل ٹھیک ہیں لیکن مجھے افسوس کہ ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم آپ کے بے بی کو نہیں بچا سکے وی آر سوری.... حالات ایسے تھے اگر ایسا نہیں کرتے تو آپ کی وائف کی لائف کو خطرہ تھا۔

افشان نے احد کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دینا چاہی تھی جس نے اپنی پہلی اولاد کھو دی تھی ...

دھچکا فرہان قریشی کو لگا تھا..... جنہیں ابھی یہ خبر احد نے تھوڑے دن پہلے ہی سنائی تھی... ذوالفقار صاحب کی آنکھیں بھی نم تھیں۔

ہم کب ایانے کو لے جا سکتے ہیں... ؟افشان نے پوچھا۔

کل شام تک..... تاکہ ان کے پیروں پر جو زخم لگے ہیں وہ بھی کچھ بہتر ہو جائیں .....

Posted On Kitab Nagri

اوکے...!وہ سب اٹھ کر آ چکے تھے....احد کی خاموشی اب بھی نہیں ٹوٹی تھی۔

وہاں صورتحال کافی خراب تھی لیکن اس نے سب سنبھال لیا تھا .....

ابھی افشان نے واپسی کا نہیں سوچا تھا کیونکہ احد کو ابھی وہاں ضرورت تھی لیکن فون پر نوٹیفکیشن آنے لگے تو اس نے واٹس ایپ اون کیا۔

جہاں ایک نمبر سے اسے کافی تصویریں موصول ہوئی تھیں کھول کے دیکھنے پر اس کا چہرہ ضبط سے لال ہوا۔

اس نے مٹھیاں بھینچی،اس کی دماغ کی شریانیں وہ تصویریں دیکھتے پھٹنے کے قریب تھی۔

کوئی اس کے سب سے قیمتی انسان کو فولو کر رہا تھا.....اس لڑکی کو پاگلوں کی طرح اس نے ہدایتیں کی تھی اور وہ.....

اس نے واپسی کی فلائیٹ پکڑی اور گھر آیا .....

.....

وہ قدم بڑھاتی اس کی طرف گئی....اس بار اسے قدم بڑھانا تھا...ہر بار وہ غلطی نہیں کر سکتی تھی۔

رایان .....

ہم ....

کیا میں یہی آج پہن لوں..؟اس نے اس جوڑے کو دیکھتے کہا جو اسے بھی کافی بھایا تھا۔

تمہارے ہیں سب...جو دل چاہے پہن لو...اس میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں....رایان نے بنا فائل سے سر اٹھاتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

رایان یہ چینج کروانی چاہیے نا...؟اس نے گھوم کر اس کے سامنے آتے کہا۔

کیوں..؟اس نے سر اٹھایا....

وہ پاس جاتا تھا تو وہ دور ہو جاتی تھی اب وہ خود دور ہوا تھا تو وہ اس کی توجہ چاہ رہی تھی۔

یہ چھوٹی اور تنگ ہے اس نے شرٹ کو دیکھتے کہا تو رایان نے پھر سے اسے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا۔

نہیں یہ ٹھیک ہے...وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس جوڑے کو تبدیل کروائے اس لیے فائل سائیڈ پر رکھتا بولا۔

اوکے...دانین نے ہاں میں سر ہلایا لیکن وہ کھڑی رہی...رایان نے اسے دیکھتے آبرو اچکائی۔

یہ بند کر دیں....اس نے گھوم کر پیچھے کی ڈوریوں کو بند کرنے کا کہا تو رایان چونکا۔

ابھی کچھ دیر پہلے بھی یہی کرنا چاہا تھا میں نے بیوی اور تم مجھ سے دس فٹ دور ہوئی تھی....اسے سمجھ نہ آیا وہ کیا چاہتی تھی۔

وہ الگ تھی سب سے....جب توجہ مل رہی تھی تب ہچکچا رہی تھی اور اب جب وہ نظر انداز کر رہا تھا تب وہ توجہ چاہتی تھی۔

اوکے میں خود کر لوں گی اس نے سر جھکاتے کہا اور واپس جانا چاہا تو رایان نے اسے واپس وہیں کھڑا کیا اور ڈوریوں کو باندھا۔

دانین نے آنکھیں بند کی تھی...رایان نے اسے واپس خود کی طرف موڑا تو وہ ایسے ہی نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

اچھی لگ رہی ہو اس نے اس کی قمیض کو کندھے سے درست کرتے کہا تو اس نے آنکھیں کھولی۔

Posted On Kitab Nagri

تھینک یو.....اس کے چہرے پر یک دم گلال چھایا تھا.....اسکلر کے اور کپڑے دلوادوں گا میں رایان نے کچھ سوچتے کہا۔

کیوں..؟

کیونکہ یہ رنگ اچھا لگ رہا ہے تم پر اس نے اس کے بال کان کے پیچھے اڑسنے چاہے لیکن اپنا ہاتھ روک لیا ...

تو دانین نے ایک قدم اس کی طرف بڑھایا۔

رایان نے سمجھ کر اس کے بال کان کے پیچھے کیے...اب وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے .....

رایان ہلکا سا جھکا تو اس نے آنکھیں بند کی ....

اجازت ہے بیوی بھاگ تو نہیں جاؤ گی دور پھر سے اس نے آہستگی سے اس کے کان کے پاس کہا تو دانین نے اسے دیکھا۔

اور پھر کانپتے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ ہلکے سے تھاما....آج جس طرح اس نے مال میں اسے تحفظ فراہم کیا تھا وہ اس کے دل پر الگ رتبہ پا گیا تھا۔

اس کے ہاتھ پر زور بڑھاتے رایان نے اس کی کپکپاہٹ کو دور کرنا چاہا تھا اور پھر اپنے لب اس کے لبوں پر دھیرے سے رکھے تھے۔

دانین کی ہتھیلیاں نم ہوئیں تھی.....رایان نے کافی نرمی سے چھوا تھا اسے...جیسے وہ گڑیا ہو اور سختی سے ٹوٹ جائے گی۔

وہ دور ہوا تو وہ ایسے ہی آنکھیں بند کیے کھڑی تھی .....

Posted On Kitab Nagri

"تم خوبصورت ہو بے حد دائین رایان درانی" وہ کہتا پھر سے اس پر جھکا تھا اب کی بار اس کی گرفت میں شدت تھی مگر ہلکی سی۔

دائین کو اس کا دائین رایان درانی کہنا ہی بھا گیا تھا....اب کوئی تھا اس کے پاس جو اس کا تھا۔

.....

وہ سب نہیں جانتے تھے کہ ایانے کو کیسے بتانا ہے یا اس کا کیا ری ایکشن ہو گا۔

روم میں داخل ہوتے انہوں نے اسے دیکھا جو لیٹی تھی.....آنکھیں بند تھی لیکن آنکھوں کے نم گوشے اس بات کے گواہ تھے کہ وہ حقیقت جان چکی ہے۔

ذوالفقار صاحب نے آگے بھرتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا۔

بابا !!.....

اس نے نم لہجے میں کہتے ہلکا سا اٹھ کر انہیں ساتھ لگایا....اب وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

بابا.....اس کے علاوہ اس کے پاس الفاظ نہیں تھے .....

صبر کرو بیٹا.....رب العزت اپنے بندوں کو آزماتا ہے انہوں نے اس کا ماتھا چومتے کہا۔

فرحان وید قریشی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے تسلی بخشی....ان کی نظر اپنے خوبرو جوان اولاد پر تھی جس کے کندھے آج جھکے تھے اور وہ شکست خوردہ لگا تھا انہیں آج۔

Posted On Kitab Nagri

بابا مجھے واپس جانا ہے.... مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے گھر ماما کے پاس.... اس نے ذوالفقار صاحب کے ساتھ لگے ہی کہا۔

تب سے وہ جو نظریں جھکائے بیٹھا تھا اس نے جھٹکے سے سر اٹھاتے اسے دیکھا جس کی نظریں بھی اب اس سے ملی تھی۔

احد کی سرخ آنکھوں میں واضح انکار تھا جسے سمجھ کر بھی وہ نا سمجھ بن گئی اور نظر انداز کیا۔

اب سب ان کی خاموشی کو محسوس کرتے باہر نکل گئے صرف وہی دو بچے تھے۔

ایانے نے اسے دیکھا جو سامنے بیٹھا اسے ہی تک رہا تھا بنا پلک جھپکے۔

ایانے نے ہلکا سا اپنی جگہ سے سرکتے اسے شاید بلایا تھا وہ اٹھ کر اس کے ساتھ بیٹھا تو ایانے نے اس کے کندھے پر سر رکھا۔

احد.... ابھی تو میں نے اسے محسوس بھی نہیں کیا تھا.... اس نے احد کے بازو تھامتے کہا۔

احد نے مٹھیاں بھینچی..... کتنا مشکل تھا..... سب ...

تم کہیں نہیں جا رہی ایانے... کل شام کی فلائٹس کروا چکا ہوں میں ہم گھر جا رہے ہیں .....

نہیں.... مجھے ابھی بس اپنے گھر جانا ہے ....

تو کیا وہ ہمارا گھر نہیں ہے...؟ کس سے بچنا چاہ رہی ہو اس حقیقت سے کہ اب ہمارا بچہ اس دنیا میں نہیں آئے گا یا اس سے کہ تمہارا شوہر ایک بار پھر ....

احد پلیز مجھے فورس مت کریں..... اس نے رندھے لہجے میں اس کی بات کاٹتے کہا۔

ایانے میں خود لے جاؤں گا تمہیں..... بحث مت کرو... اب کہ اس کا لہجہ سخت تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو سمجھ میں کیوں نہیں آرہی کہ مجھے وہاں نہیں رہنا...مجھے واپس گھر جانا ہے.....اپنے گھر اب کہ وہ چیخی تھی۔

اس کی آواز سن کر سب اندر داخل ہوئے تھے....احد بھی اسے سرخ آنکھوں سے دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

انکل اسے سمجھا دیں یہ کہیں نہیں جا رہی واپس میرے ساتھ گھر جائے گی یا ماما پاپا کے گھر.....احد نے ذوالفقار صاحب کو دیکھتے کہا۔

میں جب کہہ رہی ہوں مجھے جانا ہے...اس کا مطلب ہے کہ جانا ہے کوئی مجھے نہیں روکے گا....میں اس گھر میں نہیں جانا چاہتی میں محفوظ نہیں ہوں وہاں....مجھے ڈر لگتا ہے....وہ چیخی تو سب دنگ رہ گئے۔

.....

اس نے فوراً ایک نمبر ملایا .....

نمبر سینڈ کیا ہے ایک....اس کی لوکیشن اور ہسٹری چیک کرو فوراً....پانچ منٹ سے زیادہ لگا یا تو موت کو یاد کر لینا۔

اس کا بس چلتا تو وہ دنیا کو آگ لگا دیتا.....اس نے پھر سے تصاویر دیکھی ....

ہاں یہ وہی تو تھی،اسی کی دلوائی شال میں اسے تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتا تھا،لیکن کون تھا جو اس پر ....

اس سے پہلے کہ وہ کچھ مزید سوچتا اس کو میسج موصول ہوا..اس کا شک یقین ثابت ہوا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کر کے کھولی جیسے اس نام کو پڑھتے اس نے خود میں اٹھتے ابال کو قابو کیا ہو۔

فیصل بلوچ اس کا جواب بہت مہنگا پڑے گا تمہیں....اس نے کہتے فون سامنے کی دیوار پر دے مارا۔

راحیہ افشاں بلوچ آئی ول کل یو.....اس نے اپنا سامان سمیٹا اور روم لاک کیا۔

Posted On Kitab Nagri

رات کے دس بجے وہ اس کے گھر کے باہر تھا،ہارن دیتے ہی فاروق سرور اور علی باہر تھے۔

بیٹا اس وقت خیریت ہے...؟آؤاندر آؤ... سردی کی ٹھنڈی رات میں اسے اس وقت دیکھ وہ پریشان ہوئے۔

راحمیہ کہاں ہے..؟اس نے اندر داخل ہوتے کہا۔

راحمیہ.....راحمیہ باہر آؤ....اس نے وہیں سے چیختے کہا...راحمیہ جو سمیرا بیگم کے ہاتھ سے میڈیسن پکڑ رہی تھی اس نے تھوک نگلا....اسے اندازہ نہیں تھا وہ آجائے گا۔

اس نے جوتا پہنا اور ہلکے سے چلتی باہر آئی... سمیرا بیگم بھی ساتھ میں تھی۔

کہاں گئی تھی آج..؟

می....وہ ....

بکواس نہیں.....راحمیہ جو پوچھا ہے اس کا جواب دو.... کہاں گئی تھی آج....اور کس کے ساتھ اس نے اونچی آواز میں کہا۔

با...بازار....ما..مم....ماما ساتھ اس نے ٹوٹے لفظوں میں فقرہ مکمل کیا۔

کس کی....؟کس کی اجازت سے..؟

مجھ سے پوچھا تھا...میں نے ہزار بار کہا تھا باہر نہیں جاؤ گی....تم...تمہیں احساس ہے کتنا بڑا نقصان ہو سکتا تھا۔ کس چیز کی کمی ہو گئی تھی ہر چیز....ہر ایک چیز مہیا کی میں نے تمہیں.....پھر کیا مصیبت پڑی تھی وہ بے حد غصے میں تھا ....

اس نے ساتھ میز پر پڑے واس کو ہاتھ مار کر گرایا تو وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اس کا یہ روپ کس نے دیکھا تھا.....احد نے ایک نظر اسے دیکھا اور باہر نکل گیا۔

تو وہ کہہ گئی تھی کہ احد قریشی اس کا اچھا محافظ نہیں بن سکا.....یہ لفظ اس کے دل میں خنجر کی طرح پیوست ہوئے تھے۔

اگلی شام تک وہ اس کے پاس دوبارہ نہیں گیا تھا.....اب کی بار اس کی حسیں حد سے زیادہ بیدار تھی ....

اس کے ساتھ افشان نے بھی اپنے گارڈز وہاں بلا لیے تھے....کون تھا اس کا دشمن وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

اگر تو علیزے تھی تو ایسا کیا کیا تھا اس نے اس کے ساتھ کہ اس نے اس کے بچے کو ہی مار دیا تھا ....

تحقیقات شروع ہو چکی تھیں.....اس کی لوکیشن ٹریس کروائی جا رہی تھی....ان بلوں کو بھی لیب میں بھیجا گیا تھا.....جن کے پاس سے ایک مخصوص چپ ملی تھی،اب اسے اندازہ ہوا کہ سب اتنا آسان نہیں ہے جتنا وہ سمجھ رہا ہے۔

اس کا ڈسچارج ہوا تو اس نے ٹھنڈی آہ بھری اور قدم اندر کی طرف بڑھائے۔

ایانے ذوالفقار کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے..؟

وہ اسے نہیں جانے دے سکتا تھا.....جو یہاں سیو نہیں تھی تو وہاں کیسے ہو سکتی تھی جہاں وہ اس کے آس پاس بھی نہیں تھا۔

اس نے ایانے کو دیکھتے کہا جو بیٹھی تھی پاؤں پر پٹی بندھی تھی جو کہ اس کے خود کہ پاؤں پر بھی تھی۔

جی !!

ایانے نے اسے کل کے بعد اب دیکھا تھا.....لیکن ابھی وہ کمزور نہیں پڑ سکتی تھی۔

تو ٹھیک ہے یہ یاد رکھنا کہ تم اپنی مرضی سے جا رہی ہو.....میں تمہیں لینے کبھی نہیں آؤں گا.....

Posted On Kitab Nagri

احد.....!اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

جب بھی آؤ گی تم خود آؤ گی.... کیونکہ چھوڑ کر تم جا رہی ہو سب میں نہیں...وہ کہتا باہر نکل گیا ایک آخری بار وہ اسے روکنا چاہتا تھا لیکن .....

ایانے نے نم آنکھیں سے دور تک اسے جاتے دیکھا تھا.....اس کے جانے کے بعد اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر سسکی روکی۔

وقت ایک سا نہیں رہا تھا۔

" تیرے بغیر ہم دنیا کو ویران لکھیں گے "

.....

وہ پیچھے ہٹا تو اس نے آنکھیں کھولیں رایان نے اس کے بال سلجھائے۔

میں چاہتا ہوں کہ مجھے جب بھی کسی کی ضرورت پڑے تم سب سے پہلے میرے لئے موجود ہو اس نے اپنے دل کی بات بیان کی۔

میں کوشش کروں گی اس نے آہستگی سے کہتے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالے۔

کوشش نہیں کرنی دانین مجھے تم چاہیے ہو۔۔۔تم ضروری ہو اب میرے لئے بے حد رایان نے واپس اس کا ہاتھ تھامتے کہا۔

اور اگر آپ نے میرا ساتھ نہ دیا تو؟نا جانے وہ کیا سننا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا ممکن نہیں۔۔۔۔۔رایان درانی کے لیے اب سے آخری سانس تک ایک عورت کافی ہے جو سامنے موجود ہے۔۔۔اور کبھی آزما کر دیکھ لینا میں ہاتھ نہیں چھڑواؤں گا جیسے ابھی تم نے چھروایا ہے۔

دانین نے فوراً اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا تھا۔۔۔۔۔۔وہ آج خود کو مکمل محسوس کر رہی تھی۔

کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا نے ماحول کو مزید مسحور کن بنایا تھا۔

رایان نے اسے اپنے ساتھ بٹھایا اور اس کی طرف دیکھا۔۔۔"کچھ کہنا ہے"؟؟رایان نے اسے ساتھ لگاتے کہا۔

میں نے اپنی زندگی بالکل تنہا گزاری ہے۔۔۔لوگوں کا ہجوم ہوتے ہوئے بھی بالکل اکیلی۔۔۔۔۔۔مجھے لگتا تھا کہ میرے لیے کوئی بنایا ہی نہیں گیا۔۔۔ماں باپ نہیں دیکھے اور کوئی کتنا بھی آپ کو اپنا کہہ لے آپ کا اپنا نہیں بن سکتا۔۔۔۔زندگی اتنی آسان کبھی بھی نہیں رہی۔۔۔میں نے روز خود کو گھسیٹا ہے دنیا کی دوڑ میں بھاگنے کے لیے۔۔۔خود کے لیے کمایا ہے میں نے کہ کوئی مجھے یہ نہ کہے کہ میں ان کے ٹکڑوں پر پلی ہوں۔۔۔۔۔ہزار بڑے لوگوں سے روز پالا پڑا ہے میرا۔۔۔کتنے ہی آدمیوں کی نظر میں میں نے حوس دیکھی ہے۔۔۔۔لوگ مجھے ڈرائیں اس سے پہلے میں نے خود کو مضبوط بنالیا۔۔۔۔حد سے زیادہ بد تمیز۔۔۔کہ لوگ اس بد تمیزی میں میرے اندر کا ڈر نا بھانپ لیں۔۔۔۔

وہ کہتے چپ ہو گئی۔۔۔تو رایان نے اسے دیکھا۔۔۔۔کہ شاید اسے مزید کچھ کہنا ہو۔۔۔لیکن وہ خاموش رہی۔

تب کا پتا نہیں۔۔۔لیکن اب تم میرے ساتھ ہو بیوی۔۔۔۔میں زیادہ لمبی تمہید نہیں باندھوں گا۔۔۔بس اتنا کہ یہ وجود تمہیں تحفظ دینے میں کبھی ناکام نہیں ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

دانین نے اس کے سینے پر سر رکھا۔۔۔۔۔اسے لگا تھا زندگی اب سے بہترین ہونے والی ہے۔

کس چیز کی کمی تھی تمہیں اس نے اس کے قریب جاتے کہا تو راحیہ نے ایک قدم پیچھے لیا۔

بیٹا بیٹھ جاؤ پھر بات کرتے ہیں فاروق سرور نے معاملے کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔

نہیں انکل یہ بچی نہیں ہے۔۔۔میں نے اسے منع کیا تھا ہزار بار کہ باہر نہیں جائے گی یہ۔۔۔۔۔اس کو یہ شکوہ تھا کہ میں اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا ہوں۔

اس نے کہا تھا کہ اس نے آپ کو فون کیا ہے میں اسی لیے اس کو لے کر گئی تھی سمیرا بیگم بولی۔

افشاں نے ایک اچٹتی نگاہ اس کے چہرے پر ڈالتے اپنا فون نکالا اور کال ہسٹری نکال کر ان کے سامنے کی۔

کوئی فون نہیں کیا اس نے مجھے۔۔۔۔۔حالات دیکھ رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔اسی لیے میں آپ لوگوں کو اتنی ہدایات دے رہا تھا۔

آئم سوری۔۔۔۔وہ منمنائی کہ اس کا تنا غصہ دیکھتے وہ خوفزدہ تھی

ڈونٹ سے دس ورڈ تو می اگین راحیہ بلوچ۔۔۔۔۔اس نے پیشانی پر ہاتھ مارتے کہا۔

آنٹی آپ لے جائیں اسے پلیز اندر۔۔۔۔۔اور دو دن کا کام ہے میرا بس اسے پھر میں لے جاؤں گا۔

اوکے بیٹا۔۔۔اس کا چیک اپ بھی ہے کل تو آپ آجانا یا میں لے۔۔۔

نہیں آنٹی میں خود کے کر جاؤں گا۔۔۔۔۔افشان نے اس کا ہلکا سا بھاری ہوتا وجود دیکھتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

سمیرا بیگم اسے اندر لے گئی اس نے پیچھے مڑ کے اس شخص کو دیکھا جو آج اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔

علی بھی ان کے ساتھ اندر چلا گیا تھا۔۔۔۔

افشاں بیٹا۔۔۔ غلطی ہو گئی بچی ہے اب کیا کر سکتے ہیں فاروق سرور کو اپنی بیٹی کے اترے چہرے پہ ترس آیا۔

انکل بچی نہیں رہی اب وہ۔۔۔۔۔اس کے اوپر کتنی بڑی ذمہ داری ہے اسے اندازہ ہے۔۔؟؟آج ایک غیر شخص مجھے اس کی تصاویر بھیج رہا ہے کل اس تک پہنچ گیا تو انجام جانتے ہیں آپ۔۔۔۔۔اس کا غصہ کسی طور کم نہ ہو پا رہا تھا۔

کون بیٹا۔۔۔۔۔کس نے کی ہے یہ گھٹیا حرکت؟؟فاروق سرور کو بھی اب پریشانی لاحق ہوئی اس کا ایسے غصہ ہونا بنتا تھا۔

فیصل ہوچ نے۔۔۔۔۔

فاروق سرور نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔وہ شخص کیسے بھول سکتا تھا انہیں۔۔۔جس نے ان کی بیٹی کی زندگی برباد کرنا چاہی تھی۔

فکر کی بات نہیں ہے انکل۔۔۔۔۔سب انڈر کنٹرول ہے۔۔۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔آپ کا بی پی ہائی کا جاتا ہے۔۔۔۔۔وہ یہاں میٹنگ کے لیے آیا ہے لیکن اب واپس نہیں جا پائے گا میں اس کا پورا انتظام کر چکا ہوں۔

دھیان سے بیٹا رب نگہبان۔۔۔۔۔۔فاروق سرور نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے اسے کامیابی کی دعا دی۔

اب نکلتا ہوں۔۔۔۔ماما انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔۔

بیتا چائے پی لیتے اور رامیہ سے مل کر اسے بھی سختی سے سمجھاتے کہ اب سمجھدار ہو جائے اور احتیاط برتے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں انکل اس وقت نہیں۔۔۔۔اور اسے لینے کل آؤں گا اس کا چیک اپ ہے۔

اوکے بیٹا خدا حافظ۔

وہ جو سمیرا بیگم اور علی کے سونے کے بعد انتظار میں تھی کہ وہ شخص اس کی خیریت جاننے ایک بار تو آئے گا اس کا انتظار انتظار ہی رہا۔

وہ دھیرے سے اٹھ کر باہر گئی لیکن لائٹس اوف دیکھتے اسے اندازہ ہوا کہ وہ جا چکا ہے وہ واپس آ کر اپنی جگہ پر لیٹ گئی۔

اس کے پاؤں میں درد تھا اب وہ کسی کو اٹھانا نہیں چاہتی تھیں۔۔۔۔۔اور دوسرا وہ شخص بنا اس سے ملے چلا گیا تھا۔

اس کی آنکھوں میں ہلکا پانی آیا تو وہ اٹھ کر واپس بیڈ پر چلی گئی۔

اس نے فون اٹھاتے اسے میسینجز کیے اور اس کے انتظار میں رہی لیکن اس نے سین کرنے کے بعد بھی جواب نہ دیے تھے۔

اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی لیکن وہ ڈھیٹ بنی وہیں بیٹھی رہی اور اب کی بار اس شخص کا نمبر ملایا جو چوتھی بیل پر اٹھا لیا گیا۔

شان۔۔۔۔۔۔

بولو۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں معافی مانگ چکی ہوں۔۔۔۔آپ کیسے ایسے میرے ساتھ کر سکتے ہیں۔۔۔۔آپ نے میری خیریت بھی دریافت نہیں کی۔

راحمیہ اس وقت کافی وقت ہو گیا ہے سو جاؤ کل بات کرتے ہیں اس نے کہہ کر فون رکھنا چاہا لیکن اس کی سسکی سن کر رکا۔

اس وقت اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم رو کر مجھے منا سکتی ہو تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔۔۔۔

اور جو آج تم نے حرکت کی ہے نا۔۔۔۔۔آئندہ کو بیوقوف بنا کر۔۔۔۔عقل ہے یا نہیں؟ بڑی ہو جاؤ اور اپنی ذمہ داریاں سمجھو اب۔۔۔۔تم اکیلی نہیں ہو اب۔

خدا حافظ۔۔۔۔اس نے کہہ کر فون کاٹنا چاہا۔۔۔۔وہ اسے کتنی باتیں سنا رہا تھا اسے مزید رونا آیا۔

پاؤں پر پانی لگاؤ۔۔۔۔اور اندر جاؤ۔۔۔۔۔ٹھنڈ لگ گئی تو تمہارا حال میں بہت برا کروں گا۔۔۔اس نے شاید سڑک سے جاتی گاڑیوں کی آواز سنی تھی۔

کل شام چھ بجے تیار رہنا۔۔۔۔۔آجاؤں گا اور اٹھ کر اندر جاؤ فوراً اور لیٹو۔۔۔۔اس نے سختی سے کہتے بنا کچھ سنے فون کاٹ دیا۔

راحمیہ کی جان صرف اس کے غصے سے جاتی تھی۔۔۔۔۔وہ جتنا اس کے لیے جنونی تھا اتنا ہی اس کی غلطی پر غصہ بھی دکھاتا تھا۔

راحمیہ نے واپس آتے دراز سے میڈیسن نکالی۔۔۔۔۔یہ بھی میسج کر کے اس نے اسے یاد دلایا تھا۔۔۔وہ سچ میں بہت لاپرواہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے دیکھا اس کا وزن اب ہلکا سا بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔اس نے پاؤں کو دیکھا جو ہلکا سا سوجا تھا اور لیٹتے آنکھیں موندے لی۔

کل اس شخص کا سامنا بھی کرنا تھا۔۔۔۔۔

آج دو مہینے ہو گیے تھے اسے یہاں آئے.... لیکن وہ شخص ایک بار اس سے ملنے تو دور اسے فون بھی نہیں کیا تھا۔

وہ اسے دیکھنے کو بھی ترس گئی تھی لیکن وہ چاہتی تھی وہ خود آئے اسے لینے ...

اسے لگا تھا وہ جلد اسے لینے آجائے گا پر وہ بھول گئی تھی کہ وہ احد قریشی تھا....اپنی ضد اور بات کا پکا۔

وہ خود نہیں جانا چاہتی تھی.....اس لیے بے صبری سے اس کے انتظار میں تھی....جو انتظار انتظار ہی رہا تھا۔

اپنی شاموں میں حصہ پھر کسی کو نہ دیا
عشق تیرے بنا بھی میں نے تجھ سے ہی کیا
ہمنوا میرے تو ہے تو میری سانسیں چلیں
بتا دے کیسے میں جیوں گا تیرے بنا...؟؟؟

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

اسے آج بھی یاد تھا کیسے اس نے اس نرس کو دیکھا تھا خود کو وہ انجیکشن لگاتے.....وہ ہمت ہی نہیں کر پائی تھی اسے روکنے کی ....

اسے اتنا نشہ دے دیا گیا تھا کہ.....وہ خود کا دفاع بھی نہیں کر پائی تھی.....اس کے منہ میں یہ وہ لفظ رہ گیا۔

احد.....یہ نام وہ بیہوشی میں دل میں چلاتی رہی تھی۔

چلاتی رہی تھی.....کہ وہ بچہ یہ لوگ مار رہے ہیں ہمارا بچہ.....جان کے مارا گیا ہے .....

کس لیے...؟کیا ایک بھی لمحے تمہیں احساس نہیں ہو رہا کہ تم انسانیت کا قتل کر رہی ہو.؟وہ اس نرس کے سامنے بڑبڑائی۔

نہیں.....اس نے سفاکیت سے کہا اور اسے انجیکشن لگایا .....

Posted On Kitab Nagri

احد قریشی نے ان دو مہینوں میں اپنے گھر قدم بھی نہیں رکھا تھا.....وہ فرحان رید قریشی کے ساتھ ان کے گھر آگیا تھا۔

جاتا بھی کیوں وہ اس گھر میں جس میں اس سے منسلک وجود نہیں تھا....ان دو مہینوں میں اس نے خود کو اتنا مصروف کیا تھا کہ وہ یاد نہ آئے اور دل اسے دیکھنے کی ضد نہ کرے لیکن ایسا ممکن نہیں ہو پایا تھا۔

اس نے کشمیر والے کوٹیج میں جاتے ہی جب سامان سمیٹا تو اسے وہ بلی نظر آئی تھی.....اس کی آنکھوں میں الگ سا تاثر تھا۔

کوئی تھا اس گھر میں جو بتاتا تھا علیزے کو کہ وہ کہاں جا رہے ہیں.....اس نے بلی کو دیکھا اور تلخی سے مسکرایا۔

انسان نے جانوروں کو کیسے اپنے گناہوں میں شامل کر لیا تھا....اسے بھی لیب بھیج دیا گیا تھا جہاں اس کے گلے کی گھنٹی میں سے بھی وہی مخصوص چپ ملی تھی۔

جوان کی زندگی کو کمپیچر کرتی آئی تھی.....اس چپ کے زریعے بہت کچھ پتا لگوایا جا چکا تھا۔

اس چپ کو خریدنے والے کی ساری انفارمیشن ایک دن کے اندر اسے میل کی جا چکی تھی۔

اپنا شک درست ہوتے دیکھ وہ زخمی سا مسکرایا.....اور پھر اس نے علیزے کو ڈھونڈا۔

کیا یہ وہی اس کی دوست تھی جو اس سے محبت کے دعوے کرتی تھی....اس کے والدین کی اس کے لیے پہلی پسند...

پندرہ...پندرہ دن میں اس نے اس کے متعلق ساری انفارمیشن نکلوالی تھی۔

وہ ورگز کے بزنس میں ملوث تھی اور اس وقت اسے کئی ادارے ڈھونڈ رہے تھے....کب وہ عام سی لڑکی کرمنل بنی اسے اندازہ نہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ایجنسیز سے رابطہ کرتے انہیں اس کی ساری انفارمیشن دے دی تھی لیکن وہ اتنی جلدی اسے ان کے حوالے نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس کی لوکیشن بدل چکی تھی۔

اس عورت پر اس کے کافی حساب نکلتے تھے.....وہ سب معاف کر سکتا تھا لیکن اپنے بچے کی موت نہیں .....

آج دو مہینوں بعد حالات اس کے ہاتھ میں تھے اس نے اس سے دور پہلی نیند سکون کی لی تھی۔

.....

پتا ہے میں نے اتنی آسائشوں میں بھی، اتنی آزادی میں بھی ہمیشہ ایک کاندھا چاہا ہے جو مجھے کبھی نہیں ملا۔

میرے باپ پر دولت کی دھن ہمیشہ سوار رہی ہے۔۔۔آج بھی ہے۔۔۔۔انہوں نے یہ سب مجھ میں بھی منتقل کیا اور دیکھو آج اپنی دولت، آسائشیں اور آزادی ہونے کے باوجود میں اکیلا ہوں۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہ پا کر جھک کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو میڈیم سو چکی تھیں اس نے گہری سانس بھری۔

وہ جانتا تھا وہ اپنا آپ ہلکا کر چکی ہے اس لیے سو گئی ہے۔۔۔رایان نے اسے باہوں میں بھرتے بیڈ پر لٹایا اور لیپ ٹاپ پر اپنا کام کرنے لگا۔

نظر بھٹک کر اس پری پیکر پر بھی چلی جاتی تھی جو اس کی دل کی دنیا کو تہہ و بالا کر کے خود آرام سے سو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے کام کل پر ڈالتے لیپ ٹاپ رکھا اور لیٹ گیا چھت کو دیکھتے اس کے دماغ میں ہزاروں سوچیں چل رہی تھیں۔

اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ کسی ایک لڑکی کا اتنا پابند ہو جائے گا۔۔۔۔۔نکاح کی طاقت تھی یہ کہ دانین کے اس کی زندگی میں آنے کے بعد اس نے کسی اور کا سوچا ہی نہیں تھا۔

اس نے دانین کو دیکھا جو اسی کی طرف چہرہ کیے لیٹی تھی۔۔۔اس نے دل کی بات مانتے اس کی طرف رخ کرتے اسے حصار میں لیا۔

کل اسے ایک بزنس پارٹی اٹینڈ کرنی تھی اور وہ اب کی بار دانین کو بھی لے جانا چاہتا تھا تاکہ سب کو اندازہ ہو سکے کہ وہ اس کی بیوی ہے۔

اسے دیکھتے اور سوچتے وہ سو گیا تھا۔۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب سوتے حسین لگے تھے۔۔۔۔ہر فکر سے آزاد۔۔۔۔

صبح دانین اس سے پہلے جاگ گئی تھی خود کو اس کے حصار میں محسوس کرتے اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری تھی

اس نے چہرہ اٹھاتے اسے دیکھا جو اس کے بے حد قریب تھا۔۔۔۔اس کی آنکھیں،اس کے گال،اس کے ہونٹ وہ پورا ہی کافی حسین تھا۔۔۔

بیوی کیا ارادے ہیں۔۔۔؟؟؟؟

خود پر نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے وہ جاگا تھا۔۔۔وہ جان گیا تھا کہ وہ اسے دیکھ رہی ہے کب سے۔۔۔

میں۔۔۔وہ۔۔۔دانین نے فوراً نظروں کا رخ موڑا تھا۔۔۔۔اسے امید نہ تھی کہ وہ یوں پکڑی جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو اب۔۔۔میں نے روکا تو نہیں ہے تمہیں رایان نے دو انگلیوں سے اس کے چہرے کو پھر سے خود کی طرف موڑتے کہا۔

میں آپ کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

تو پھر کہاں دیکھ رہی تھی رایان نے اسے مزید خود سے قریب کرتے کہا۔

میں وہ پیچھے میز پر پڑے پھول دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔اسے جو سمجھ میں آیا وہ بول چکی تھی لیکن جواب میں رایان کا قہقہہ سنائی دیا تھا اسے۔

بیوی دھیان دو تو تمہیں اندازہ ہو کہ میرے پیچھے جو میز پڑا ہے اس پر کوئی پھول نہیں ہیں۔۔۔اس نے کہا اور مسکرایا۔

کل کا سورج کسی کے لیے خوشی اور کسی کے لیے اپنے ساتھ طوفان لایا تھا۔

اس وقت صبح کے گیارہ بجے تھے اور تمام نیوز شو اور چینلز میں ایک ہی خبر کو بار بار نشر کیا جا رہا تھا اور وہ تھی سیاسی جماعت کے راہنما اور فیصل بلوچ کی ملاقات کی ویڈیو پر تبصرے۔

راتوں رات ان کی کل ہونے والی ملاقات کی تمام اندرونی باتیں لیک ہو چکی تھی۔۔۔۔ساتھ ہی ساتھ ان کے ڈیل کے کاغزات بھی غائب تھے۔

سیاسی جماعت کے راہنما کو اب اپنی کرسی کے لالے پڑے تھے جو اس کے ہاتھ سے چھوٹ چکی تھی۔

اور فیصل بلوچ پر ایک کے بعد ایک مقدمات درج ہو رہے تھے وہ بے یقین تھا۔

Posted On Kitab Nagri

راتوں رات اس کی قسمت نے پاسا پلٹا تھا۔۔۔۔۔۔کل تک روشنی تھی ہر طرف اجالا تھا اور آج اس کی زندگی تاریک تھی۔

وہ کہیں چھپ گیا تھا کہاں یہ اب تک کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔پولیس اس کے گھر ریڈ ڈال چکی تھی لیکن ناکام رہی تھی۔

اس ویڈیو میں ان کے درمیان ایک ڈیل ہوئی تھی۔۔۔سیاسی جماعت کے راہنما نے اسے دس کروڑ کے اسلحے کی پیشکش کی تھی ایک مخصوص نشے کے بدلے۔

وہ نشا کسی انسان کو ایک بار میں آدھا مار نے کی طاقت رکھتا تھا۔۔۔اور اس وقت کا بکنے والا سب سے مہنگا نشہ تھا۔

ان کے درمیان یہ ڈیل فائنل ہو گئی تھیں۔۔۔۔وہ دونوں اس ویڈیو میں ہاتھ ملاتے گلے ملے تھے اور پھر ہوا میں اپنے حرام مشروبات کے گلاس اچھالے تھے۔

یہ منظر بار بار دکھایا جا رہا تھا۔۔۔ایجنسیز تک اس کی اور اس کی ٹیم کی تمام معلومات پہنچا دی گئی تھی۔

پورے شہر میں ناکہ بندی نافذ کر دی گئی تھی کہ وہ فرار نہ ہو پائے۔۔۔۔۔

ایئر پورٹس پر ہیوی فروسز موجود تھی۔۔۔وہ کرمنل تھا ملک کا جسے پکڑنا اب از حد ضروری ہو گیا تھا۔

ان سب سے انجان تالیہ اپنے ہوٹل کے روم میں اپنے بستر پر جواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی یہ جانے بغیر کہ یہ نیند اس کی زندگی کی آخری سکون کی نیند ہونے والی ہے۔

اس کے اٹھتے ہی افشاں کمرے میں داخل ہوا۔۔۔وہ فریش ہو کر آ چکی تھی۔۔۔افشان کو دیکھتے وہ آگے بھر کر اس کے گلے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں ہم شادی کب کریں گے۔۔۔۔۔اب مجھ سے مزید انتظار نہیں ہوتا۔

جب تم بولو۔۔۔افشان نے اسے پیچھے کرتے اسے دیکھتے کہا تو وہ خوشی سے چیخی۔

کیا سچ میں؟؟؟؟

ہاں بالکل۔۔۔۔لیکن اس سے پہلے مجھے تمہاری کچھ مدد کی ضرورت ہے۔۔۔۔افشان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اس کے سامنے پڑے صوفے پر بیٹھا۔

کیسی مدد۔۔۔۔۔۔

بتاؤ کرو گی۔۔۔؟؟؟اگر یہ کام میرا ہو جاتا ہے تو ہم آج شام ہی کورٹ میرج کر لیں گے۔۔۔۔۔نہیں تو۔۔۔

مجھے منظور ہے جلدی بولو کیا مدد چاہیے۔۔۔۔وہ بے حد خوش تھی۔

احد کام ہو جائے گا اس نے فون کرتے اسے بتایا۔

اچھا سن۔۔۔۔ایانے کو بھیج دے راحمیہ کے پاس مل بھی لیں گی اور شاید عقل لیں لے ایک دوسرے سے۔۔۔

افشان نے کہتے قہقہ لگایا۔

تو جانتا ہے ایانے یہاں نہیں ہے احد نے سڑا سا جواب دیا۔

اچھا ٹھیک ہے میں خود بات کر لیتا بھابھی سے۔۔۔ہو سکتا تجھے منہ نہ لگائے وہ۔۔۔۔ہاہاہا۔

ویری فنی۔۔۔۔احد نے کہتے فون کاٹا۔

Posted On Kitab Nagri

ایانے نے فیصلہ کر لیا تھا اگر وہ شخص اپنی ضد پر اڑ گیا تھا تو اسے ہی کچھ کرنا تھا۔

وہ افشان سے مدد لینے کا بول چکی تھی.....ایک دن اس نے راحمیہ کے ساتھ گزارا تھا اس کو دیکھتے اس کی آنکھیں نم ہوئی۔

افشان کو اب وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔اس نے ان کی کافی مدد کی تھی اور پھر وہ ایک دو بار اس کی خیریت دریافت کرنے ان کے گھر بھی آیا تھا۔

اس نے ایانے کو راحمیہ کا بتایا تو ایانے نے راحمیہ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔

تو وہ فوراً مان گیا اور راحمیہ کو اس کے گھر چھوڑا۔

وہ دونوں ساتھ بیٹھی بالکل بہنیں لگ رہی تھی۔۔۔پہلی ہی ملاقات میں وہ گھل مل گئی تھی۔۔۔چونکہ دونوں کی ہی بہن نہیں تھی اس لیے دونوں نے ایک دوسرے میں اپنی بہن کو دیکھا تھا۔

راحمیہ کو اس کے بارے میں سنتے کافی افسوس ہوا تھا۔۔۔

پھر انہوں نے کتنی دیر بیٹھے باتیں کی تھی۔۔۔ایانے نے اس کا کافی دھیان رکھا تھا۔

آپ احد بھائی کے پاس کب جائیں گی۔۔بیچارے اتنے سڑے ہوئے ہیں افشان پر ہر بات پر غصہ کرتے ہیں۔

تو وہ آئے نہیں لگتا ہے مجھے ہی جانا پڑے گا۔۔۔

آپ چلی جائیں۔۔۔ان کے لیے سرپرائز ہو گا۔۔۔راحمیہ چہچہائی۔

اوکے!ایانے نے کہتے اس کے گال کھینچے۔

وہ ایک دن گزار کر چلی گئی تھی لیکن اب فون پر ان کی باتوں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ چل چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج وہ بھی اسی حالت میں ہوتی اگر وہ سب نہ ہوتا..... لیکن اسی کا نام زندگی ہے اس نے سمجھوتا کر لیا تھا اس امید سے کہ رب العزت اسے پھر اس نعمت سے نواز دے گا۔

افشان بھائی آپ ان کو میسیج کر دیں.... آنے کے لیے میں تیار ہونے جا رہی ہوں.... اس کی ایکسائٹمنٹ آج دیکھنے لائق تھی۔

اوکے...! افشان نے مسکراتے کہا.... وہ آج ان کے گھر تھے ایانے نے آکر ساری صفائی کروائی تھی اور اپنا کمرہ سجایا تھا۔

کیونکہ آج رات سے اس کے مجازی خدا کی سالگرہ کا آغاز ہونا تھا۔

افشان اسے میسیج کر چکا تھا.... سارے ارینجمنٹس اس نے کر دیے تھے۔

اسے گھر جانا تھا رامیہ کے پاس... لیکن ایانے کو وہ اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا... بیشک معاملات اب اندر کنٹرول تھے لیکن احتیاط اب لازمی ہو گئی تھی۔

احد نے میسیج دیکھے جو افشان کے ایک کے بعد جلدی آنے کے آرہے تھے وہ ان کے گھر اسے کیوں بلا رہا تھا...؟

جواب میں افشان نے اسے بولا تھا کہ ضروری کام ہے.... احد تیار ہو کر فوراً نکلا تھا۔

ایانے نے ساری تیاری کر لی تھی کیک کی جگہ اس نے اپنے اور اس کے فیورٹ کپ کیکس رکھے تھے اس نے ساری توجہ آج دو مہینوں بعد خود پر کی تھی یہی وجہ تھی کہ اس پر کافی روپ آیا تھا۔

احد کی گاڑی کو گیٹ پر آتا دیکھا افشان مسکرایا تھا اسے اندر جاتے دیکھا اس نے گاڑی گھمائی اور وہاں سے چلا گیا بس یہی تک اس کا کام تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اندر داخل ہوا تو گھر چہچہا رہا تھا.....اس نے حیرت سے آنکھیں گھمائی نظر اپنے کمرے کی جلتی روشنی پر گئی تھی اس نے قدم بڑھائے اور دروازہ کھولا.....گلاب کی خوشبو نے اس کا استقبال کیا تھا جس نے اس پر اچھا تاثر ڈال اتھا۔

ایا نے جو جھک کر ہیل کے سٹریپ بند کر رہی تھی آہٹ پر چونکی اور کھڑے ہونے کے چکر میں لڑکھرائی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

دانین نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دباتے شرمندگی دور کرنا چاہی۔۔۔۔

رایان نے اس کا بالوں کو چہرے سے ہٹایا تو دونوں کی آنکھیں ملی۔۔۔۔۔۔۔۔خاموشی میں بھی وہ ایک دوسرے کے دل کی دھڑکنیں محسوس کر سکتے تھے۔

دانین رایان درانی کیا ارادے ہیں۔۔۔۔؟؟؟آپ پہلے ہی گھائل کر چکی ہیں ہمیں اور کیا چاہتی ہیں؟اس کے ہونٹ کو آزاد کرواتے وہ بولا۔

بھوک لگی ہے۔۔۔۔دانین نے کہا۔

رایان مسکراہٹ دباتا اس کے قریب ہوا تو اس نے آنکھیں بند کی۔۔۔۔رایان نے اس کے چہرے پر پھونک مارتے اس کے ماتھے پر مہر ثبت کی۔

آج شام پارٹی میں جانا ہے رایان نے اٹھ کر بیٹھتے اسے بھی بٹھایا۔

اوکے!میں کپڑے تیار کر دوں گی آپ کے اس نے سادگی سے کہا۔

اپنے بھی کر لینا ساتھ کیونکہ آج یہ ناچیز خود کو شادی شدہ ڈکلیئر کرتے کافی حسینوں کا دل توڑنے والا ہے۔

دانین نے اس کی بات پر آنکھیں گھمائی۔۔۔وہ ایسا کرتے اسے کیوٹ لگی تھی۔

کیوں بیوی تمہیں بھروسہ نہیں اپنے شوہر کی قابلیت پر تو دیکھ لینا آج شام۔۔۔۔رایان نے اسے دیکھتے ایک آنکھ بند کی۔

آپ چلے جائیں۔۔۔مجھے نہیں جانا۔۔۔۔

کس خوشی میں؟

میں وہاں جا کر کیا کروں گی؟

Posted On Kitab Nagri

جو میں کروں گا۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔

جو میں بول رہا ہوں وہ کرو۔۔۔۔۔ایک فراک دلوائی ہے تمہیں وہی پہننا اچھے سے تیار ہونا۔۔۔آخر کو رایان درانی کی بیوی ہو سب کو پتا لگنا چاہیے۔

رایان مجھے نہیں جانا پلیز۔۔۔اس نے اس کے بازو تھامتے کہا تو وہ جو اٹھ رہا تھا دوبارہ بیٹھا۔

دانین کیوں نہیں جانا وجہ بتاؤ؟

میں وہاں جا کر کیا کروں گی۔۔۔اور میں پہلے ایسے کبھی کسی پارٹی پر نہیں گئی۔۔۔میں کمفرٹیبل نہیں ہوں گی اتنے لوگوں میں۔

پہلی بات کہ میرے ساتھ رہنا ہے تمہیں۔۔۔اور آج کے بعد عادت ڈال لو ان پارٹیز کی کیونکہ میرے بزنس سرکل کا حصہ ہے یہ اور سب سے ضروری بات مجھے سب کو تم سے ملواتے یہ واضح کرنا ہے کہ رایان درانی شادی کر چکا ہے۔

اوکے۔۔۔۔

چلو شاباش اٹھو ناشتہ کرتے ہیں پھر تیاری کرو۔۔۔اس کے سارے بہانوں کو وہ رد کرتا بولا۔

پھر وہ تو ناشتہ کرتے جا چکا تھا۔۔۔۔۔اب پیچھے دانین تھیں۔۔۔جو یہاں وہاں چکر کاٹتی پاگل ہو رہی تھی۔

اس نے رایان کا دلوایا فراک نکالا تو گھٹنوں تک تھا۔۔۔۔موتیوں کا ہلکا سا کام ہوا تھا۔۔۔شاید اس نے یہ جوڑا اسے اسی طرح کے ایونٹ کے لیے دلوایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کا سکن کیئر اور میک اپ اور باقی چیزیں بھی منگوا چکا تھا۔۔۔اس لیے اب نہ جانے کا اس کے پاس کوئی بہانہ نہ بچتا تھا۔

تمہاری دوست ہے ایک علیزے۔۔۔۔اس کے بارے میں کچھ معلومات چاہئے افشان نے سگریٹ لبوں میں دباتے کہا۔

میری کون سی دوست ہے علیزے وہ جھجکی۔

مجھے پتا تھا تم میری مدد نہیں کر سکتی۔۔۔۔چھوڑو کسی اور سے پتا لگوا لیتا ہوں۔۔۔افشان نے کہتے سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑا۔

کیا جاننا ہے اس کے بارے میں؟؟؟اب کی بار وہ سنجیدگی سے مدعے پر آئی۔

اس وقت وہ کہاں ہے؟

تم یہ سب کیوں جاننا چاہتے ہو۔۔۔۔؟افشان۔

میرا دوست اس سے محبت کرتا تھا بہت اور وہ نا جانے کہاں چلی گئی۔۔۔اس کی دولت لے کر فرار ہو گئی بس اب وہ اس سے اپنا سب واپس لینا چاہتا ہے۔

تو اس میں تم اس کی مدد کیوں کر رہے ہو؟

کیوں کہ فنفی پرسنٹ میرا تھا اس میں سب۔۔۔جو میں شادی کے بعد اپنی ہونے والی بیوی یعنی تمہارے نام کرنا چاہتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

افشان نے سوچ سمجھ لفظ بولے۔۔۔۔۔

لیکن اس نے مجھے ایسا کچھ نہیں بتایا۔۔۔۔وہ کنفیوژن کا شکار تھی۔

تمہیں مدد کرنی ہے یا نہیں وہ بتاؤ۔۔۔۔اتنا وقت نہیں ہے میرے پاس۔

اگر میں سب بتا دو تو بدلے میں مجھے کیا ملے گا۔۔؟وہ یک دم کھڑی ہوتی بولی۔

میں۔۔۔۔۔افشان بلوچ اور اس کی ساری دولت سب تمہارا ہے۔۔۔

اس وقت وہ پاکستان میں ہی ہے۔۔۔۔شمالی علاقے کی طرف۔۔۔میرے سے دو دن پہلے وہ واپس آئی ہے۔۔۔۔اس وقت وہ اسی ہوٹل میں رکی ہے۔۔۔کیونکہ اس نے کچھ لوگوں کو ان کا مال ڈیلیور کروانا ہے۔

گڈ۔۔۔ویری گڈ۔۔۔۔افشان نے کہتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ مسکرائی۔۔۔

وہ اپنی دوست کی نا بن سکی تھی۔۔۔کسی دوسرے کی کیا بنتی۔۔۔۔باپ پر گئی ہے افشان بلوچ کے دل سے آواز آئی۔

تم تیاری پکڑو۔۔۔۔مجھے ابھی کچھ کام ہے۔۔۔شام کو ملتے ہیں۔۔۔

کیا سچ میں تم مجھ سے شادی کر رہے ہو افشان۔۔۔۔وہ اب بھی بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔۔۔وہ کتنی آسانی سے اسے مل گی تھا۔

بالکل۔۔۔۔وہ کہتا باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

شام کے چھ بجے وہ گھر آیا تو میڈیم وہیں صوفے پر پڑی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔

دانین میں کیا کہہ کر گیا تھا۔۔۔وقت دیکھو۔۔۔۔اب تک تیار کیوں نہیں ہوئی۔۔۔

ابھی تو چھ بجے ہیں بس۔۔۔۔اس نے ہچکچاتے کہا۔

چلو فوراً جاؤ اور تیار ہو۔۔۔۔اور گیلے بالوں کے ساتھ لیٹی ہو پاگل لڑکی سردی لگ گئی تو؟

دانین نے اس کی فکر کرنے پر اس کی طرف دیکھا جو ڈرائیر کا سوئچ لگا چکا تھا۔

یہاں آؤ فوراً۔۔۔اس نے دانین کو کہا تو اس کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔

دایان نے اس کے بال سکھائے۔۔۔۔آیندہ سے خود سکھا لینا سمجھ رہی ہو نا۔۔۔۔کیسے کرنا ہے۔۔؟

دانین نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ چینج کرنے گیا۔۔۔وہ تیار ہو کر بیٹھ چکا تھا اور وہ اب تک کپڑے بدل کر بھی باہر نہیں آئی تھی۔

دانین آجاؤ یار۔۔۔۔اس نے گھڑی پر وقت دیکھتے کہا جو ساڑھے سات بجا رہی تھی اب۔

وہ باہر آئی اور اس کے سامنے کھڑی ہوئی جیسے اپنے متعلق اس کی رائے لینا چاہ رہی ہو۔

دایان نے اسے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا۔۔۔۔۔لیونڈر رنگ کا وہ جوڑا دیکھنے والے کو پہلی نظر میں پسند آ جانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

گلے تک نفیس موتیوں کا کام ہوا تھا۔۔۔۔سلیوز فل تھے مگر کٹ لگ کر پر لزلک رہے تھے، سلک کی کیپری پہنے بکھرے بال لیے وہ سامنے کھڑی تھی۔

میری چوائس کافی اچھی ہے اس نے اسے دیکھتے معنی خیزی سے تبصرہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

چلو میک اپ کرو اور بال بناؤں فوراً ہمیں نکلنا ہے۔۔۔۔اس کے جلدی جلدی کہنے پر وہ میک اپ تو کیا ہی کر پائی تھی۔

ہلکا بلش ،لائٹ لپسٹک اور کاجل لگا کر بھی وہ کافی حسین دکھ رہی تھی۔

چلو اب۔۔۔۔۔رایان نے اس کا ہاتھ تھامتے اس کا دوپٹہ صوفے سے اٹھایا اور کمرے سے باہر نکلا۔

گاڑی میں بیٹھتے اس کی سیٹ بیلٹ باندھ کر اپنی باندھی اس کا دوپٹہ اسے اوڑھایا اور گاڑی سٹارٹ کی۔

دانین نے اس کی فکر کا ہر انداز اچھے سے بھانپا تھا۔۔۔۔وہ بنا ظاہر کیے ہی اس کی ہر چیز کا دھیان رکھتا تھا یہی چیز اسے منفرد بناتی تھی۔

دانین کی سب چیزیں کہاں پڑی ہیں۔۔۔۔اس سے زیادہ رایان کو پتا تھا۔۔۔۔اکثر اس کی گُمی چیزیں وہی تلاش کر کے دیتا تھا اب۔

ہم جلدی واپس آ جائیں گے دانین نے ہاتھوں کو آپس میں مسلتے کہا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

احد دد.....

احد نے فوراً سے آگے بڑھتے اسے سنبھالا تبھی تو وہ سب سمجھ بھی نہیں پایا تھا کہ اس کا خوشبوؤں میں نہایا وجود اس کی باہوں میں تھا۔

احد نے بنا پلک جھپکے اسے دیکھا اور پھر تیزی سے اسے خود سے دور کیا اور سامنے صوفے پر جا کر بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا۔

اس کا دور کرنا ایانے کو سخت بڑا لگا تھا.....اب اس کی نظروں سے وہ بے حد کنفیوژ تھی۔

احد نے اسے دیکھا جو اس کی دلائی مہرون ساڑھی میں تھی سلک کی وہ ساڑھی جس کے بازو نہیں تھے اور گلے کے پیچھے بھاری ٹسلز لٹک رہے تھے۔

اس کے دودھیا سفید بازو اس ساڑھی میں دمک رہے تھے بالوں کو جوڑے میں باندھا گیا تھا، سامنے کی چند شریر لٹیں چہرے پر تھی، ہلکا میک اپ اور لائٹ لپسٹک میں وہ غضب ڈھا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

احد.....اس نے ہاتھ بڑھاتے اس کے پاس آنا چاہا تھا۔

وہی رکو...!میں نے پاس آنے کا بولا ہے..؟

ایا نے کی آنکھوں میں آنسو چمکے.....لیکن اس کی اگلی بات پر اس نے بنا حیرت کا اظہار کیے عمل کیا تھا۔

یہ لپسٹک اچھی نہیں....مہرون دلوائی تھی اس کے ساتھ وہ لگاؤ....اس کا انداز سنجیدہ تھا اسی لیے اس نے فوراً عمل کیا اور پھر سے اس کے پاس آنا چاہا۔

میں نے اب بھی پاس نہیں بلایا تمہیں ایا نے زولفقار....

میں ایا نے احد قریشی ہوں....وہ رندھے لہجے میں کہتی اس کے پاس آئی اور نزدیک کھڑی ہو گئی۔

اچھا!!یاد آگیا تمہیں.....کہ شادی شدہ ہو...ایک عدد شوہر بھی ہے تمہارا....اور اس گھر میں تو تم محفوظ نہیں تھی تو کیسے شرف بخشا اسے وہ اس پر طنز کے تیر برسا رہا تھا۔

احدددددد.....پلیز.....

اس نے اس کی گود میں بیٹھتے کہا اور اسے سینے پر سر رکھا....اس کی ناراضگی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

ایا نے زولفقار دور رہو.....اس نے پھر سے اسے دور کرنا چاہا تھا لیکن اب وہ رونے لگی تھی اس لیے اس نے اسے ساتھ ہی لگائے رکھا۔

پلیز ایسے تو نہیں کریں....بیشک سزا دے دیں میں ہر سزا کے لیے تیار ہوں وہ منمنائی۔

سزا بد سے بدترین ہوتی جائے گی سوچ لو.....نہیں تو ابھی جا سکتی ہو اس گھر میں اور بھی کمرے ہیں....احد قریشی نے سفاک لہجے میں کہا۔

مجھے....منظور ہے....اسے لگا تھا وہ اسے دیکھتے ناراضگی بھلا دے گا لیکن یہاں سب الٹا ہو رہا تھا....

Posted On Kitab Nagri

.....

اریسٹ ہر۔۔۔۔۔ہری اپ۔۔۔روم نمبر 162۔۔۔اس نے باہر نکلتے کان سے فون لگاتے کہا۔

اور اس کے بعد وہ جانتا تھا کیا ہوا ہو گا۔۔۔۔۔اس نے احد کا فون ملاتے کان سے لگایا اور گاڑی راحیمہ کے گھر کے راستے پر ڈالی۔

ہاں بول۔۔۔

کام ہو گیا ہے۔۔۔اڈریس بھیج رہا ہوں۔۔۔۔علیزے کا۔۔۔آگے جو کرنا ہے تو کر سکتا ہے بس مجھے آگاہ کرنا مت بھولنا۔

اوکے۔۔۔۔۔۔۔اور وہ فائل پہنچا دی ہیں میں نے ایجنسیز کو سب سوڑھنڈ ہے اب بس بیٹھ کر تماشا دیکھ اور انجوائے کر۔۔۔۔

اوکے جلد ملتے ہیں۔۔۔افشان نے کہتے فون کاٹا۔۔۔اور گاڑی اس کے گیٹ کے سامنے کھڑی کرتے ہارن دیا تو وہ چادر میں لپٹی باہر آئی۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آئی اور خاموشی سے آکر بیٹھ گئی۔۔۔سلام لینے کی بھی زحمت نہ کی تھی اس نے۔

اس نے دروازہ بند کرتے لاک کیا تو افشان نے گاڑی ہسپتال کے راستے پر ڈالی۔۔۔دونوں خاموش تھے۔

سب پرفیکٹ ہے۔۔۔۔فکر کی کوئی بات نہیں۔۔۔۔بس ڈائٹ پر دھیان دیں۔۔۔جو اچھی مقدار میں آپ نہیں لے رہیں۔۔۔کافی وقت گزر گیا ہے۔۔۔آنے والے وقت میں مزید احتیاط کی ضرورت ہے

۔۔۔ڈاکٹر نے چیک اپ کرتے انہیں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

تو افشان نے سکون کا سانس بھرا۔۔۔اس کی کچھ دوائیاں لیتے وہ اٹھنے لگا کہ نظر اس کے پاؤں پر گئی جو ہلکی سوجن کا شکار تھے اس نے ہونٹ بھینچے۔

واپسی پر وہ اس کی دوائی لے چکا تھا۔۔۔اب گاڑی میں خاموشی تھی۔۔۔

راحمیہ نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔کیونکہ یہ راستہ ان کے گھر کو جاتا تھا۔۔فاروق سرور کے گھر کو نہیں۔

مجھے ابھی گھر نہیں جانا ہے۔۔۔آپ نے کہا تھا میں رہ سکتی ہوں کچھ دن۔۔۔اور میرا سارا سامان وہاں ہے۔۔۔ماما بابا کو بھی نہیں بتایا۔۔۔

ان کو میں بتا چکا ہوں۔۔۔اس نے مختصر جواب دیتے باقی باتوں کو نظر انداز کیا تھا۔

لیکن مجھے ابھی وہاں رہنا تھا مزید۔۔۔

اتنی لاپرواہی کافی تھی۔۔۔۔اس سے زیادہ میں برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لیے واپس لے آیا تمہیں۔۔۔سامان شام تک آجائے گا اینڈ نو مور آرگومنٹس ناؤ۔۔۔اس نے گاڑی گیٹ پر روکتے ہارن دیا۔

اس نے افشان کو زخمی نظروں سے دیکھا جو سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔گارڈ دروازہ کھول چکا تھا۔۔۔

اس نے اپنی طرف کا دروازہ کھولا اور اندر چلی گئی جبکہ وہ واپس گاڑی بھگا لے گیا۔۔۔کہ کچھ کام ابھی باقی تھے۔

راحمیہ نے اندر جاتے اپنی دوائیاں اور ڈاکٹر سے لائی فائیل وہی پھینکی اور اپنے کمرے میں جانے لگی کہ صائمہ بوچ کا خیال آیا۔

وہ فوراً ان کے کمرے میں گئی جہاں وہ نماز ادا کر کے اب دعا مانگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے دیکھتے مسکرائی اور پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔

آ گئی میری بیٹی۔۔۔؟

زبردستی لے آئیں ہیں آپ کے بیٹے اس نے روٹھے پن سے کہا تو وہ مسکرائی۔

اس کا لانا مقتا تھا جیسی آپ کی حرکتیں ہیں۔۔۔۔انہوں نے کہا تو راحیہ نے جھٹکے سے ان کا چہرہ دیکھا۔

پاؤں دیکھو اپنے کیسے سوجن کا شکار ہیں۔۔۔اسی لیے وہ لے آیا ہے۔۔۔۔یہاں کم از کم ایسے حالات تو نہیں ہوں گے آپ کے۔۔۔

انہوں نے اسے کہتے ملازمہ کو گرم پانی کر کے لانے کا کہا۔

میں ان سے اب سخت والا ناراض ہوں اس نے واپس لیٹتے کہا۔

ہو جنا۔۔۔ناراض۔۔۔پہلے اس کے غصے کو تو جھیل لو۔۔۔۔وہ مسکرا رہی تھی ساتھ ساتھ۔۔۔

ان ہمم۔۔۔۔اس نے ہنکارا بھرا اور اپنے پاؤں گرم پانی کے ٹب میں ڈالے۔

ماما آپ بتائیں کیسی طبیعیت ہے اب۔۔۔۔۔اب چلنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوتی اس نے انہیں دیکھتے پوچھا۔

ہوتی ہے مگر ہلکی سے لیکن دیکھو اب میں بنا سہارے کے چل سکتی ہوں انہوں سے آہستہ سے اسے قدم آگے بڑھاتے دکھایا تو وہ مسکرائی۔

اسی اثنا میں وہ بھی اندر داخل ہوتا سلام کرنے لگا۔۔۔۔راحیہ نے اسے دیکھتے سر جھکایا تھا۔

وہ صائمہ بیگم سے ملا اور اسے دیکھا جو پاؤں پانی میں رکھے سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔اس کی چیزیں وہ باہر بکھری دیکھ چکا تھا۔

یہ پانی ٹھنڈا ہو گیا ہے دوبارہ گرم کر لیں اس کے پانی کو چیک کرتے اس نے ملازمہ سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ وہیں بیٹھا صائمہ بلوچ سے باتیں کرنے لگا۔۔۔۔ملازمہ نے اتنی دیر میں اس کا پانی بدلتے اسے بوائل انگزویے تھے جو افشان باہر ہی انہیں لانے کا کہہ چکا تھا۔

راحیمہ نے صائمہ بیگم اور اس کی آنکھوں کی تپش کو محسوس کرتے کھانا شروع کیا تھا۔

لیکن یک دم ابکائی آنے سے وہ واش روم کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔پیچھے افشان بھی گیا تھا۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔راحیمہ۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں مجھے ابلے انڈے نہیں پسند۔۔۔۔اس نے اسے دیکھتے شکوہ کناہ نظروں سے گھورا۔

افشان نے اس کا چہرہ ٹشو سے صاف کیا اور اسے باہر لایا اور ملازمہ کو وہ پلیٹ واپس کی۔۔صائمہ بلوچ کو آرام کرنے کا کہتا وہ اسے کمرے میں لے گیا۔

رایان نے اسے دیکھا۔۔۔۔وہ کافی کنفیوژ دکھ رہی تھی۔۔۔۔۔اس کے ہاتھ کی انگلی میں اپنے ہاتھ کی انگلیاں پھنسائیں اور گاڑی سائیڈ پر روکی۔

تم تو ایسے پریشان ہو رہی ہو جیسے نا جانے تمہیں کہاں لے کر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔اور دوسری بات اپنے ساتھ رکھوں گا مجھے دیکھ لینا جیسے آج صبح دیکھ رہی رہی تھی وہ مسکرا کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

دانین کے چہرے پر بھی مسکراہٹ نے راج کیا تھا۔۔۔۔اب اس کے چہرے کی مسکراہٹ اصل ہوتی تھی۔

وہ واپس آیا اور اس کے ہاتھ تھام کر گجرے پہنائے۔۔۔۔۔دانین کو کافی پسند آئے تھے۔۔۔۔۔

ناک کے پاس کرتے اس نے گہری سانس بھری۔۔۔تھوں سے خوشبو اندر جاتے ہی اسے اچھا محسوس ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تھینک یو سو مچ۔۔۔۔اس نے رایان کو دیکھتے مسکراتے کہا۔

یور ویلکم میڈیم۔۔۔اب یہ مسکراہٹ برقرار رہنی چاہیے نہیں تو لوگ سمجھیں گے بھگا کر لایا ہوں تمہیں زبردستی۔۔۔۔۔

دانین نے اسے گھورا تو اس نے واپس گاڑی سٹارٹ کرتے منزل کے راستے پر ڈالی۔

وہاں پہنچتے اس نے اتر کر واپس سے اس کا ہاتھ تھام کر قدم اندر حال کی طرف بڑھائے۔

دانین یہاں وہاں دیکھتی بے حد کنفیوز تھیں۔۔۔یہ بھی شکر تھا کہ اس نے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔۔

وہاں دروازے سے اندر داخل ہوتے دانین وجاہت نے ایک نئی دنیا دیکھی تھیں۔۔۔

ہر طرف رنگ و بو کا سیلاب امڈ آیا تھا جیسے۔۔۔۔۔۔سجاوٹ، کھانے کی اشیاء کے میز۔۔۔۔۔رنگین اور بے حد موڈرن لباس میں لوگ۔۔۔۔

رایان نے آگے بھڑتے لوگوں سے ملنا شروع کیا تو اسے گھبراہٹ سی ہونے لگی۔۔۔ہر بار آپنے تعارف پر وہ ایک مسکراہٹ مخالف کی طرف اچھال دیتی۔

وہاں ہر شخص اپنی دنیا میں مگن تھا۔۔۔۔۔ہر طرح کے مشروبات ہاتھ میں تھام رکھے تھے۔۔۔۔

لڑکیوں کی ڈریسنگ دیکھتے اس کی آنکھیں ہر گزرتے لمحے حیرانی سے بڑی ہو جاتی۔

بیوی آنکھیں مت کھولو اتنی۔۔۔۔رایان نے اس کی طرف جھکتے شرارت سے کہا تو اس نے آنکھیں میچی۔

تھک تو نہیں گئی۔؟؟؟؟رایان نے اسے پوچھا اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتی ایک لڑکی ان کی طرف آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

او کے !احد نے کہتے جھٹکے سے اس کا رخ موڑا اور اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگاتے اس کے پیٹ پر اپنے بازو باندھے۔

اب اس کے ہاتھ آہستہ آہستہ اس کے بازوؤں کو سہلا رہے تھے ایانے کی سانسیں مدھم ہونے لگی تھی۔

اب اس کے بالوں پر ہاتھ رکھتے اس نے جھٹکے سے اس کا جوڑا کھولا تھا... کھینچ پڑتے ہی اس نے سسکی بھری تھی لیکن مخالف کو کہاں فرق پڑتا تھا۔

اس کے بال سائیڈ پر کرتے احد نے اس کے کان کے قریب اپنے لب کیے اور پھر دانتوں تلے دبایا تو وہ چیخی۔

احد اپ ایسا نہیں کر سکتے .....

کیوں.....ابھی تو تمہیں سب منظور تھا.....اس لیے خاموش رہو اب...اب کی بار آواز آئی تو سزا اور مشکل ہو جائے گی۔

اب کی بار اس کی گردن پر اس کے لبوں نے طواف کرنا شروع کیا تھا ایانے نے آنکھیں بند کی۔

احد نے واپس اس کا رخ خود کی طرف موڑا اور اس کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

دو مہینوں بعد کیسے یاد آگئی میری اس کی کمر کو تھامتے کہا۔

مہ.....میں.....د.....وہ .....

جواب تو نہیں ہوگا ہے نا.....اب کی بار اس نے اس کی ساڑھی کے ٹسلز کھینچے تھے جو ٹوٹتے نیچے زمین پر گرتے بکھر گئے تھے۔

بال باندھو...!احد نے اسے دیکھتے کہا....ایانے کو غصہ بھی آیا کہ پہلے خود کھولوایے تھے اور اب اسے کیسے آرڈر کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

گھورو مت جو کہا ہے وہ کرو احد نے اس کی کمر کو جھٹکا دے کر خود سے مزید قریب کرتے کہا۔

اس نے بال باندھے تو اس کے ہاتھ اس کے لبوں پر گئے تھے.... اور پل میں اس نے اس کی مہرون لپسٹک کو مسلا..... اور انگوٹھے کی مدد سے ساری اتار دی۔

پہلے والی زیادہ بہتر تھی اس نے ایانے کو دیکھ کر کہا جو صدمے سے اب اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

لگوائی بھی آپ نے تھی بھولیں مت..... ایانے نے اونچی آواز میں کہا۔

اٹھو اور دوبارہ لگا کر آؤ..... اس نے دو منٹ خاموشی سے اسے دیکھا اور پھر اگلا فرمان جاری کیا۔

نہیں .....

وہ دروازہ ہے ساتھ والا کمرہ خالی ہے یو شوڈ گو ناؤ احد قریشی نے کہتے سگریٹ سلگایا۔

ایانے نے گہری سانس بھرتے واپس لپسٹک لگائی اور اس کے قریب آ کر کھڑی ہوئی جیسے اس کی اگلی سزا کے لیے تیار ہو۔

بیٹھو !

تو وہ صوفے پر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

جہاں پہلے بیٹھی تھی وہیں بیٹھو ایانے زوالفقار... لگتا ہے میموری کافی بڑی ہو گئی ہے تمہاری۔

ایانے واپس اس کی گود میں بیٹھی اور اسے دیکھا۔

تمہیں لگتا ہے اب میں تمہاری حفاظت کر سکتا ہوں.... یا یہ گھر اب تمہارے لیے سیف ہے... وہ جس سوال سے بچنا چاہ رہی تھی وہی سوال اسی سوال کا جواب اس کا منتظر تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

وہ کمرے میں آئے تو راحیہ نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا اور سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ گئی۔

اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟افشاں نے اس کے ساتھ بیٹھتے کہا۔

اب ٹھیک ہوں وہ دھیمی آواز میں بولی۔۔۔۔۔اس وقت وہ کیا چاہتی تھی خود بھی نہیں جانتی تھی۔

کیا کھانا ہے بتاؤ۔۔۔۔۔افشاں نے اس کے ساتھ بیٹھتے ٹائی کی موڈ ڈھیلی کرتے کہا۔

آپ تو جیسے دلوا دیں گے نا۔۔۔راحیہ نے منہ بسورتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

گول گپے آرڈر کیے ہیں۔۔۔۔۔آجاتے ہیں لیکن سارے مت کھا جانا افشان نے اسے سختی سے وارن کیا اور چینج کرنے کے لیے اٹھ گیا۔

بچ میں۔۔۔۔اس نے جھٹکے سے کھڑے ہو کر تالی بجاتے کہا لیکن افشان کی گھوری سے وہ شرمندہ ہوئی۔

کب سدھرو گی راحمی۔۔۔؟؟

میں نے آپ سے ناراض ہی رہنا تھا لیکن یہ جو آپ نے ابھی کیا ہے ناکام۔۔۔چھا گئے ہیں آپ۔۔مطلب کہ بس ۔۔۔۔میں کیا کہوں۔۔۔۔

افشان اس کی خوشی دیکھتا مسکرایا۔۔۔۔۔یہ معصومیت، یہ پاگل پن، یہ بچپنا اسے ڈھونڈنے پر بھی کہیں نہیں مل سکتا تھا۔

لیکن جو حرکتیں تم کر چکی ہو اس کا حساب تو تمہیں دینا ہو گا۔۔۔۔یاد رکھنا۔۔۔اس نے آنکھیں دکھاتے کہا اور واش روم میں بند ہو گیا۔

راحمیہ نے اسے نظر انداز کیا اور اپنے گول گپوں کا سوچنے لگی۔۔۔۔۔جو اسے بے حد پسند تھے۔

وہ باہر نکلا تو میڈیم کھانا شروع کر چکی تھی۔۔۔۔جو ملازمہ دے کر ابھی ابھی گئی تھی۔۔۔اس نے وہیں بیٹھتے اپنی چائے پی اور اسے دیکھا۔

جو اب ساتواں گول گپے کھاتی اس کی گھوریوں کو نظر انداز کر رہی تھی۔

اس نے گول گپوں کا ٹھنڈا پانی اٹھایا اور پینے لگی کہ وہ اس کے ہاتھ سے پکڑ گیا۔

بس بہت ہے آج کے لیے۔۔۔۔۔

تھوڑا سا پلیز۔۔۔۔راحمیہ نے کہا تو افشان نے نفی میں سر ہلاتے ملازمہ کو آواز دی۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز نا تھوڑا سا۔۔۔۔۔پلیز رامیہ نے آنکھیں پیٹاتے کہا۔

اگر تمہیں زکام ہو گیا تو میرے پاس مت آنا۔۔۔افشان نے اسے واپس پکڑایا تو وہ سارا پی گئی۔

اس نے یہ سب اس کا موڈ اچھا کرنے کے لیے کیا تھا۔۔۔اور ڈاکٹر نے کہا تھا سب پرفیکٹ ہے اس لیے وہ اس کی پسند کی چیز تو اسے دلا سکتا تھا۔

اب وہ بھی چینج کر کے لیٹ چکی تھی۔

احد۔۔۔می۔۔۔میں۔۔۔۔

جواب چاہیے مجھے ۔۔۔۔

تب حالات اور تھے۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آیا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔۔اور ۔۔۔۔۔

احد نے دھواں اس کے منہ پر چھوڑا تو وہ کھانسنے لگی۔

آپ جانتے ہیں مجھے سموک الرجی ہے اس نے احد کے ہاتھ سے سگریٹ لے کر نیچے پھینکی اور بجھائی۔

مجھے تمہارا جواب پسند نہیں آیا احد نے اس کے لبوں کے قریب ہاتھ لے جاتے کہا۔

ایا نے ہلکا سا پیچھے ہٹی کہ اب کی بار پھر وہ وہی عمل دہرا تا لیکن احد نے اس کے لبوں کے قریب پھیلی لپسٹک کو صاف کیا۔

اچھا! اولاد کھونے کا دکھ تمہیں مجھ سے زیادہ کیوں ہوا؟ اولاد تو ہم دونوں کی تھی نا۔۔؟

احد پلیز۔۔۔۔مجھے ان سب سوالوں کے جواب نہیں دینے ۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں..؟ کیوں نہیں دیتے ہیں.... مجھے ان سب سوالوں کے جواب چاہیے ایانے زولفقار..... احد نے اس کی کمر پر گرفت سخت کرتے کہا۔

یہی سننا چاہتے ہیں کہ ہماری پہلی اولاد کو قتل کیا گیا ہے .....

یہ میں پہلے سے جانتا ہوں .....

تو یہ سننا چاہتے ہیں کہ نقصان اتنا نہیں ہوا تھا.... مجھے انجیکشن دیا گیا تھا جس کی وجہ سے زہر میرے جسم میں داخل ہوا اور ہمیں اپنی پہلی اولاد کھونی پڑی ....

میں ہمت نہیں کر پائی کہ میں خود کی اولاد کو بچا پاتی... اپنے لیے کچھ کر پاتی... میرا جسم اتنا مفلوج تھا.... یہ پچھتاوا ہمیشہ میرے ساتھ رہنے والا ہے.... مجھے وقت چاہیے تھا خود کی ذات کے لیے... ان سب سے باہر نکلنے کے لیے..... ہمارے ساتھ رہنے سے مسلسل یہ سب ہو رہا تھا.... مجھے لگا ...

ہاں تمہیں لگا الگ ہونا صرف حل ہے اس بات کا... وہ جو چیختے کھڑی ہو گئی تھی اب احد بھی اس کے پاس آتا بولا۔

یہ سب اسے پہلے پتا لگ چکا تھا.... وہ نرس اپنے کیے کی سزا پچھلے دو مہینوں سے اس قید میں گزار رہی تھی جس کا کسی نے تصور بھی نہیں کیا ہو گا۔

ہاں! اس نے تھک کر سانس بھری .....

تو ٹھیک ہے چلی جاؤ پھر سے.... کیونکہ یہی زندگی ہے آئندہ خدانخواستہ ایسا کچھ ہو تو تم میرے ساتھ کھڑی ہونے کی بجائے پھر چلی جاؤ گی۔

احد مجھے اس وقت وہی ٹھیک لگا .....

Posted On Kitab Nagri

تمہارے ٹھیک لگنے سے کیا.... کیا ایانے.... وہ میری بھی اولاد تھی میں اس صدمے سے نہیں نکل پا رہا تھا... جس کے خواب ہم نے اکٹھے دیکھے تھے اس کے جانے کا غم ہم نے کیوں اکٹھے نہیں بانٹا...؟وہ اسے جھنجھوڑتا وہ سب یاد کرتا پھر سے ٹوٹ گیا تھا۔

ائم سوری.... احد.... !میں مانتی ہوں میری غلطی ہے...

یہ آئم سوری جیسا لفظ دوبارہ اپنی غلطی پر کبھی نہ بولنا... یہ ایک لفظ بہت بے معنی ہے جو ہو گیا یہ سب ٹھیک نہیں کر سکتا۔

مجھے لگا میں تمہاری حفاظت میں ایک بار پھر چوک گیا..... میری اتنی سیکیورٹی کے بعد بھی میں کچھ نہیں کر پایا.... میں نہیں جان پایا کہ وہ ملی عام ملی نہیں تھی۔

اور پھر وہ اسے سب بتاتا چلا گیا ایا نے اسے سخت حیرت، غصے اور افسوس کو شکار تھی۔

احد میں اس عورت کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گی..... اس نے احد کے ساتھ لگتے کہا۔

اسے تو رب بھی معاف نہیں کرے گا.... احد نے کہتے مٹھیاں بھینچی اس کی دماغ کی رگیں بھی ابھری تھی۔

.....

اوہائے رایان۔۔۔۔۔آج ایک نئی لڑکی۔۔۔۔۔نوٹ بیڑہاں۔۔۔تمہارا ٹیسٹ کبھی بھی برا نہیں رہا مان گئے تمہیں۔۔۔۔۔

شی از مائے وائف دانشین رایان درانی۔۔۔۔۔رایان نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

شادی کب کی تم نے۔۔۔۔اور کانوں کان خبر بھی نہ ہونے دی۔۔۔۔ویسے پہلی گرل فرینڈز کا کیا بنا وہ جھکتی اس کے کان کے پاس بولی آواز اتنی تو تھی کہ دانین سن سکتی۔

شادی کب کی۔۔۔۔یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے فرح۔۔۔۔اور دوسری بات اپنے کام سے کام رکھو گی تو زیادہ بہتر رہے گا۔۔۔۔ویسے بھی آج کل تمہارے اختر جاوید کے آفس کے بہت چکر لگ رہے ہیں شاید تمہارے شوہر کو اندازہ نہیں اس بات کا۔۔۔۔وہ جواب دے کر منہ بند کروانے والوں میں سے تھا جو وہ کر چکا تھا۔

وہ لڑکی سر جھٹکتی دانین پر ایک کٹیلی نظر ڈالتی چلی گئی تھی۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔میں آتا ہوں۔۔۔پانچ منٹ بعد اس نے دانین کو کہا تو وہ سائیڈ پر پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اس کا دل اس محفل سے اب اچاٹ ہو چکا تھا۔۔۔اس نے کبھی نہ چاہا تھا کہ اس سے منسلک شخص کے بارے میں کوئی ایسا سوچے اور بات کرے۔

اس نے سامنے دیکھا۔۔۔جہاں ایک بے حد ماڈرن لڑکی اس سے گلے مل رہی تھی۔۔۔۔رایان کے ہاتھ اس کی برہنہ کمر پر دیکھتے اس نے آنکھوں میں آیا آنسو حلق میں اتارا تھا۔

میم جوس۔۔۔۔ویٹر نے اس کے آگے جوس کیا تو اس نے ان پر سے نظر ہٹائی اور گلاس اٹھایا۔۔۔

اس نے بائیں سائیڈ والا گلاس اٹھایا۔۔۔بنا یہ جانے وہ دونوں انکو ملک نہیں دوسرا گلاس اٹھا چکی تھی۔

پہلا سپ بھرتے اسے وہ کافی برا لگا تھا۔۔۔لیکن سامنے کے منظر سے زیادہ نہیں۔۔۔۔اس نے ایک ہی سانس میں سارا مشروب پیتے گلاس واپس ٹیبل پر رکھا تو ویٹر اٹھا کر چلا گیا۔

وہ اب مختلف لوگوں سے مل رہا تھا۔۔۔۔دانین کا سر ہلکا سا بھاری محسوس ہو رہا تھا اس کو۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے یہاں وہاں اسے ڈھونڈنا چاہا جو لوگوں میں گھرا تھا۔۔۔۔لڑکے اور لڑکیوں کا وہ گروہ کہیں سے بھی اس کا ٹیسٹ نہیں تھا اور نہ بن سکتا تھا۔

وہ واپس آیا۔۔۔۔اس کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

کیا کھاؤ گی۔۔۔۔بھوک لگی ہو گی۔۔۔۔اس نے دانین سے پوچھا۔

فلحال کچھ نہیں۔۔۔چاہیئے ہو گا تو میں ڈال لوں گی اس نے سادگی سے جواب دیا۔

اوکے! کچھ چاہیئے ہو تو بتانا۔۔۔۔ابھی بس تھوڑی دیر میں واپس چلتے ہیں اوکے۔۔۔۔اس نے دانین کا گال تھپتھپایا تو اس نے پھیکی مسکراہٹ سے سر ہاں میں ہلایا۔

شاان۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتا چلا کہ میں گھر سے باہر نکلی ہوں۔۔۔۔اس نے دل میں دبے سوال کو زبان دی۔

تم نے آنٹی سے جھوٹ کیوں بولا۔۔۔وہ جو سامنے نظریں ٹکائے تھا اس نے اس کو دیکھتے پوچھا۔

کیونکہ ایسے ماما مان نہیں رہیں تھی۔۔۔۔اور مجھے باہر بھی جانا تھا۔۔۔۔اس نے آنکھیں جھکاتے کہا۔

تو اس کا مطلب مجھ سے جھوٹ بولنا کافی آسان ہو گیا ہے تمہارے لیے۔۔؟افشان نے اس کے بالوں کی لٹ کو انگلی پر گھماتے کہا۔

راحیہ نے تھوک نگلا۔۔۔۔کبھی کبھی وہ اسے ایسے ہی لاجواب اور بے بس کر دیا کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔اس نے اپنی غلطی تسلیم کرتے کہا۔

راحمیہ افشان بلوچ میں ایسی نوبت دوبارہ آنے ہی نہیں دوں گا۔۔۔اس نے اس کی لٹ کو کھینچتے کہا اور رخ موڑ لیا۔

راحمیہ نے کافی دیر اس کو دیکھا تھا جو اس کی طرف متوجہ نہ تھا۔۔۔اس نے اس کی پیٹھ پر مکہ مارا۔۔۔

راحمیہ سو جاؤ۔۔۔افشان نے آنکھیں بند کرتے کہا لیکن وہ وہی حرکت اب بار بار دہرا رہی تھی۔

افشان نے جھٹکے سے اپنا رخ اس کی طرف کرتے اس کے ہاتھ اپنی گرفت میں لیے۔

کیا مسئلہ ہے؟؟؟

آپ مجھے نظر انداز کرنے لگیں ہیں شان اور ایسا دوسری بار ہوا ہے۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔اپنے چھوٹے سے دماغ پر اتنا زور نہ ڈالا کرو۔۔۔افشان نے اس کے بال چہرے سے ہٹاتے کہا لیکن اس وقت اس کے دماغ میں سوچوں کا جال تھا۔

فیصل بلوچ اب تک نہیں پکڑا گیا تھا یقیناً وہ بدلہ تو لیتا۔۔۔۔

افشان آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں راحمیہ نے اس کے سینے پر اپنی ٹھوڑی ٹکاتے پوچھا۔

آج یہ سوال کیوں پوچھ رہی ہو۔۔؟افشان نے اسے دیکھا جس کا آج سونے کا کوئی موڈ نہیں تھا۔

بس ایسے ہی میرا دل چاہا۔۔۔اس نے اس کی بیئرڈ پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

محبت لفظوں کی محتاج نہیں اس لیے میں کبھی اس بات کا جواب نہیں دے پاؤں گا۔۔۔اس نے اس کا ناک کھینچتے کہا۔

اگر آپ کو مجھ سے کوئی اچھی لڑکی مل جاتی تو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو بس میں شادی کر لیتا افشان نے کہا لیکن اگلے ہی لمحے اس کے سر کے سارے بال راحیمہ کے ہاتھ میں تھے اور ان کے کمرے کی دیواروں نے افشان بلوچ کے قہقہے سنے تھے۔

آپ کو شرم نہیں آتی؟

نہیں۔۔۔۔لیکن اب تمہیں ضرور آئے گی افشان نے اسے خود پر جھکاتے کہا۔۔۔۔

وہ دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے۔۔۔۔۔خاموشی تھی کہنے کو جیسے کچھ بچا نہ تھا۔

کھڑکی سے آتی روشنی اور ہلکی سی خنکی ماحول کو اور دلفریب بنا رہی تھی۔

اور وہ مکمل تھے ساتھ۔۔۔۔۔وہ جانتے تھے کہ ایک دوسرے کے بغیر وہ کچھ نہیں تھے۔

ایانے نے محسوس کیا تھا کہ احد نے اسے اپنے حصار میں نہیں لیا تھا۔۔۔۔اس کی ناراضگی سے اس کی جان جاتی تھی۔

گھڑی پر نظر پھرتے ہی وہ اس سے علیحدہ ہوئی گھڑی بارہ دس بجا رہی تھی۔

وہ سامنے پڑی پلیٹ سے ایک کپ کیک لے کر آئی اور اس کے آگے کیا۔۔۔۔وہ اب بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

پلیز احد !۔۔۔۔

اس نے اس کے لبوں کے پاس کرتے کہا تو اس نے کھا لیا۔۔۔کتنا بھی غصہ سہی لیکن وہ اس کے ہاتھ کو ایسے دھتکار نہیں سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہاتھ صاف کر کے واپس اس کے پاس آئی اور اسے دیکھا جو اب بھی اسے دیکھ رہا تھا۔

سزا پوری ہو گئی میری..؟ وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتی بولی۔

احد قریشی کے عنابی لبوں پر ہلکی سے مسکراہٹ آئی جسے وہ بروقت چھپا گیا۔

باقی کل کے لیے ابھی جاؤ سو جاؤ.... احد نے بنا اس کا جواب سنے دوسرے کمرے کی طرف قدم بڑھائے۔

ایا نے بیڈ پر لیٹتے سسکیوں سے رونے لگی.... وہ اس کی چھوٹی سے غلطی کی سزا کیسے دے رہا تھا اس کو..... دو مہینے بیشک چھوٹا عرصہ نہ تھا لیکن وہ بھی اتنا ہی تڑپی تھی اس کے لیے۔

اس نے بنا چینج کیے اسی کپڑوں میں سونے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہی تھی اس کا وجود اب ہولے ہولے لرز رہا تھا۔

ہوا میں خنکی بڑھ گئی تھی اس نے نا تو کھڑکی بند کی تھی اور نہ خود پر بلینکٹ اوڑھا تھا بس اوندھے منہ پڑی تھی۔

احد کو اندازہ تھا اپنے سخت رویے کا لیکن ان دو مہینوں میں وہ اس لڑکی کے لیے کتنا تڑپا تھا اسے اندازہ نہیں تھا۔

رات کے دو بجے جب وہ سگریٹ سگا تا تھک گیا تو واپس کمرے میں آیا اس کا وجود دیکھتے اسے نئے سرے سے اس پر غصہ آیا۔

آہستگی سے دروازہ بند کرتے وہ چینج کر کے آیا اور اسے دیکھا جو اوندھے منہ بے ترتیب سے پڑی تھی۔

بال بندھے ہونے کی وجہ سے اس کی کمر بھی اب دکھ رہی تھی ٹسلز ٹوٹ جانے کی وجہ سے۔

احد نے اس کے قریب ہوتے اسے ہاتھ لگا کر سیدھا کرنا چاہا تو اسکے بازو بے حد ٹھنڈے ہو رہے تھے۔

.....

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

وہ واپس انہیں لوگوں کی طرف چلا گیا لیکن اب کی بار پانچ منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی تھیں۔۔۔اس کے ساتھ ایک کپل تھا۔

میٹ مائی وائف دانین۔۔۔۔۔۔اس نے دانین کی طرف اشارہ کرتے کہا تو دانین نے نہ انہیں مسکراہٹ دی اور نہ کھڑی ہوئی۔

دانین یہ ڈیڈ کے کافی اچھے دوست ہیں ملوان سے۔۔۔اس نے دانین کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کیا تو اس نے ہلکا سا سر ہلایا۔

وہ دو چار باتیں کر کے چلے گئے تو رایان کے اس کا رخ خود کی طرف موڑا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وانین کیا ہوا۔۔۔۔کسی سے کیسے ملتے ہیں اتنا تو تمہیں اندازہ ہے نا۔۔۔وہ ڈیڈ کے کافی اچھے دوست تھے کیا تاثر پڑا ہو گا تمہارا ان پر۔۔۔۔کل ڈیڈ بھی فرانس سے آجائیں گے تو کیا تم ان سے بھی ایسے ملو گی؟

اسے بڑا لگا تھا بے حد وانین کا ان سے ایسے ملنا۔۔۔۔اس لیے اب وہ اس سے باز پرس کر رہا تھا لیکن وہ اب بھی سر جھکائے خاموش کھڑی تھی۔

رایان۔۔۔ہاؤ آر یو۔۔۔

اب کی بار پھر ایک لڑکی تھی جس نے چست ساڑھی پہن رکھی تھی جو اس کو ڈھک تو کیا ہی رہی تھی اس کے جسم کے نشیب و فراز کو اور واضح کر رہی تھی۔

آیم فائن۔۔۔رایان نے اسے دیکھتے کہا۔۔۔تو وہ آگے ہوتی رایان کے گلے لگی۔۔۔رایان کی نظر وانین پر گئی جس کی خالی نگاہوں کا مرکز وہی تھا۔

لونگ ٹائم مین۔۔۔کہاں ہوتے ہو آج کل۔۔۔۔۔اور روبی پوچھ رہی تھیں تمہارا۔۔۔ایک چھوٹی سی غلطی پر تم نے بیچاری سے بریک اپ کر لیا۔۔۔اتنی افسردہ تھی وہ۔۔۔

ماریہ میٹ مائی وائف وانین۔۔۔

اس نے وانین کو دیکھتے کہا جو بنا کچھ کہے اب بھی اسی کو دیکھ رہی تھی۔

اوہ۔۔۔اس لڑکی کی زبان کو بریک لگا تھا۔

کافی لڑکیوں کے دل توڑ دیے ہیں تم نے اس کا مطلب اس نے اس کے کاندھے پر ہاتھ مارتے کہا۔

میں پہلے بھی لڑکیوں کی طرف نہیں بڑھتا تھا۔۔۔لڑکیاں خود آتی تھی یو نو۔۔۔۔اور پھر مجھے یہ مل گئی اس کے بعد مجھے کوئی دکھی ہی نہیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو یہی ہے بس اب سب کچھ تمہارا۔۔۔۔مجھے یاد ہے تم کہا کرتے تھے کہ رایان درانی صرف ایک عورت کے آگے جھکے گا اور وہ وہی ہو گی جو تمہارے نکاح میں ہو گی۔

بالکل۔۔۔۔اس نے دانین کا ہاتھ تھامتے کہا۔۔۔۔دانین کے چہرے پر اب کی بار بھی کوئی تاثر نہ تھا۔

چلو پھر ملتے ہیں وہ کہہ کر چلی گئی تو دانین نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکلوایا۔۔۔۔

رایان نے اس کی طرف دیکھا جو مخالف سمت دیکھ رہی تھی، وہ اسے سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے وہ بنا اس کی طرف دیکھتی بولی۔

چلتے ہیں کچھ دیر میں۔۔۔۔آجاؤ کچھ کھالو پھر نکلتے ہیں اس نے دانین کا ہاتھ پھر سے پکڑا۔

نہیں مجھے ابھی گھر جانا ہے۔۔۔۔۔آپ نے نہیں جانا تو مجھے چھوڑ کر واپس آجائیگا۔۔۔اس نے پھر سے ہاتھ چھڑواتے زرا اونچی آواز میں کہا۔

دانین یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔اور یہ کیسے بات کر رہی ہو۔۔۔؟؟

مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔۔

اوکے چلو! وہ اسے باہر کی طرف لے آیا۔۔۔

رکو یہاں گاڑی لاتا ہوں۔۔۔۔اسے غصہ آیا تھا وہ کیسے اس سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔لیکن پھر بھی اس نے اس کی بات مانتے واپسی کے لیے قدم بڑھائے تھے۔

فیصل بلوچ ہر طرح سے پلیننگ کر چکا تھا۔۔۔اسے اطلاع پہلے ہی مل چکی تھی کہ تالیہ بھی آچکی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کی تصاویر وہ اتروا چکا تھا۔۔۔اب اسے کہاں کیسے استعمال کرنا تھا وہ جانتا تھا۔

اس نے اپنے جانے کا انتظام کر لیا تھا۔۔۔وہ بارڈر کے راستے خفیہ طریقے سے جانے والا تھا حلیہ بدل کر۔۔۔ایک بار وہ نکل جاتا پھر تالیہ کا بھی انتظام کرتا کچھ

لیکن وہ جاتے جاتے ان کا ایسا نقصان کرنا چاہتا تھا جس کی بھرپائی وہ ساری عمر نہ کر پائے۔

اس کے ذرائع کے مطابق افشان بلوچ گھر سے دس بجے نکلتا تھا۔۔اب آگے اسے ہی کچھ کرنا تھا۔

وہ جانتا تھا اب پکڑا گیا تو آگے بس موت ہے۔۔۔

بھانجے صاحب بہت جلد ملاقات ہو گی۔۔۔۔۔اور اس بار گھاؤ کافی گہرا ملے گا۔۔۔جو جلدی بھر نہیں پائے گا امید ہے۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔۔

افشان نے آنکھیں کھولیں تو وہ اس کے نزدیک ہی سکون سے سو رہی تھی۔

افشان نے اس کے ماتھے پر لب رکھے اور اٹھ گیا۔۔۔آج اسے جلدی نکلنا تھا۔۔۔

اسے آج فیصل بلوچ کی لوکیشن ٹریس کروانی تھی۔۔۔جلد از جلد اسے ڈھونڈ نکالنا تھا۔۔۔

وہ بنا اسے اٹھائے فریش ہو کر باہر گیا۔۔۔صائمہ بلوچ سے ملا اور نکل گیا یہ جانے بغیر کہ واپسی پر اسے کافی گہرا دھچکا لگنے والا تھا۔

راحیلہ سو کر اٹھیں اور ارد گرد دیکھا کھڑکی کے پردے بھی نہیں اٹھائے تھے۔۔۔لیکن وہ تھا بھی کہیں نہیں۔۔۔تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ بنا اس کی نیند خراب کیے جا چکا ہے۔

ہلکی سی خوبصورت مسکراہٹ اس کے لبوں پر پھیلی۔۔۔اس نے اپنا فون ڈھونڈا۔۔۔ایک جو بصورت میسج ٹوٹتا تھا اس شخص کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

سائیڈ ڈراسے فون اٹھایا تو انجان نمبر سے کافی تصویرین اور ویڈیوز تھی۔۔۔

اس نے ایک ایک۔کر کے کھولا انہیں۔

وہ کھلی آنکھوں سے سب دیکھتی رہی۔۔۔۔ کبھی آنکھوں کی پتلیاں سکڑتی اور کبھی ان میں بے یقینی ہوتی۔۔۔۔

اس نے فون سائیڈ پر رکھا اور اپنا بھاری سر تھاما۔۔۔اس کو زکام ہو چکا تھا۔۔۔لیکن جو کچھ اس نے ابھی دیکھا تھا۔۔۔

افشاں بلوچ کسی اور عورت کو کیسے اپنے قریب آنے دے سکتا تھا۔۔۔یہ سوچ اسے اندر ہی اندر کھانے لگی لیکن اس شخص پر اسے پورا بھروسہ تھا۔

وہ کچھ سوچتی کہ باہر سے آتی چیخ پر وہ جھٹکے سے بستر سے اٹھی اور باہر نکلی۔

سامنے ہی صائمہ بلوچ کے سر پر کوئی شخص گن تانے کھڑا تھا۔۔۔اس کی پیٹھ راحیلہ کی طرف تھی اس لیے وہ اس کا چہرہ نہ دیکھ پائی۔

اس نے دیکھا گھر میں میں ہا کا سناٹا تھا۔۔۔۔چاروں طرف لوگ پھیلے تھے۔۔۔۔اس نے آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔۔۔۔

اس کے دل کی رفتار حد سے زیادہ تیز ہوئی اس نے تھوک نگلتے واپس قدم موڑنے چاہے جواب ناممکن تھا۔

کتنی خاموشی سے سب ہوا تھا۔

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

علیزے کی ساری انفارمیشن اسے مل چکی تھی،تالیہ سب کچھ افشان سے شادی کی لالچ میں بتا چکی تھی۔

اسے پولیس کے حوالے کرنا تھا لیکن ایک آخری ملاقات وہ کرنا چاہتا تھا اس لڑکی سے۔

اس نے اسی ہوٹل کے بیک پر گاڑی روکی۔۔۔۔وہ وہاں دو لوگوں سے کچھ لین دین کر رہی تھی۔

احد قریشی اس پر نگاہ ٹکائے بیٹھا تھا۔۔۔جیسے ہی وہ ان لوگوں سے علیحدہ ہوئی تو احد نے اپنی پچھلی گاڑی میں بیٹھے گارڈ کو اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گئے اور اسے اسے بیہوش کرتے گاڑی میں ڈالا۔۔۔۔احد قریشی کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔

اس نے آنکھیں ایک ویران جگہ پر کھولی تھی۔۔۔۔آس پاس جنگل تھا۔۔۔۔اس نے ہوش میں آتے ہی چلانا شروع کیا تھا۔

آہستہ چیخو۔۔۔۔!

اتنی طاقت مت ضائع کرو یہاں سننے والا کوئی نہیں۔۔۔۔احد قریشی دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔

اسے دیکھتے علیزے کا سانس سوکھا تھا۔۔۔۔آگے کیا ہونے والا تھا وہ اس سے بخوبی واقف تھی۔

وہ شخص خود کی چیزوں اور خود سے منسلک لوگوں کے لیے کتنا جنونی تھا اس سے بہتر کون جانتا تھا۔

کافی عرصے بعد مل رہے ہیں نہیں۔۔۔۔؟؟

اس نے کرسی پر بیٹھتے کہا تو اس ویران کمرے میں واحد سامان تھا۔

احد۔۔۔۔!اس کے سوکھے لبوں سے ایک ہی لفظ ادا ہوا۔

ہاں تمہارا دوست۔۔۔۔یاد ہے ہم کافی اچھے دوست ہوا کرتے تھے۔۔۔۔یہاں تک کہ میرے لیے میرے والدین کی پہلی پسند بھی تم تھی۔

ہاں لیکن تم نے شادی اس۔۔۔۔۔۔۔سے کر لی۔۔

زبان سنبھال کر نہیں تو اسے گدی سے کھینچتے میں وقت نہیں لگاؤں گا اس نے اٹھتے کرسی کو ٹھوکر مارتے کہا۔

ایسا کیا ہے اس میں احد جو مجھ میں نہیں۔۔۔

سب۔۔۔۔سب کچھ۔۔۔یہی کافی ہے کہ وہ ایانے احد قریشی ہے۔۔۔۔میری محبت۔۔۔میرا قیمتی اثاثہ اس سے زیادہ وہ تعارف کی مستحق نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اب بنا کسی فضول بات کہ مدعے پر آؤ۔۔۔۔

کس۔۔کس۔۔۔مدعے پہ۔۔۔پہ۔۔۔؟

تم ایک عام لڑکی سے کرنل کیسے بنی۔۔۔۔؟تم وہ علیزے نہیں ہو جسے میں جانتا تھا۔۔۔۔اب کی علیزے اسمگلنگ میں ملوث ہے، کسی کو جان سے مارنے کی کوششیں کر چکی ہے اور ایک وجود جو ابھی اس دنیا میں نہیں آیا تھا اس کا قتل کر چکی ہے۔

علیزے کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے کھلی۔۔۔۔وہ اس کے بارے میں سب جانتا تھا۔۔۔

مجھے تم چاہیے تھے۔۔۔اب ملے نہیں۔۔۔تو میں کیسے کسی دوسری عورت کو خوش رہنے دے سکتی ہوں تمہارے ساتھ وہ جنونی انداز میں چیخی۔

انسانیت کا قتل کیا ہے تم نے احد نے اپنا غصہ ضبط کرتے کہا۔۔۔

ہاں سب کیا میں نے۔۔۔۔سب۔۔۔۔۔اب بھی کوششیں نہیں چھوڑوں گی اس عورت کی کوئی اولاد اس دنیا میں نہیں آئے گی اور۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔!!!

وہ ایسا چاہتا نہیں تھا لیکن اس کی اتنی گھٹیا سوچ پر اس کا ہاتھ اٹھا تھا۔

وہ عورت میرے دل پر پھر بھی اتنا ہی مقام رکھے گی۔۔۔چاہے تم جو کر لو۔۔۔۔لیکن اب کچھ کرنے کا نہ تو تمہیں موقع ملے گا اور نہ وقت۔

احد نے کہتے دروازہ کھولا۔۔۔ایک ساتھ تین لیڈی کانسٹیبل اندر آئی تھی اور اسے تھاما۔

وہ چیخ رہی تھی۔۔۔اس نے اپنا آپ چھروانے کے لیے جنونی ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم کبھی خوش نہیں رہو گے۔۔احد قریشی میں تمہیں کبھی بسنے نہیں دوں گی وہ اور بھی بہت کچھ بول رہی تھی اس نے اس کی باتوں کو ہوا میں اڑایا۔

کہ وہ ملک کی کرمنل تھی اس کو اب کھلی فضا کبھی دیکھنے کو نہیں ملے گی۔۔۔اس نے گہری سانس بھرتے خود کو ہلکا محسوس کیا۔

وہ اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔۔۔اس سے اقرار جرم کروانا چاہتا تھا۔جو اس نے دھڑلے سے کیا تھا۔

اس نے فرہان دید قریشی کو اس کی ریکارڈنگ سینڈ کی تھی۔۔۔۔۔

وہ گاڑی پارکنگ سے نکالنے گیا تھا اسی لیے اسے وقت لگا تھا۔۔۔۔دانین کو اکیلا کھڑے دیکھ ایک شخص اس کے پاس آیا۔

وہ بھی اپنی گاڑی شاید پارکنگ سے نکال کرا یا تھا۔۔۔۔لفٹ چاہیے۔۔۔۔۔؟؟اس نے دانین کے پاس گاڑی روکتے کہا۔

نہیں۔۔۔۔!

دانین نے دکھتے سر کے ساتھ کہا تو وہ خباثت سے مسکرایا۔

لے لو لفٹ۔۔۔۔بدلے میں کچھ نہیں مانگو گا یار۔۔۔آجاؤ فوراً سے اس نے گاڑی مزید اس کے قریب کرتے گاڑی سے سر نکالتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں جانا سمجھ میں نہیں آتا ایک بار وہ چیخی تھی اب کی بار۔۔۔۔ایک تو رکھتا سر، دوسرا ایان درانی کا کسی کے قریب ہونا اور اب یہ ایک نئی مصیبت۔

ویسے کافی حسین ہو۔۔۔۔ لگتا ہے کسی اور کا انتظار کر رہی ہو۔۔۔۔۔ اگر نہیں تو بھی آجاؤ اور اگر ہاں تو۔۔ اتر سالے۔۔۔ نیچے۔۔۔

رایان جو اسے دیکھتے گاڑی قریب لایا تھا سامنے موجود شخص کو کچھ کہتے دیکھ وہ اتر کر پاس آیا اور اس کی بکواس سن کر وہ آپے سے باہر ہوا تھا۔

رایان نے اس کی طرف کا دروازہ کھولتے اسے باہر نکالا اور اس کے چہرے پر ایک پنچ مارا تھا۔

کیا بکواس کر رہا تھا اب بول۔۔۔۔ وہ وجود میں رایان سے کمزور تھا لیکن مقابلہ اس نے بھی دیا تھا۔

رایان نے چہرے پر وآپس پنچ مارا تو دانین کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔

تیری ہمت کیسے ہوئی یہ سب بکواس کرنے کی؟؟؟ رایان نے اسے زمین پر دھکا دیتے کہا۔

کیوں تجھے کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے اس شخص نے مار کھاتے کہا تھا۔

بیوی ہے میری وہ۔۔۔۔۔۔۔ کہتے رایان نے اپنا سارا غصہ اس شخص پر نکالا تھا۔

راااایان۔۔۔۔۔۔۔

تم گاڑی میں جا کر بیٹھو اس نے دانین کو بنا دیکھے کہا۔

نہیں آپ بھی آئیں۔

دانین میں کیا بکواس کر رہا ہوں سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔ جاؤ جا کر گاڑی میں بیٹھو اس نے اونچی آواز میں کہا تو وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

رایان نے اسے اٹھاتے اس کے منہ پر ایک اور ہاتھ جڑا تھا۔۔۔۔اسے اس کی گاڑی پر دھکا دیتے وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

گاڑی کا دروازہ زور سے بند کرتے اس نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔دامین نے دیکھا وہ شخص اب شاید بیہوش ہو چکا تھا۔۔۔لوگ بھی اندر سے اب آ رہے تھے لیکن ساتھ بیٹھے شخص کو کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔

پاگل لڑکی !

اپنی جگہ پر بیٹھتے کمفرٹر اوڑھ کر اسے اپنے قریب کھینچا تو اس کی بھی آنکھ کھل گئی۔

اب وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی...اس کی آنکھ میں اٹکا آنسو گرنے سے احد نے جھٹکے سے اسے اپنے ساتھ لگا کر بھگایا تھا اور اپنی پوروں سے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

آپ تو وہاں سونے چلے گئے تھے اب کیوں آئے ہیں؟؟اس کے ہاتھ جو اس کے ٹھنڈے بازو سہلا رہے تھے اسے جھٹکتی بولی۔

ایا نے اس وقت میں کسی بحث کے موڈ میں نہیں ہوں اور اگر میں نہ آتا تو ٹھنڈ لگ جاتی تمہیں عقل ہے یا نہیں۔

نہیں مجھے اندازہ تھا کہ جو شخص ان دو مہینوں میں میری ہر سرگرمی سے واقف ہے وہ اب بھی مجھے ایسے تو نہیں چھوڑے گا اس کے لہجے میں مان جھلکا تھا۔

وہیں میں احد قریشی کو لاجواب کر گئی تھی۔

سردی لگ رہی ہے.....اس نے احد کو دیکھتے کہا تو احد قریشی نے اسے گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے نہیں لگ رہی تھی...؟تم مجھے بہت تنگ کرتی ہو ایانے زولفقار ...

ایانے احد قریشی اس نے احد کا کار لر کھینچتے کہا..... وہ بار بار اسے یہ بول کر زچ کر رہا تھا۔

میری سالگرہ کا تحفہ کہاں ہے..؟احد نے کچھ سوچتے پوچھا۔

وہ میں لانا بھول گئی اور ویسے بھی یہ سجاوٹ کافی نہیں ....

یہ سب افشان نے کروایا ہے میں جانتا ہوں.... تم نے کیا کیا ہے وہ بتاؤ ....

میں آپ کے لیے تیار ہوئی تھی اور یہاں موجود ہوں کیا یہ تحفہ کافی نہیں....؟

میرے لیے تیار ہوئی ہو تو سہی سے دیکھنے تو دو .....

سہی سے دیکھ کر آپ میری تیاری برے طریقے سے خراب کر چکے ہیں احد اب ہمیں سونا چاہیے مجھے شدید سردی لگ رہی ہے۔

اس نے کہا تو احد اٹھلا یسیٹس اوف کرتا واپس اپنی جگہ پر آیا اور اسے کمفرٹر یاں ہی چھپایا۔

آپ نے مجھے ایک بھی کال نہیں کی احد...ان دو مہینوں میں....نہ ہی ملنے آئے....وہ اب شکوؤں کی لسٹ کھول بیٹھی تھی۔

تو تم نے کون سا فون کیا تھا....اور میں پہلے ہی کہہ چکا تھا جب بھی اپنی مرضی سے رہی ہو واپس بھی اپنی مرضی سے آؤ گی احد نے اسے حصار میں لیا۔

سڑو.....ایانے کو اس کے وجود سے تحفظ محسوس ہوا تھا وہ پر سکون تھی اب بے حد۔

احد نے جھکتے اپنی بھری ہوئی بیئرڈ اس کے چہرے پر پھیری تو وہ چلائی۔

احد ہٹیں پیچھیں !اور یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے آپ نے..؟

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کس نے کہا تھا دور جاؤ.....اب بھگتو مجھے اسی حلیے کے ساتھ.....اس نے کہتے واپس وہی عمل دہرایا۔

اس نے سر اٹھایا تبھی وہ اسی ہی گھور رہی تھی احد نے جھک کر اس کی آنکھوں پر باری باری لب رکھے۔

دو مہینوں کا عرصہ کافی ہوتا ہے کسی کو تڑپانے کے لیے جب آپ کو اندازہ ہو کہ مخالف کا آپ کے بغیر گزارا نہیں

احد نے اس کے کان کے پاس آہستہ آواز میں اقرار کیا۔

ایانے نے اس کے گال پر آہستگی سے لب رکھے اس کا اقرار اسے سرشار کر گیا تھا۔

احد ہم دعا کریں گے نا کہ رب العزت ہمیں جلد ہی پھر سے اولاد سے نوازے ناچاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ افسردہ ہوا تھا۔

سہی وقت پر سب ہو جائے گا ایانے.....اور جو ہو گیا اس کے بارے میں اب ذکر نہیں ہو گا دوبارہ کبھی یہ بات کان کھول کر سن لو میری اور ذہن میں بٹھالو۔

احد نے کہتے کروٹ بدلی اب وہ نیچے اور ایانے اوپر تھی ایانے کے بال ان دونوں کو ڈھک گئے کیونکہ وہ اس کے بال کھول چکا تھا۔

ایانے کو اس کے ہاتھ اپنی کمر پر سرکتے محسوس ہو رہے تھے اس نے ہونٹ بھینچے۔

اح.....اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی احد اس کے بالوں میں ہاتھ پھنسا تا اسے خود پر جھکا چکا تھا۔

دو سیکنڈ بعد اسے خود سے دور کرتے اس نے ایانے کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے تھی احد نے اس کے لبوں پر پھر سے اپنے تشنہ لب رکھتے خود کو سیراب کیا اب کہ اس کی گرفت میں شدت تھی۔

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ایانے کو اس کی گرفت اپنی کمر پر سخت ہوتی محسوس ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سانس بند ہوتے اس نے احد کو جھٹکے سے خود سے دور کیا تھا....اپنے نم لبوں پر انگلی پھیری تو خون کی ایک ننھی بوند تھی اس نے احد کو بے یقینی سے دیکھا۔

احد نے اس کی آنکھوں کے شکوے کو نظر انداز کرتے اس کی گردن پر لب رکھے تھے....ایا نے کو ہر لمحے کے ساتھ اس کے بازو اپنی کمر میں پیوست ہوتے محسوس ہوئے تھے۔

اس کی شدتیں برداشت کرتے وہ نڈھال پڑی تو احد نے واپس اسے اس کی جگہ پر لٹا کر اس پر جھکا۔

ایا نے نے چہرہ موڑنا چاہا تھا احد نے اس کی یہ کوشش بھی ناکام بنائی اب.....ابھی چند لمحوں پہلے کسی نے مجھ سے پوچھا تھا کہ سزا ختم ہو گئی؟

اور آپ نے کہا تھا کل .....

کل بھی ملے گی فلحال مجھے برداشت کرو خاموشی سے.....دو مہینے تڑپایا ہے تم نے مجھے اب بھگتو....

احد نے کہتے اس کے شولڈر پر اپنے لب رکھے.....

ایا نے ہر لمحے کے ساتھ اس کی بڑھتی شدت کو باخوبی محسوس کر سکتی تھی....لیکن اس کی قربت کی تاثیر ہی تھی جس نے اس کے سارے زخموں پر مرہم رکھا تھا۔

ایا نے پر سکون ہوتے اس کے گرد بازو باندھتے آنکھیں موند لی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

اے لڑکی رکو۔۔۔۔۔سامنے موجود نقاب پوشوں سے ایک نے اس کی طرف گن کا رخ کرتے کہا تو وہ تھمی۔

فیصل بلوچ نے رخ موڑا اور اس کے قریب جا کھڑا ہوا۔۔۔۔۔راحیہ کے ہاتھ پاؤں سرد پڑ چکے تھے یہ سب اچانک کیا ہوا تھا۔

افشان بلوچ کی اتنی سکیورٹی کے بعد۔۔۔۔اس گھر میں جیسے کیسے داخل ہو سکتا تھا۔۔۔یقیناً مخالف پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا۔

واہ رے گڑیا۔۔۔کافی بڑی ہو گئی ہو۔۔۔۔۔۔

یہ آواز تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔۔۔اس کے ماتھے پر بوندیں نمودار ہوئی اور دل کی رفتار ساکت۔۔۔۔اس کے ہاتھ برف ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

یہ لہجہ۔۔۔اس نے آنکھیں پھاڑے سامنے موجود شخص کو دیکھا۔۔۔۔جواب اپنا نقاب اتار چکا تھا۔
ان آنکھوں کو اس وجود کو وہ کیسے نا پہچانتی۔۔۔اس غلیظ وجود کو جس نے اسے ہاتھ لگانے کی کوشش کی تھیں۔۔۔نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی۔

اف۔۔۔افش۔۔۔افشاان۔۔۔۔اس کے لبوں سے دھیرے سے یہ لفظ ادا ہوئے تھے۔

ہاہاہا۔۔۔لونگ ٹائم گڑیا۔۔۔۔

اس نے اسے ہاتھ لگانا چاہا لیکن پھر ہاتھ روک کر مسکرایا۔۔۔اس کی مسکراہٹ میں کتنی خباثت تھی وہ جان کر لرزی۔

بھانجے صاحب کا بہت ظرف ہے جو تم جیسی لڑکی کو اپنا لیا۔۔۔اپنایا نہ صرف بلکہ سر آنکھوں پر بٹھایا۔۔۔اور اب تو اس نے اسے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا تو راحیلہ جی جان سے کانپی۔۔۔۔

دوپٹہ جو آتے اس کے سر پر تھا ہلکا سا ڈھلکا جسے اس نے سینے پر اچھے سے کانپتے ہاتھوں سے پھیلایا اور قدم پیچھے لیے۔

نانا۔۔۔اب تو قریب آنا ہے گڑیا اور تم دور جا رہی ہو۔۔۔۔آج تو اس گھر میں دو دو گڑیا ہیں سمجھ نہیں آ رہی کس کی خوبصورتی کو پہلے خراجِ تحسین پیش کروں اس نے مڑ کر صائمہ بلوچ کو دیکھتے کہا۔

ما۔۔۔ماما۔۔۔

راحیلہ نے ان کی طرف جانا چاہا۔۔۔اور فیصل بلوچ نے جانے دیا۔۔۔

یہ گھر اس کے کزنز میں تھا اس کے لوگ پھیلے تھے۔۔۔۔۔۔۔

دیکھا صائمہ بلوچ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارے بیٹے کے گھر پر کھڑا ہوں اور وہ سالا کہیں چھپ کر بیٹھا ہے۔۔۔۔اپنی ماں اور بیوی کو چھوڑ کر بچانے نہیں آیا۔۔۔

ارے نہیں۔۔۔۔وہ تو میری بیٹی کے ساتھ حسین وقت گزار رہا ہو گا جیسے ابھی میں اس کی بیوی اور ماں کے ساتھ گزار رہا۔۔۔

تم کتنی حسین ہو گئی ہو اس نے یک دم قریب آتے راحیمہ کے گال پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

دوور رر رہو۔۔۔۔اس نے پورے زور سے چیختے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔

وہ جنونی ہوتا اس کے سر کے بال ہاتھ میں لے گیا۔۔۔صائمہ بلوچ کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی۔

فیصل ڈرو۔۔۔۔خدا کے عذاب سے۔۔۔۔بچی ہے وہ چھوڑ دو اسے۔۔۔۔۔افشان تمہیں چھوڑے گا نہیں۔۔۔۔۔

وہ یہاں آئے گا تو پھر کی بات ہے نا۔۔۔۔۔اس نے قہقہہ لگاتے کہا اور اسے جھٹکے سے چھوڑا۔۔۔۔

راحیمہ گرتی کہ صائمہ بلوچ نے اسے تھاما۔۔۔۔۔۔وہ جہاں اپنے کمرے میں ہلکا سا چل رہی تھی کہ یک دم باہر سے بھاری بوٹوں کی آواز آئی وہ باہر دیکھنے آئی تھی۔

لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔وہ شخص پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا ملازموں کو ایک طرف کھڑا کرتے وہ ان کی طرف متوجہ تھا۔

گھر آتے تک اس کا غصہ کسی حد تک کم ہو چکا تھا لیکن دائین کا سر اب بھی دکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شاور لے کر واپس آیا تو وہ بے سدھ بیڈ پر پڑی تھی۔۔۔

دانین اٹھو کپڑے بدلو۔۔۔۔کھانا آرڈر کیا ہے آتا ہو گا۔۔۔۔۔اس نے اسے کہا لیکن اس میں کوئی حرکت نہ ہوئی۔

دانین سو گئی ہو۔۔اس نے پاس جاتے اسے سیدھا کیا۔

دانین نے ہلکا سا سر ہلایا تھا۔۔۔۔وہ غنودگی میں تھی۔

اٹھو کھانا تو کھالو اور کپڑے بدل لو پھر سو جانا۔۔۔۔اس نے اسے اٹھا کر بٹھانا چاہا۔۔ایسا تو وہ کبھی بھی بیہیو نہیں کرتی تھی جیسا آج کر رہی تھی۔

نہیں بس سونا ہے۔۔۔۔دانین نے واپس لیٹتے کہا تو رایان نے اس پر بلینکٹ درست کیا اور کھانا لینے باہر گیا، کھانا بھی اس نے اکیلے کھایا تھا۔

وہ جانتا تھا ابھی کچھ دیر میں وہ اٹھ جاتی کیونکہ بھوک کی وہ کافی کچی تھی۔

وہ کھا کر واپس آیا اور اس کے ساتھ لیٹ گیا اور اسے دیکھا جو اس کے قریب ہی پر سکون لیٹی تھی۔

دانین اٹھو کپڑے تو بدلو۔۔۔اس نے اس کے بازو پر موتیوں کے نشان دیکھتے کہا۔

دانین نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

رایان نے اس کی آنکھوں کی سرخی کو دیکھا۔۔

ویٹ۔۔۔۔

دانین ڈرنک پی تھی وہاں سے کوئی اس نے اسے اٹھا کر بٹھاتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

دانین نے ہاں میں سر ہلایا تو رایان نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔وہ کتنی بیوقوف تھی کم از کم ویٹر سے تو پوچھ لیتی۔

رایان نے اسے اٹھا کر بٹھایا تو وہ اس پر گری تھی۔۔۔۔

رایان۔۔۔

ہم۔۔۔

یہاں بہت درد ہے اس نے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تو رایان نے ہلکے سے اس کا سر دبایا۔

چونکا وہ تب جب اس کی بند آنکھوں سے آنسو اس کے رخسار پر بہا تھا۔

دانین۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔اٹھو آنکھیں کھولو۔۔۔زیادہ درد ہے سر میں اس نے اس کا چہرہ تھپتھپاتے کہا۔

نہیں۔۔۔۔

تو پھر کیا ہوا۔۔۔

مجھے اب یہاں نہیں رہنا اس نے اسے دیکھتے کہا۔

کیوں۔۔۔۔

آپ اچھے نہیں ہیں رایان۔۔۔آپ بس میرے نہیں ہیں اس نے گال سے آنسو رگڑتے کہا۔

رایان اسے دیکھتا حیران تھا۔۔۔اسے کیا ہوا تھا وہ اب تک نہیں جان پایا تھا۔

میں بس تمہارا ہوں دانین۔۔۔۔۔اس نے اسے حصار میں لینا چاہا۔

Don't touch me the way you touch that girl in black dress....

Posted On Kitab Nagri

اس نے رایان کے ہاتھ اپنی کمر سے جھٹکے تو اسے کچھ کچھ اندازہ ہوا۔

وانین اب کہ اس کی آواز میں تنبیہ تھی لیکن وہ کہاں کچھ سن رہی تھی۔۔۔۔اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو اب گر رہے تھے۔

پیشک جو اس نے جوس پیا تھا اس میں زیادہ نشہ نہ تھا اس کیے اب تک وہ ٹھیک تھی۔۔۔ہلکا سا نشا تھا۔۔رایان آٹھ کر اس کے لیے لیمو پانی لایا تھا اور اسے زبردستی پلایا تھا۔

افشان نے راحیلہ کے نمبر پر چوتھی بار فون کیا تھا جس کا جواب اسے وصول نہیں ہوا تھا۔

اس نے فون کی سکرین کو دیکھتے مٹھیاں بھینچی۔۔۔اس کی اتنی پکی نیند نہ تھی کہ وہ ایک فون کال سے اٹھتی نا۔۔۔اور اب تک اسے جاگ جانا چاہیے تھا وہ اتنا نہیں سوتی تھی۔

اس نے صائمہ بلوچ کا نمبر ملایا کہ اس کی دوائی کا وقت تھا یہ۔۔۔لیکن انہوں نے بھی فون نہ اٹھایا۔

گاڑی روکو۔۔۔اس نے ڈرائیور کو کہا اور دماغ پر زور ڈالا۔۔۔۔

تالیہ کہاں ہے اس وقت۔۔؟

جہاں اسے ہونا چاہیے۔۔۔اپنی اصل جگہ پر ہے۔۔۔علیزے بھی پکڑی جا چکی ہے سر۔۔۔

افشان نے فون کاٹتے خالی سڑک کو دیکھا اور یک دم دماغ میں جھماکا ہوا۔۔۔

ڈیم اٹ۔۔۔۔۔۔۔اس نے گاڑی کے دروازے پر ہاتھ مارا کہ ڈرائیور اس کے خوف سے سہم گیا۔

واپس موڑو گاڑی گھر کی طرف۔۔۔فورا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سر مجھے۔۔۔۔فورس کی ضرورت پڑے گی۔۔۔کیا مطلب مجھے ابھی چاہیے۔۔۔۔۔آپ ایسا نہیں کر سکتے میں انتظار نہیں کر سکتا۔۔۔۔میں نے سب کچھ آپ تک پہنچایا ہے۔۔۔کس چیز کا انتظار۔۔۔۔اپنی بیوی اور ماں کے ساتھ کچھ ہونے کا انتظار۔۔۔۔

کان پر فون لگائے وہ چیخ رہا تھا۔۔۔

ہم انتظام کر رہے ہیں۔۔۔افشان صبر کرو۔۔۔۔اس کی لوکیشن دس منٹ پہلے ہی ٹریس ہوئی ہے۔۔۔۔۔

صبر مائی فٹ۔۔۔۔کچھ ہوتا ہے آپ سے یا نہیں۔۔۔۔۔میں بتا رہا ہوں اگر میری ماں اور بیوی کو اسی وقت اسی وقت تحفظ نہ فراہم کیا گیا تو میں سب کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔۔۔۔وہ چیخا۔۔۔

افشان۔۔۔۔

سینڈیور فروسز ناؤ ہری اپ۔۔۔۔۔اس نے دھاڑتے کہا اور ڈرائیور کو جلدی چلانے کے لیے کہتے سیٹ پر ہاتھ مارا۔۔۔۔

وہ کیسے بھول گیا۔۔۔۔۔؟

کہ اس کے گھر میں اس کی ماں اور بیوی اکیلے تھے۔۔۔۔

فیصل بلوچ اس کے گھر تھا۔۔۔۔۔ہاں اس کی لوکیشن ٹریس کروانے ہی گیا تھا لیکن وہاں وقت لگ گیا۔۔۔اس کا ارادہ تالیہ اور علیزے سے ملنے کا تھا۔

لیکن۔۔۔۔۔وہ کیسے بھول گیا کہ فیصل بلوچ اس کے۔۔۔اس کے گھر جا سکتا تھا۔۔۔کیونکہ اس کے گھر کا دروازہ تھا اس کے گھر میں۔۔۔۔

گاڑی سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی۔۔۔۔آج پہلی بار وہ ڈرا تھا قسمت سے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ایک منٹ کے لیے آنکھیں میچ کر کھولی۔۔۔اور اس نے کسی کے ساتھ کو مٹیک نہیں کیا تھا۔

لیکن احد قریشی تک خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

فون کی بیل بجتے ہی اس نے فون پر نظر ڈالی اور راستے پر جہاں مزید پانچ منٹ میں وہ گھر ہوتا۔

فورس نے اس کے گھر کو ریسکیو کر لیا تھا۔۔۔سارے انتظامات مکمل تھے۔۔۔چاروں طرف سے کور کر لیا گیا تھا۔

اس نے گاڑی گھر سے پیچھے ہی رکھوائی اور بھاگا اور پیچھے کے گیٹ سے داخل ہونا چاہا۔

سر۔۔۔آپ کو اندر جانے کے آرڈرز نہیں ہیں۔۔۔ان کے ایک آدمی نے اسے روکنا چاہا۔۔۔

افشان نے سرخ آنکھوں سے اسے گھورا۔۔۔مجھے مت سکھاؤ اپنا کام کرو۔۔۔اس نے اسے کہا تو اس نے راستہ چھوڑ دیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

اب ایک آنسو بھی نکالا دانین تمہارا تو سزا کے لیے تیار رہنا۔۔۔اس کا رونا اسے کافی بڑا لگا تھا۔۔وہ کیسے اسے روتا دیکھ سکتا تھا۔

جب سے وہ ول کے قریب ہوئی تھی رایان درانی نے اپنے سے بڑھ کر اسے چاہا تھا،اس کی فکر کی تھی۔

رایان نے اسے جھٹکے سے قریب کیا تھا اس کی کمر پر ہاتھ باندھے اس پر اپنا حصار تنگ کیا تھا۔

چھوڑیں۔۔۔۔۔۔

دانین نے اپنا آپ اس سے چھڑواتے کہا۔

یہاں دیکھو میری طرف اور بتاؤ کیا مسئلہ ہے رایان نے اب کہ سخت لہجے میں کہا تو وہ تھی۔۔۔اس کی مزاحمت بھی رکی تھی کیونکہ رایان کے غصے سے اسے ڈر لگتا تھا۔

مجھے سونا ہے۔۔۔۔

سو جانا پہلے میرے بات کا جواب دو۔۔۔۔

کس بات کا جواب۔۔۔۔دانین نے سسکی بھرتے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

رایان نے اس پر جھکتے اس کے گالوں پر آخری ٹھہرے آنسو کی بوندوں کو اپنے لبوں سے پیا تھا۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟ وہ بولو۔۔۔۔۔۔وہ دونوں قریب تھے بے حد رایان نے اسے گود میں بٹھایا تھا۔

کچھ نہیں۔۔۔۔۔وانین نے سر جھکاتے کہا۔

میرے اس لڑکی کو ہاتھ لگانے میں کیا مسئلہ ہوا۔۔۔۔۔وہ تو سب ایسے ہی مل رہے تھے ایک دوسرے سے۔۔۔۔۔رایان نے اسے کریدا تھا کیونکہ وہ ڈر چھپیر چکی تھی۔

تو کیا اگلی بار میں بھی وہاں موجود ہر شخص سے ایسے ہی ملوں؟ اس نے آہستہ آواز میں کہا۔

رایان نے اس کے بال پیچھے سے مٹھی میں بھرتے اس کا سر اونچا کیا۔۔۔

آج اس شخص کا تمہاری طرف دیکھنا، تم سے مخاطب ہونا مجھے کتنا ناگوار گزرا ہے اس کا ایک ٹریلر تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو۔

تو یہ سب آپ کے لیے کیوں نہیں۔۔۔۔وہاں موجود تین لڑکیوں کو چھوا ہے آپ نے۔۔۔۔میرے ساتھ ہوئی اس خیانت کو میں معاف نہیں کروں گی رایان درانی۔

وہ دوست رہ چکی ہیں میری کافی اچھی۔۔۔۔۔کیا چاہتی ہو چھوڑ دوں سب دوست۔۔۔۔

نہیں ان لڑکیوں سے ایسے ملنا۔۔۔۔

اوکے! آئندہ دھیان رکھوں گا اور بولو۔۔۔۔

وانین کو اندازہ نہ تھا کہ وہ اتنی جلدی مان جائے گا۔۔۔۔

اگر ایسا اب کبھی ہوا تو میں آپ کو چھوڑ کر چلی جاؤں گی رایان۔۔۔۔

رایان نے کئی لمحے اس بے حس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔۔جو کتنی آسانی سے اتنی بڑی بات بول گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے اسے خود سے علیحدہ کرتے دور کیا تھا۔۔۔دانین نے اسے دیکھا۔۔۔وہ اب اپنا بستر درست کرتا لیٹ گیا تھا۔

رایان میں ابھی بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس نے رایان کے کاندھے سے اسے جھنجھوڑا۔

سو جاؤ۔۔۔۔ کھانا کھاؤ اس سے پہلے رکھا ہوا ہے اور کپڑے بدلو۔۔۔۔۔ منہ دھو گرم پانی سے اور لیٹو آ کر۔۔۔۔ رایان نے سنجیدگی سے اس کے کام بتائے۔

دانین نے اسے دیکھا اور پھر اٹھ کر وہ اس کے بتائے سارے کام کرنے چلی گئی۔۔۔۔ لیکن وہ ایک پل میں کیسے اسے خود سے دور کر گیا تھا۔

ہم پر کوئی جادو کر و گڑا جیسے ہمارے بھانجے پر کیا ہوا ہے کہ وہ پاگل ہے تمہارے پیچھے۔۔۔۔اس کے کانوں نے یہ لفظ سنے تھے۔

ویسے اتنی حسین ہو۔۔۔۔ تمہیں تو کوئی بھی مل جاتا۔۔۔پھر افشان بلوچ ہی کیوں۔۔۔۔وہ تو میری بیٹی پر لٹو ہے۔۔۔۔

اب بھی آپشن ہے تمہارے ساتھ کچھ وقت دو مجھے۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔

زبان سنبھال کر۔۔۔۔۔افشان نے بیٹھتے کہا اور وہیں سے وازا اٹھا کر اس کے سر پر نشانہ لگایا۔

اس نے بروقت پیچھے ہٹنے کی کوشش کی لیکن وازا اس کے ماتھے سے ٹکرایا۔۔۔۔جہاں سے خون کا ایک جھرنا نکلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے تمام بندوں نے اپنی گن کا رخ اس کے طرف کیا۔۔۔

راحیمہ نے اسے دیکھتے سسکی بھری تھی۔

افشان۔۔۔صائمہ بلوچ نے کہتے دل پر ہاتھ رکھتے راحیمہ کو ساتھ لگایا۔۔۔۔۔جس کا جسم آہستہ آہستہ مفلوج ہو رہا تھا۔

بڑی جلدی پہنچ گیا۔۔۔فیصل بلوچ کو صدمہ ہوا اس کی اطلاع کے مطابق وہ شہر سے باہر جانے والا تھا جہاں تالیہ کو رکھا ہوا تھا۔

پہنچنا ہی تھا مجھے تو۔۔۔۔لیکن اب تمہاری موت بھی خوف کھائے گی تم سے۔۔۔۔۔ایسی موت ملے گی تمہیں اس نے کہتے دوسرے ہاتھ میں اٹھایا شیشے کا گلدان اس کی ٹانگ پر دے مارا وہ جوان سب کے لیے تیار نہ تھا لڑکھڑایا۔

اس نے پیچھے اشارہ کیا تو صائمہ بلوچ اور راحیمہ کو کسی نے پیچھے سے کھینچا اور کمرے میں دھکیلا۔۔۔

ماحول میں اب گولیوں کی تھرتھراہٹ تھی۔۔۔فورسز ان پر غلبہ پا چکی تھی۔۔۔حالات ان کے ہاتھ میں تھے۔

سب کچھ احد قریشی نے ہینڈل کیا تھا۔

افشان کے سینے پر گولی چھو کر گزری تھی۔۔۔۔جو فیصل بلوچ کی گن سے نکلی تھی اور اس کے بعد اس کے دونوں بازوؤں میں چار چار گولیاں تاری گئی تھی۔

وہ اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا شاید۔۔۔افشان اس کے پاس آیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میری بیوی کو ہراساں اور میری ماں سے زبردستی کی کوشش کرنے کی اتنی چھوٹی سی سزا تو نہیں بنتی اسے کہتے اس کے سینے پر اپنا بھاری بوٹ مارا۔

ملازموں کو بھی سبھی سلامت نکال لیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ماحول میں دھواں بھرا تھا۔۔۔۔ لیکن یک دم خاموشی چھا گئی موت سا سناٹا تھا اب وہاں۔۔۔

فورسز نے سب کو گرفتار کر لیا تھا۔۔۔

یہ شخص ہمیں زندہ چاہیئے۔۔۔۔۔ میجر نے سب کو اشارہ کیا تو اسے لے جایا گیا اسے خفیہ راستے سے ہسپتال منتقل کیا گیا۔

اب بس خاموشی تھی وہاں۔۔۔۔۔۔ بے حد خاموشی۔۔۔اس نے صوفے پر گرتے آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔

آر یو آل رائٹ مسٹر افشان۔۔۔۔ میجر نے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا اور جھٹکے سے اٹھ کر اس کمرے میں گیا جہاں اسے جانا چاہیے تھا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ باقی سب احد قریشی سنبھال لیتا

اندر داخل ہوتے اس نے آنکھیں میچی اس کی ماں اس کی بیوی کو لیے باتھ روم کے فرش پر بیٹھی تھی۔

یہ منظر اس نے کبھی نہیں دیکھنا چاہا تھا۔۔۔۔اس نے پاس جاتے انہیں ساتھ لگایا ایک خاموش آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر فرش پر گرتا بے مول ہو گیا۔

افشی۔۔۔۔۔ انہوں نے راحیلہ کی طرف اشارہ کیا جو بیہوش تھی۔۔۔افشان نے اسے باہوں میں بھرا اور اپنے کمرے میں پہنچایا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

باہر اب سکیورٹی سب ہینڈل کر رہی تھی۔۔۔۔اس نے ڈاکٹر کو فون کیا۔۔۔اور اس کے چہرے پر پانی پھینکا اس کی نبض چیک کی جو دھیمی تھی۔

اس کی دھڑکنوں کی رفتار سست پڑی۔۔۔۔اس نے اسے ساتھ لگایا اور آنکھیں موند لی۔

ڈاکٹر کے آتے وہ پیچھے ہٹا۔۔۔اور اسے دیکھا جسے اب انجیکشن اور ڈرپس وہیں لگائی جا رہی تھی۔۔۔

گہرا صدمہ پہنچنے کی وجہ سے یہ بیہوش ہیں۔۔۔جلد ہی انہیں ہوش آجائے گا۔۔۔خطرے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔تفصیلی چیک اپ کے لیے کل دس بجے آجایئے گا۔

واپس آتے اس نے رایان کو دیکھا جو بازو آنکھوں پر رکھ کر سیدھا لیٹا تھا وہ اندازہ نہ لگا پائی کہ وہ سو گیا ہے یا نہیں۔

لائٹس اوف کر دو امین۔۔۔۔۔

پانچ منٹ بعد اس کی آواز آئی تو اسے پتا چلا کہ وہ جاگ رہا ہے۔۔۔لائٹس اوف کرتے اس نے خود پر اسی کا بلینکٹ اوڑھا تھا۔

رایان میرے ہاتھ ٹھنڈے ہیں اور سر میں ابھی بھی ہلکی سی درد ہے۔۔۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح اپنی حرکتوں پر آ گئی تھی۔

پہلے جب اسے توجہ مل رہی تھی تب اسے چاہیے نہیں تھی اور اب جب وہ اسے توجہ نہیں دے رہا تھا تو وہ بضد تھی۔

ٹیبلٹ دی تھی پانی کے ساتھ میں نے سو جاؤ ٹھیک ہو جائے گی۔۔رایان نے بنا آنکھوں سے بازو ہٹائے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

اور ہاتھ بھی ٹھنڈے ہیں اس نے آپنے ہاتھ رایان کے آگے کیے تو اس نے آنکھوں سے بازو ہٹاتے اس کے ہاتھ اپنے گرم ہاتھوں میں تھامے۔

آیم سوری۔۔۔۔اس نے آہستگی سے کہا کہ رایان بمشکل سن پایا۔

اور وہ کس لیے؟؟؟

مجھے ایسے ری ایکٹ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

اور جو ابھی کچھ دیر پہلے تم نے بولا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟

میں نے غصے میں بول دیا تھا وہ منمنائی۔

آئندہ غصے میں بھی میں ایسی فضول بات برداشت کرنے کے حق میں نہیں ہوں سمجھ جاؤ اس بات کو جتنی جلدی اتنا اچھا ہے۔

اور گھر میں کیسے بھی ہو۔۔۔۔باہر میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ تم کسی قسم کی بدتمیزی کا مظاہرہ کرو۔

اوکے!اور پھر وانین کچھ نہیں بولی تھی،وہ سمجھ گئی تھی کہ اسے کیا ناگوار گزرا ہے اسے وہ سب دوبارہ نہیں دہرانا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اتباع:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

سر کا درد ٹھیک ہوا۔۔۔اب کی بار رایان نے پوچھا تھا۔۔۔دانین کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی جیسے وہ اسی سوال کے انتظار میں تھی۔

نہیں۔۔۔!

اس نے جھوٹ بولا تو رایان ہلکا سا اوپر ہوا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھتے دھیرے سے دبانا شروع کیا۔

دانین نے آنکھیں بند کرتے خود میں سکون اترتا محسوس کیا تھا۔۔۔وہ اب اس شخص کی ساری توجہ خود کے لیے چاہتی تھیں۔۔۔۔اس لیے وہ کسی اور کو اس کے قریب دیکھ کر وہ برداشت نہیں کر پائی تھی۔

رایاان۔۔۔

بولو!

اگر میں آپ سے کہوں کہ آپ کو کبھی بھی ہٹنا نہیں چاہتی تو۔۔۔۔

تو یہ کہ میں تمہاری بات مان لوں گا رایان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔۔۔وہ سمجھ گیا تھا سب۔

اس کا پارٹی میں مسلسل اسے دیکھنا۔۔۔کسی لڑکی کے قریب آنے پر تاثرات کا منجمد ہو جانا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس اب نہیں ہو رہا ور تھینک یو دانین نے اس کے ہاتھ تھامتے دھیرے سے اپنے لب اس کے ہاتھ پر رکھتے اسے شکریہ کہا تھا جو رایان درانی کو کافی بھایا تھا۔

اب بتاؤ وہ کالے سوٹ میں لڑکی کیسی تھی۔۔۔۔میں نے کہا تھا نا لڑکیاں مرا کرتی تھی مجھ پر اور آج تم نے اس کا ہلکا سا نظارہ دیکھا ہے۔

ہم دوبارہ کسی پارٹی میں نہیں جائیں گے دانین نے کہا تو اس کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا۔

میں اکیلا چلا جاؤں گا تم مت جانا۔۔۔اس نے اس کی ناک کھینچتے کہا تو دانین نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

دوبارہ میرا ہاتھ نہیں جھٹکو گی تم۔۔۔۔اس نے دانین کو باور کروایا تو اس نے سر ہلایا۔

اس نے اس کے بازو سے شرٹ اوپر کرتے موتیوں کے نشان دیکھے تھے جواب بھی تھے ہلکے سے۔

اگلی بار آتے ہی کپڑے فوراً بدلنا۔۔۔دیکھو کیسے نشان پڑ گئے ہیں اس نے دانین کو کہا۔

اوکے۔۔۔۔۔

رایان آپ نے اس شخص کو بہت بڑے طریقے سے۔۔۔

ابھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ رایان نے اس کے لفظ اس کے لبوں سے چنے تھے۔

تم پر کوئی بات، کوئی نظر میں برداشت نہیں کروں گا جان لو۔۔۔۔اس نے پیچھے ہوتے اسے دیکھتے کہا۔

لیکن۔۔۔۔

لیکن کچھ نہیں۔۔۔۔۔

دانین نے دل میں سو بار رب کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

وہ اس کی کتنی فکر کرتا تھا وہ اس کے ہر انداز، ہر بات سے جھلکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رایان آپ دوبارہ ویسا بالکل بھی نہیں کریں گے۔۔۔اس نے رایان کو ایک بار پھر باور کروایا کہ اسے اس کی وہ حرکت کتنی ناگوار گزری ہے۔

ہمارے سرکل میں یہ باتیں عام ہیں دانین۔۔۔پر میں پوری کوشش کروں گا کہ میں آپنی عادتیں بدلو۔۔۔اتنا تو کر سکتا ہوں اپنی بیوی کے لیے جسے مجھ سے محبت نہیں۔

میں نے کب کہا ایسا۔۔۔

اس کا مطلب ہے محبت مجھ سے رایان نے اسے ساتھ لگاتے کہا۔

تھوڑی سی۔۔۔دانین نے شرارت سے کہتے اس کے سینے میں سر دبا۔

میں مکمل ہوں تمہارے ساتھ دانین رایان درانی۔۔۔یہ شخص اب صرف تمہارا ہے۔۔۔تمہارے آگے اب مجھے نہ کچھ دکھتا ہے اور نہ سوجتا ہے اس نے دانین نے کاندھے پر لب رکھتے کہا۔

شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے رایان۔۔۔۔۔میں رب العزت کی بہت شکر گزار ہوں کہ میرے حصے میں آپ کو لکھا گیا۔

ان دونوں کے چہرے پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔ان دونوں نے ایک عمر کاٹی تھی تنہا اب وہ ایک دوسرے کے ساتھ تھے اور کافی تھے ایک دوسرے کو۔

اس نے افشان کو دیکھا جو گہری نیند میں تھا اپنا آپ اس کے حصار سے آزاد کروایا اور اٹھ گئی۔

اس نے چادر اوڑھی اور ٹیرس پر کھڑے ہوتے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جو ہوا تھا وہ کسی بھیانک خواب سے کم نہ تھا اس بات کو چار مہینے گزر چکے تھے لیکن اس کی حالت میں سدھار نہ آیا تھا۔

اس کی خاموشی ویسی ہی تھی۔۔۔۔افشان نے اسے کافی حد تک سنبھال لیا تھا لیکن اب وہ زیادہ نہیں بولتی تھی۔

اپنے کندھے پر کچھ محسوس کرتے اس نے آنکھیں بند کی اور اپنے پیٹ پر اس کے بندھے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے۔

کافی ٹھنڈ ہے اندر چلو۔۔۔۔

نہیں مجھے یہاں کھڑے ہونا اچھا لگتا ہے وہ دھیمے سے بولی۔

افشان نے اس کے کندھے کو چوما تو اس کی آنکھ سے ایک آنسو گرا۔۔۔

راحیہ کیا چاہتی ہو۔۔۔۔ تمہیں خود سے دور کر دوں۔۔۔یا خود کہیں چلا جاؤ۔۔۔یاد رکھنا میں گیا تو تمہارے بلانے پر بھی نہیں آؤں گا۔۔۔نکل آؤ ان سب سے۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔سب نارمل ہے تمہارے علاوہ۔۔۔تم شکر ادا کرو رب العزت کا تم اور ہماری اولاد ٹھیک ہے۔۔۔۔جو کچھ وقت میں ہمارے ساتھ ہو گی اور کیا چاہیے۔۔۔۔افشان۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ کا ظرف بہت بڑا ہے کہ۔۔۔آپ نے۔۔مجھ جیسی لڑکی کو۔۔۔۔۔

اس سے آگے کی بکواس نہیں سننی مجھے۔۔۔۔نہ آج اور نہ پھر کبھی۔۔۔۔تم جیسی سے کیا مراد ہے۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک کو۔۔۔۔باکل پاک کو۔۔۔۔۔میرے ساتھ ہو پاس ہو۔۔۔اور کیا چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارے معاملے میں میں خود غرض رہا ہوں ہمیشہ۔۔۔۔تمہارے ساتھ کچھ نہیں ہوا اس سوچ سے نکل آؤ۔۔۔۔وہ شخص تمہیں زرا بھی نقصان نہیں پہنچا پایا۔۔۔وہ سب بعد میں ہوا اس سے پہلے ہی میں تمہیں اپنا چکا تھا۔

راحیمہ نے جھٹکے سے اپنا رخ اس کی طرف کیا۔۔۔

ایک بار سڑک کے کنارے پر ایک بچی کو اپنی ماں سے بلی کے لیے لڑتے دیکھا تھا۔۔۔اس کے بعد کی ساری راتیں اس لڑکی کی معلومات اکٹھی کرنے میں گزاری ہے میں نے۔۔۔

اس لڑکی کو اتنا پڑھا ہے میں نے

کہ وہ حفظ ہے مجھے لفظ بہ لفظ

از قلم خود۔

افشان۔۔۔۔

یہی حقیقت ہے۔۔۔۔افشان بلوچ کا دل اور دماغ تمہارے بارے میں سوچ چکا تھا بس تمہیں پا لیا سب چاہے کچھ بھی رہا ہو۔

راحیمہ نے اس کے کندھے پر سر رکھتے آنسو گرائے۔۔۔تشکر کے۔۔۔۔وہ خوش قسمت تھی۔۔۔اس کے دل سے یہ بوجھ ہٹ گیا تھا کہ اس شخص نے اسے کیوں اپنایا تھا۔۔۔اور جس حال میں اپنایا تھا۔

تمہیں خود سے زیادہ چاہا ہے میں نے راحیمہ بلوچ۔۔۔۔اپنی فکر خود کے کیے نہیں میرے لیے کیا کرو اس نے اس پر گرفت مضبوط کرتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔۔۔اس نے سر اونچا کرتے کہا۔۔۔

تمہیں تو یہاں کھڑے ہونا اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔افشان نے اسے گھورا۔

بس تھوڑی دیر وہ مسکرائی۔۔۔۔۔۔

اسی مکسراہٹ پر وہ شخص جان وارتا تھا۔۔۔جھک کر اس کے مسکراتے لبوں کو چوما اس نے۔

یہ ہنسی اب نہ جائے نہیں تو سزا کے لیے تیار رہنا وہ بولا تو وہ کھلکھلا کر ہنسی۔

جزاک اللہ۔۔۔۔۔افشان بلوچ زندگی میں آکر زندگی بن کر زندگی کو مکمل اور حسین بنانے کے لیے اس نے اونچا ہوتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

صبح کا سورج ان کی زندگی کا بھی ایک نیا سورج تھا.....ان کے مجرم اپنی سزا پا چکے تھے اور وہ خود ایک دوسرے کو۔ احد نے اسے دیکھا جو اسی کے قریب اس کے کمفرٹر میں دبکی سو رہی تھی اس کے آدھے بال اس کے چہرے پر اور آدھے احد کے نیچے تھے۔

احد نے ہلکا سا ہلتے اس کے بال نکالے اور پھر اس کے چہرے سے ہٹاتے اسے غور سے دیکھا۔

اس وجود سے اسے کتنی محبت تھی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

ایانے احد قریشی تم سے، تمہاری آنکھوں سے، تمہاری مسکراہٹ سے، تمہارے وجود سے، تمہاری خوشبو سے مجھے کتنی محبت ہے میں کبھی اس کا اظہار نہیں کر پاؤں گا.....تم میرے وجود کا وہ ضروری حصہ ہو جس کے بغیر میں بیکار ہوں.....مجھے زندگی کے ہر لمحے میں اگر کچھ چاہیے تو وہ ہو "تم"...تم آس پاس رہو گی تو زندگی رنگین ہے نہیں تو بہت بے رنگ میں نے تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے.....تمہارے بغیر کچھ بھی نہیں ہوں میں.....کبھی مجھے لگتا ہے کہ میں اتنا پاگل کیسے ہو سکتا ہوں تمہارے پیچھے.....لیکن ان دو مہینوں میں میں نے ہر جگہ تمہیں محسوس کیا ہے، اپنے ارد گرد، میں واقع پاگل ہوں تمہارے لیے.....اس نے کہتے ایانے کے بالوں میں منہ دیا۔ وہ جو اس کے بال ہٹانے پر جاگ گئی تھی اس کے لفظ سنتے وہ دل میں سو بار رب العزت کے سامنے سجدہ ریز ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا تھا.... یہ اس کی زندگی کا بہترین لمحہ تھا اس نے محسوس کیا، اس کے لفظ اسے سرشار کر گئے تھے، معتبر کر گئے تھے، اس کی روح پر لگا ہر مرحم بھرا تھا جیسے۔

آپ اپنے آپ کو جنونی کہنا بھول گئے ہیں وہ بولی تو احد نے اسے گھور کر دیکھا۔

ڈرامے باز جاگ رہی تھی تو بتایا کیوں نہیں....؟

بتا دیتی تو اتنے خوبصورت اظہار سے محروم رہ جاتی نا اس نے احد کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے کہا اور پھر کچھ پڑھ کر اس کے چہرے پر پھونک ماری۔

مجھے لگتا ہے قیمتی چیزوں کو بہت جلدی نظر لگ جاتی ہے اس لیے آپ کی حفاظت کے لیے پھونکا ہے آپ پر....

احد میں نے زندگی کا سہی معنی کیا ہے آپ کے ساتھ جانا ہے آپ کے ساتھ گزرا ہر لمحہ مجھے رب کے سامنے سجدہ کرنے پر مجبور کرتا ہے..... آپ رب کی طرف سے دنیا میں ہی میرے لیے انعام ہیں.... میں مکمل ہوں آپ کے ساتھ اس نے کہتے دھیرے سے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے۔

احد پر سکتہ طاری ہوا تھا..... یعنی وہ ہی نہیں ایانے بھی اس کے لیے اتنی ہی جنونی تھی۔

اس دن ان دونوں نے سب سے پہلے رب کو اکٹھا سجدہ شکر کیا تھا۔

کیا مانگا تم نے..؟ اس نے ایانے کو دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرتے پوچھا۔

جنت میں بھی اس بھری ہوئی بیر ڈوالے سڑو کو وہ کہتی کھلکھلائی اور اسے منہ چڑھا کر بھاگ گئی۔

احد نے کتنی دیر اس کی ہنسی کی جلترنگ اپنے قریب محسوس کی تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر مسکرایا۔

وقت کا پہیہ گزرتا جو گزر رہا تھا۔۔۔۔ آج ایانے تیار ہو رہی تھی کیونکہ وہ راحیمہ کی بیٹی دیکھنے جا رہے تھے۔

اس نے جھمکے پہنے اور ہیل پہننے لگی کہ وہ اندر داخل ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

حالات ہیں تمہارے ہیلز والے پہیے زپہنو فوراً اس نے کہا تو اس نے زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔۔کیونکہ وہ اب خود ایکسپیکٹ کر رہی تھی۔

وہ وہاں جا کر سب بھولتے راحمیہ اور اس کی بیٹی میں مصروف تھی۔

اپنی بیوی کو لے کر جا صبح کی ایسے جڑی ہیں ایک دوسرے سے کہ ہمیں کھانا تک نہیں پوچھا افشان نے کہا تو احد نے حامی بھری۔

اور ان دونوں کو دیکھا جو کسی بات پر مسکرا رہی تھیں۔

اسلام علیکم پیارے لوگو!

امید ہے آپ سب خیریت سے ہوں گے۔۔۔ایک اور سفر میرے قلم سے اپنے اختتام پر پہنچا۔۔۔اس کہانی پر بھی آپ لوگوں نے بہت پیار دیا جس کی میں تہے دل سے شکر گزار ہوں۔۔۔میں نے پوچھا تھا کہ اگلی کہانی کس پر لکھنی چاہیے۔۔۔۔آئم ٹرولی یورز کا پارٹ ٹو یا ایک نئی فریش کہانی آپ سب بتائیں۔یہ بتاتے بتاتے اس ناول پر ہوئی میری محنت کو نظر انداز مت کر دیجئے گا۔۔۔تاثیرِ قُربت پر مجھے آپ سب کی رائے اور تبصروں کا انتظار رہے گا۔

میرا ای بک اسپیشل ناول "تو مقدر میرا" جنہوں نے خریدا ان کا شکریہ۔جلد ہی پھر آپ سے رابطہ بنے گا ایک نئی کہانی کے ذریعے تب تک کے لیے خدا حافظ اپنا خیال رکھیں۔

رب نگہبان۔

سُنیہا روف۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

kitabnagri@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

kitabnagri@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

تاثیرِ قُربت

کتاب نگری اسپیشل

از قلم سُنیہا رؤف

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

اس خوبصورت شخص کو تھوڑی سی
محبت بھی نہیں ہے مجھ سے
اسے خود سے عشق کرواؤں کیسے؟
مجھ پر وہ تو وہ نظرِ کرم بھی نہیں کرتا

Posted On Kitab Nagri

خود سے اس کی ملاقات کرواؤ کیسے ؟

بڑا ظالم ہے مجھے دیکھتے ہی لب سی لیتا ہے

اس کے لبوں سے خود کا نام نکلواؤں کیسے ؟

حسرت تو یہی ہے کہ وہ سارا کا سارا مل جائے

کوئی بتائے مجھے یہ محاذ سر کروں میں کیسے ؟

الجھن میں ہوں کہ اس کی

آنکھیں زیادہ حسین ہے یا مسکراہٹ

ہائے ! وہ تو سارے کا سارا پیارا ہے اسے بتاؤ کیسے ؟

اس کے دیکھے بغیر ہی لمحوں کھو جاتی ہے

جس دن وہ روبرو آگیا خود کو سنبھالوں گی کیسے ؟

دعاؤں میں اسے روز مانگا ہے میں نے

پھر بھی کوئی ورد بتاؤ اسے اپنا اسیر بناؤ کیسے ؟

از قلم سُنیہا رؤف۔

یہ محبت کے دستور کے خلاف ہے احد قریشی کے میں اس سے محبت نا کرتے ہوئے بھی اظہار کر دیتی اس نے زخمی نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا کیا اس کا تمہاری طرف جھکاؤ بھی تمہیں پگھلا نہیں سکا؟

نہیں !

اپنی کلائی جو اس کے ہاتھ میں تھی اس پر نظر ڈالتی منمنائی۔

اسی لیے وہ اپنی جان کی بازی لگا گیا اپنی محبت کو کسی اور کے ساتھ دیکھنے سے پہلے۔

محبوب آپ ہے میرے لیے وہ نہیں... مجھے فرق نہیں پڑتا ...

اور مجھے تم سے محبت نہیں اس نے اسے قریب کرتے اس کی کلائی کو پیچھے کی طرف موڑا۔

تو وہ سسکی۔

ہاں اسی لیے کسی اور کو میرے قریب دیکھتے آپ برداشت نہیں کر پاتے اس نے حقیقت بتائی۔

تمہاری اوقات نہیں ہے مجھ سے یوں نظر ملا کر بات کرنے کی ایانے زولفقار۔

اس کی بات کا جواب نہیں تھا احد قریشی کے پاس۔

اب وہ خاموش کھڑے تھے ایانے کی نظریں اس کے جوتوں پر تھی اور احد قریشی کی اس پر۔

پُراسرار خاموشی تھی ہوا میں پھولوں کی خوشبو تھی۔

لیکن احد قریشی کو ایانے کی خوشبو زیادہ اچھی لگتی تھی۔

گلابی شلوار قمیض میں دوپٹے سے بے نیاز وہ چھوٹی سی لڑکی اس کے کندھے تک بھی نہیں آتی تھی اس کے ملائم سلکی بال کمر سے نیچے تک جھول رہے تھے۔

بھرے بھرے گلابی گال، بڑی مقناطیسی آنکھیں، خمدار پلکیں اور کٹاؤدار ہونٹ وہ کسی کو بھی پل میں مسمرائز کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔